ॐ

اوم کی مہما

اور

جپ کی ودھی

از شریمان پرمارتھی

ایڈیٹر مارتنڈ لاہور

(ثنائی پریس لاہور)

پوترا اور آنند مئے جیون بنانے کا ایک ہی سادھن

دوجیوں کے لئے (جن کا یگیوپویت سنسکار ہو چکا ہو) سب سکھوں کی۔ سب آنندوں کی جننی۔ بھگوتی جگدمبا گایتری کا اور (جن کا یگیوپویت سنسکار نہ ہوا ہو) ان کے لئے منگل مئے پرماتما کے سب سے سریشٹھ نام ॐ کا جپ ہی پوترا اور آنند مئے جیون بنانے کا ایک اُتم اچوک سادھن ہے۔ اس لئے جتنا تم سے ہو سکے۔ اوم اور گایتری کا جپ کرو۔ دیہک و دیوی سکھوں کی پراپتی کے لئے یہی ایک وید وکت۔ شاستر وکت سب رشی منیوں اور سنت مہاتماؤں کا مانا ہوا سب سے اُتم اپائے ہے

اوم کی مہما اور جپ کی ودھی

ایڈیٹر
مارتنڈ
لاہور

از
شریمان
پرمارتھی



ملنے کا پتہ
مارتنڈ
پستکالیہ چیرچی
پونچھ روڈ لاہور

قیمت صرف
سات آنے

(دوسرا ایڈیشن)

امرت ساگر

میرے پیارے دھرم پریمی سجنو! بھگوان کے نام جپ کی مہما اپار ہے۔ مکتی (پار مارتھک سکھ) اور بھگتی (دُنیوی سکھ) دونو ہی اس سے پراپت ہوتے ہیں۔ سچی شانتی اور آنند کی پراپتی کے لئے نام جپ سے بڑھکر کوئی آسان اور سرل سادھن نہیں ہے۔ تمام رشی منی اور سنت مہاتما نام جپ کی مہما کے گیت گاتے ہیں۔ ہم نے بھگوت بھگت سجنوں کے لابھ کیلئے اوم کی مہما اور جپ کی ودھی اور گایتری کی مہما اور جپ کی ودھی۔ یہ دو چھوٹی پستکیں لکھی تھیں۔ ہمیں اس بات کے پرگٹ کرنے میں بہت خوشی ہوتی ہے۔ کہ دھارمک جگت میں ان دونو پستکوں کی بڑی قدر ہوئی ہے۔ بڑے بڑے سنیاسی مہاتماؤں نے ان پستکوں کو پڑھکر ہمیں آشیرباد دی ہے۔ اب یہ دونو پستکیں دُوسری بار صحت، صفائی اور ضروری ایزادی کے ساتھ جپ کے پریمیوں کی سیوا میں پیش کی جا رہی ہیں۔ آشا ہے۔ کہ یہ پہلے سے بھی زیادہ لابھ دایک ثابت ہونگی

(۲) پیارو! یہ اوم ہی امرت کا ساگر ہے۔ جو اس لا انتہا کائنات (وشو برہمانڈ) میں لبالب بھرا ہوا ہے۔ آپکو چاہیئے۔ کہ اس امرت ساگر میں غوطہ لگا کر سرب ویاپک برہم رُوپی اصول رتن کو پاکر ہمیشہ کیلئے نہال ہو جاویں۔ اس پستک کو آپ سجن سمجھ سوچ کر کئی بار پڑھیں۔ اس میں اوم کے معانی اور جپ کی ودھی تفصیل کیساتھ بار بار بیان کی گئی ہے۔ کتاب کو پورے طور پر پڑھکر آپ اپنے لئے جس ودھی کو اچھا سمجھیں۔ اسی کے مطابق ارادہ کی پختگی کے ساتھ جپ شروع کر دیں۔ کم از کم تین ماہ مستقل مزاجی سے جپ کریں اور بیچ بیچ میں اس پستک کا سوادھیائے بھی کرتے رہیں تاکہ اوم میں آپ کی شردھا بنی رہے آپ دیکھینگے کہ اوم کے جپ سے آپکی سب مشکلات آسان ہو جاوینگی اور آپکا آتمک بل بہت بڑھ جاویگا پھر تو آپ اوم کے جپ کو زندگی کا ایک ضروری کام سمجھ کر کبھی چھوڑ نہ سکیں گے

(۳) اگرچہ سب باتیں خوب سمجھا کر لکھی گئی ہیں۔ تاہم کوئی بات اگر سمجھ میں نہ آوے تو جوابی کارڈ یا ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر دریافت کر سکتے ہیں ... اچھی طرح سمجھا دیا جائیگا۔ شبھم استو

پرارتھی

ॐ

اوم کے جپ کے متعلق کچھ ابتدائی مگر ضروری باتیں

ہندو (آریہ) جاتی میں شاید ہی کوئی ایسا منش ہوگا۔ جو (ओ३म) مہامنتر کو نہ جانتا ہو۔ مگر اس میں کتنی شکتیاں بھری ہوئی ہیں۔ یہ بہت کم لوگ جانتے ہیں۔ بات یہ ہے۔ کہ اوم کی مہما ویدوں۔ اُپنشدوں۔ پُرانوں و دیگر سنسکرت گرنتھوں میں ہے۔ اُردو یا ہندی میں ایسا لٹریچر بہت کم ہے۔

یہ اوم مہامنتر سب منتروں کا راجہ ہے۔ یہی ایک منتر ہے جس کو سنسار کے سب مذاہب نے اونچا آسن دیا ہے۔ اس لوک و پرلوک کی ایسی کوئی کامنا نہیں ہے۔ جو اس کے جپ سے پوری نہ ہو۔ اس کے جپ سے اوتم دھارمک کاموں میں اُتساہ بڑھتا اور من سدا پرسن رہتا ہے۔ بھئے کا ناش ہو کر پرانی ماتر سے شدھ پریم پیدا ہوتا ہے۔ اس کے جپ سے پرکرتی کے گپت بھیدوں کا گیان اور پرماتما کا ساکھشاتکار ہوتا ہے۔ بچے جوان اور بوڑھے سبھی اوم کے جپ سے بے حد لابھ اُٹھا سکتے ہیں۔

سکل جگت کے آدھار۔ نرگن۔ گن ندھان۔ ستچدانند سوروپ پربھو کا

ذاتی نام ॐ ہے ۔ یہ پرماتما کے سب ناموں کا بیج ۔ پیدائش ۔ قیام اور فنا کا کارن اور برہما ۔ وشنو مہیش سوروپ ہے ۔ اس کی مہما کا بیان بھلا کون کر سکتا ہے اگر سارے برہمانڈ کے سمندر سیاہی بن جاویں ۔ سب سنسار کے درخت قلم بن جاویں اور دنیا میں سب سے تیز لکھنے والے شری گنیش جی لکھنے بیٹھیں ۔ تو لاکھوں کلپ میں بھی اس کال کے کال انت اپار ॐ پربھو کے گنوں کا شمہ بھر بھی نہیں لکھ سکتے ۔ جن بھگوان کے ایک انش سے یہ سکل برہمانڈ پیدا ہوتا ۔ جن میں قائم رہتا اور جن میں پھر لین ہو کر پیدا ہوتا ہے شواس پرشواس کی طرح جس میں کروڑوں برہمانڈ پیدا ہوتے ۔ پرورش پاتے اور لین ہوتے رہتے ہیں ۔ جو سوکھشم سے بھی سوکھشم اور مہان سے بھی مہان ہے اُس مہان پربھو پرم پوتر نام ॐ کا جپ بھلا کس کو پوتر نہ کریگا ؟ کس کے دکھوں کا ناش نہ کریگا ۔ کس کا کلیان نہ کریگا ؟ کس کو بھوساگر سے پار نہ کریگا ؟ مہامنتر ॐ کے جپ سے سچ مچ جیون سپھل ہو جاتا ہے دھنیہ ہو جاتا ہے ۔ اس بات میں شردھا کرو ۔ وشواس کرو ۔ اور رتی بھر بھی شک مت لاؤ ۔ میں اپنے انوبھو سے کہتا ہوں ۔ کہ آپ شردھا وشواس رکھ کر کم از کم ایک گھنٹہ صبح اور ایک گھنٹہ شام دت چت ہو کر ॐ اوم مہامنتر جپ کریں تین مہینے کے اندر آپ کی کایا پلٹ جائیگی ۔ سنساری کلیش مٹ جائیں گے اور پرم آنند کو پراپت کر کے آپ شادکام ہو جاؤ گے ۔ یاد رکھو ۔ مہاراج شری رام چندر اور بھگوان کرشن چندر جی اور سب پراچین رشی منیوں نے اسی ॐ مہامنتر کا جپ کر کے اتنی سدھی پائی ہے ۔ کہ اب تک ہم لوگ انہیں بھگوان کا اوتار سمجھ کر پوجتے ہیں ہندو لوگ اگر اپنے اوتار اور پراچین رشی منیوں کے نقش قدم پر چل کر مہامنتر ॐ کا جپ شردھا وشواس پوروک شروع کر دیں ۔ تو بہت جلد ہندو قوم ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہو جاتے ۔ اس میں ذرا بھی شک نہیں ۔

منتر شکتی

منتر کی شکتی ادبھت ہے ۔ اس کے بل سے انسان سب کچھ پراپت کر

سکتا ہے۔ منتر کے بل سے جسمانی بیماریاں نشٹ ہوتی ہیں۔ بے حد دُکھدائی مانسک کشٹ مٹ جاتے ہیں اور سنسار ساگر کو پار کر پرمہ۔ کے سچدانند دھام تک پہنچنے کے لئے بھی منتر ہی ایک مضبوط جہاز ہے۔ منتر کے بل سے دھن مل سکتا ہے۔ استری۔ بچے اور مستر مل سکتے ہیں۔ ودیا۔ بُدھی۔ شکتی اور شہرت (ناموری) مل سکتی ہے۔ بھلا جب منتر کے بل سے سچدانند برہم کا ملاپ ہو سکتا ہے۔ تو پھر کونسی ایسی سنسارک وستو ہے۔ جو حاصل نہ ہو سکے۔ پراربدھ کی ریکھ پہ میخ لگانے والی اگر کوئی شکتی ہے۔ تو وہ منتر شکتی ہی ہے۔ جیسا کہ گوسوامی تُلسیداس جی نے کہا ہے :-

منتر مہا منی بیشے ویال کے ۔ میٹت کٹھن کُو انک بھال کے

جس وقت دھن دولت پاس نہ رہے۔ متر دشمن ہو جائیں۔ چاروں اطراف مصیبت کے بادل منڈلانے لگیں۔ کوئی سہارا نظر نہ آتا ہو۔ دُکھ دور ہونے کا کوئی اُپائے سمجھ میں نہ آتا ہو۔ ایسے وقت میں آپ منتر کا جپ شروع کر دیں۔ کم از کم چھ گھنٹے روزانہ جپ کریں۔ تھوڑے ہی دنوں میں کایا پلٹ ہو جائیگی۔ دُکھ سکھ میں بدل جائیں گے دشمن دوست بن جاوینگے اور ترقی کا مارگ سمجھ میں آنے لگیگا۔ سب خواہشیں پوری ہونگی۔ یہ انُبھو کی بات ہے

منتر جپ ہی وہ کلپ برکش ہے جس کا ذکر پُرانوں میں گایا گیا ہے۔ اس کے سایہ میں بیٹھنے دشردھا پُورک منتر جپ کرنے سے منش جو جو اچھا کرتا ہے۔ وہ پوری ہوتی ہے۔ منتر کی مہما کو پراچین بھارت نے بہت اچھی طرح سمجھا تھا۔ اسلئے پانچ سال کی عمر ہوتے ہی بالکوں سے گورو منتر کا جپ شروع کرا دیا جاتا تھا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اس زمانہ کے بالک مہا تیجسوی ہوتے تھے۔ زمانہ حال کے ماتا پتا کو بھی چاہیئے۔ کہ اگر وہ اپنے بالکوں کو سوشیل۔ ستیہ وادی۔ سدا چاری۔ آگیا کاری۔ ودوان۔ بُدھیمان۔ دھنوان اور دھارمک بنانا چاہتے ہیں۔ تو چھوٹی عمر سے ہی انہیں گورو منتر دلا کر باقاعدہ ان سے جپ کرایا کریں اور خود بھی جپ کیا کریں۔ جس سے بچوں میں جپ کے متعلق شردھا پڑے اور ان کا کلیان ہو

منتروں میں سب سے اُتم منتر ॐ اور گایتری منتر ہیں۔ ان دونو کا ہی جپ کرنا اور کرانا چاہئے

انوبھو کی باتیں

(۱) جو آدمی شریر سے کمزور ہو ۔ دھن ودیا اور بدھی کا بل بھی جس میں نہ ہو ۔ جو ہر طرف مایوسی ہی مایوسی دیکھتا ہو ۔ جس کو سنسار میں کوئی سہارا دینے والا نہ دکھائی دیتا ہو ۔ جو دنیوی دکھوں سے موت کو ترجیح دیتا ہو ۔ ایسا ہر طرح سے عاجز آدمی بھی اگر نیم پوروک تین گھنٹے روزانہ ایک سال بھر تک ॐ کا جپ کرے ۔ تو بلا شبہ اس کی حالت پلٹ جائیگی ۔ اس کی ساری چنتائیں مٹ جائیں گی ۔ سب کام پورے ہونگے ۔ اور اُس کا جیون آنند مئے ہو جائیگا

(۲) اور جو نشکام بھاو سے صرف ایشور پراپتی (موکش) کے لئے جپ کرتا ہے اُسے ایک ماہ میں ہی نرالا آنند آنے لگتا ہے ۔ چت کی چنچلتا ۔ خوف اور بے چینی وغیرہ کچھ نہیں رہتے اور اس کا گیان اور شانتی دن بدن بڑھتی جاتی ہے ۔ اور اُسے یہ بات محسوس ہونے لگتی ہے ۔ کہ کوئی غیبی طاقت اس کی ہر وقت رکھشا کرتی اور اس کے یوگ کھشیم کو چلاتی ہے ۔ اُسے یہ وشواس ہونے لگتا ہے کہ اس سنسار میں جو کچھ پہلے ہوا ہے ۔ جو کچھ اب ہو رہا ہے اور جو کچھ آگے ہوگا وہ سب اس کی بھلائی کے لئے ہی ہے ۔ متواتر ابھیاس سے ایک دن اس کے جنم مرن کی بیڑیاں کٹ جاتی ہیں اور وہ پرمیشور سے جا ملتا ہے۔

یہ تو ہر ایک آدمی جانتا ہے ۔ کہ اسے ایک دن ضرور مرنا ہوگا ۔ اور دھن استری اور بچے جن کی فکر میں ساری عمر کھو دی جاتی ہے وہ موت کے وقت کچھ سہارا نہیں دے سکتے ۔ امیر اور غریب کے جنم اور زندگی میں بھید ہو سکتا ہے ۔ مگر موت میں کچھ بھید نہیں ۔ جو دکھ جو درد اور جو بھے ایک کنگال کو مرتے وقت ہوتا ہے وہی ایک مہاراجہ ادھیراج کو بھی ہوتا ہے ۔ موت کے سامنے غریب امیر نربل اور بلوان سبھی برابر ہیں ۔ اُس وقت کوئی کسی کا ساتھ نہیں دے سکتا ۔ کوئی کسی کی

مدد نہیں کر سکتا - ایک ماتر اوم کا جپ - اوم کی آرادھنا - اوم کا سمرنا ہی اُس وقت منش کو شانتی دیتا ہے اور اس کا پرلوک سدھارتا ہے - اس لئے بھگوان شری کرشن جی نے گیتا میں کہا ہے (دیکھو ادھیائے ۸ - شلوک ۱۳)

ओमित्येकाक्षरं ब्रह्म व्याहरन्मामनुस्मरन् ।
यः प्रयाति त्यजन्देहं स याति परमां गतिम् ॥

"اس ॐ ایک اکھشر برمھ کا جپ کرتے ہوئے اور میرا چنتن کرتے ہوئے جو شریر چھوڑتا ہے - وہ پرم گتی کو پاتا ہے"

پس ہر ایک سمجھ دار منش کو چاہیئے - کہ وہ دُنیوی ضروریات کی تکمیل کی کوششوں کے ساتھ ساتھ موت کے دکھ اور بھئے سے بچنے کی کوشش بھی ضرور کرتا ہے - اور وہ کوشش بھگوان شری کرشن کے اُپدیش کے مطابق اور کوئی نہیں - صرف ایک اکھشر برمھ (ॐ) کا جپ اور اس کے ارتھ کا چنتن ہی ہے - برہد آرنیک اُپنشد میں مہا منا یاگیہ ولکیہ جی گارگی سے کہتے ہیں -

"ہے گارگی! جو اس اکھشر برمھ (ॐ) کو بنا ہی جانے اس لوک سے چل دیتا ہے - وہ بڑا ہی کرپن (قابل رحم) ہے - اس کا منش جنم ہی نشپھل گیا سمجھو - مگر جو اس اکھشر برمھ (ॐ) کو جان کر اس سنسار سے جاتا ہے - وہ براہمن ہے - انتھات اس کا جنم سپھل ہے -" اس لئے پیارے مترو! اگر آپ اپنا پر لوک اور پرلوک سدھارنا چاہتے ہو - تو اوم (اور گایتری) کا جپ شروع کر دیجئے ذرا بھی دیر نہ کیجئے - اسی سے آپ کو منش جیون کا سچا آنند ملیگا - ایشور کا گیان ہوگا - اور آپ کا منش جونی میں جنم لینا سپھل ہو جائے گا - اس کے سوا آتمک کلیان اور موکھش پراپتی کا کوئی دوسرا سرلیشٹ اور سرل اُپائے نہیں ہے -

جپ کے بارے میں کچھ ضروری ہدایات

۱۔ مقررہ وقت سنسار کی ہر ایک چیز پر دیش کال کا اثر پڑتا ہے۔ مقررہ وقت پر بھوجن یا سونے کی یاد اپنے آپ جاتی ہے۔ اسی طرح روزانہ جپ کا وقت مقرر کر دینے سے وقت پر بنا جپ کئے نہیں رہا جاتا۔ جپ کا وقت ہوتے ہی دل میں جپ کی پریرنا ہونے لگتی ہے۔ حد درجہ اشتیاق سے بار بار جپ کرنے کی اندر سے اُمنگ اُٹھتی ہے اور بنا جپ کئے انسان کو کھانا۔ سونا کام کرنا کچھ اچھا نہیں لگتا۔ اگر جپ کا وقت ٹلتا دکھائی دے۔ تو بار بار من میں پشچاتاپ اور بے چینی سی ہوتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ گویا آج کا دن ہی ٹلیٹ جا رہا ہے۔ اس لئے جپ کا وقت ضرور مقرر کرنا چاہیئے۔ جس وقت بیٹھنے سے من شانت رہے پرماتما میں من لگ سکے۔ صبح و شام ایسا کوئی وقت مقرر کر لینا چاہیئے۔

۲۔ جپ کا ستھان جپ کرنے کے لئے بیٹھنے کی جگہ جتنی صاف ستھری، خوشگوار اور شانت ہوگی۔ اتنا ہی من شانت اور نشچل رہیگا۔ ندی کا کنارہ تو بہت اچھا ہے۔ لیکن یہ سب کو میسر نہیں آسکتا۔ اس لئے گھر میں ہی کوئی ایکانت شدھ اور ہوادار ستھان مقرر کر لینا چاہیئے۔ جپ کے لئے الگ ہی کمرہ ہو۔ تو بہت اچھا ہے۔ کمرے میں وید منتر۔ سُندر چتر۔ مہاتماؤں کے انمول بچن اور اوم کے چتر سب طرف لگا دینے چاہئیں۔ ہو سکے۔ تو ایک گھی کا دیپک بھی جلا لینا چاہیئے۔ غرضیکہ اس جگہ کو ایسا خوشگوار بنا لینا چاہیئے۔ کہ اس میں داخل ہوتے ہی من پرسن اور شانت ہو کر جپ کرنے میں لگ جائے۔

۳۔ بھوجن۔ جپ میں بیٹھک کا کام زیادہ ہے بیٹھک کے جتنے کام ہیں سب

بدہضمی کے پیدا کرنے والے ہیں۔ اس لئے ۵ یا چھ گھنٹے بیٹھ کر جپ کرنے والوں کو بھوجن کا نیم ضرور رکھنا چاہیئے۔ بھوجن ساتوک اور تھوڑا ہونا چاہیئے۔ ایسا نیم کرنے سے بدہضمی تو کیا کوئی بھی بیماری پاس نہیں آسکتی۔ سب بیماریاں بسیار خوری یا کھانے میں بدپرہیزی سے پیدا ہوتی ہے۔ جیسا کہ منو مہاراج بتلاتے ہیں۔

"زیادہ کھانا تندرستی کا ناش کرتا ہے۔ عمر کو گھٹاتا ہے۔ دکھوں روگوں کو پیدا کرتا ہے۔ خیالات کو منتشر کرتا ہے۔ اور سنسار میں ایسے آدمی کی بہت برائی ہوتی ہے۔ اور قات وہ پیٹو کہلاتا ہے۔ اس لئے زیادہ بھوجن کبھی نہ کرنا چاہیئے۔"

یہی سب سے پہلی ہدایت ہے۔ بھوجن کھانے کے بعد اگر پیٹ بھاری ہو جائے یا اور کوئی تکلیف پیٹ میں ردنما ہو جائے۔ تو سمجھ لو۔ کہ ضرورت سے زیادہ کھایا گیا۔ اس طرح وچار پوروک ہر ایک ابھیاسی اپنا بھوجن آپ مقرر کرسکتا ہے۔ آج کل سبھی لوگ بسیار خوری جیسی بری عادت کے شکار ہو رہے ہیں۔ اسی سے بیماریاں دن بدن بڑھ رہی ہیں۔

ورزش جپ کرنے والے کو کوئی نہ کوئی ورزش نیم پوروک ضرور کرنی چاہیئے کیونکہ کسرت نہ کرنے سے صحت بگڑ جاتی ہے۔ اور جس کی صحت بگڑ گئی۔ اس کا من بھی کبھی خوش نہیں رہ سکتا۔ وہ کوئی کام اچھی طرح سے نہیں کر سکتا۔ اس لئے ہزار کام چھوڑ کر بھی سب سے پہلے اپنے جسم کو بلوان بنانا۔ ہر ایک ابھیاسی کا فرض ہے۔ یہ جسم ہی دھرم۔ ارتھ کام اور موکش کا سادھن ہے جو منش لاپرواہی سے جسم کو نشٹ کر دیتا ہے۔ وہ سبھی کچھ نشٹ کر دیتا ہے۔ اور جو جسم کی رکھشا کرتا ہے۔ وہ سب کی رکھشا کرتا ہے۔ اس لئے ہر ایک منش کو اور خاصکر جپ کرنے والے کو یا جنہیں چھ یا آٹھ گھنٹے بیٹھ کر کام کرنا پڑتا ہے۔ ان سبھوں کو ورزش ضرور کرنی چاہیئے۔ سب سے اچھی اور آسان ورزش پیدل گھومنا ہے

جو آٹھ گھنٹے روزانہ بیٹھک کا کام کرتے ہیں۔ انہیں کم ازکم آٹھ میل ضرور گھومنا چاہئے گھر سے چار میل جنگل کی طرف چلے جانا اور چار میل لوٹ کر آنا کم سے کم ورزش ہے زیادہ کرنے والے کو زیادہ فائدہ ہوتا ہے جو جن باہر نہ جا سکیں۔ وہ گھر میں ہی گھومنے کا بندوبست کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ سوریہ بھیدی ویایام (پراچین رشی منیوں کا طریقہ ورزش) اور رسالہ حفظ صحت و ورزش جس میں پروفیسر رام مورتی وغیرہ کی ورزشیں ہیں۔ بہت مفید ہو سکتی ہیں۔ یہ دو نو پستکیں، مارتنڈ پستکالیہ سے ۹ آنے میں مل سکتی ہیں۔

۵۔ پرانایام

پرانایام امرت کی مانند گن کاری ہے۔ گھی دودھ اور پھل وغیرہ کسی سے انسان کو اتنا فائدہ نہیں پہنچتا۔ جتنا پرانایام سے ہوتا ہے۔ مگر خرچ ایک کوڑی بھی نہیں ہوتا۔ پرانایام کو مضر یا نقصان دہ سمجھنا مورکھتا ہے۔ اس سے ذرہ بھی نقصان نہیں ہوتا۔ اور لابھ ہی لابھ ہوتا ہے۔ شریمد بھاگوت میں کہا ہے۔ کہ بدھی سے ہی ارتھ (دھن یا منورتھوں) کی پراپتی ہوتی ہے۔ اور وہ بدھی پرانایام سے بڑھتی ہے۔ اس لئے منش اور کچھ کرے یا نہ کرے۔ پرانایام تو ہر ایک منش کو روزانہ کرنا ہی چاہیئے۔

اس کی ودھی یہ ہے۔ کہ شوچ سنان وغیرہ سے فارغ ہو کر جہاں تازہ ہوا ہو۔ پالتی مار کر بیٹھ جائے یا اگر چاہے تو کھڑا رہے۔ سر گردن اور جسم تینوں ایک سیدھ میں رہیں۔ اگر کھڑا رہے تو چھاتی کچھ آگے نکال دے اور دونو کندھے کچھ پیچھے کی طرف پھینک دے۔ پھر پہلی بار زور سے سانس کو ناک سے باہر نکال دے۔ پھر آہستہ آہستہ سانس کو اندر لے لے۔ اس کے بعد آہستہ آہستہ سانس کو باہر نکالتا رہے اور بہت تھوڑا روک کر۔ ویسے ہی آہستہ آہستہ اندر لیتا رہے۔ سانس باہر نکالتے وقت ایسا معلوم ہونا چاہیئے۔ گویا سارے جسم میں پران بھر رہا ہے۔ جس سے جسم پشٹ ہو رہا ہے

اور نکالتے وقت ایسی بھاونا ہونی چاہیئے ۔ کہ جسم کا غیر ضروری مادہ ۔ روگ اور شوک پیدا کرنے والی گندی وایو جسم سے نکل رہی ہے ۔

کم از کم آدھ گھنٹہ صبح اور آدھ گھنٹہ شام ہر روز مقررہ وقت پر ایسا ابھیاس کرنے سے لاعلاج امراض بھی دُور ہو جاتی ہیں۔ جسم تندرست ہو جاتا ہے ۔ اور تندرست آدمی کا بل ۔ بُدھی شکتی اور کانتی بڑھتی ہے ۔

پرانایام کے دوران میں گھی دودھ وغیرہ مقوی پدارتھوں کا بدرجہ مناسب استعمال ضرور کرنا چاہیئے ۔ اگر ایسا انتظام نہ ہو سکے ۔ تو پرانایام بہت کم کرنا چاہیئے ۔ کیونکہ پرانایام سے اگنی تیز ہوتی ہے ۔ جس سے وہ پہلے تو روگوں کو بھسم کرتا ہے ۔ اور اس کے بعد اگر گھی ۔ دودھ کا استعمال نہ کیا جاوے ۔ تو گرمی وغیرہ کی کئی طرح کی امراض کا موجب ہو سکتا ہے ۔

ایک بات اور بھی دھیان دینے لائق ہے ۔ کہ داہنے نتھنے سے چھوڑا ہوا سانس گرمی پیدا کرتا ہے اور بائیں نتھنے سے چھوڑا ہوا سردی ۔ اس لئے جس وقت گرمی بڑھی ہوئی معلوم ہو ۔ تو داہنے نتھنے سے سانس کھینچکر بائیں نتھنے سے نکال دینا چاہیئے ۔ اور اگر سردی بڑھی ہوئی ہو ۔ تو بائیں نتھنے سے کھینچ کر داہنے نتھنے سے سانس باہر نکال دینا چاہیئے ۔

سانس ہمیشہ ناک سے ہی لینا چاہیئے ۔ اگر کبھی ضرورت پڑے ۔ تو منہ سے سانس باہر نکال سکتے ہو ۔ مگر سانس اندر تو ہمیشہ ناک سے ہی لینا چاہیئے ۔ کیونکہ ناک کے سوراخوں میں ایسی جھلی ہے ۔ جس سے ہوا چھن کر ۔ صاف ہو کر اندر جاتی ہے ۔

خلاصہ یہ کہ جو ہوا ہمارے اندر بھری رہتی ہے ۔ وہ اشدھ ۔ ملین ۔ روگ پیدا کرنے والی اور مضر ہوتی ہے ۔ اسے باہر نکال دینا اور شدھ وایو کو جسم میں جتنی بن سکے ۔ بھر دینا یہ پرانایام کا مکھیہ کام ہے ۔

نوٹ۔ واضح ہو۔ کہ یہاں پرانایام کی سرل ودھی دے دی گئی ہے۔ پرانایام کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ اس لئے پرانایام کی مکمل واقفیت کے لئے ہماری کتاب پران شکتی مہما اور پرانایام ودھی قیمتی ۸ آنے منگوا کر پڑھیں۔

اوم کے جپ کی سرل ودھی

پراتہ کال سنان وغیرہ سے فارغ ہو کر شدھ ایکانت ستھان میں آسن پر بیٹھ کر سنکلپ کرے۔ کہ آج اتنی دیر تک فلاں کامنا کے لئے اوم کا جپ کرونگا (جس طرح کسی دوسرے آدمی کو کہتے ہیں۔ اسی طرح اپنے آپ کو کہنا چاہیئے) پھر کم از کم دس گہرے سانس لو۔ ارتھات ایک سانس باہر نکال کر ذرا سی دیر تک باہر ہی روک کر آہستہ آہستہ اندر کھینچ لے۔ پھر اسی طرح ذرا سی دیر اندر روک کر آہستہ آہستہ باہر نکال دے۔ یہ ایک پرانایام ہوا۔ اس طرح کے دس پرانایام کرے (۲) اس کے بعد شانتی منتر کا پاٹھ کرے۔ شانتی منتر بہت سرل ہے۔ کسی ودوان بھائی سے سیکھ لینا چاہیئے۔ اگر منتر نہ آتا ہو۔ تو اس کے مندرجہ ذیل ارتھوں کا ہی وچار پوروک پاٹھ کرلے

(۱) دیولوک (سورج لوک) ہمارے لئے شانتی دایک ہو۔

(۲) انترکھش (خلا) ہمارے لئے شانتی دایک ہو۔

(۳) پرتھوی ہمارے لئے شانتی دایک ہو۔ (۴) جل ہمارے لئے شانتی دایک ہو

(۵) بنسپتیاں (سبز پات) اور اوشدھیاں (جڑی بوٹی) ہمارے لئے شانتی دایک ہوں۔

(۶) سارے دیوتا ہمارے لئے شانتی دایک ہوں۔

(۷) سرب ویاپک برہم ہمارے شانتی دایک ہو

(۸) سب کچھ ہمارے لئے شانتی دایک ہو۔ (۹) خود شانتی بھی شانتی دایک ہو

(۸) وہ شانتی ہمیں پراپت ہو۔ ارتھات ہماری وہ شانتی سدا بڑھتی رہے۔

اوم شانتی شانتی شانتی ارتھات تین طرح کے تاپوں کی شانتی ہووے

شانتی سب جگہ اور ہمارے اندر ہمیشہ موجود رہتی ہے۔ خواہش کرنے سے وہ بڑھ جاتی ہے۔ مندرجہ بالا منتر کو دھیان پوروک تین بار پڑھنے سے سادھک کے چاروں اطراف شانتی چھا جاتی ہے۔ وہی جپ کا وقت ہے۔ اس وقت مالا یا بنا مالا کے (جیسا اچھا لگے) نہایت میٹھے۔ کومل اور آنند بھرے من سے (ओ३म् - ओ३म् - ओ३म्) اس طرح جپ کرنا شروع کر دے۔ ادچارن ایسا کرے کہ صرف اپنے کانوں کو سنائی پڑے۔ جپ کرتے وقت یہ من میں سوچتا رہے۔ کہ یہ سنسار جس نے بنایا ہے۔ اور جو ہم سب کو جیون دے رہا ہے۔ اور ہم سب جس میں کسی دن سما جائینگے۔ اس پربھو کا نام اوم ہے۔ جپ کرتے کرتے جب منہ سے جپ کرنے میں تھکاوٹ معلوم ہو۔ تب مانسک جپ شروع کر دے۔ اس طرح باری باری سے واچک اور مانسک جپ کرتا رہے۔ جب وقت پورا ہو جائے۔ تب آچمن اور نمسکار کر کے سنسار کے کام میں لگے۔ زندگی میں جب کبھی ایسا موقع آ پڑے۔ کہ کوئی تدبیر بھی کارگر نہ ہو۔ تب جپ کا آشرے لینا چاہیئے۔ بہت زور سے جپ کرنا چاہیئے۔ رات دن جپ کرنا چاہیئے۔ تب آپ دیکھینگے کہ دکھوں اور مصائب کو بھگا دینے کی جپ میں کتنی شکتی ہے اور کتنی جلدی اس سے جیون آنند مئے بن جاتا ہے۔ تین ماہ تک لگاتار تین گھنٹے صبح اور تین گھنٹے شام جلدی جلدی اوم کا ادچارن کر کے جپ کرنے سے کیسی بھی سخت مصیبت کیوں نہ پیش آئی ہو۔ ٹل جاتی ہے اور منوکامنا پوری ہوتی ہے۔ جلدی جلدی جپ کرنے سے من کو ادھر ادھر بھاگنے کا موقعہ نہیں ملتا۔ اور اس سے وہ ایک ہی کام یعنی جپ میں لگ جاتا ہے ارتھات ایکاگر ہو جاتا ہے۔ اور ایکاگرتا ہی ساری کامیابیوں کی جڑ ہے۔

دوسری ودھی

اگرچہ جپ کرنا ہی منش کا کرتویہ ہے۔ اور ایک جپ سے ہی سنسار کے سب کام اپنے آپ پورے ہو جاتے ہیں۔ مگر جن کی جپ میں اتنی شردھا نہ ہو۔ اور جن کو کام کاج سے فرصت نہ ملنے کی شکایت ہو۔ انہیں رات کو سوتے وقت جپ کر لینا چاہیئے۔ اس کا طریقہ یہ ہے۔ کہ سونے سے دو گھنٹے پہلے ہاتھ پاؤں اور منہ دھو کر شدھ کپڑا پہن کر آسن پر یا بستر شدھ ہو۔ تو اسی پر بیٹھ کر پہلے سنکلپ اور پرانایام کرکے پھر دو تین بار شانتی منتر کا پاٹھ کرے۔ جب چت پورے طور سے شانت ہو جائے تب سب جگت کی چنتاؤں کو بھول کر آنند بھرے من سے میٹھی اور کومل آواز سے اوم اوم اوم اس طرح جپ کرنا شروع کر دے۔ اور جپ کرتے کرتے ہی نیند آنے پر سو رہے۔ جپ کرتے ہوئے سو رہنے سے رات بھر من میں جپ ہوتا رہتا ہے۔ رات کو نیند کھلنے پر یا صبح اٹھنے پر معلوم ہوگا۔ کہ من میں اپنے آپ جپ ہو رہا ہے۔ ایسا کرنے سے بلا کوشش ہی جپ ہوتا رہتا ہے۔ اور اتنی دیر تک (حالت خواب میں) جپ کرنے کا پھل ہے۔ وہ اپنے آپ مل جاتا ہے۔ جپ کرتے ہوئے سو جانے پر نیند بھی بڑی اچھی لگتی ہے اور صبح اٹھنے پر چت نرمل۔ شانت اور پرسن معلوم ہوتا ہے۔ تندرستی کے حصول کے لئے اس قسم کا جپ بہت ہی لابھدایک ہے۔

تیسری ودھی۔ اوم کی پوجا

پوجا ستکار کو کہتے ہیں۔ جس کے دل میں کسی کے لئے جتنا آدر ہوتا ہے۔ وہ اس کے لئے اتنا ہی پوجیہ ہوتا ہے۔ پراچین کال میں گرہستی لوگ گھر پر آئے ہوئے رشی منیوں کی پوجا کیا کرتے تھے۔ ایسا پرانوں میں بار بار ذکر آیا ہے۔ بھگوان شری رام چندر اور شری کرشن چندر جی خود اوتار ہو کر بھی رشی منیوں کی ارگھیہ پادیہ وغیرہ سے پوجا اور راتھتی ستکار کیا کرتے تھے پرنتو ابھات اوم پرمیشور کی ساکھشات مورتی ہے۔ اوم ہی پرمیشور ہے ایسا وید شاستر اور اپنشد بتلاتے ہیں۔ پس اوم (پرنو) کا پوجن کرنا ہر ایک منش کا سب سے پہلا دھرم ہے

اسکی ودھی اس طرح ہے کہ سنان وغیرہ سے فارغ ہوکر شدھ ستھان میں چوکی پر تھالی رکھ کر اس میں اچھے گلاب کے پھولوں کی پنکھڑیوں سے اوم بنا دے اور اسکی ودھی پوروک بھگتی سہت پوجا کرکے اس کے سامنے بیٹھ کر جپ کرے۔ اس جپ کا لابھ بھی اپار ہے۔

چوتھی ودھی

جو سجن بیٹھکر جپ نہ کر سکیں وہ لیٹ کر یا کھڑے ہوکر یا چلتے چلتے ہی جپ کر سکتے ہیں۔ اس ودھی میں شواس پرشواس کے ساتھ جپ کرنا بہت اچھا ہوتا ہے۔ چلتے ہوئے ادھر ادھر دیکھے بغیر پوری توجہ کیساتھ جب سانس اندر جاوے۔ تب اوم کا اُچارن اور جب باہر نکلے تب بھی اوم کا اُچارن کرنا چاہیئے۔ اس سے راستہ بھی بآسانی کٹ جائیگا اور یہ ابھیاس بھی ہو جائیگا۔ اگر لیٹ کر جپ کرنا ہو تو یا تو آنکھیں بند کرلیں یا نگاہ ناک کے اگلے حصے پر یا بھرکٹی میں جمانی چاہیئے۔ پلکوں کو جہاں تک ہو سکے۔ کم جھپکنا چاہیئے اور شواس پرشواس پر لکش رکھ کر جپ کرنا چاہیئے۔

اوم کے ارتھ

اگلے صفحات میں اُپنشدوں اور دیگر ست شاستروں کے آدھار پر اوم کے وسیع ارتھ پرگٹ کئے گئے ہیں۔ ان ارتھوں کا بار بار وچار کرنا چاہیئے۔ جو سجن شردھا پوروک سوچ سمجھ کر اس پستک کا پاٹھ کرینگے۔ ان کے لئے اوم کے حقیقی ارتھ چھپے نہ رہینگے

خلاصہ مطلب

جس مہان شکتیمان پربھو نے یہ جگت پیدا کیا ہے۔ سب دھرم گرنتھ اور سارے مذاہب کے ودوان جسکی اُپاسنا کرتے ہیں۔ جو پرمانو سے لیکر اننت آکاش تک سب کے اندر باہر بھرپور ہو رہا ہے۔ جو اپنی اننت شکتی سے اننت لوکوں کو دھارن کرتا ہے۔ جس سے سورج۔ چاند اور اگنی پرکاشت ہوتے ہیں۔ جو سرب انترجامی سب کے اِشٹ دیو ہیں۔ وہی اوم ہیں۔ یہ اوم شبد کا سیدھا سادھا ارتھ ہوا۔

مگر ارتھ پڑھنے سے کچھ نہیں ہوگا۔ سب سے زیادہ ضرورت جپ کرنے کی ہے۔ جپ کرنے سے بدھی سوکھشم اور ایکاگر ہوکر ارتھ کا رہسیہ سمجھ میں آسکتا ہے۔ بھگوان پتنجلی منی کے سوتر کے مطابق پہلے جپ کرنا چاہیئے اور اس کے بعد اس کے ارتھ کی بھاونا ہونی چاہیئے۔ کسی خاص کامنا

یاکشٹ کی نورتی کے لیے جو جپ کئے جاتے ہیں۔ وہ لگاتار اور دیر تک کرنے چاہئیں۔ جبتک کہ مقصد حل نہ ہو جائے۔ ویسے ایک گھنٹہ صبح اور ایک گھنٹہ شام روزانہ دو دھی پُرورک کیا ہوا جپ اچھا ہے۔ بشرطیکہ نیند کا غلبہ نہ ہو۔ دن کی نسبت رات کا جپ اچھا ہوتا ہے۔ کیونکہ رات کو شور کم ہوتا ہے۔ جپ سمے وقت گھی کے دیپک کا پرکاش ستوگن شانتی اور ایکاگرتا کو بڑھاتا ہے۔

آخرکار یہ سچی بات بھی یاد رکھو۔ کہ جبتک نیم پُرورک کم از کم دو گھنٹے روزانہ جپ نہ کیا جاوے گا اور لگاتار کچھ مدت تک نہ کیا جاویگا کسی کام میں ویرپا کامیابی نہیں مل سکتی۔ اس لیے سکھ آنند اور شانتی کی پراپتی کے لئے شاستر کے اس بچن پر عمل کرو۔

"سو کام چھوڑ کر بھوجن کرنا چاہیئے۔ ہزار کام چھوڑ کر سنان کرنا چاہیئے۔ لاکھ کام چھوڑ کر دان کرنا چاہیئے۔ اور کروڑ کام چھوڑ کر ہری بھجن ارتھات جپ کرنا چاہیئے"

عرض حال

جو لوگ سادھو مہاتماؤں کی کھوج میں اس لئے بھٹکتے پھرتے ہیں۔ کہ وہ اُنہیں ایشور سے ملا دیں۔ یا ایسی کوئی ترکیب بتلا دیں۔ کہ جس سے بلا محنت ہی بدھی سدھی کے بھنڈار بھر جائیں۔ یا جو پرانایام یا اشٹانگ یوگ وغیرہ میں ہی اپنا اَمولیہ جیون کھو دیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو ہم مشورہ دیتے ہیں۔ کہ وہ ایک بار منترجپ یا اِتم ترکیب سے پُورا نشچہ کر کے اوم کا جپ شروع کر دیں۔ اور شام بھاو سے ایک گھنٹہ صبح (سورج نکلنے سے پہلے) اور ایک گھنٹہ شام یا سوتے وقت لگاتار چھ یا بارہ مہینے جپ کر کے دیکھیں۔ کہ اُن کے جیون میں کیا تبدیلی ہوتی ہے۔ سب شکتیوں اور سدھیوں کا دوار ایکاگرتا ہے۔ ایکاگرتا جپ سے حاصل ہوتی ہے۔ جپ کرنے کے لئے سب سے اوتم، سرلشٹ، شکتی شالی اور پربھاوشالی منتر اوم ॐ ہی ہے۔ اس کے جپ کرنے سے تینوں طرح کے کلیشوں کا ناش ہو کر منش دھرم۔ ارتھ۔ کام اور موکش چاروں طرح کے پھل کو پا لیتا ہے۔ یہی منش جیون کا مقصد ہے۔ یہی سچا پرشارتھ ہے۔ ॐ ہی برہم ہے۔ ॐ ہی سب کچھ ہے

شری !

ॐ نمو بھگوتے واسو دیوائے

منگل دو ادشی

۱- ॐ رُوپ دھاری پربھو ستّ چتّ آنند
۲- نمو نمو منگل ارُو مودکاری جگ چند
۳- موہ آدی سے رہت ہری نِرگن سگُن مہان
۴- بھے آدی دُرگن رہت سرب گنُوں کی کھان
۵- گِنتی سبھن کی ॐ ہے جیو چراچر جوئے
۶- وہ کرتا ہرتا ہری جگت سہار پربھو سوئے
۷- تیجسوی کا تیج وہ گیانی کا وہ گیان
۸- دانی کا پتی وہ ہری ॐ رُوپ بھگوان
۹- سُدھا رُوپ شری ॐ کا جو نر کرتا پان
۱۰- دیو درج کا تُو جیہ بن لہے پرم کلیان
۱۱- واہ واہ مہما ॐ کی سکے نہ بانی گائے
۱۲- یہ نر ॐ ہیں سمر کے ॐ رُوپ ہو جائے (بہارتھی)

بی... دیوتا ...

ترجمہ

اس منگل دواوشی کے ہرایک پد کا پہلا اکھشر ملانے سے "ॐ نمو بھگوتے واسو دیوائے" بنتا ہے۔ اس کا ارتھ ذیل میں دیا جاتا ہے۔ بھگت جن پریم سہت اس کا پاٹھ کرینگے۔ تو آتم کلیان ہو کر سب اچھیائیں پُورن ہونگی۔

۱- ॐ بھگوان کا نجی نام ہے۔ اور اس کا سروپ بھی ॐ ہی ہے۔ جو سدت چت اور آنند سے پرگٹ کیا جاتا ہے (۲) اس منگل کاری اور سُکھ کے داتا پربھو ॐ کو نمسکار ہے۔ جو کہ جگت کے لئے چندر (پرکاش) رُوپ ہے۔ یا جو چندر کی طرح دُکھ اور سنتاپ سے ستائے ہوئے جگت کو شیتلتا پردان کرتا ہے (۳) وہ پربھو ॐ کام کرودھ لوبھ موہ وغیرہ بُرائیوں سے پاک ہے۔ سگن (ظاہر) اور نرگن (باطن) سب کچھ وہی مہان پرماتما ہے (۴) وہ سرب سمرتھ ہے۔ اس لئے اس کو کسی کا بھے نہیں ہوتا۔ وہ سب آلائشوں سے مبرّا ہے۔ اور سب گنوں (جملہ صفات حمیدہ) کا اٹوٹ بھنڈار ہے (۵) جگت کے چراچر جیوں کی آخری گتی وہی ہے۔ مطلب یہ کہ سرشٹی ॐ سے ہی پیدا ہوتی ہے اور اوم میں ہی لے ہو جاتی ہے (۶) بھگوان ہی جگت کا ہرتا کرتا ہے۔ اور جگت کا سار ہے۔ اتھا جگت میں صرف وہی ایک ستیہ وستو ہے۔ (۷) وہ تیجسوی کا تیج اور گیانیوں کا گیان ہے (۸) وہ پربھو وانی (بانی) کا پتی ہے ارتھات بانی ॐ سے ہی نکلی ہے اور ॐ کے سمرن سے ہی سارتھک ہوتی ہے (۹) (۹) یہ بھاگیہ وان پُرش شدھا (امرت) رُوپ اوم کا پان کرتا ہے۔ اوم کا سوانس سوانس میں شردھا سہت جپ کرتا ہے (۱۰) وہ دیوتاؤں دیتوں اور منشیوں سب میں پُوجیہ (قابل پرستش) ہو جاتا ہے۔ اور پرم کلیان (مُکتی) کو پراپت کرتا ہے۔

(۱۱) آہا۔ اس ॐ اکشر کی مہما کتنی مہان ہے۔ کہ بانی اس کے بیان کرنے میں اسمرتھ ہے (۱۲) جو پرش شردھا بھگتی سے ارتھ سہت ॐ کا سمرن کرتا ہے۔ وہ ॐ روپ ہی ہو جاتا ہے۔ جیسے اگ میں ڈالی ہوئی رنی اگنی روپ ہی بن جاتی ہے۔

اپنشدوں میں اوم کی مہما کا ورنن

ایش اپنشد میں اوم کا ورنن

"پران ہی سدا رہنے والا امرت ہے۔ اور یہ شریر انت میں بھسم ہونے والا ہے۔ اے منش! تو اوم (ॐ) کا دھیان کر۔ اپنے کئے ہوئے کاموں کو یاد کر۔ اے منش! اوم کا دھیان کر۔ اور اپنے کئے ہوئے کرموں کو یاد کر۔" منتر ۱۷

سچا سکھ اور شانتی پراپت کرنے کے دو سادھن

اس منتر میں سکھ شانتی سے جیون بسر کرنے اور موکش پراپتی کے دو سادھن بتلاتے ہیں۔(۱) اوم کا دھیان ارتھات اوم کا ارتھ سہت جپ (سمرن) (۲) اپنے کئے کرموں کا دھیان یا اپنے اعمال کی چھان بین۔ اس کے ساتھ ہی ہر ایک آدمی

کو دو باتیں ہمیشہ یاد رکھنی چاہیئیں - ایک یہ کہ انسان میں جو پران یا جیون شکتی ہے وہ امر ہے - لافانی ہے - کیونکہ یہ امر آتما سے پیدا ہوتی ہے - دوسرے یہ کہ مادی جسم آخرکار فنا ہو جائیگا - اس لئے فانی چیز کا موہ نہ کر کے امرت اور اناشی آتما کے ہی کلیان کا سادھن کرنا چاہیئے - وہ آتما کا کلیان اوم کے جپ یا دھیان سے ہو سکتا ہے - اوم پرماتما کا نجی نام ہے - اوم ہی پرماتما ہے - ایشور کے ہزاروں لاکھوں ناموں سے پرگٹ ہونے والے جتنے گن ہیں - وہ سب ॐ میں آ جاتے ہیں

اوم کے جپ کی ودھی

بھگوان پاتنجلی منی اپنے یوگ درشن میں کہتے ہیں - کہ پرنو ॐ کا جپ ارتھ سمیت کرنا چاہیئے - مطلب یہ کہ پہلے ॐ کے ارتھوں کو اچھی طرح سمجھنا چاہیئے پھر ان کو ذہن نشین کر کے ॐ کا جپ کرنا چاہیئے - اس سے چت کی شدھی ہو کر برہم کا ساکھشاتکار ہو جاتا ہے - پس اوم کا سمرن اور جپ کرنا کلیان پراپتی کا بھاری سادھن ہے -

۲ - کٹھ اپنشد میں اوم کا ورنن

(۱) چاروں وید جس پد کا اپدیش کرتے ہیں - ارتھات نراکار اور ساکار روپ سے جس کی مہما کو گاتے ہیں - جپ - تپ - یم - نیم اور برہمچریہ وغیرہ دھرم انوشٹھان جس پد کی پراپتی کے لئے کیے جاتے ہیں - اس پد کو اختصار سے (سار کے طور پر) تجھ سے کہوں گا - وہ ॐ اوم ہے - (۱۵)

(۲) یہ (اوم ہی) ناش نہ ہونے والا (اوناشی) برہم ہے - یہی سب سے اوتم اکھشر ہے - اس اکھشر (لافانی اوم) کو جان کر جو جس چیز کی اچھا کرتا ہے - وہ اس کو پا لیتا ہے - (۱۶)

(۳) یہ اوم سب سے اوتم سہارا ہے - یہ سب سے پرم آشرے ہے (اوم

سے بڑھ کر کوئی سادھن۔ کوئی سہارا اور کوئی آشرہ اُوتم نہیں ہے۔ اس سہارے کو (اوم کو ارتھ سہت جان کر) جو آدمی جو اچھا (کامنا) کرتا ہے وہی اس کو مل جاتا ہے۔ (کٹھ اُپنشد - دوسری ولی) منتر ۱۵-۱۶-۱۷)

اوم تمام کاماؤں کو پُورن کرنیوالا ہے

مندرجہ بالا کٹھ اُپنشد کے منتروں میں بتلایا ہے۔ کہ اوم چاروں ویدوں کا سار ہے۔ اور سارے جپ تپ۔ کرم۔ اُپاسنا۔ برہمچریہ وغیرہ دھرم انوشٹھان اوم کی پراپتی کے لیے ہی کئے جاتے ہیں۔ یہ اوم ہی سب سے بڑھ کر اور ناش نہ ہونے والا برہم ہے۔ وہی منش جیون کا اصل اصول۔ سب سے اُوتم جاننے لائق وستو اور گیان کی پرم اودھا ہے۔ جو پُرش اکھشر برھم اوم کو جان جاتا ہے۔ وہ نہال ہو جاتا ہے۔ اُس کی سب کامنائیں پُورن ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ برہم ساکھشاتکار سے اول تو اس کو کوئی کامنا رہتی ہی نہیں۔ لیکن اگر لوک سنگرہ (سنسار کی بھلائی) کیلئے وہ کوئی کامنا کرتا ہے۔ تو وہ فوراً پُوری ہو جاتی ہے۔ یہ اوم اسم اعظم ہے۔ کہ جس کے ارتھ سہت وِدھی پُوروک جاپ سے سب دُکھ مٹ جاتے ہیں۔ جو سچے دل سے اوم کے اپاسک ہیں۔ ان کو دُکھ شوک بھئے وغیرہ سے کیا تعلق؟ وہ سدا آنند میں مگن رہتے ہیں۔ جس طرح سُورج کی موجودگی میں اندھیرا نہیں رہتا۔ ایسے ہی جس کے ہردے میں اوم رُوپی سورج چمکنے لگتا ہے۔ اس میں اودیا رُوپی اندھیرا کبھی داخل نہیں ہو سکتا۔ اور جہاں اودیا نہیں۔

وہاں دکھ کیسے ہو سکتا ہے ؟ پس یہ ॐ جو واچیہ بھی ہے ۔ اور واچک بھی ۔ برہم کی اُپاسنا کا سب سے اوتم سادھن ہے

۳ - پرشن اُپنشد میں اوم کا ورنن

(۱) ہے ستیہ کام ! نشچے سے یہ جو اونکار ہے ۔ یہی پر اور اپر برہم ہے ۔ اس لئے ودوان (تتو درشی) پُرش اسی سہارے سے پر اور اپر برہم میں سے ایک کو پا لیتا ہے

اوم کا اُپاسک اگر ॐ کی ایک ماترا (अ) کا دھیان کرے ۔ نام کو کیول بانی کے ذریعے جپے ۔ تو وہ اس نام کی برکت سے شکتی پراپت کر کے بہت جلد جگت میں سب سُکھ پراپت کرتا ہے ۔ اس کو ستُوتیاں منش جنم میں لے جاتی ہیں ۔ جہاں وہ تپ برہمچریہ اور شردھا والا ہو کر دھانالا ہوتا ہے ۔ اور جو پُرش دو ماترا والے ॐ (अ + उ) کا دھیان کرتا ہے ۔ ارتھات بانی سے جپ کرتا اور من میں دھیان کرتا ہے ۔ وہ من میں لین ہونے لگتا ہے ارتھات اس کا من ستھر ہو جاتا ہے ۔ ایسی ایکاگرتا (من کی یکسوئی سے) وہ یجروید کے منتروں دوارہ سوم لوک میں لے جایا جاتا ہے ۔ مطلب یہ کہ وہ کرم کانڈی سوکھشم لوک (انتر جگت ۔ اندرونی دُنیا) میں واس کرتا ہے ۔ وہاں (سوم یا چندر لوک) میں وہ اَیشوریہ بھوگ کر پھر منش لوک (دُنیا) میں لوٹ آتا ہے ۔

اور جو اُپاسک تین ماترا والے اوم (अ + उ + म) ایک اکھشر سے اس پرم پرش کا دھیان کرتا ہے ۔ ارتھات بانی سے ۔

من سے اور بھاو سے - وہ پرکاش مئے سورج لوک میں جاتا ہے
اس کا آتما آتمک پرکاش روپی سورج میں مگن ہو جاتا ہے - جیسے
سانپ کینچلی سے چھوٹ جاتا ہے - یقیناً ویسے ہی وہ اُپاسک
پاپ سے چھوٹ جاتا ہے - اس اوستھا میں وہ سام منتروں کے
دوارہ ہری کیرتن سے برمھ لوک کو جاتا ہے - تب وہ اس جیو
مئے (مرتیو لوک سے اُوپر پرے سے پرے (ارتھات پرم برھمانڈ پتی
پُرش (برھم) کو دیکھتا ہے - اور برھم میں مل جاتا ہے - اس پر دو
شلوک ہیں -

اوم کی اکار - اُکار - اور مکار یہ تینوں ماترائیں الگ الگ پریوگ
کی ہوئی مرتیو والی ہیں - ارتھات ان کے الگ الگ دھیان سمرن سے
دُنیوی سکھ ملتا ہے - اور منش کو بار بار جنم مرن کے چکر میں گھومنا
پڑتا ہے - لیکن اگر تینوں ماترائیں ملی ہوئی ہوں - ارتھات بانی - من
اور بھاو سے اوم کا سمرن کیا جاوے - تو اُپاسک چلائیمان نہیں
ہوتا - یعنی برمھ کو پراپت ہو کر واپس نہیں لوٹتا

اُپاسک رگ وید کے منتروں سے منش لوک کو پراپت ہوتا
ہے - یجر وید سے اُس سے سوکھشم چندر لوک کو جاتا ہے - اور سام وید
سے اس برمھ لوک کو پاتا ہے - جس کو گیانی لوگ جانتے ہیں
مگر اس لوک (برھم لوک یا مُکتی) کو برمھ دھام کو اُپاسک اوم کار
سے ہی پا لیتا ہے - جہاں سدا شانتی براجتی ہے - جہاں بڑھاپا اور
(بیماری وغیرہ) نہیں ہے - جہاں موت نہیں ہے - اور جو سب سے
پرم (افضل ترین) پد (استھان) ہے - (پرشن اپنشد - پرشن ۵ - منتر ۶-۷)

ॐ کی اُپاسنا سے الگ الگ پھل کیسے ملتے ہیں؟

مندرجہ بالا پرشن اُپنشد میں جو ॐ کا ورنن ہے اس میں اوم کے مندرجہ ذیل ارتھ پرگٹ کئے گئے ہیں

نمبر شمار	آ अ	او उ	ما म	اردھ ماترا
۱	رگ وید	یجر وید	سام وید	اتھروید
۲	بھوُ	بھوا	سوہ	مہا
۳	کرم	کرم اور گیان (اُپاسنا)	شدھ گیان	وِگیان
۴	دھیان	دھارنا	سمادھی	برہم پراپتی
۵	بانی	من	سم بھاو	برمھ
۶	واچک جپ	مانسک جپ	ایکاگرتا	لے ہونا
۷	منش لوک	چندر لوک	سورج لوک	مُکت اوستھا
۸	شروع	درمیان	اختتام	آرام
۹	جاگرت	سوپن	سُوشپتی	تُریا
۱۰	پرتھوی	انترکھش	دیو	سرب ویاپکتا
۱۱	وِدیا	دھن	بل	(بُدھی)
۱۲	برہما	وشنو	مہیش	برمھ تتو
۱۳	بڑھنا	سکھ پراپتی	آنند	مہان آنند
۱۴	سرسوتی	لکشمی	شکتی	مہا شکتی
۱۵	پران	اپان	دیان	
	وغیرہ	وغیرہ	وغیرہ	

(۱) ॐ کا پورا اُپدیش اور اس کا (ارتھ) دونوں طرح کے بُدھ کی

پراپتی کا سادھن ہے۔ مطلب یہ کہ اس سے دُنیوی سکھ بھی مل سکتا ہے۔ اور پارمارتھک سُکھ (مکتی) بھی۔ چاہے۔ آپ اس کے جپ سے دُنیوی سُکھ پراپت کریں۔ اور چاہے مکتی۔ یہ آپ کی قابلیت اور اِچھا پر منحصر ہے۔ جو اُپاسک اس اونکار کی ایک ماترا अ کا دھیان کرتا ہے۔ اس کو ان لوکوں کی پراپتی ہوتی ہے جو کہ مندرجہ بالا نقشے میں अ ماترا کے نیچے درج ہیں۔ دوسرے لفظوں میں جو کیول کرم کانڈی ہیں۔ محض بانی سے اوم کا جپ کرتے ہیں۔ وہ پرتھوی لوک میں جنم لے کر کئی اچھے اچھے سکام کرم (رگوید میں بیان کردہ یگیہ وغیرہ) کر کے سُکھ بھوگتے ہیں۔ اس سے زیادہ ان کو اوم کے جپ کا پھل نہیں ملتا۔ کیونکہ ان کی نگاہ سُتھول جگت پر رہتی ہے۔

(۲) جو اُپاسک ॐ کی دو ماترا (अ + उ) سے دھیان کرتے ہیں۔ ان کو وہ لوک پراپت ہوتے ہیں۔ جو کہ उ اُو ماترا کے نیچے درج ہیں۔ ارتھات جو بانی سے اوم کا جپ کرتے ہیں۔ اور من میں ॐ کا دھیان کرتے ہیں۔ وہ کرم اور گیان ارتھات اُپاسنا کے ذریعے مانسک لوک یا چندر لوک کو پراپت ہوتے ہیں۔ ان کا چِت استھر ہو جاتا ہے۔ جس طرح چاند سُورج سے روشنی لیتا ہے۔ ویسے ہی من آتما سے روشنی لیتا ہے۔ اس طرح کی اُپاسنا سے سادھک کا دھیان لگ جاتا ہے۔

(۳)۔ جو اُپاسک تین ماترا والے अ + उ + म) ॐ کا دھیان کرتا ہے۔ وہ ان لوکوں کو پراپت ہوتا ہے۔ جن کا ذکر

اکھشر کے نیچے کیا گیا ہے۔ ارتھات جو اُپاسک من۔ بانی
اور بھاؤ سے اوم کا دھیان کرتا ہے۔ بانی سے جپ کرتا ہے۔
من سے دھیان کرتا ہے۔ اور آتما سے انوبھو کرتا ہے۔ وہ سورج
لوک یا برہم لوک کو جاتا ہے۔ سورج بذات خود روشن ہے۔ چاند
کی طرح یہ روشنی کے لئے کسی دوسرے کا محتاج نہیں ہے۔ ویسے
ہی برہم بذات خود پرکاش سروپ ہے۔ اس لئے برہم لوک کو
سورج لوک کہتے ہیں۔ سورج لوک کو پراپت ہونے کا یہ مطلب
ہے۔ کہ منش مُکت ہوکر برہم میں مل جاتا ہے۔

(۴) اوم کی تینوں ماترا الگ الگ پریوگ کرنے سے مرتیو والی
ہوتی ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ مندرجہ بالا تینوں ماتراؤں
کے جو جو ارتھ اوپر لکھے گئے ہیں۔ ان کا الگ الگ دھیان کرنے
سے مُکتی نہیں مل سکتی۔ جیسے کیول اُپاسنا یا کیول گیان سے مُکتی
نہیں ملتی۔ بلکہ کرم۔ اُپاسنا اور گیان تینوں کے ملا دینے سے مُکتی
ملتی ہے۔ دھیاتا (دھیان کرنے والا) دھیئے (جس کا دھیان کیا جاتا ہے)
اور دھیان جب تک الگ الگ رہیں گے۔ تب تک سمادھی نہیں
لگ سکتی۔ اوم کے جاپ میں دھیاتا۔ دھیان اور دھیئے کی۔ بانی۔ من
اور بھاؤ کی سمتا ہو جانی چاہیئے۔ جب ایسی ایکتا ہو جاویگی۔ تب سمادھی
لگ کر برہم کا درشن ہو جاویگا۔

۴۔ منڈک اُپنشد میں اوم کی مہما

(۱) اُپنشد برہم ... اُپاسنا روپی

تیز تیر لگاؤ اور پرمیشور میں مگن ہوتے چت سے کمان کو کھینچ کر ہے پیارے!
اس ادناشی نشانہ کو بیندھو۔ مطلب یہ کہ بھگوان میں اننیہ روپ سے
دھیان جماؤ"

(۲) پرنو (جو شواس پرشواس کا آدھار ہے ارتھات اوم) دھنش
(کمان) ہے۔ ابھیاسی کی آتما بان یا تیر ہے۔ اور برہم نشانہ کہلاتا
ہے۔ (آلس اور پرماد کو چھوڑ کر) ہوشیاری سے اسے بیندھنا چاہیئے
ارتھات جیسے نشانہ میں بان جا کر لگتا ہے۔ ویسے ہی ابھیاسی کا آتما
برہم میں لین ہو جانا چاہیئے۔ (منڈک ۲۔ کھنڈ ۲۔ منتر ۳ و ۴)

(۳) جس پرمیشور میں دیو۔ پرتھوی اور انترکھش (آکاش)۔
پرویا ہوا ہے۔ جس میں من سب پرانوں کے ساتھ پرویا ہوا ہے
اس ایک انتریامی آتما (برہم) کو جانو۔ دوسری باتیں (جن سے برہم کی
پراپتی نہیں ہوتی۔) فضول ہیں۔ ان کو) چھوڑ دو۔ کیونکہ یہ برہم ہی سنسار
ساگر میں ڈوبے ہوئے پرانیوں کے لئے امرت کی طرف لے جانے
والا مضبوط پل ہے (منتر ۵)

(۴) رتھ کے پہیئے کی ناف میں جس طرح ارے (ڈنڈے) جڑے
ہوتے ہیں۔ ویسے ہی ہردے میں سب ناڑیاں جڑی ہوئی ہیں۔ وہیں
(ہردے میں ہی) یہ آتما اپنے پورے جلوے کے ساتھ پرگٹ
ہوتا ہے۔ اوم روپ سے اس آتما کا دھیان لگاؤ۔ اگیان کی
تاریکی کو پار کرنے کے لئے تمہارا کلیان ہو (منتر ۶)

ادم روپی نشانہ

(۱) برہم دویا کی کمان لینے کا مطلب یہ ہے۔ کہ اپنشد روپی برہم

ودّیا کو دھیان دے کر پڑھو۔ پھر اس برہم ودّیا میں اُپاسنا کا تیز
تیر لگاؤ۔ ارتھات اپنا من پورے طور سے بھگوان میں لگا دو۔ جیسے
نشانہ باز نشانہ میں ہی پُورا دھیان رکھ کر نشانہ لگاتا ہے۔ ویسے ہی
تم برہم میں اپنے چت کو لگا دو۔ جس سے تمہیں اوناشی برہم کی
پراپتی ہوگی۔ (۲) اب یہ منتر (प्रणव) دھنش ہے۔ اپنا آتما بان
ہے۔ برہم نشانہ ہے۔ سستی اور تغافل کو چھوڑ کر اسے بیندھنا چاہیئے
ارتھات پُورے طور سے اپنے آتما کو اوم میں لگا دینا چاہیئے۔ مندرجہ
بالا منتر میں اوم کی جگہ پرنو شبد آتا ہے۔ ہم جو سانس اندر لیتے
ہیں۔ اُس سے سو کی آواز پیدا ہوتی ہے۔ اور جو باہر نکالتے ہیں
اس سے ہم کی آواز پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے شواس پر شواس
سے سوہم کی آواز نکلتی ہے۔ جلدی میں سو کا س اور ہم کا ہ
حذف ہو جاتا ہے۔ اور اوم رہ جاتا ہے۔ یہی پرنو ہے۔ اس سے
ثابت ہوتا ہے۔ کہ ہر ایک پرانی ہر لمحہ میں اوم کا نادانستہ طور پر
جپ کر رہا ہے۔ چونکہ جانداروں کی زندگی سانس کی آمد و رفت پر
ہی منحصر ہے۔ اس لئے کہنا چاہیئے۔ کہ پرنو ارتھات اوم ہی تمام
جانداروں کی زندگی کا سہارا ہے۔ جس وقت اوم کا جپ
چھوٹ جاتا ہے۔ تب پرانی کی زندگی کا بھی خاتمہ ہو جاتا ہے۔ پیارے
بھائیو! سوچو۔ یہ اوم کی کتنی بڑی مہما ہے۔ دراصل یہ اوم ہی جیون
داتا ہے۔ اسی لئے رشی نے کہا ہے۔ کہ برہم امرت کا پُل
ہے۔ جو اُپاسک اوم کا جپ کرتے ہوئے اوم میں محو ہو جاتا ہے
سب طرف اوم ہی اوم دیکھتا ہے۔ اپنی ہستی کو بھی اوم میں ملا

دیتا ہے۔ اس کے امرت (لافانی) ہونے میں شک ہی کیا ہے

(۴) اوم سروویاپک ہے۔ تاہم اس کے درشن ہردے میں ہوتے ہیں۔ جس طرح رتھ کے پہیئے کے ڈنڈے نابھی سے جڑے رہتے ہیں ویسے ہی جسم کی تمام نس ناڑیاں ہردے میں جڑی ہوتی ہیں۔ اور آتما رُوپی پرمھ اس ہردے میں پراج کر سارے شریر کو جیون شکتی دے رہا ہے۔ اس آتما میں ॐ کی بھاونا کر کے اُسی ॐ میں مگن ہو جانا چاہئے یہی سنسار رُوپی ساگر اور اودیا رُوپی اندھکار سے پار ہونے کا اچوک سادھن ہے۔ جو ایسا سادھن کرتے ہیں۔ اُن کا کلیان ہوتا ہے اور ان کے ہردے کی سب گرنتھیاں سب اُلجھنیں سُلجھ جاتی ہیں۔ اُن کو آتمک آنند پراپت ہوتا ہے۔

۵ - مانڈوکیہ اُپنشد میں اوم کی مہما

مانڈوکیہ اُپنشد میں کیول اوم کی ہی مہما گائی گئی ہے۔ جو بہت ہی منوہر ہے۔ جو اُپاسک ارتھ سہت وچار پُوروک اس اپنشد کا ابھیاس کرتا ہے۔ اس کا ہر طرح سے کلیان ہوتا ہے۔ اس اُپنشد میں صرف بارہ [۱۲] منتر ہیں۔ پھر بھی یہ اُپنشد تمام اُپنشدوں کا سرتاج گنی جاتی ہے۔ اس لئے کہ یہ اوم کی مہما کا ورنن کرتی ہے۔ اس کی مفصل تشریح مانڈوکیہ اُپنشد کے ترجمہ میں کر دی گئی ہے۔ یہاں صرف منتروں کا ترجمہ دیا جاتا ہے

(۱) جو کچھ یہ درشیہ جگت ہے۔ یہ سب اوم اوناشی ہے۔ اس کا ویاکھیان کیا جاتا ہے۔ ماضی۔ حال اور مستقبل سب اونکار ہی ہے۔ اور جو کچھ تینوں کال سے پرے ہے۔ وہ بھی اونکار ہی ہے۔ مطلب یہ کہ

ساکار اور نراکار جو کچھ موجودات ہے۔ وہ سب **اونکار** روپ ہی ہے

(۲) یہ سب کچھ برہم ہی ہے۔ یہ آتما برہم ہے۔ وہ یہ آتما چار پاد والا ہے۔

(۳) جس کا ستھان جاگرت (بیداری) ہے۔ جو باہر چیتنا والا ہے۔ جو سات انگوں والا ہے۔ جو اُنیس مُکھوں والا اور ستھول کا بھوگتا ہے۔ وہ ویشوانر پہلا پاد ہے۔ مطلب یہ کہ جاگرت اوستھا میں ویشٹی آتما (جیو) کی چیتنا جیسے باہر کے وشیوں میں کام کرتی ہے۔ ویسے ہی سمشٹی آتما (برہما) کا گیان سرشٹی کال میں باہر کی طرف اُتھات سرشٹی میں ہوتا ہے۔ جس طرح جیو کے سر آنکھیں وغیرہ انگ ہیں۔ اسی طرح سمشٹی آتما کے سات انگ مندرجہ ذیل ہیں (۱) دیولوک اس کا مُوردھا ستھان (سر) ہے (۲) سورج چاند اس کی آنکھیں ہیں (۳) انترکش اس کا پیٹ ہے (۴) دشائیں اس کی بھجائیں ہیں (۵) وایولوک پران کا ستھان یا چھاتی ہے (۶) پرتھوی اس کے پاؤں کی جگہ ہے۔ اور (۷) اگنی اس کا مُنہ ہے۔ یہ سات انگ ہیں۔ جن سے وہ حرکت کرتا ہے۔ اس برہمانڈ آتما کے اُنیس مُکھ مندرجہ ذیل ہیں۔ پانچ تن ماترائیں۔ دس دشائیں۔ تین کال اور مُول پرکرتی ان اُنیس مُکھوں سے وہ جگت کی رچنا اور سنگھار کرتا ہے۔ وہ ستھول جگت کا بھوگتا یعنی پالک ہونے سے سب کا آشرہ نارائن ویشوانر ہے۔

(۴) سوپن اوستھا میں اتھات سرشٹی رچنا کے سنکلپ کال میں یہ (برہما) اندر کی طرف چیتنا والا ہوتا ہے۔ اس کے سات انگ اور اُنیس مُکھ ہیں (جو جاگرت اوستھا میں بیان کئے گئے ہیں) وہ سوکشم

تتووں کا بھوگتا (پالک) تیجس مئے ہے۔ یہ دوسرا پاد ہے۔

(۵) جس اوستھا میں سویا ہوا آدمی کسی بھی چیز کی کامنا نہیں کرتا۔ نہ کوئی خواب دیکھتا ہے۔ وہ سوشپتی اوستھا ہے۔ مطلب یہ کہ پرلے کال میں برہمانڈ کا آتما سوشپتی اوستھا میں ہوتا ہے۔ وہ ایک چیتن سوروپ آنند مئے۔ آنند کا بھوگتا چیتنا والا اور پراگیہ ہے۔ یہ تیسرا پاد ہے۔
اس تیسرے پاد میں بھگوان کو پراگیہ (گیان سروپ) کہا گیا ہے

نوٹ۔ برہمانڈ کا آتما جاگرت اوستھا میں ویشوانر (جگت کا چلانے والا) سوپن اوستھا میں تیجس مئے (جگت کا آدھار) اور سوشپتی اوستھا میں گیان سروپ کہا گیا ہے۔

(۶) یہ سوشپتی اوستھا والا آتما سب کا ایشور ہے۔ یہ انترجامی ہے۔ یہ سارے سنسار کا کارن ہے۔ اور سارے پرانیوں کی پیدائش اور فنا کا ستھان ہے (یہ ॐ ہے)

(۷) تریا اوستھا میں برہم نہ اندر چیتنا والا ہے۔ نہ باہر چیتنا والا ہے۔ نہ اندر باہر دونو طرف سے گیان والا ہے۔ نہ گیان مئے ہے۔ نہ جاننے والا نہ نہ جاننے والا ہے۔ وہ دیکھا نہیں جاتا۔ بیوہار میں نہیں آتا۔ گرہن نہیں ہو سکتا۔ لکشنوں سے رہت ہے۔ وہ چنتن میں نہیں آ سکتا۔ اور نہ بتلایا جا سکتا ہے۔ وہ آتما ہے۔ کیول یہی پرتیتی اس میں سار ہے وہ سب پرپنچوں سے رہت۔ شانت۔ شو اور ادویت (لاثانی) ہے ایسا چوتھا پاد برہم وادی مانتے ہیں۔ وہ آتما ہے اور جاننے یوگیہ ہے

(۸) سو یہ آتما (چار پاد والا برہم) اکشر (اونکار) ہی ہے۔ اونکار ماتراؤں میں آشرت ہے۔ اور مندرجہ بالا چار پاد ہی ماترا ہیں۔

ماترا یہ ہیں (اُکار - اکار - مکار اور اردھ ماترا = अ + उ + म)

برمھ کے چار پادوں کی ماتراؤں سے سماتا

(۹) جاگرت ستھان والا ویشوانر پہلا پاد अ ماترا ہے۔ अ (اکار) کا ارتھ سروویاپک اور سب کا آدی ہے۔ یقینی طور پر وہ بھگت ساری کامناؤں کو پالیتا ہے۔ اور بڑا بن جاتا ہے۔ جو اس کی مہما کو اس طرح جانتا ہے۔

(۱۰) سوپن اوستھا والا تیجس دوسرا پاد ہے۔ اور اوم کی دوسری ماترا उ اُکار ہے۔ اونچا ہونے سے یا अ اور म کے درمیان میں ہونے سے اس کو उ اُکار کہا ہے۔ اُکار अ کے ساتھ بھی ہے اور म کے ساتھ بھی۔ یقینی طور پر وہ بھگت اپنے گیان کو اونچا کرتا (بڑھاتا) ہے۔ سب میں سمان ملنے والا (سب کا پیارا) ہو جاتا ہے جو اوم کی مہما کو اس طرح سے جان جاتا ہے۔ اس خوش قسمت اُپاسک کے کل میں بھگوت بھگتی سے رہت کوئی نہیں ہوتا۔ سب گیانی ہی ہوتے ہیں۔

(۱۱) سوشپتی ستھان والا پراگیہ تیسرا پاد ہے۔ ॐ کی تیسری ماترا म مکار ہے۔ اس کا ارتھ مننا۔ جاننا۔ اندازہ لگانا یا ایکتا کرنا ہے۔ یقیناً وہ بھگت اس سارے جگت کو جان جاتا ہے۔ اور انت میں بھگوان میں لین ہو جاتا ہے۔ جو اوم کی مہما کو اس طرح جانتا ہے۔ مطلب یہ کہ سوشپتی ستھان والا پراگیہ نامی جو تیسرا پاد ہے۔ وہی اونکار کی تیسری ماترا مکار ہے۔ جیسے آخری ماترا مکار میں سے اکار اور اُکار نے ہو کر نکلتے ہوئے سے معلوم ہوتے ہیں

نیز مکار میں اکار اُکار لین ہو کر ایک ہو جاتے ہیں۔ ایسے ہی تیسرے پاد پراگیہ میں وِلشِوانر اور تیجس داخل ہو کر نکلتے ہیں۔ ارتھات سوشپتی اوستھا میں جاگرت اور سوپن کا لے ہوتا ہے۔ اس لئے یہ دونو اوستھائیں سوشپتی میں لین ہو کر ایک ہو جاتی ہیں۔ اس لئے تیسری ماترا म مکار برہم کا تیسرا پاد پراگیہ ہی ہے۔ اس طرح جو مہاتما ان دونو کی اس ایکتا کو جانتا ہے۔ وہ سارے جگت کو یتھارتھ رُوپ سے جان سکتا ہے۔ اور اس گیان کے پربھاو سے اودیا کے پردے کو پھاڑ کر آتم رُوپ (ایک اودویت) واحد لاشریک ہو جاتا ہے۔ ارتھات ایک آتما کو ہی دیکھتا ہے۔ دوسری کسی چیز کو نہیں۔

(۱۲) اماترا (ماترا رہت) چوتھا پاد ہے۔ یہ تُریا اوستھا ہے۔ یہ بیان نہیں کیا جا سکتا۔ بیوہار میں نہیں آتا۔ تخیل سے بالاتر ہے۔ کلیان سوروپ ہے۔ اودویت (واحد لاشریک) ہے۔ اس طرح یہ ॐ کار ہی آتما یا برہم ہے۔ جو اُپاسک ॐ اور برہم کی ایکتا کو اس طرح سے جانتا ہے۔ وہ آتما یا برہم میں پرویش کر جاتا ہے۔ ارتھات برہم کو پا لیتا ہے

برہم کا ساکھشاتکار اوم سے کیسے ہوتا ہے؟

پیارے ناظرین! بس اتنا ہی یہ مانڈوکیہ اُپنشد ہے۔ کہتے ہیں اس کے صرف بارہ منتر ہیں۔ لیکن یہ اتنا دقیق ہے۔ کہ بڑے بڑے وِدوانوں کی عقل اس کے سمجھنے میں چکر کھا جاتی ہے۔ ساتھ ہی اس کے یہ اُپنشد بڑے مہتو کا ہے۔ سوامی شنکر آچاریہ کے گورو گوڑ پاد آچاریہ نے اس اُپنشد پر کارکائیں لکھی ہیں۔ اُن میں اونکار کی اُپاسنا

سے برہم پراپتی کا اُپدیش ہے۔ اس لئے اُپاسکوں کے لئے یہ اُپنشد دقیق ہونے پر بھی نہایت ضروری ہے۔ صرف اسی ایک اُپنشد کے مطالب کو اچھی طرح ذہن نشین کر لینے اور اس کے مطابق ابھیاس کرنے سے برہم کی پراپتی ہو سکتی ہے۔ اس لئے اُپاسکوں کو بنا اُکتائے بار بار اس اُپنشد کا پاٹھ وچار پُوروک کرنا چاہیئے۔ جوں جوں اس کے مطالب (رازہائے نہانی) منکشف ہوتے جائیں گے۔ توں توں اُپاسک کا کلیان ہوتا جائے گا۔ اس اُپنشد کی تشریح ہم اُپنشد گیان مالا کے سلسلہ میں کریں گے۔ یہاں مجملاً ذکر کرتے ہیں۔ کہ "یہ درشیہ اور ادرشیہ جگت سب برہم ہے۔ ओम् رُوپ ہے۔ جس کو آتما کہتے ہیں۔ یہ آتما ہی برہم ہے۔ یہ آتما چار پاد والا ہے۔ ویسے ہی ओम् رُوپی آتما یا برہم کی بھی چار ماترائیں ہیں۔ ان کی سمانتا یا ایکتا ذیل کے نقشے سے معلوم ہوگی۔

آتما کے چار پاد ہیں یہی اوم رُوپ برہم کی چار ماترائیں ہیں

پہلا پاد (اوستھا) وِشوانر پرکرتی یا مادہ	یہ جاگرت اوستھا ہے (سامنے جگت میں ویاپک اور سب کا آدی ہونے سے برہم کی اس اوستھا کا نام وِشوانر ہے۔ یہ مادّی دُنیا یا ستھول جگت کا ظاہر ہے	پہلی ماترا अ اکار پرکرتی	अ کا ارتھ سرو ویاپک اور سب کا آدی کارن ہے چونکہ अ سب اکھشر جگت (اکھشروں) میں ویاپک ہے۔ اور سب اکھشروں کا آدی یا پہلا حرف ہے۔ اس لئے یہ بھی وِشوانر ہے۔ اور مادی دُنیا یا ستھول جگت کا مظہر ہے

اس سے یہ ثابت ہوا۔ کہ ओम् کا جو پہلا حرف अ ہے۔ یہ جاگرت اوستھا کا مظہر ہے۔ مادّی دُنیا ہے۔ جو اُپاسک अ اکار کے اس ارتھ کو ٹھیک یقین کر لیتا ہے۔ عملی طور پر سمجھ جاتا ہے۔ اس کی مادی دُنیا میں سب کامنائیں پوری ہوتی ہیں۔ وہ پرکرتی یا مادّہ پر قادر ہو جاتا ہے۔ آج کل یوروپ والے بڑھ کے اسی پاد کے پجاری ہیں۔

دوسرا پاد (اوستھا) تیجس یا ۲ دجیو	تیجس نامی سُوپن اوستھا ہے۔ جو جاگرت اور سُشپتی کی درمیانی حالت ہے۔ اس حالت میں بیرونی سنسار سے تعلق نہ رکھنے کی وجہ سے تیجس کہلاتا ہے۔ یہ جیو جگت ہے۔	دوسری ماترا اُو उ اُکار جیو	ہے۔ جس کا ارتھ اونچا اور دونوں کے بیچ میں رہنے والا ہے۔ چونکہ یہ अ اور म کے بیچ میں ہے اور अ اکشر سے یہ اونچا ارتھات اوپر ہے۔ اس لئے یہ تیجس ہے یہ جیو جگت ہے

جیسے अ اور म دونوں کے درمیان میں उ ہے۔ ویسے ہی جاگرت (وِیشوانر) اور سُشپتی (پراگیہ) دونوں کے درمیان سُوپن اوستھا ہے جیسے سُوپن اوستھا جاگرت سے اُونچی (افضل) ہے۔ ویسے ہی उ کار अ کار سے اونچا (افضل) ہے۔ پس برہم کی جو سُوپن اوستھا ہے۔ وہی ओम् کی دوسری ماترا اُو उ ہے۔ جو اُپاسک اس طرح سے دوسرے پاد تیجس (سُوپن اوستھا) اور دوسری ماترا उ کی سمانتا کو جان لیتا ہے۔ وہ مادی جگت سے اونچا ہو کر بُدھیمان ہوتا ہے۔ اور درمیانی حالت میں ہونے کی وجہ سے دوست دشمن دونوں کا پیارا بنتا ہے۔ یہ جیو اوستھا ہے۔

تیسرا پاد (اوستھا) سُشپتی (۳) ایشور	سُشپتی ہے۔ یہ پراگیہ (گیان) سروپ کہلاتی ہے۔ پہلے دو پاد اس میں لین ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ لَے کا ستھان ہے اس لئے یہ تیسرا پاد لَے کرنے والا یا ملا لینے والا ہے۔ پس یہ تیسرا پاد ہی تیسری ماترا (م) مکار ہے۔ یہی ایشور ہے۔	تیسری ماترا म مکار ایشور	म کار ہے۔ اس تیسری ماترا میں پہلی دو ماترا अ اور उ لِی ہوتی ہیں اور آخری حرف ہونے کی وجہ سے پہلی دو ماترا تیسری म میں ہی لین سمجھی جاتی ہیں۔ اس لئے म مکار کا ارتھ ہے "لَے کرنیوالا یا ملا لینے والا ہے۔ پس یہ (म) مکار ہی تیسرا پاد پراگیہ ہے۔ یہی ایشور ہے

جیسے جاگرت اوستھا سے انسان سوپن میں اور سوپن سے سُشپتی میں جاتا ہے۔ اور پہلی دونو اوستھائیں سوشپتی میں لین ہو جاتی ہیں۔ ویسے ہی अ کار (وشوانر پرکرتی) اور उ اکار (تیجس۔ جیو) म مکار (پراگیہ۔ پرماتما) میں لین ہو جاتے ہیں۔ ایک ہو جاتے ہیں۔ اس لئے سوشپتی اوستھا ہی म کار ہے۔ اس طرح جو اُپاسک ان دونو کی ایکتا کو اس طرح جان لیتا ہے۔ وہ پورن گیانی ہو جاتا ہے ارتھات اودیا کے سوروپ کو ہٹا کر برہم کو ساکھشاتکار کر لیتا ہے۔

چوتھا پاد (اوستھا) تُریا ہے نِراکار برہم	جو برہم کا نج سوروپ ہے۔ یہ اوستھا بیان نہیں کی جا سکتی۔ دیکھی نہیں جا سکتی۔ بیوہار میں نہیں لائی جا سکتی۔ وغیرہ وغیرہ ایک آتم پرتیتی سار ہے۔ کیونکہ شدھ کلیان سروپ اور لاثانی ہے	چوتھی ماترا اماترا نِراکار برہم	برہم کا نج سوروپ ہے یہ بیان نہیں کی جا سکتی۔ دیکھی نہیں جا سکتی۔ بیوہار میں نہیں لائی جا سکتی۔ وغیرہ وغیرہ وہ پرپنچ رہت۔ شدھ کلیان سوروپ اور لاثانی ہے

مطلب یہ کہ چوتھا پاد پرماتما کا شُدھ سوروپ ہے۔ ویسے ہی چوتھی ماترا پرماتما کا شدھ سوروپ ہے۔ اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ اصل میں اماترا سہت ॐ ہی چار پاد والا برمھ ہے۔ اس لئے جو اپاسک ابھیاس سے برمھ اور اوم (واچیہ اور واچک) کی اس ایکتا کو انوبھو کر لیتا ہے۔ وہ آتم تتو کو جان کر برمھ رُوپ ہو جاتا ہے۔ مگر خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ برہم رُوپتا (محض) واچک گیان سے نہیں ہو سکتی۔ بلکہ ابھیاس کرتے کرتے جب آتما پرکرتی سے نکل کر جیو اوستھا میں اور جیو اوستھا سے نکل کر برمھ میں اور برمھ سے شدھ نراکار رُوپ میں سچ مچ پرویش کرتا ہے۔ تبھی برہم پراپتی ہوتی ہے۔ ہاں بتدریج پادوں (اوستھاؤں) اور ماتراؤں کا گیان برہم پراپتی کے لئے ایک طرح کا سہارا ہو سکتا ہے۔ ساکھشات درشن تو تبھی ہوتا ہے۔ جب آتما ہی آتما میں رل جاتا ہے۔ ذیل کے نقشے سے یہ اوم کے ارتھ سمجھنا اور بھی آسان ہو جائے گا۔

اوم کا سندر گیت

اوم آنندم اوم آنندم اوم آنندم

اوم — اوم — اوم

مانڈوکیہ اُپنشد کے مطابق ॐ روپی برہم کا سروپ

(واچیہ واچک کی سمانتا)

اوم کا سمرن۔ جپ اور دھیان کرنیوالے سادھکوں کو اوم کے ارتھ بخوبی سمجھ لینے چاہئیں
اس طرح ارتھ سہت ॐ کا جپ اور دھیان کرنے سے سپھلتا پراپت ہوتی ہے



تیتریہ اُپنشد میں اوم کی مہما

(۱) اوم (ॐ) یہ برمھ ہے (۲) یہ سب (ظاہر و باطن) ہے۔ (۳) اوم انُگیا ارتھات انومتی دینے یا آگیا ماننے کے ارتھ میں بھی آتا ہے (۴) گورو کو جب کہنا ہو۔ کہ اُپدیش سُنائیے۔ تو "اوم سنائیے" ایسا کہنے سے سُناتے ہیں (۵) ॐ کہہ کر سام ویدی منتروں کو گاتے ہیں (۶) یگیہ کرنے والے (کرم کانڈی) بھی اوم شوم (سکھ کاری اوم) کہہ کر یگیہ آرمبھ کرتے ہیں (۷) ॐ کہہ کر ادھوریُو منتر پاٹھ کرتا ہے۔ (۸) اوم شبد سے برھماگرم کرنے کی آگیا دیتا ہے (۹) اوم بول کر وہ اگنی ہوتر کی آگیا دیتا ہے (۱۰) اوم کا اوچارن کر کے برہمن وید کا ویاکھیان کرتا ہوا یہ چاہتا ہے۔ کہ میں برمھ کو پراپت ہوؤں۔ اس طرح وہ برمھ ہی کو پراپت ہوتا ہے۔ (شکشا ولی۔ انوواک ۸)

مندرجہ بالا انوواک میں یہ بتلایا ہے۔ کہ ॐ ہی سگن اور نرگن برمھ کی پراپتی کا سادھن ہے۔ اس لئے سارے ویدک کرموں اور ساری اُپاسناؤں کا یہ انگ ہے۔ اس لئے ہر ایک شبھ کام ॐ کہہ کر شروع کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اوم سروویاپک ہے۔

چھاندوگیہ اپنشد میں ॐ کی مہما

پہلا پرپاٹھک ـــــ پہلا کھنڈ

"بھگوان کے واچک کے لئے یہ کہ وہ اس ॐ اوناشی برمھ

" کی اُدگیتھ کے طور پر (بلند آواز سے) اُپاسنا کرے کیونکہ ॐ "
" پرمھ " کو برھم کے جاننے والے بھگت اونچے سُور سے گایا "
" کرتے ہیں " - اس کی تشریح آگے کی جاویگی -

مطلب یہ کہ اس اُدگیتھ نامی اونکار کا جپ کرے - اور اوناشی اونکار کے ارتھوں کو وِچارے - کیونکہ ॐ برمھ کا واچک ہے - اگرچہ برمھ کے بیشمار نام ہیں - تو بھی یہ برمھ کے سب ناموں میں سے مُکھیہ نام ہے - کیونکہ

(۱) یہ چاروں ویدوں کا سار ہے (۲) بہت سے ارتھوں والا ہے (۳) سب اُپنشد اس کی مہما گاتے ہیں (۴) یوگ درشن وغیرہ شاستر اس کے ارتھ سہت جپ کا اُپدیش کرتے ہیں (۵) کوئی بھی شُبھ کام کرنے سے پہلے یا وید پاٹھ میں سب سے پہلے اوم شبد کا اُچارن کیا جاتا ہے - ॐ ایک اکھشر ہے - اور برھم بھی اکھشر (اوناشی) ہے - اُدگاتا (نام کے گانے والے) اونکار کو اُونچی سُور سے گاتے ہیں اس لئے اوم کو اُدگیتھ کہتے ہیں - سام ویدی اونکار کو اُدگیتھ نام سے کہتے ہیں - رگویدی اوم کو پرنو प्रणव اور دیگر لوگ اونکار کہتے ہیں -

جل - وایو - آکاش - اگنی اور پرتھوی - ان پنچ بھوتوں کا سار پرتھوی ہے - پرتھوی کا سار جل ہے - جل کا سار اناج وغیرہ اوشدھی ہے اوشدھی (اَن آدی) کا سار پُرش ارتھات منش دیہہ ہے - منش دیہہ کا سار اس کی بانی ہے - بانی کا سار رِگ (بھگوان کی استتی) ہے رِگ کا سار سام گان (سُریلی سُور سے گا کر بھگوان کی استتی کرنا) ہے اور سام

کا سار اُدگیتھ (بھگوان کے نام اوم کار کا گاین) ہے۔ اس سے ثابت ہوا۔ کہ سب ساروں کا سار۔ رسوں کا رس اوم کار کا اونچے سُور سے گانا ہی ہے

اونکار ساری سرشٹی کا سار کیسے ہے

یہ ساری سرشٹی پنچ بھوتوں کی بنی ہے۔ جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔ آکاش وایو۔ تیج۔ جل اور پرتھوی۔ ان کے گن بتدریج شبد۔ سپرش۔ رُوپ رس اور گندھ ہیں۔ چونکہ یہ پانچوں رس اس پرتھوی میں پائے جاتے ہیں۔ اس لیئے (۱) پرتھوی ان سب کا سار ہے (۲) پرتھوی کا سار یا رس جل اس طرح ہے۔ کہ جیسے تلوں کو کولہو میں پیلنے سے تیل نکلتا ہے۔ ویسے ہی زمین کو کھودنے سے اس کے اندر سے پانی نکلتا ہے (۳) جل کا سار اوشدھی ہے۔ گیہوں جو چاول وغیرہ انّ ہی اوشدھی ہیں۔ یہ جل سے ہی پیدا ہوتی ہیں۔ اسلیئے یہ جل کا رس یا سار ہیں (۴) اوشدھی کا رس پُرش اس لیئے ہے۔ کہ انّ کھا کر ہی پُرش بڑھتا اور زندہ رہتا ہے۔ یہ انّ سے شریر ہے۔ ایسا کہا بھی ہے (۵) پُرش کا رس بانی ہے۔ مطلب یہ کہ جو کچھ پُرش کے اندر ہوتا ہے۔ وہی بانی سے نکلتا ہے۔ مگر یہاں بانی سے مراد معمولی بات چیت نہیں ہے۔ بلکہ ذاتی انوبھو اور پُوری وِدوتا سے بھرپور کلیان کارنی۔ گنّے کی طرح میٹھی جو بانی پُرش کے انتہ کرن سے نکلتی ہے۔ وہی سچی بانی ہے۔ گالی گلوچ یا فضول واہیات بکواس کو بانی نہیں کہہ سکتے۔ یہ کلیان کارنی بانی بلا شبہ ساری سرشٹی کا سار رُوپ ہے (۶) بانی کا رس رگ ہے۔ رِگ

سے مراد یہاں گایتری آدی چھندوں میں بھگوان کی استتی کرنا ہے۔
بانی دو طرح کی ہوتی ہے۔ نثر میں اور نظم میں۔ مگر وہ نظم جس میں
حمد باری (بھگوان کی اُستتی) نہایت دلکش الفاظ میں گائی گئی ہو اُسے بانی
کا سار سمجھنا چاہیئے۔ کہ جس سے بانی سپھل ہوتی ہے (۷) رگ ارتھات
چھندوں میں اُستتی جو کی جاتی ہے۔ اس کا رس سام ارتھات سُور
کے ساتھ بھگوان کی اُستتی گانا ہے۔ مطلب یہ کہ نثر میں جو بھگوان کی اُستتی
کی جاتی ہے۔ وہ پُرشش کا رس ہے اور دلکش نظم (چھندوں) میں جو اُستتی
کی جاتی ہے۔ وہ بانی (نثر) کا رس ہے۔ اور بہت ہی سُریلی آوازمیں گا
کر بھگوان کی جو اُستتی کی جاتی ہے۔ کہ جس سے سُننے والے وجد میں آ
جاویں۔ وہ رگ (نظم) کا رس (سام) ہے (۸) سام کا رس اُدگیتھ (اونچی
آواز سے اونکار کا جپ) ہے۔ ارتھات اونکار کا جو سُور سہت گانا ہے
جس سے بھگت بھگوان میں لین ہو جاتا ہے۔ یہی سام (راگ) میں بھگوان
کی اُستتی کا رس ہے۔

ماحصل یہ کہ ساری سرشٹی کا رس۔ سار۔ نچوڑ۔ لبالب۔ عطر۔۔۔
ओ३म् کار کا سُور سہت گانا ہی ہے۔ مطلب یہ تمام جڑ پدارتھوں سے لے
کر چیتن پدارتھوں کا سار یہ ओ३म् ہے۔ جس طرح گھاس کا رس
دودھ ہے۔ اور دودھ کا رس گھی ہے۔ اور اگر گھی کا رس نکالا جائے
تو وہ پدارتھ کیسا اُتم ہوگا؟ ایسا ہی تمام سرشٹی کا نچوڑ یہ ओ३म् رُوپی
امرت ہے۔ اس ओ३म् (اونکار) سے بڑھ کر سنسار میں کوئی پدارتھ
نہیں ہے۔ یہ ہماری بدقسمتی ہے۔ کہ ہم اس امرت رس ओ३म् کو
بھول کر اس کے پھوک ساری پدارتھوں سے چپٹے ہوئے ہیں

اور اس طرح جنم جنمانتر تک ओ३म् رُوپی امرت سے محروم رہتے ہیں۔
مگر اب جب کہ سب بھائیوں کو پتہ لگ گیا ہے۔ کہ منش جیون کا سار
ما حصل۔ اصل اصول مقصد صرف ओ३म् اور ओ३म् کا ہی ارتھ سہت
جپ کرنا ہے۔ تب آشا کرنی چاہیئے۔ کہ اوم کے جپ کی طرف دھیان
دیا جاوے گا۔ رشی آگے کہتے ہیں۔
سویہ جو آٹھواں سار اُدگیتھ (اوم کا سُریلی آواز سے گانا) ہے۔ پرم رس
ہے۔ ارتھات پرم آنند کا دینے والا ہے۔ پرم دھام ہے۔ ارتھات سب
سے اُونچا پد ہے (۵) مطلب یہ کہ منش جنم کا سار ओ३म् رُوپ بھگوان
کی اُستتی کرنا ہے۔ استتی کا سار گیت میں بھگوان کے یش گانا اور سام گان
کا سار بھگوان کے نام کا جپ کرنا اور گانا ہے۔ یہ پرم رس ہے۔ ارتھات
بھگوان کی پراپتی کا سب سے بڑھیا اور اچوک سادھن ہے۔ اور پرم آنند
کے دینے والا ہے۔ اس بھید کو وہی لوگ جانتے ہیں۔ جنہوں نے اس
کا انوبھو کیا ہے۔ اب اگلے منتر دیکھئے۔
مندرجہ بالا رگ۔ سام اور اُدگیتھ میں کون کون رگ (رچا) ہے۔
کون کون سام ہے۔ اور کون کون اُدگیتھ (اونکار) ہے۔ اب اس کا
وچار ہوگا (۴)
بانی (الشیور کی اُستتی) ہی رگ (رچا) ہے۔ سام ہی پران ہے۔ اور
ओ३म् یہ اوناشی برہم ہی اُدگیتھ ہے یا یہ متھن (جوڑا) ہے۔ بانی اور
پران کا متھن (جوڑا) ہے۔ رگ اور سام کا جوڑا ہے (۵)
وہ متھن (جوڑا) بانی اور پران۔ رگ اور سام ओ३म् اس اوناشی برہم
سے ... بانی اور پران جُڑے ہوئے ہیں) یقیناً

جب نر (جوڑیا یا میلی) آپس میں ملتے ہیں۔ تو دونوں ایک دوسرے کی کامنا کو پورا کرتے ہیں۔ ویسے ہی اگر بانی اور پران کی شکتی سے ارتھات گا کر ॐ کی استتی کی جائے۔ تو اس سے سکل منورتھ پورے ہوتے ہیں (۶)

اوم میں بانی اور پران کا جوڑا کیسے ملا ہوا ہے؟

واضح ہو کہ ॐ بذات خود بانی ہے۔ اور ساری بانی کا سارہے بانی منہ سے پیدا ہوتی ہے۔ بانی کی پیدائش کا پہلا ستھان گلا ہے اور سب سے آخری ستھان (جہاں بانی بند ہوتی ہے) ہونٹ ہیں۔ ओम - = म+उ+अ ہے۔ اس میں अ گلے سے بولا جاتا ہے اور منہ کھلا رکھنے سے بولا جاتا ہے۔ उ سارے منہ کو پران (ہوا) سے بھرتا ہوا اور ہونٹوں کو سکوڑتا ہوا بولا جاتا ہے۔ اس کے بعد म بولتے وقت ہونٹ بالکل بند ہو جاتے ہیں۔ اس طرح اوم بانی کے سارے ستھانوں (گلے سے ہونٹوں تک) میں ویاپک ہے۔ اس لئے بانی میں ویاپک ہونے سے یہ سروویاپک پرماتما کا نام ہونے کے زیادہ موزوں ہے۔ اور جب یہ اونچی سور سے بولا جاتا ہے۔ تو پران اور بانی دونوں کا اس میں میل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ سور پران کا روپ ہے۔ پس پران اور بانی ہی منش کا اُتم روپ ہیں۔ اور اس کی ساری کامناؤں کی پورتی میں سادھن ہیں۔ جب یہ جوڑا اوم میں ملتا ہے۔ تو اوم کی شکتی اس میں بھر جاتی ہے۔ اور اس لئے اُدگاتا جو اوم کی اس شکتی پر دھیان رکھتا ہوا اوم گان کرتا ہے۔ وہ سپھل منورتھ ہوتا ہے۔

ॐ سے سکل منورتھوں کی سدّھی

اب یہ بتلاتے ہیں۔ کہ اوپر جو رگ (نظم) سام (راگ) اور اُدگیتھ۔ (اونکار) یہ تین شبد آتے ہیں۔ ان کے کیا ارتھ لینے چاہیئں۔ رگ (نظم یا چھند) میں غزلیں یا فحش گیت بھی شامل کئے جا سکتے ہیں۔ اور بھگوان کی اُستتی بھی۔ اس لئے تین سوال قایم کر کے ان تینوں کا جواب دیا ہے۔

(۱) رگ (رچا) کیا ہے؟ اس کا جواب یہ دیا ہے۔ کہ بھگوان کی چھندوں (نظم) میں اُستتی ہی حقیقی رگ یا رچا ہے۔

(۲) سام کیا ہے۔ سام ارتھات راگ کئی قسم کے ہیں۔ بہت سے مخرب اخلاق اور فحش بھی ہوتے ہیں۔ مگر جو سام گان جیووں کا پرم کلیان کرنے والا ہے۔ اسی کا یہاں ذکر ہے۔ سام کو پران اس لئے کہا ہے۔ کہ پران شکتی یعنی سانس کے ذریعے ہی سام گایا جاتا ہے

(۳) اوم یہ اکھشر ہی اُدگیتھ ہے۔ سرو دیاپک۔ سرو رکھشک۔ سرو تر بھاسمان یہ ادناشی برھم ॐ ہی اُدگیتھ ہے۔ اوم کے سوا باقی جتنے راگ میٹھی سُر سے گائے جا سکتے ہیں۔ وہ اُدگیتھ نہیں ہو سکتے۔

(۴) بانی اور پران یا رگ اور سام متھن کہلاتے ہیں۔ مطلب یہ کہ بانی اور پران کہئے یا رگ اور سام۔ ایک ہی بات ہے۔ بانی رگ ہے۔ اور پران سام ہے۔ اب بانی اور پران کے جوڑ کا مطلب یہ ہے۔ کہ جب تک پران (سانس) رہتا ہے۔ تب تک بانی بھی رہتی ہے۔ پران کے نہ رہنے پر بانی بھی نہیں رہتی۔ دوسری طرح سے

یہ بھی کہہ سکتے ہیں ۔ کہ جب تک بانی ہے ۔ تب تک کہہ سکتے ہیں ۔ کہ پران ہے ۔ مگر بانی کے ابھاو میں پران بھی نہیں رہتے ۔ یہی رگ اور سام کا حال ہے ۔ لازم ملزوم ہونے کی وجہ سے دونو کا آپس میں جوڑ ہے ۔ اور یہ جوڑ اوم کار سے سمبندھ رکھتا ہے ۔ مطلب یہ کہ بانی اور پران یا رگ اور سام کا جوڑ تبھی تک سارتھک ہوتا ہے ۔ جب کہ اس سے اوم روپی بھگوان کی استتی گائی جاوے ۔ جیسے بانی اور پران اوم کے شبد سہت گان سے سپھل ہوتے ہیں ۔ ویسے ہی اُپاسک اوم کے سُر سہت گانے سے نہال ہو جاتا ہے ۔ اس میں یہ درشٹانت ہے ۔ کہ

(۵) جیسے دو متھن ملتے ہیں ۔ ارتھات جب دو چیزوں یا پرانیوں کا ملاپ ہوتا ہے ۔ تب وہ ایک دوسرے کی کامنا پوری کرتے ہوئے پرم آنند کو پراپت ہوتے ہیں ۔ مثال کے طور پر استری اور پُرش باہم پریتی سے ملنے پر بہت سُکھ بھوگتے ہیں ۔ ویسے ہی اُپاسک بانی اور پران اتھوا رگ اور سام کو اوم میں جوڑ کر ارتھات اوم کی میٹھی سُر سے استتی کر کے پرم آنند کو پراپت ہوتا ہے ۔ جیسا کہ اگلے منتر میں کہا ہے ۔

" جو اس اوناشی اُدگیتھ (اوم) کو اس پرکار جانتا ہوا اس کی اُپاسنا کرتا ہے " وہ سکل منورتھوں کا پورن کرنے والا ہوتا ہے ۔ (۷)

مطلب یہ کہ جو اوم کے مندرجہ بالا ارتھوں کو اچھی طرح سمجھ کر کہ یہ اوم ہی سکل سرشٹی کا سار ہے ۔ پران اور بانی اسی کا گن گان کرنے سے سارتھک ہوتے ہیں ۔ اوم کا بہت پریم ۔ شردھا اور لگن سے میٹھی سُر میں گان کرتا ہے ۔ وہ اپنے اور دوسروں (سننے والوں) کے

سکل منورتھوں کو پورا کرتا ہے - اور برھم کو پراپت ہوتا ہے

اوم کی تیسری مہما

یہاں تک اوم کی پہلی مہما یہ بتلائی ہے - کہ اوم ساری سرشٹی کا سار ہے - دوسری مہما یہ کہی ہے - کہ اوم سب کامناؤں کو پورا کرنے والا ہے - اب تیسری مہما یہ بتلاتے ہیں - کہ اوم ہی سمردھی - بڑھتی ترقی اور خوشحالی وغیرہ کا کارن ہے - رشی کہتے ہیں -

"یہ اونکار انوگیا (مان لینے یا سمتی دینے) کا اکشر ہے - کیونکہ "جب کوئی پرش کسی بارے میں انوگیا دیتا ہے - تو وہ یہی کہتا ہے "کہ اوم (ہاں) اب یہ جو انوگیا ہے (تسلیم کرنا یا مان لینا ہے) "یہ بلاشبہ سمردھی (خوشحالی) ہے - وہ جو اس طرح جانتا ہوا اوم "اکشر کی اپاسنا کرتا ہے - وہ یجمان کی کامناؤں کو پورا کرنے والا ہوتا ہے -"

تشریح انوگیا کا ارتھ ہے - اجازت چاہنا - صلاح دینا یا مان لینا - اس کو تین مثالوں سے واضح کرتے ہیں - برہد آرنیک اپنشد میں شاکلیہ رشی یاگیہ ولکیہ رشی سے پوچھتے ہیں - کہ ہے یاگیہ ولکیہ! کتنے دیوہیں؟ یاگیہ ولکیہ جواب دیتے ہیں - تینتیس[۳۳] - اس کے بعد شاکلیہ کہتے ہیں - کہ اوم (ہاں) مطلب یہ کہ آپ کا کہنا ٹھیک ہے - میں اس کو مانتا ہوں - یا سویکار کرتا ہوں - اس مثال میں اوم ہاں - ماننے یا سویکار کرنے کے ارتھ میں آیا ہے - پھر شویت کیتو اور راجہ پرواہن کے سمواد میں آیا ہے - راجہ پرواہن شویت کیتو سے پوچھتے ہیں - کہ کیا تم کو پتا نے شکشا دی ہے؟

اس کے جواب میں شویت کیتو کہتا ہے - ओ३म् ارتھات ہاں وہی ہے ویسے ہی اگر کسی سے پوچھا جائے - کہ کیا آپ کی اس کتاب کو میں لے لوں ؟ تو جواب میں وہ کہے گا - ओ३म् مطلب یہ کہ لے لیجئے - یہاں ओ३म् اجازت دینے کے ارتھ میں آیا ہے - مطلب یہ کہ جہاں اردو میں ہاں اور انگریزی میں yes مستعمل ہوتے ہیں - وہاں سنسکرت میں ओ३म् کا استعمال ہوتا تھا - گویا ओ३म् شبد سویکار کرنا اور آگیا دینا دونوں ارتھوں میں استعمال ہوتا ہے یہاں اوم کے ارتھ سویکار کرنا یا آگیا دینا بتلاتے سے کیا مطلب ہے ؟ یہ کہ جب ہم ओ३म् کا جپ کریں - سمرن کریں - اُچارن کریں - تب ہم پرماتما کی آگیاؤں کو سویکار کریں - اور اپنے عمل سے ان کے احکام کو بجا لا دیں اور بھگوان کی جو منش پر دیا کی ہے - اس کو سویکار کریں - اس کے شکر گذار ہوں - جیسے پرماتما کی آگیا ہے - کہ کسی کے دھن کا لالچ مت کرو - (یجروید ادھیائے ۴۰ - منتر ۲) اس آگیا کو ओ३म् کہہ کر سویکار کریں - کہ ہے بھگوان ! اس تیری آگیا کو میں سویکار کرتا ہوں - ہاں میں کبھی بھی کسی کے دھن کا لالچ نہیں کرونگا - اس طرح اُپاسک سب سمجھے - کہ ایشور سدا مجھے آگیا دیتا ہے - اور میں اوم اوم ارتھات ہاں ہاں کہہ کر اسے سویکار کرتا ہوں - اس طرح ایشور کی آگیا ماننے ارتھات اس کی رضا پر راضی رہنے کا نام اوگیا ہے - اور جو اُپاسک ایسا کرتا ہے - بلاشبہ وہ سنسار میں پھلتا پھولتا ہے - اسے سنسار میں کسی بات کی کمی نہیں رہتی - وہ نہال ہو جاتا ہے - اس میں شک ہی کیا ہے - اب اگلا منتر پڑھیئے -

"اسی اوم اکھشر سے [illegible]"

"ॐ "کر کر ادھوریو رگ کو سُناتا ہے "اوم" ایسا کہ کر ہوتا -"
"استتی (یجر وید کا پاٹھ) کرتا ہے - ॐ ایسا کہ کر اُدگاتا (سام وید"
"پاٹھی) سام گاتا ہے - اسی اوم ادناشی کی پوجا کے لئے -"
"اسی اکھشر کی مہما سے - اور اسی سے سارے شبھ کرم"
"کئے جاتے ہیں -" (۹)

اس کا مطلب یہ ہے - کہ چاروں ویدوں کا ماخذ اوم ہی ہے - چاروں وید اوم کہہ کر ہی پڑھے جاتے ہیں - اور جتنے یگیہ ہیں - ان میں ॐ ہی پہلے اُچارن کیا جاتا ہے - ادھوریو (رگ ویدی) ہوتا (یجر ویدی) اور اُدگاتا (سام ویدی) یہ تینوں رتوج سوم یگیہ میں کام میں لگے رہتے ہیں - ان میں سے ہر ایک رتوج اپنا اپنا کام ॐ سے شروع کرتا ہے - اس لئے سارا یگیہ ॐ پر سہارا رکھتا ہے - اور اس طرح پر یگیہ سے اوم کی پوجا کی جاتی ہے - یہ پرمیشر کا سب سے اوتم نام ہے یہ اس بات کی دلیل ہے - کہ سارے یگیوں سے ॐ بھگوان کی ہی پوجا کی جاتی ہے - آگے دسواں منتر دیکھئے -

اوم کا جپ کس طرح زیادہ پھلدایک ہوتا ہے

جو کوئی اوم کو اس طرح (ارتھ سہت) جانتا ہے - اور جو نہیں جانتا ہے - وہ دونو ہی ॐ کے سہارے کرم کرتے ہیں - مگر ودیا اور اودیا (کے پھل) الگ الگ ہیں - ودیا شردھا اور اُپنشد کی شکشا کے مطابق انسان جس کرم کو کرتا ہے - وہی کرم بلوان (بہت زیادہ پھل دینے والا) ہوتا ہے - یقیناً

یہ ॐ اوناشی برہم کا ویاکھیان ہے

تشریح

پہلے آٹھ منتروں میں اُپنشد کار رشی نے ॐ کی اُپاسنا بتلائی ہے۔ نانویں منتر میں یہ بتلایا ہے۔ کہ سارے یگیہ اور شبھ کرم ॐ پر ہی انحصار رکھتے ہیں۔ اور رتوجوں کے لئے یا اوم کا جپ اور سمرن کرنے والوں کے لئے ॐ کے پُراسرار ارتھوں کا جاننا ضروری بتلایا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ جو اُپاسک اوم کا کیول جپ بنا ارتھوں کے جانے کرتا ہے۔ اور جو ارتھوں کو جان کر شردھا اور برہم گیان کی شکشا کے مطابق کرتا ہے۔ ان دونو میں کیا بھید ہے؟ کیا ان دونو کو ایک جیسا پھل ملیگا یا کم و بیش؟ ہم جانتے ہیں۔ کہ ایک آدمی ہرڑ کے اوصاف جانتا ہے۔ اور دوسرا نہیں جانتا۔ مگر ہرڑ کھانے سے دونو کو ایک جیسا جلاب لگتا ہے۔ سنکھیا کھانے سے جاننے والے اور نہ جاننے والے دونو کی موت ہوتی ہے۔ یہ ٹھیک ہے۔ کیونکہ درویہ کی رنج شکتی کسی کے گیان کی پرواہ نہیں کرتی۔ اسی طرح یگیہ کا انوشٹھان اور ॐ کا اُچارن بھی اپنا پھل دے گا۔ وہ کسی گیان کی پرواہ نہیں کرتا۔

اس سوال کا جواب یہ دیا ہے۔ کہ نہ جاننے کی نسبت جاننا اچھا ہے۔ بیشک ہیرا ہیرا ہی ہے۔ مگر ایک گنوار اس کی قیمت نہیں جان سکتا۔ ہیرے کی قدر جوہری (گیانی) ہی جانتا ہے۔ جیسا کہ کہا ہے کہ ؎

قدر زر زرگر شناسد قدر جوہر جوہری

اسی طرح مغربی عالم بھوگربھ ودیا کی مدد سے زمین میں سے کئی طرح کی کانیں نکال نکال کر ان کے ذریعے بے شمار دولت کما کما کر

خوشحال ہو رہے ہیں۔ اور ہم بھارت واسی اسی زمین پر رہتے ہوئے اس ودّیا سے ناواقف ہونے کی وجہ سے دُکھ پا رہے ہیں۔ اس لئے ہر ایک چیز اپنا پورا گیان رکھنے والے کو ہی پُورا پھل دیتی ہے اور جو سنکھیئے کی مثال دی گئی ہے۔ اس کے متعلق اتنا ہی نویدن ہے کہ سنکھیئے کا پورا گیان رکھنے والا اپنے بچاؤ کا اُپائے کر سکتا ہے۔ مگر اگیانی بے موت مرتا ہے۔

اس لئے تم اوم کے گنوں کو گیان کی آنکھ سے دیکھو۔ جوہری کی طرح پرکھو۔ اور شردھا سے بھرے ہوئے ہردے سے اس کا اُچارن کرنا اس کے رہسیہ (پراسرار معانی جو اوپر بتلائے گئے ہیں) پر بار بار وچار کرو۔ اس کے گنوں کو اپنے میں دھارن کرو۔ تو تمہارا پھل کئی گنا بڑھ جائیگا اسی غرض سے اُپنشد شکشا دیتی ہے۔ کہ ودوان (ارتھ کے گیاتا) ہو کر ॐ کا جپ اور سمرن کرو۔ اس کے ساتھ شردھا اور نشکشا کی بھی بڑی ضرورت ہے۔ جب تک کسی کام میں پوری شردھا نہ ہو۔ وہ سپھل نہیں ہو سکتا۔ اور نشکشا کا یہ مطلب ہے۔ کہ اُپنشدوں میں جو اوم کی مہما گائی گئی ہے۔ اس کو ارتھ سہت یتھارتھ سمجھنا چاہیئے۔ ودیا شردھا اور نشکشا کے ساتھ اگر تم ॐ کا جپ سمرن کروگے۔ تو یقیناً سِدھی پراپت ہوگی۔ ایشور تمہارا کلیان کرے۔ (اوم شم)

دُوسرا کھنڈ — دیو آسر سنگرام

ॐ کی اُپاسنا کیسے کرنی چاہیئے

اس کھنڈ میں چودہ منتر ہیں۔ پہلے ان کا ترجمہ دے کر پھر سب

کی تشریح کی جاویگی۔

دیوتا اور اسُر جو پرجاپتی کی سنتان ہیں۔ یہ سب آپس میں ایک دوسرے پر فتح پانے کے لئے یُدھ کرنے لگے۔ تب دیوتاؤں نے اُدگیتھ (ॐ) کی شرن لی۔ کہ اس سے ہم ان اسُروں کو جیت لینگے (۱)

انہوں نے ناک میں ہونے والے پران کا سہارا لے کر اُدگیتھ کی اُپاسنا کی۔ مگر اس ناک کے پران کو (ناک کو) اسروں نے پاپ سے بیندھ دیا۔ اس لئے انسان اس ناک سے خوشبودار اور بدبودار دونو چیزوں کو سونگھتا ہے۔ کیونکہ یہ ناک پاپ سے بیندھا ہوا ہے (۲)

تب انہوں نے بانی کا آشرہ لے کر (بانی کو پردھان بنا کر) اُدگیتھ (ॐ) کی اُپاسنا کی۔ مگر اُسروں نے بانی کو بھی پاپ سے بیندھ دیا۔ اس لئے منش اس بانی سے سچ اور جھوٹ دونو بولتا ہے۔ یقیناً یہ بانی پاپ سے بیندھی ہوئی ہے (۳)

پھر دیوتاؤں نے آنکھ کا آشرہ لے کر (آنکھ کو پردھان مان کر) اُدگیتھ (ॐ) کی اُپاسنا شروع کی۔ اس آنکھ کو اسُروں نے پاپ سے بیندھ دیا۔ اس لئے منش اس سے دیکھنے لائق (اچھی چیزوں) اور نہ دیکھنے لائق (بُری چیزوں) دونو کو دیکھتا ہے۔ یقیناً آنکھ بھی پاپ سے بیندھی ہوئی ہے (۴)

تب دیوتاؤں نے کان کو پردھان مان کر اُدگیتھ (ॐ) کی اُپاسنا کی اس کو بھی اسروں نے پاپ سے بیندھ دیا۔ اس لئے انسان اس سے سُننے لائق اور نہ سننے لائق دونو کو سنتا ہے۔ یقیناً یہ کان بھی پاپ سے بیندھا ہوا ہے (۵)

تب دیوتاؤں نے من کو پردھان مان کر اودگیتھ (ॐ) کی اُپاسنا شروع کی۔ مگر اَسُروں نے اس کو پاپ سے بیندھ دیا۔ اس لئے انسان من سے سوچنے لایق (اچھی) اور نہ سوچنے لایق (بُری) دونو طرح کی باتیں سوچتا ہے۔ یقیناً یہ من پاپ سے بیندھا ہوا ہے (۶)

اس کے بعد جو یہ مکھیہ (سب اندریوں کا مکھیا۔ سردار) منہ میں رہنے والا پران ہے۔ اس کو پردھان مان کر انہوں نے اُدگیتھ (ॐ) کی اُپاسنا کی۔ جب اسُر اس مکھیہ (سب اندریوں کے سرتاج) پران کے پاس پہنچے۔ تو اس طرح تتر بتر ہو گئے۔ نشٹ ہو گئے۔ جیسے ایک مٹی کا ڈھیلہ کسی سخت پتھر سے ٹکرا کر چور چور ہو جاتا ہے (۷)

پس جیسے سخت چٹان سے لگ کر مٹی کا ڈھیلہ چور چور ہو جاتا ہے۔ اسی طرح وہ پرش نشٹ (تباہ) ہو جاتا ہے۔ جو اس طرح ॐ کی اُپاسنا کے جاننے والے (پران کے آشرے سے اُدگیتھ کے اُپاسک بھگت کو ستاتا ہے۔ کیونکہ وہ ॐ بھگت اُپاسک ایک سخت چٹان کی مانند ہے (۸)

منش اس مکھ میں رہنے والے پران سے نہ سُگندھ (خوشبو) کو اور نہ دُرگندھ (بدبو) کو جانتا ہے۔ یہ پران وِشئے رہت ہے۔ اس لئے یہ یقینی طور پر پاپ سے رہت ہے (پران بالکل بے عیب ہے)
منش اس پران سے جو کچھ کھاتا ہے یا پیتا ہے۔ اس سے دوسرے پرانیوں (اندریوں) کو پالتا ہے۔ دوسروں کے کام آتا ہے۔ جب انت سمے (موت کا وقت) آتا ہے۔ تو اس پران کو نہ پاکر منش چل دیتا ہے۔ مرجاتا ہے۔ مگر وہ انت سمے ضرور ہی منہ کھول دیتا ہے۔

(گویا چاہتا ہے ۔کہ پران پھر اس میں آ جاویں ۔ یا اب بھی پران کچھ کھانا چاہتا ہے ۔کہ جس سے وہ اب بھی دیگر اندریوں کو کچھ سہایتا دے سکے یا پران سے ॐ کی اُپاسنا نہ جاننے کی وجہ سے پرانی آخری وقت میں منہ پھاڑ کر لمبی سانس لیتا ہے ۔کہ ہائے! میں نے پران رُوپی پرم سہایک کو پا کر بھی بھگوان کی اُپاسنا کیوں نہ کی؟ (۹)

اس اُپاسنا پر مثال دیتے ہوئے رشی کہتے ہیں ۔کہ انگرس نامی رشی نے اس پران (مکھ والے پران) کا آشرہ لے کر اُدگیتھ (ॐ) کی اُپاسنا کی تھی ۔ (منہ سے جپ پاٹھ اور سمرن کیا تھا ۔اس سے ان کا کلیان ہو گیا ۔ اس لئے تب سے اس پران کو ہی برہم گیانی مہاتما انگرس مانتے ہیں ۔کیونکہ یہ انگرس (انگ + رس) انگوں کا رس ہے ۔جسم کے تمام انگ (اعضاء) اس پران سے ہرے بھرے رہتے ہیں (۱۰)

دوسرا اُداہرن ۔ اس مکھیہ سادھن پران کے ذریعے برہسپتی مہرشی پران کی اُپاسنا کرتے تھے ۔ (اس سے وہ نہال ہو گئے)۔ تب سے برہم گیانی مہاتما اس پران کو ہی برہسپتی مانتے ہیں ۔کیونکہ بانی ہی برہتی ارتھات بڑی ہے ۔ اور یہ پران اس کا پتی ہے (برہتی + پتی = برہسپتی) (۱۱)

تیسرا اُداہرن ۔ آیاسیہ منی نے پران کو مکھیہ مان کر ॐ اُدگیتھ کی اُپاسنا کی تھی ۔ تب سے لوگ اس پران کو ایاسیہ مانتے ہیں اس لئے کہ منہ سے آتا جاتا ہے (آسیہ + ایاہ = آیاسیہ یعنی منہ سے آنے والا (۱۲)

چوتھا اُداہرن ۔ دالبھیہ منی کے بیٹے بک مہاتما نے اس مکھیہ پران

کو جانا ارتھات اس سے اُدگیتھ (اوم) کی اُپاسنا کی۔ اس نام جپ کے پرتاپ سے وہ نیمش آرنیہ نواسیوں) کا اُدگاتا ہو گیا۔ اس نے اوم کو سُوَر سہت گا کر ان کی سب کاماؤں کو پورا کیا (۱۳)

(چار اُداہرن دے کر مُنی آخیر میں کہتے ہیں۔ کہ (جو اپاسک پران کی اس مہما کو اس طرح جانتا ہوا اُدگیتھ (اوم) ادناشی برمھ کی اُپاسنا کرتا ہے۔ وہ اُدگیتھ گا کر سب کاماؤں کو پورا کرنے والا ہوتا ہے۔ یہ ادھیاتم ہے (۱۴)

اوم کی ادھیاتم اُپاسنا

اُوپر اُپ نشد کار رشی نے دیو آسُر سنگرام کی جو کتھا بیان کی ہے اس میں پرجاپتی دیو اور اسُر یہ کوئی خاص آدمیوں کے نام نہیں ہیں۔ بلکہ یوں سمجھنا چاہیئے۔ کہ منش (آدمی) ہی پرجاپتی (اندریوں کا مالک) ہے۔ دھارمک جذبات (جن کو گیتا کے سولھویں ادھیائے میں دَیوی سمپتی کے نام سے موسوم کیا ہے) دیوتا ہیں۔ اور پاپ کے جذبات (جو آسُری سمپتی کہے جاتے ہیں) آسُر ہیں۔ یہ دونو پرجاپتی (آدمی) کی اولاد ہیں۔ کیونکہ انسان سے ہی یہ بھلے اور بُرے جذبات پیدا ہوتے ہیں ان کی بھلی بُری ورتیوں میں ہمیشہ جنگ جاری رہتا ہے۔ دھرم کی ورتیاں (دیوتا) پاپ کی ورتیوں (اسروں) کو دبانا چاہتی ہیں۔ اور ادھرم یا پاپ کی ورتیاں (جذبات) دھرم کی ورتیوں کو دبانا چاہتی ہیں۔ یہی دیوآسر سنگرام ہے۔ جو کہ ہر لحظہ ہر ایک منش کے شریر میں ہوتا رہتا ہے۔

جب تک کہ دھرم کی ورتیاں (دیوتا) بے پراپت کر کے آسری ورتیوں کو نشٹ نہیں کر دیتے۔

کتھا کہتی ہے۔ کہ جب دھارمک ورتیوں اور پاپ ورتیوں (گیتا کے مطابق دیوی سمپتی اور آسری سمپتی) میں یدھ شروع ہوا۔ تو دیوتاؤں نے اسروں پر فتح پانے کے لئے ॐ کار روپی مہا یودھا کی شرن لی۔ مطلب یہ کہ دھارمک ورتیاں ॐ کار کی اپاسک بنیں۔ انہوں نے پہلے ناک (اندریہ) کو پردھان بنا کر ॐ کی اپاسنا شروع کی۔ مگر اسروں (پاپ کے جذبات) نے ناک کو بیندھ دیا۔ اور اس میں داخل ہو گئے۔ اس پر دھارمک ورتیوں نے بتدریج بانی۲ - آنکھ۳ - کان۴ - من۵ کی شرن لے کر ॐ کی اپاسنا کی۔ مگر اسروں نے ان اندریوں میں بھی گھس کر انہیں پاپ سے بیندھ دیا۔ اس لئے باچ بھلی اور بری (سچ اور جھوٹ) دونو کو لیتی ہے۔ آنکھ بھلے اور برے دونو کو دیکھتی ہے۔ کان بھلے اور برے دونو طرح کے شبدوں کو سنتے ہیں۔ اور من بھلے اور برے دونو طرح کے وچار کرتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اندریوں کے ذریعے اگر بھگوان کی اپاسنا کی جائے۔ تو اسر روپی اشبھ سنسکار (پاپ کی ورتیاں) ان میں گھس کر وگھن ڈال دیتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ اندریوں (حواس) میں شبھ اشبھ واسنائیں بنی رہتی ہیں۔ جب دیوتا اندریوں کی پناہ لے کر ہار گئے۔ تب انہوں نے سب اندریوں کے سرتاج پران کی شرن لی۔ اور اس کے آدھار سے ॐ کی اپاسنا کی۔ نہایت میٹھی اور گمبھیر سے بھگوان کے نام کو گونجایا۔ اسروں نے اس پران کو بھی پاپ سے بیندھنا چاہا وہ پران کے پاس پہنچے۔ مگر اس کے پاس پہنچتے ہی آسری ورتیاں بالکل نشٹ

(تباہ) ہو گئیں اس طرح پران کو مکھیہ مان کر ہنس کا جپ کرنے سے
ادیم کی اُپاسنا کرتے سے دیوتاؤں (دھارک، ورتیوں) کو آسروں (پاپ کے
جذبات) پر ربجے پراپت ہوئی۔

اب قابل غور بات یہ ہے۔ کہ ناک - کان - آنکھ - باتی - من اندریاں
کیسے اسروں سے ہار گئے۔ اور پران کیسے جیت گئے؟

چونکہ کان - ناک وغیرہ اندریاں سوارتھ (خود غرضی) سے مغلوب ہو
کر بھلے بڑے دونو کو گرہن کر لیتی ہیں - اس لئے ان میں سے کسی
کے ذریعے ہنس کی اُپاسنا نہیں ہو سکتی - صرف پران ہی ایک ایسا مہابلی
ہے۔ کہ جس کا آشرہ لے کر برے جذبات پر قادر ہو کر ہنس کی اُپاسنا
کی جاسکتی ہے۔ کیونکہ (۱) پران میں سوارتھ پن (خود غرضی) نہیں ہے۔ یہ
پاپ رہت ہے (۲) یہ اپنے لئے کام نہیں کرتا ہے - بلکہ (اندریوں)
کی پرورش کے لئے کام کرتا ہے (۳) دیگر اندریاں کام کرتے کرتے
تھک جاتی ہیں - لیکن پران کبھی نہیں تھکتا - (۴) پران دیگر اندریوں کی
طرح اپنے کام کے لئے دوسروں کے سہارے یا امداد کا محتاج نہیں ہے
بلکہ آزادانہ کام کرتا ہے ۔ ہمارے جسم میں جو کام پران کرتا ہے - وہی
کام بیرونی جگت میں سورج کرتا ہے - پران سے اندریوں کی رکھشا ہوتی
ہے - اور سورج سے ساری پرجاؤں کی - اس لئے پران کی مہما سب
سے بڑھ کر ہے - جب ہم پران کے ساتھ دھیان جما کر
ادیم کی اُپاسنا کرتے ہیں - تو تمام برے جذبات (اسُر)
نشٹ ہو جاتے ہیں - اور پران ہمیں ہنس کے دھیان
میں لین کر دیتا ہے۔

اس بات کی پُشٹی کے لئے رشی نے چار اُداہرن دئے ہیں - انگرہ برسپتی - آیاسیہ اور بک منیوں نے پران کے آشرے سے ॐ کی اُپاسنا کی - ارتھات پران پر لکھش رکھ کر اوم کا سورسہت جپ کیا جس سے ان کو برھم کی پراپتی ہوئی - ایک مطلب تو یہ ہوا - دوسرا ایک (۱) پران ہی انگوں (اعضاء جسمانی) کا رس ہے - اس لئے جو پُران کی اُپاسنا کرتا ہے پرانایام کرتا ہے - اس کا شریر رس والا ہرا بھرا ارتھات ہرشٹ پشٹ ہو جاتا ہے - اسے کبھی کوئی بیماری نہیں ہو سکتی - اس کی جسمانی و دماغی شکتیاں خوب بڑھی ہوئی ہوتی ہیں - کوئی بھی جسمانی یا دماغی کشٹ اسے نہیں ہوتا -

(۲) ایسے ہی پران کی اُپاسنا دیوتاؤں کے گورو برسپتی نے کی - جس سے وہ باقی کے پتی ہوئے - جو منہ سے کہ دیتے تھے - وہ پورا ہوتا تھا ایسے ہی جو پرش پران سہت اوم کی اُپاسنا کرتا ہے ॐ کے ساتھ ودھی پورنک پرانایام کرتا ہے - وہ بھی باقی کا پتی ہو جاتا ہے - اس کا کہا ہوا بچن بھی عبث نہیں جاتا -

(۳) ایسے ہی پران کو لکھش کر کے آیاسیہ منی نے ॐ کی اُپاسنا کی جس سے وہ آیاسیہ = اسیہ + آئے = مکھیہ کے بودھک ارتھات مکھیہ (سریشٹ) ہوئے) یا سب سے مکھیہ = سرو سریشٹ پرماتما کے دکھانے والے ہوئے - ایسے ہی جو پران کو مکھیہ رکھ کر ॐ کی اُپاسنا کرتا ہے وہ سب منشیوں میں مکھیہ (سریشٹ) ہو جاتا ہے - اور ॐ ارتھات اوناشی برھم کا درشن کر کے دوسروں کو بھی اس کا بودھ کراتا ہے

(۴) ایسے ہی بک نامی مہاتما نے پران کو آدھار مان کر ॐ کی

اُپاسنا کی۔ جس کے پرتاپ سے وُہ نیمش آرنیہ نواسی رشیوں کے اُدگاتا ہو
گئے۔ اور انہوں نے ॐ کو سوَر سہت گا کر ان رشیوں کی کامناؤں کو پورا کیا
ایسے ہی جو پرش پران کو آدھار مان کر ॐ کی اُپاسنا کرتا ہے۔ وہ اس اُپاسنا
کے پرتاپ سے سب کی کامناؤں کے پورا کرنے والا ہو کر سب کا پوجیہ
(قابل تنظیم) بنتا ہے۔

آخری ارتھات چودھویں شلوک میں پھر بتلایا ہے۔ کہ اُدگیتھ ارتھات
ॐ کے ارتھ سہت جپ۔ سمرن اور گان کا یہ مہاتم ہے۔ کہ جو ॐ کے
ارتھوں کو اس طرح جان کر اوناشی برہم کی اُپاسنا کرتا ہے۔ وہ اپنی اور دوسروں
کی سب کامناؤں کو پورا کرتا ہے۔ اور جو آدمی ایسے برہم لین مہاتما سے
دویش کرتا ہے۔ دُشمنی کرتا ہے۔ وہ ایسے ہی نشٹ ہو جاتا ہے۔ جیسے
مٹی کا ڈھیلا کسی چٹان سے ٹکرا کر چور چور ہو جاتا ہے۔

یہ ادھیاتم ارتھات شریر سمبندھی ॐ کی اُپاسنا کہی۔ اب ادھی
دیوت اُپاسنا کا ورنن ہوگا۔ (اوم ستم)

تیسرا کھنڈ ——— ادھی دیوت اُپاسنا

اب ادھی دیوت اُپاسنا کا بیان کیا جاتا ہے۔ ارتھات دیوی شکتیوں
کے بارے میں ॐ کی اُپاسنا کا اُپدیش کرتے ہیں: "وہ آکاش میں جو
سورج تپتا ہے۔ اس کا لکھش کر کے اُدگیتھ (ॐ) کی اُپاسنا کرے۔ سورج
کے تیج میں بھگوان کی ستا مان کر اس کا دھیان کرے۔ جب یہ سورج اُدے
(طلوع) ہوتا ہے۔ تو پرجاؤں (مخلوق) کے لئے اُن کے منورتھوں کو گاتا

ہے۔ ارتھات سنسار کو جیون دیتا ہے۔ اُدے ہو کر یہ اندھکار اور بھئے
(خوف) کو مار بھگاتا ہے۔ یقینی طور پر وہ بھگت خوف اور اگیان کے
اندھیرے کو مار بھگاتا ہے۔ جو کہ بھگوان کی مہما کو اس طرح جانتا ہے۔
ارتھات سورج کی درشٹی سے ॐ کی اُپاسنا کرتا ہے (۱)

(۲) یہ پران جو مکھ میں ہے۔ اور وہ سُورج (جو آکاش میں ہے)۔
سمان (ایک جیسے) ہیں۔ یہ پران گرم ہے۔ اور سورج بھی گرم ہے۔ اس
پران کو سُور ارتھات جلنے والا کہتے ہیں۔ اور اس (سورج) کو سُور اور
پرتیا سُور (جلنے والا اور آنے والا) کہتے ہیں۔ اس لئے بھگت کو چاہیئے
کہ اس پران اور سُورج کو سمان مان کر اس درشٹی سے ॐ کی اُپاسنا کرے (۲)

تشریح جس طرح اُدگاتا (ایشور بھگت) ॐ گا کر لوگوں کی سب کامنائیں
کو پُورا کرتا ہے۔ ویسے ہی سُورج اُدے ہو کر سب لوگوں کی
کامناؤں کو پُورا کرتا ہے۔ کیونکہ ان اور جیون شکتی سورج سے ہی ملتی ہے
جیسے سُورج اُدے ہو کر اندھیرے اور خوف کو بھگا دیتا ہے۔ ویسے ہی
بھگوان کا نام جپ اگیان کے اندھیرے اور خوف کو بھگا دیتا ہے۔
اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سُورج میں اوناشی ॐ کی شکتی ہی کام کر
رہی ہے۔ جو سورج میں اوناشی ॐ کی اس شکتی کو انوبھو کر لیتا ہے
اس کا بھی اگیان کا اندھیرا اور بھئے دُور ہو جاتا ہے۔ اور وہ سب مخلوق
کے منورتھوں کو پورا کرنے والا ہوتا ہے۔

دوسرے منتر میں پران اور سُورج کی سمانتا بتلائی ہے۔ کہ ادھیاتم
(ہمارے شریر) میں جو پران ہے۔ وہی ادھی دیوت (بیرونی جگت) میں
سورج ہے۔ کیونکہ (۱) پران بھی گرم ہے جسم کو گرم رکھتا اور خوراک کو

ہضم کرتا ہے۔ اور سورج بھی گرم ہے۔ جیسے پران سارے شریر کو
گرمی پہنچاتا ہے۔ ویسے ہی سورج سارے جگت کو گرمی پہنچاتا ہے۔ یہ
پران اور سورج کی صفات میں سمانتا ہے۔ اب نام میں سمانتا یہ ہے۔ کہ
پران کا نام سوَر ہے۔ جس کے معنے جانے والے کے ہیں۔ اور سورج کا
نام سوَر اور پرتیا سوَر ہے۔ یعنی جانے والا اور آنے والا۔ مرنے کے بعد پران
صرف جاتا ہی ہے۔ پھر اس شریر میں واپس نہیں آتا۔ مگر سورج جا کر غروب ہو کر
پھر بھی دن میں واپس آجاتا ہے۔ یعنی جاتا اور آتا ہے۔ اس لئے پران
صرف سوَر اور سورج سوَر اور پرتیا سوَر کہلاتا ہے۔ اب دوسری طرح سے
اُدگیتھ کی اُپاسنا کہتے ہیں۔

(۳) اپاسک بھگت کو چاہیئے۔ کہ یقینی طور پر ویان کو ہی اُدگیتھ
مان کر ॐ کی اُپاسنا کرے۔ یقیناً جو سانس باہر نکالا جاتا ہے۔ وہ پران
ہے۔ اور جس وایو کو اندر لیتے ہیں۔ وہ اپان ہے۔ اب جو پران اپان کی
سندھی (جوڑ) ہے۔ جس میں سانس اندر ٹھہرتا ہے۔ وہ ویان ہے۔ جو
ویان ہے۔ وہی بانی ہے (بولنے کی شکتی ہے) اس لئے کہ جب ہم
بانی بولتے ہیں۔ تو نہ باہر سانس لیتے ہیں۔ اور نہ اندر کھینچتے ہیں (۳)

(۴) اب یہ جو بانی ہے۔ وہ رِگ ہے۔ اس لئے کہ جب ہم
(رِچا۔ نظم۔ چھند) بولتے ہیں۔ تو نہ باہر سانس نکالتے ہیں۔ اور نہ اندر
سانس کھینچتے ہیں۔ یہ جو رچا ہے۔ یہ سام ہے۔ کیونکہ رچا ارتھات نظم
یا چھند گایا جاتا ہے۔ اس لئے جب ہم سام گاتے ہیں۔ تو نہ باہر سانس
نکالتے ہیں۔ نہ اندر سانس کھینچتے ہیں۔ ایکاگرتا سے گاتے ہیں۔ پھر یہ جو
سام ہے۔ وہ اُدگیتھ (ॐ) کا اونچی سوَر سے گانا ہے۔ اس لئے

جب ہم اُدگیتھ گاتے ہیں۔ نہ سانس باہر نکالتے ہیں۔ اور نہ اندر کھینچتے ہیں
ॐ کا کیرتن شواس پر شواس کی ایکاگرتا میں ہی ہوتا ہے۔

تشریح

پہلے ویان کو لکھش کر کے ॐ کی اُپاسنا کہ ویان اور ॐ کی سمتا دکھلاتی ہے۔ کہ ویان سانس کے اندر کھنچنے کا نام ہے۔ جب ہم بات چیت کرتے ہیں۔ تب ہمارا سانس تھم جاتا ہے۔ اور وہ شبدوں (الفاظ) کی شکل میں پرگٹ ہوتا ہے۔ اور جب ہم لگاتار بولتے ہیں۔ تو بیچ بیچ میں سانس کو بھی موقع ملتا رہتا ہے۔ اور وہ سانس رُک رُک کر الفاظ کے رُوپ میں بدلتا رہتا ہے اس سے ثابت ہوا۔ کہ ویان ہی باقی ہے۔ اور باقی کا رس (سار) رِگ (رچا) رِچا کا رس (سار) سام اور سام کا رس (سار) اُدگیتھ (ॐ) ہے اس طرح ویان (سانس کا تھمنا) اور اُدگیتھ (نام کیرتن) ایک دوسرے سے الگ نہیں ہیں۔ اس لئے ویان اور اودگیتھ کو سمان جان کر ویان کو لکھش کر کے اُدگیتھ کا دھیان کرے۔

(۵) اس کے علاوہ جو دیگر ویریہ وان (بل والے) کرم ہیں۔ جیسا کہ متھن کر (رگڑ کر) آگ نکالنا۔ یدھ میں دوڑ کر جانا اور مضبوط دھنش پر چلّہ چڑھانا۔ ان سب کرموں کو منش سانس باہر نہ نکالتا اور اندر نہ کھینچتا ہوا (سانس نہ لیتا ہوا) ہی کرتا ہے۔ ارتھات یہ سب کرم ویان میں کئے جاتے ہیں۔ اس لئے بھگت کو چاہیئے۔ کہ ویان کی درشٹی سے اُدگیتھ (ॐ) کی اُپاسنا کرے (۵)

ॐ واچک اُدگیتھ کے ارتھوں پر وچار

(۶) اب نشچے سے اُدگیتھ کے الفاظ کا دھیان کرے (وچارے)

اس میں اُد + گی + تھ تین لفظ ہیں۔ اُن میں پران ہی اُد (اُٹ) اُد پر اُٹھتا ہے۔ کیونکہ پران کے ذریعے منش اوپر اُٹھتا ہے۔ بانی گی ہے۔ کیونکہ بانی کو گری (گانے والی) کہتے ہیں۔ اور اَن تھ ہے۔ اَن میں ہی یہ سارا پرانی جگت ٹھیرا ہوا ہے۔ اس طرح اُدگیتھ کے اکھشروں کا ارتھ اُونچا ہونا گانا اور ٹھیرنا یا سمتا ہونا ہے۔

(۲) دیولوک ہی (اُت) ہے۔ انترکھش گی ہے۔ اسی میں بانی بولی جاتی ہے۔ اگنی تھ ہے۔ کیونکہ اگنی میں جگت کا قیام ہے۔ یہ جگت اگنی کی گرمی سے ہی قائم ہے۔ پھر سام وید ہی اُت ہے۔ ارتھات اونچا گایا جاتا ہے۔ یجر وید گی ہے۔ اور رگوید تھ ہے۔ جو ان سب کا سار ہے۔ وہ نام اُدگیتھ (ॐ) ہے۔ وہ اُپاسک دھن دھان سے بھرپور ہوتا ہے۔ جو ان اُتم بھاووں کو اس طرح جانتا ہوا اُدگیتھ کے اکھشروں کا وچار کرتا ہے

ॐ کی شرن میں آکر پُرش امر ہو جاتا ہے

اس بارے میں چھاندوگیہ اُپنشد کے چھٹے کھنڈ میں اُپدیش ہے کہ

(۱) ॐ اس اکھشر کی اُدگیتھ کے طور پر اُپاسنا کرے۔ اونچے سُر سے ॐ کے ارتھ سمجھ کر گان کرے۔ کیونکہ ایشور کا سچا بھگت (پربھو پریم میں مگن ہو کر) ایسے ہی گاتا ہے۔ آگے اس اُدگیتھ (ॐ) کا ویاکھیان کیا جاتا ہے (۱)

(۲) دیوتا لوگ موت کے ڈر سے رگ۔ یجو اور سام اس ترئی ودیا میں داخل ہو گئے۔ انھوں نے اپنے آپ کو چھندوں سے (وید کے منتروں سے) ڈھک لیا۔ چونکہ دیوتاؤں نے وید کے منتروں سے اپنے

آپ کو ڈھانپا۔ اس لئے ان منتروں کو چھند (ڈھانپنے والے) کہتے ہیں (۲)

(۳) جیسے ماہی گیر پانی کے اندر مچھلی کو تاڑ لیتا ہے۔ ویسے ہی ان دیوتاؤں کو رگ میں۔ یجر میں اور سام میں مرتیو نے تاڑ لیا (مطلب یہ کہ محض وید منتروں کے پڑھنے سے وہ موت کی نظر سے نہ بچ سکے تب وہ دیوتا یہ جان کر (کہ ہم یہاں موت سے محفوظ نہیں ہیں) رگ یجر اور سام سے اوپر چڑھ کر سُور (اوم) میں داخل ہو گئے۔ ارتھات تینوں ویدوں کا سار جو ॐ اوناشی ہے۔ اس کی اُپاسنا کرنے لگے (۳)

ओ३म (۴) اس لئے جب کوئی اُپاسک رگوید کو پڑھ چکتا ہے۔ تب وہ اس طرح شردھا بھگتی سے اُچارن کرتا ہے۔ اسی طرح جب وہ سام وید کو یجروید کو پڑھ چکتا ہے (تب اوم کا ہی اُچارن کرتا ہے) کیونکہ یقینی طور پر یہ جو سُور (ॐ) ہے۔ اوناشی ہے۔ اس کا کبھی ناش نہیں ہوتا۔ یہ امرت ہے۔ اور ابھے پد ہے۔ دیوتا لوگ (اُپاسک بھگت) ویدوں کے سار روپ اس اوناشی اوم کی شرن میں آکر اوم کا دھیان اور جپ کر کے اوناشی اور نربھے ہو گئے۔ مطلب یہ کہ موت کے بھے سے بچنے اور امر ہونے کا ایک ماتر سادھن ॐ کا ارتھ سہت جپ ہی ہے۔ محض ویدوں کا عالم ہو جانے سے اور کرم کانڈ میں پھنسے رہنے سے کوئی موت کے بھے سے نہیں چھوٹ سکتا۔ موت کے بھے سے بچنے کا۔ امرت یعنی مکتی پانے کا ایک ماتر سادھن صرف بھگوان کی شرن لینا اور پرم پریتی اور شردھا سے بھگوان کے پوتر نام (ॐ) کا جپ کرنا ہی ہے (۴)

(۵) پس جو اُپاسک اس (ॐ) کی مہما کو ایسے جانتا ہوا نام کی اُستتی کرتا ہے

اوم کے شور میں گاتا ہے۔ اور اسی نام میں۔ دھوتی ہیں۔ امرت میں۔ ابھے پد میں داخل ہو جاتا ہے۔ بھگوان کے امر اور ابھے رُوپی نام کا جپ کرتا کرتا اسی میں لین۔ غلطان محو ہو جاتا ہے۔ وہ اُپاسک بھگت ویسے ہی موت کے ڈر سے چھُوٹ کر امر اور ابھے ہو جاتا ہے۔ جیسے دیوتا اس میں لین ہو کر امر ہو گئے۔ مطلب یہ کہ ایشور کا بھگت ॐ کے جپ اور ॐ کے دھیان میں لین ہو کر موکھش کو پا جاتا ہے۔ (۵)

تشریح میرے پیارے دھارمک سجنو! دیکھئے۔ یہ ॐ پربھو کی کتنی مہما ہے۔ خواہ کوئی چاروں ویدوں کو پڑھ لے۔ دُھرندھر ودوان ہو جائے۔ کتنے ہی یگیہ یاگ وغیرہ کرلے۔ مگر وہ موت کے پھندے سے نہیں بچ سکتا۔ جب تک کہ وہ چاروں ویدوں کے ماحصل۔ لب لباب سار رُوپ ॐ کی شرن نہیں لیتا۔ بات یہ ہے۔ بھگوان کی بھگتی کے بنا ودیا۔ جپ۔ تپ۔ یوگ۔ یگیہ وغیرہ وغیرہ سادھن کسی کام کے نہیں۔ یہ بھگوان کی بھگتی کے ساتھ ہی سپھل ہوتے ہیں۔ ॐ کے ارتھوں کا بار بار وچار کرنا۔ ॐ کا شردھا اور بھگتی کے ساتھ جپ پاٹھ کرنا۔ پریتی سے اوم کے ستوتر گانا اور ॐ کے دھیان میں ہی لین مگن ہو جانا۔ بس یہی موت سے ابھے پانے کا سادھن ہے۔ اسی سے منش نہال ہو جاتا ہے۔ پورن کام ہو جاتا ہے۔ بھگوان اپنے نام کا دان سب کو دیں۔

دنیوی سکھوں کا دینے والا بھی ॐ ہی ہے

پانچویں کھنڈ میں رشی کہتے ہیں۔

(۱) اب یقینی طور پر جو اُدگیتھ ہے - وہ پرنو (प्रणव) ہے - اور جو پرنو ॐ ہے - وہی اُدگیتھ ہے - یہ سُورج - اُدگیتھ اور یہ پرنو ॐ ہی ہے - کیونکہ یہ سُورج ॐ اُوچارتا ہوا ہی آتا ہے - بھگوان کی مہما ورشاتا ہوا نکلتا ہے (۱)

(۲) پہلے زمانے میں کوشتکی رشی نے اپنے بیٹے کو کہا - کہ اس ہی ॐ کو میں نے گایا تھا - (جپ کیا تھا) اس لئے میرے گھر تو ایک بیٹا پیدا ہوا - مطلب یہ کہ ॐ نام کے پرتاپ سے تیرا جنم ہوا ہے - تو اب کرنوں کو دیکھ (سُورج کی کرنوں میں ॐ کی لیلا کو جان اور بار بار ॐ کا دھیان کر) اس سے تیرے گھر میں بہت سے بیٹے ہو جائیں گے - یہ ادھی دیئوت اُپدیش ہے (۲)

(۳) اب ادھیاتم اُپدیش کہتے ہیں - "جو یہ مُکھ میں پران ہے اسی کو اودگیتھ جان کر اُپاسنا کرے - اسی میں نام کی دھونی کو گونجا دے - کیونکہ یہ پران اوم ہی اُوچارتا ہوا آتا ہے - شواس پرشواس سے اوم کی دھونی ہی نکلتی ہے - بھگوان کی آگیا کے بنا پران کچھ نہیں کر سکتا - (۳)

(۴) پہلے زمانے میں کوشتکی نے اپنے بیٹے سے کہا تھا - کہ اسی ॐ کو میں نے پران کے ساتھ گایا تھا - اس کی ارادھنا کے پرتاپ سے میرا تو ایک سیوگیہ پُتر ہے - اب تو پران کو بس میں کر کے (پرانایام سیکھ کر) جہاں بھگوان کے گن گا اور یہ کامنا کر - کہ یقیناً میرے بہت سے بیٹے ہو جائیں گے (۴)

(۵) یہاں پرنو اور اُدگیتھ کی ایکتا دکھلا کر سورج اور پران کے ادھشٹھان سے ॐ کی اُپاسنا کا اُپدیش کیا ہے -

چھاندوگیہ اُپنشد میں (ॐ) کی مہما اور بھی تفصیل سے کہی گئی ہے
مگر ہم اتنے پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔ اگر ایشور کی کرپا ہوئی۔ تو اُپنشدوں کے
بھاشیہ کے سلسلے میں چھاندوگیہ اُپنشد کے بھاشیہ میں مزید روشنی ڈالی
جاویگی۔

برہدآرنیک اُپنشد میں ॐ کی مہما

ॐ برہم پُورن ہے۔ یہ پرتیکش دکھائی دینے والا جگت بھی پُورن
ہے کیونکہ پُورن برہم سے ہی یہ پُورن جگت پرگٹ ہوتا ہے (کیونکہ جو برہم
بالکل پُورن ہے۔ اس کا کام بھی پُورن ہی ہوگا) اس جگت کو پُورن مکمل
رچ کر بھی انت میں پُورن برہم ہی باقی رہتا ہے۔ مطلب یہ کہ کیول
ایک ॐ پرمیشور ہی سروتھا پُورن ہے۔ اس برہم کی اُپاسنا کیسے کرنی
چاہیئے۔ اس بارے میں کہتے ہیں (ओं खं ब्रह्म) ادم کھم
برہم) ان ناموں سے برہم کی اُپاسنا کرنی چاہیئے۔ چونکہ سب ویدوں کا
اور ساری سرشٹی کا سار پرماتما ہی ہے۔ اس لئے وہ ॐ کہلاتا ہے
اور چونکہ وہ سب سے قدیم ہے سرورتر ویاپک ہے۔ اس لئے کھم
खं کہلاتا ہے۔ مگر کوروویاینی کے بیٹے کہتے ہیں کہ खं کا ارتھ
آکاش ہے۔ جس میں وایو بھری ہوئی ہے۔ اتہات ॐ برہم کی
اُپاسنا آکاش وت سروویاپک جان کر کرے۔ پھر اس ॐ کی یہ مہما
ہے۔ کہ یہ ॐ ہی وید رُوپ ہے۔ ایسا برہم وادیوں نے جانا ہے
کیونکہ انسان اس ॐ کی اُپاسنا سے ہی وہ سب کچھ جان لیتا ہے
جو کچھ جاننے یوگیہ ہے۔ ادھیائے ۵۔ براہمن ۱) مطلب یہ کہ جیسے

ویدوں کے پڑھنے سے انسان گیانی ہو جاتا ہے۔ ویسے ہی ادم کی اُپاسنا سے سب کچھ جان جاتا ہے۔

یہاں ادم۔ کھم۔ یہ دونو برھم کے نام ہیں۔ ان میں ॐ تو پرماتما کا نجی نام ہے اور खं کو آچاریوں نے برھم کا نام مان لیا ہے۔ جیساکہ کوروپانینی کے بیٹے खं کا ارتھ آکاش کہکے برھم کا نام खं ارتھات آکاش کی طرح سرودیاپک برھم کرتے ہیں۔ ॐ کا جپ کرتے وقت برھم کی سرودیاپکتا کا دھیان کرنا چاہیئے۔

منتر سے کی پرارتھنا

سونے سے ڈھکنے (برتن) سے ستیہ کا منہ چھپا ہوا ہے ہے سارے جگت کی پرورش کرنے والے پربھو! اس ستیہ سوروپ (ॐ) برھم کے درشن کرنے کے لئے تو اس سنہری ڈھکنے کو دُور ہٹا دے۔

(جیسی پرماتما کے سچے بھگت کو اُپاسنا کرنی چاہیے۔ ویسا ہی کوئی بھگت پرارتھنا کرتا ہے۔ کہ) سنسار کے سب جیو اکثر ناپائیدار اور فانی چیزوں۔ سونے چاندی اولاد وغیرہ میں پھنسے ہوتے ہیں ان دُنیوی بھوگوں کو پاکر وہ اتنے سرمست ہو گئے ہیں۔ بےخود ہو گئے ہیں۔ غافل ہو رہے ہیں۔ کہ اوناشی برھم کو بھول بیٹھے ہیں۔ مگر ہے پربھو! میں تو ست دھرم کا۔ سچائی کا متلاشی ہوں۔ اس لئے مجھے ان پرلوبھنوں میں نہ پھنسا کر ستیہ کی طرف لے چل۔ ہے

پرورش کرنے والے۔ ہے سرب پردھان درشٹا! ہے سارے سنسار کو نیم میں رکھنے والے! ہے سورج کی طرح چمکنے والے! ہے سرشٹی میں ویاپک! ستیہ دھرم کے درشن کے لئے میرے سامنے جو جو روکاوٹیں ہیں ان کو دُور کر دو۔ وگھنوں کو پرے ہٹا دو۔ اور اپنا تیجسوی (ستیہ) سروپ دکھلاؤ پربھو! تیرا جو بہت ہی کلیان کاری سوروپ ہے۔ اس کو میں دیکھوں ہے بھگون! میں پاپی نہیں۔ بلکہ سورج کی طرح شُدھ پوتر ہوں۔ جو آپ ہیں۔ وہی میں ہوں۔ ارتھات ہے پربھو! میں آپ کا ہی سناتن انش ہوں۔ اس لئے میں آپ سے ہی ملنا چاہتا ہوں۔

ہے پربھو! اگر اس شریر کے رہتے مجھے آپ کے درشن نہیں ہو سکے۔ تو اب شریر تیاگنے کے وقت مجھے درشن دے کر کرتارتھ کیجئے۔ پربھو! اب میرے اس انت سمے میں پران وایو اپنے مخزن کرہ ہوائی میں مل جاتے۔ اور پنچ تتو اپنے اپنے تتوؤں میں مل جائیں اور میرا یہ شریر بھسم ہو جاتے۔ اور میں امرت شُدھ سوروپ آپ میں مل جاؤں۔ ہے سرب رکھشک! اوم (ॐ) پرماتن! ہے حیرت انگیز کرم کرنے والے جگت کرتا پربھو! میرا سمرن کیجئے۔ مجھے مت بھُلایئے۔ میرے سب کرموں کا سمرن کیجئے۔ اور سُندر ستیہ مارگ سے مجھے اپنی مہما دکھلانے کے لیئے لے چلئے۔ ہے دیو! آپ سرب گیان، سرب کرم اور سب مارگوں کے جاننے والے ہیں۔ ہے پربھو! پاپ تاپ کو ہم سے دُور کرو۔ ہے دیو! تجھے بار بار نمسکار کر کے تیری سیوا ہم کیا کریں۔ یہ آشیرباد دو۔

اوم — شانتی — شانتی — شانتی!

شویتاشویتر اُپنشد میں ॐ کی مہما

رشی شویتا شویتر ॐ روپی برہم کے درشن کا اُپائے بتلاتے ہوئے لکھتے ہیں

(۱) جیسے آگ لکڑی کے اندر ہی ہے ۔ مگر اس کی صورت باہر دکھلائی نہیں دیتی ۔ اور نہ ہی اس کے اندر کی گرمی کا ناش ہوتا ہے ۔ وہ اگنی پھر لکڑی سے گرہن کی جاتی ہے ۔ ارتھات دو لکڑیوں کے رگڑنے سے ان میں چھپی ہوئی آگ پرگٹ ہو جاتی ہے ۔ ایسے ہی ॐ کار کے دھیان (جپ اور سمرن) سے آتما اسی دیہہ میں گرہن کیا جاتا ہے ۔

پہلا ادھیائے منتر ۱۳ ۔

(۲) اپنے جسم کو نیچے کی ارنی (لکڑی) بنا کر اوم کو اوپر کی لکڑی بنا کر دھیان رُوپی رگڑ سے (دھیان ابھیاس سے) اپنے اشٹ دیو پرماتما کو دیکھے ۔ جیسے کہ دو لکڑیوں کے رگڑنے سے چھپی ہوئی اگنی کے درشن ہوتے ہیں (۱۴)

(۳) جیسے تلوں میں تیل ہوتا ہے ۔ دہی میں مکھن ہوتا ہے ۔ جھرنوں میں جل اور لکڑیوں میں آگ ہوتی ہے (اور جیسے یہ بتدریج پیلنے ۔ بلوتے کھودنے اور رگڑنے سے پرگٹ ہوتے ہیں) اسی طرح پرماتما آتما میں ۔ اپنے آپ میں ۔ اپنے دیہہ میں ہی گرہن کیا جاتا ہے (مل جاتا ہے) ارتھات انتر مکھ دھیان سے جانا جاتا ہے ۔ اگر کوئی ستیہ (سچی شردھا) اور تپ سے (برہمچریہ آدی نیموں کا پالن کر کے) اسے دیکھے (۱۵)

تشریح

یگیہ میں اگنی پیدا کرنے کے لئے پیپل کی دو لکڑیاں مقررہ سائز کی تیار کی جاتی ہیں ۔ یہ دونوں ارنیاں کہلاتی ہیں ۔

ان میں سے جو نیچے ہوتی ہے۔ اسے اُدھر ارنی اور جو اوپر کی ہوتی ہے اسے اُتر ارنی کہتے ہیں۔ ان دونو کے رگڑنے سے اگنی پیدا ہوتی ہے یہ اگنی جو اس طرح رگڑنے سے پیدا ہوتی ہے۔ اس کی پرماتما کے درشن سے تشبیہہ دی گئی ہے۔ اگنی پہلے دکھائی نہیں دیتی تھی۔ اگرچہ اس کا سوکھشم رُوپ نشٹ نہیں ہوا تھا کیونکہ یوں ہی لکڑیوں کو رگڑا جاتا ہے۔ اگنی پرگٹ ہو جاتی ہے اسی طرح پرماتما اس دیہہ میں پہلے پہل (اگیان اوستھا میں) دکھائی نہیں دیتا۔ اگرچہ وہ ہمیشہ موجود رہتا ہے۔ یونہی منتر کے ذریعے دیہہ کو بار بار رگڑا جاتا ہے۔ اوم کا جپ اور دھیان کیا جاتا ہے۔ تو چنگاری کے درشن کی طرح برہم ساکھشات دکھائی دیتا ہے جیسے تلوں میں تیل ہے۔ دیئرہ مگر وہ پیلنے وغیرہ سے نکلتا ہے۔ ویسے ہی دیہہ میں پرماتما موجود ہے۔ مگر وہ اوم کے جپ اور دھیان رُوپی رگڑ سے پرگٹ ہوتا ہے۔ بقول ؎

جیون تل ماہیں تیل ہے چقمق ماہیں آگ
تیرا پریتم تجھ میں جاگ سکے تو جاگ

شریمد بھگوت گیتا میں اوم کی مہما

(۱) وید کے جاننے والے ودوان جس سچدانند گھن رُوپ پرم پد کو اکھشر ارتھات اوناشی منتر نام سے کہتے ہیں اور سنسار تیاگی مہاتما لوگ جس میں (شریر تیاگنے کے بعد یا سمادھی کال میں) پرویش کرتے ہیں اور جس پرم پد کو چاہنے والے بھگت برہمچریہ کا پالن کرتے ہیں۔ اس

پرم پد کو میں تیرے لئے کہوں گا (ادھیائے ۸ - شلوک ۱۱)

(۲) ہے ارجن! سب اندریوں کے دواروں کو روک کر ارتھات اندریوں کو وشیوں سے ہٹا کر اور من کو ہردے دیش میں قائم کر کے اور اپنے پران کو مستک میں قائم کر کے یوگ دھارنا میں لگا ہوا جو پُرش ॐ اس اکھشر رُوپی برہم کو اور اس کے ارتھ روپ مجھ (پرماتما) کو چنتن کرتا ہوا شریر کو تیاگ کر جاتا ہے۔ وہ پرش پرم گتی کو پاتا ہے (شلوک ۱۲ و ۱۳)

(۳) اور ہے ارجن! جو پُرش مجھ میں اننیہ چت (دگھری بھگتی) سے مگن ہوا سدا (سواس سواس میں میرا (ॐ) روپ میں سمرن کرتا ہے (جپ کرتا ہے) اس ہر وقت مجھ میں چت کو لگانے والے یوگی کو میں جلدی پراپت ہو جاتا ہوں۔ (۱۴)

دوہا

دید وِد گیہ اکھشر کہیں، یتی پُرش جہاں جات ۱ برہمچاری اِچھا کریں سُن تا پد کی بات

وشے رہت اندریہ سکل من کر ہردے نِرودھ ۲ مستک میں ستھر پران کر لیگی یُکت سُیدھ

ایک اکھشر سمرن کرے شدھ پرھم اولکا ۳ ایسے یو دیہہ کو تجے پاوے گتی آپار

ہو اننیہ چت جو بھجے مو کو نِتیہ تہار تو ۴ یُکت ہوئے اس بھگت کو ہوں سُلبھ میں پارتھ!

بھگوان کے بہت جلدی درشن ہوں۔ اس کا کیا اُپائے ہے؟ سو گیتا کا مندرجہ بالا شلوک بتلاتا ہے۔ کہ ہر لمحہ ہر لحظہ سواس سواس میں ایک اکھشر اوناشی برہم ॐ کا جپ اور سمرن کرے۔ کسی وقت بھی پربرہم کو نہ بھلاوے۔ اس طرح ॐ پربرہم کے جپ سے آہستہ آہستہ اس کے سب مل (دکار) اور پاپ نشٹ ہو جائیں گے۔ اور وہ پرش شدھ پوتر ہو کر بھگوان کے درشن کا بھاگی ہوگا۔

دوہا

جل میں رس ششی سوریہ میں پربھا شبدآکاش ویدوں میں ہیں اوم ہوں پرشوں میں پرکاش

ہے ارجن! جل میں میں رس ہوں۔ اور چاند اور سورج میں پرکاش ہوں۔ سارے ویدوں میں اُن کا سار روپ ॐ اوناشی برہم ہوں۔ آکاش میں شبد اور پرشوں میں پرشارتھ ہوں۔ (گیتا ادھیائے ۷ – منتر ۸)

اور ہے ارجن! میں ہی اس سمپورن جگت کا دھارن کرنے والا اور کرموں کے پھل کو دینے والا پتا ماتا اور پتامہا ہوں۔ اور جاننے یوگیہ سب سے سریشٹ ॐ کار نیز رگوید۔ یجروید اور سام وید بھی میں ہی ہوں۔ (ادھیائے ۹ – منتر ۱۷)

دوہا

اس جگ کا ماتا پتا۔ دھاتا پتامہان اونکار رگ سام اور یجر مجھے ہی جان

مطلب یہ کہ بھگوان کا حقیقی نام اونکار ہی ہے۔

ॐ तत्सदिति اسیلئے یہ تین طرح کا سچدانند گھن برہم کا نام کہا ہے۔ اسی سے سرشٹی کے آدی کال میں براہمن اور وید نیز یگیہ وغیرہ رچے گئے ہیں۔ (گیتا ادھیائے ۱۷۔ منتر ۲۳)

اس لئے وید وییتا سریشٹ پرشوں کے شاستر ودھی سے مقرر کئے ہوئے یگیہ دان اور تپ وغیرہ کرم ہمیشہ ॐ (اوم) اس پرماتما کے نام کو اُچارن کرکے کئے جاتے ہیں۔ مطلب یہ کہ ہر ایک کام کو شروع کرنے سے پہلے ॐ کا اُچارن کر لینا چاہیئے۔

دوہا

پُربرہم کا یہ نام ہے اوم تت ست بیر (۲۳) براہمن وید اُو یگیہ ہوئے اس سے اُتپن دھیر

اتھ منتر یہ بول کہ کرپا گئیہ تپ اُو اُدوان (۷۷) برہم وادی منی کرت ہیں شاستر ودھی دھان

دیگر دھرم شاستروں میں منتر کی مہما

میرے پیارے دھرم پریمی بھائیو! آپ نے اپنشدوں میں منتر کی مہما کا سوادھیائے کرلیا۔ اس کا حقیقی پھل آپ کو تبھی ملیگا۔ جب آپ پراتہ سائنگ اس اوم کی مہما کا نیم پُوروک پاٹھ کرینگے۔ اور اس پر وچار کر کے منتر کا جپ شروع کر دینگے۔ اب منتر کی مہما کے کچھ اور حوالجات بھی دئے جاتے ہیں۔ پھر جپ کی مہا بیان کر کے اس پُستک کو سماپت کیا جاویگا۔ جو بھائی اس کا وچار پوروک پاٹھ کرینگے۔ ایشور کی کرپا سے اُن کا ضرور کلیان ہوگا۔

(۱) جب چاروں ویدوں کے پڑھنے سے شوک کی نورتی نہیں ہوئی دُکھ دُور نہیں ہوا۔ تب نارد منی کو اس منتر کے جپ سے ہی شانتی ملی تھی۔ (شریمد بھاگوت)

(۲) سوُت سنگھتا میں لکھا ہے۔ کہ

اونکارا سرو ویدا نام سارس تتو پرکاشکاہ۔ کا مدم موکھشدم چیتو۔ اونکار ائے نمو نمہ دوہا

سب ویدوں کا سار ہے اونکار بھگوان (۱) برہم گیان داتا یہی جانہ چتر سُجان

پورن کرتا کامنا مُکتی دیون ہار۔ (۲) نمو نمہ پربھو اوم کو میری بارم بار۔

(۳) ایسے ہی پچوٹا منی اُپنشد کا اُپدیش ہے۔ کہ پوتر ہو یا اپوتر۔ جو سدا اوم کا جپ کرتا رہتا ہے۔ وہ پاپ سے ایسے ہی بچا رہتا ہے

جیسے کمل کا پتا پانی میں رہتا ہوا بھی پانی سے اوپر رہتا ہے

دوہا

جو نر کرتا ॐ کا چنتن ہے دن رات (۱) پاپوں میں پھنسے نہیں جوں کنول کا پات
شدھی اشدھی میں جپے اوم اوم نت اوم (۲) ناشک ہے سب پاپ کا پرتم پیارا اوم

(۴) یوگ شاستر کے کرتا مہرشی پتنجلی فرماتے ہیں۔ تسیہ واچکاہ پرنواہ۔ ترج۔ جپس تدارتھ بھاونم۔ ارتھات یہ ॐ ایشور کا ناچک نام ہے۔ جیسے انسانوں کا نام ہوتا ہے۔ ویسے ہی یہ ایشور کا ذاتی نام ہے۔ اس اوم کا جپ اور اس کے ارتھ: روپ (ایشور) کا دھیان (چنتن) کرنا چاہیئے اس ॐ کے جپ اور دھیان کرنے سے اندر کے چیتن کی پراپتی اور وگھنوں کا ناش ہوتا ہے۔

(۵) شریمد بھاگوت گیارھویں سکندھ میں شری کرشن اودھو جی سے کہتے ہیں۔ کہ" ہردے آکاش ارتھات برہم رندھر میں کمل کے تنتو کی طرح لمبا نرنتر گھنٹا ناد ہو رہا ہے۔ وہاں پران سے اونکار کو اُچارن کر کے پھر سور کو لئے کرے۔

(۶) ایسے ہی پدم پران کے اُتر کھنڈ میں شوگیتا کے پندرھویں ادھیائے میں ॐ سے بھگوان کی پوجا کرنے کا اُپدیش ہے۔

(۷) منو سمرتی میں بھی ॐ کی مہما دوسرے ادھیائے میں اس طرح گائی گئی ہے۔" ایک اکشر ॐ ہی پرم برہم ہے اور پرانایام ہی پرم تپ ہے۔ گائیتری سے کچھ اُتم نہیں ہے۔ اور چپ رہنے سے ستیہ بڑھ کر ہے۔

(۸) شریمد بھگوت گیتا میں کہا ہے۔ کہ مہرشیوں میں میں بھرگو رشی ہوں

بانیوں میں ایک اکھشر (ॐ) ہوں۔ یگیوں میں جپ یگیہ ہوں۔ اور پہاڑوں میں ہمالیہ پہاڑ ہوں (گیتا ادھیائے ۱۰۔ شلوک ۲۵)۔ اس سے ॐ کا جپ کرنا ہی سرو سریشٹ سدّھ ہوتا ہے

(۹) برہت پاراشر سمرتی ادھیائے ۲۔ شلوک ۳۱ میں لکھا ہے۔ کہ ॐ ہی پرم سریشٹ تتو (ایشور کا سروپ) ہے۔ اور رگ۔ یجو اور سام تین ویدوں کا سار روپ ہے تموگن۔ ستوگن۔ رجوگن۔ تینوں گن سوروپ ہے۔ برہما وشنو مہیش تینوں دیوتا سوروپ ہے۔ اور سورج چندرما اگنی تینوں تیج روپ ہے۔ اور پرتھوی انترکھش دیولوک۔ تینوں لوک روپ ہے۔ انتر پرگیا۔ مدھیہ پرگیا۔ انت پرگیا۔ اس طرح تینوں بدھی روپ ہے۔ اور جاگرت۔ سوپن اور سوشپتی تینوں اوستھا روپ ہے۔ اور ماضی۔ حال اور مستقبل تینوں کال روپ ہے۔ غرضیکہ جو کچھ ہے۔ سب اوم ہی اوم ہے۔ آگے شلوک ۳۲ میں لکھا ہے۔

(۱۰) دھیان دھرنے کے لئے۔ جپ کرنے کے لئے۔ پوجا کرنے کے لئے۔ بیان (ورنن) کرنے ارتھات استتی کرنے کے لئے جس دیوتا سے بڑھ کر دوسرا کوئی نہیں ہے۔ ناقابل عبور سنسار ساگر میں ڈوبے ہوئے پرشوں کو پار لگانے کے لئے یہ ॐ روپی وشنو پرم پوجنیہ ہے۔ سب کو اس کی پوجا کرنی چاہیئے۔

(۱۱) وشسشٹ سمرتی دسویں ادھیائے میں کہا ہے۔ کہ ایک اکھشر ॐ ہی پر برہم ہے۔ پرانایام ہی پرم تپ ہے۔ فاقے سے مرنے کی نسبت مانگ کر کھا لینا اچھا ہے۔ اور دان سے دیا بڑھ کر ہے۔

(۱۲) ایسے ہی شنکھ سمرتی ادھیائے ۷، شلوک ۱ میں کہا ہے: "اپنے جسم

کو نیچے کی لکڑی (ارنی) اور ॐ کو اوپر کی ارنی (لکڑی) سمجھ کر دھیان روپی رگڑ سے - ابھیاس سے ہردے میں براجمان وشنو کو دیکھے -

(۱۳) مارکنڈے پران ادھیائے ۳۹ میں کہا ہے - کہ "اس پرمیشور کی پراپتی ہونا مہان پنیہ ہے - اس لیئے اس کی پراپتی کے لیئے ॐ ایسے ایک اکھشر کا جپ کرے - اور اس ॐ کا ہی دھیان کرے - اس اوم سروپ کا سننا بھی بہت اُتم ہے -

(۱۴) بھوشیہ پران براھم پرب ادھیائے ۸ میں کہا ہے - کہ ہے کرو نندن! تین پرانا یام کر کے شدھ ہوا پرش ॐ کا رب جپنے کے یوگیہ ہوتا ہے - مطلب یہ کہ ॐ کا جپ کرنے سے پہلے تین پرانایام ضرور کر لینے چاہئیں -

(۱۵) شو پران کیلاش سنگھتا ادھیائے ۷ میں لکھا ہے - ساکھشات پرمیشور کا واچک (ذاتی نام) ॐ ہی سرو سریشٹ ہے - اور واچیہ (نام کا نامی) پشوپتی (سب جیووں کا سوامی) دیو پرمیشور (شو) جیووں کی پھانسی چھڑانے والا ہے - پھر اس ادھیائے میں اور بھی کہا ہے - کہ

(۱۶) ॐ نام سے پکارا ہوا (جپ کیا ہوا) شو جیووں کی پھانسی کو کاٹ دیتا ہے - اس لیئے یہ اوم اوناشی شو جی کا نام رکھا گیا ہے

(۱۷) آگے دھیان بندو اپنشد میں کہا ہے کہ ॐ اس ایک اکھشر (اوناشی) برھم کا سب ممکشو پرشوں کو دھیان کرنا چاہیئے - اس ॐ کا چھوٹا اُوچارن پاپ کو ناش کرتا ہے - اور لمبی سانس دوارا اُچارن کیا گیا ॐ کبھی نہ گھٹنے والی سمپتی (گیان کا دھن) دیتا ہے - اور پرنو (ॐ) کی اردھ ماترا ارتھات پرنو کی دھونی انہد ناد میں لگے ہوئے کو یہ پرنو

(ॐ) موکھش دینے والا ہے ۔ آگے اسی دھیان بندو اُپنشد کے ادھیائے ۵ میں کہا ہے

(۱۸) تیاگی اور گرہستی دونو موکھش کے چاہنے والے پُرشوں کو اُستتی کرنے یوگیہ ہونے سے ॐ سدا دھیان کرنے یوگیہ ہے ۔ اور سنیاسیوں کو تو خاص طور سے اس کا جپ اور دھیان کرنا چاہیئے ۔

(۱۹) پھر یوگ تتو اُپنشد میں کہا ہے ۔ کہ سب وِگھنوں کا ناش کرنے والا ۔ سب دوشوں کو مٹانے والا یہ ॐ منتر ہے ۔ اس کا ابھیاس یوگ کرنے سے سدھیاں آنی شروع ہو جاتی ہیں ۔

(۲۰) چھندوگا ہیہ پری شسشٹ گرنتھ میں لکھا ہے ۔ کہ جو پُرش ذرا سا کام بھی اونکار کے بنا اُچارن کئے شروع کرتا ہے ۔ اس کا وہ کرم بجر یا جڑ (بے سود) ہو جاتا ہے ۔ اس لئے بجر کے ڈر سے ڈرا ہوا پُرش سب سے پہلے اونکار کا اُچارن کیکے کرم کا آرمبھ کرے ۔ ارتھات پہلے ॐ کہکر پھر کام شروع کرے ۔

چیتاونی

ॐ ॐ جپ ॐ ॐ جپ ॐ ॐ جپ جاپ
گیان سُوریہ ہو اُدے ہردے میں مٹے سکل ستتاپ
ہو پرکاش ہردے میں ادبھُت بھا کہی نہ جائے
جنم جنم کے پاپ تاپ کا تُم[۱] یہ ॐ نسائے
پرم آنند ہردے میں اُپجے چت بہو ہرشائے

[۱] اندھیرا ۔ گیان

سرو آدھار پربھو کے درشن اوتم سہج درشائے
لگے سمادھی اٹل ایش ہیں ایشی سبھی جا دیکھے
کٹ جاویں سب بان دُکھ کے شوک اُرو موہ کے تیکھے
ست چت آنند پربھو کے درشن ہوویں بھائی
ایک ہی ستا دیکھ جگت میں سب دُوئی مٹ جائی
جب تک جیوے سکھ سے جیوے جب یہ چولا تیاگے
مکت ہوئے جا ملے ایش میں دیر نہ کچھ بھی لاگے
ॐ اپار امرت کا ساگر مہما کہی نہ جائے
ایک بندو بھی پان کرے جو اجر امر ہو جائے
اس اپار سنسار ساگر میں پرانی بہو دُکھ پاویں!
موہ شوک آدی مگر[۱] جیو کو کاٹ کاٹ کر کھاویں
ان دُکھیوں کے ترنے کو ہے ॐ رُوپ اِک نوکا
اوم اوم جپ کر تر جاویں تر یہ ساگر[۲] بھو کا
اوم اوم جپ اوم اوم جپ اوم اوم جپ بھراتا
سکل منورتھ پُورن تیرے کریں ॐ سکھ داتا

ترجمہ ہے بھائی! ہر لمحہ اور ہر سوانس میں ॐ ॐ کا جپ کیا کرو۔ اس سے تیرے ہردے میں گیان کا سورج طلوع ہو کر سب دکھوں اور کلیشوں کی تاریکی مٹ جائیگی۔ (۱) تیرے ہردے (دل) میں ایسا ادبھت پرکاش ہوگا۔ کہ جس کی مہما بیان نہیں کی جاسکتی۔ وہ اوم پربھو کا پرکاش ہے۔ جو تمہارے جنم جنمانتروں کے پاپوں اور کدورتوں کو دور بھگا دیگا (۲) اور تمہارے ہردے میں پرم آنند کی ایسی لہرا پیدا ہوگی۔ کہ جس سے تمہارا چت آنند میں مگن ہو

۱ مگرمچھ ۲ سنسار ساگر

جاویگا۔ وہ آنند ॐ روپی پربھو کا آنند ہوگا۔ جو کہ اوم اوناشی کے جپ سے سہج ہی پراپت ہو
جاتا ہے (۳) بھگوان کے درشن کر کے بھگوان کے دھیان میں تیری اٹل سمادھی لگ جاویگی۔ اور
سب جگہ برہم ہی برہم کو جلوہ گر دیکھیگا۔ اس وقت دکھ۔ شوک اور موہ کے سب تیز بان
کٹ جاوینگے۔ مطلب یہ کہ سنسار کی واسنا روپ پھانسی کٹ جاویگی (۴) تب سچدانند
نراکار۔ سرو ویاپک۔ گھٹ گھٹ باسی بھگوان کے درشن ہونگے۔ اور سارے سنسار
میں اس مہان پربھو کی ستا (قدرت) کام کرتی ہوئی دکھائی دیگی۔ (۵) بھگوان کا ایسا
بھگت جیون مکت ہوتا ہے۔ جب تک جیتا ہے۔ سکھ سے جیتا ہے اور شریر تیاگنے
کے بعد اپنے اشٹ دیو ॐ اوناشی سے ملتے اسے کچھ دیر نہیں لگتی (۶) اس واسطے
سب سجنوں کو دھیان پورک سن لینا چاہیئے۔ کہ ॐ امرت کا بے پایاں سمندر ہے
یہ دسوں اطراف سے کھلا ہوا ہے۔ اس سے کوئی پار نہیں پاسکتا۔ اننت ہے۔ اس
اپار امرت ساگر میں سے اگر کوئی خوش قسمت بھگت ایک بوند بھی پی لیوے۔ ॐ
کا تھوڑا سا مرم بھی جان جاوے۔ تب وہ اجر امر ہو جاتا ہے۔ اور تمام جنم مرن سے
چھوٹ جاتا ہے (۷) یہ جو دشٹ واسناؤں سے بھرپور سنسار ساگر ہے۔ اس میں
کام کرودھ۔ لوبھ۔ موہ۔ اہنکار۔ شوک۔ روگ وغیرہ وغیرہ مگرمچھ جیو کو کاٹ کاٹ
کر کھاتے ہیں۔ اور اسے بہت تنگ کرتے ہیں۔ جس سے پرانی بہت ہی دکھی ہو
کر روتا چلاتا ہے (۸) ایسے دکھی پرانیوں کے بھو ساگر سے پار اترنے کے لئے
یہ ॐ ایک مضبوط جہاز ہے۔ اوم اوم کا جپ کر کے۔ اوم کا سمرن کر کے۔ اوم کی شرن لے
کر سنسار کے دکھی پرانی اس بھو ساگر کو تر جاتے ہیں (۹) اس لئے یہ سب کا ہتیشی پارکھی
سنسار کے سبھی دکھی پرانیوں کو پکار پکار کر کہتا ہے کہ ہے بھائیو! ॐ ॐ ॐ کا
جپ کرو۔ اس اوم کے متواتر (لگاتار) جپ سے ہی سکھ روپ اوناشی پربھو تمہاری سبھی شبھ
کامناؤں کو پورا کرینگے (۱۰) ॐ پربھو کی کرپا سے آپ سب کا کلیان ہو۔

اوم کی مہما

پرم شری سوامی ستیانند جی مہاراج کا ویاکھیان

۱۔ اُپاسنا کی اہمیت

انسان سبھاؤ سے ہی کسی نہ کسی کا اُپاسک ہے۔ اس میں اُپاسنا کا جذبہ قدرتی ہے۔ بناوٹی نہیں۔ ودوانوں نے جنگلی قوموں میں بھی ان کی بدھی کے مطابق اُپاسنا کا بھاؤ دیکھا ہے۔ اگر دنیا کی تواریخ کا مطالعہ کیا جاوے تو ہمیں ایک بھی زمانہ ایسا نہ ملیگا۔ جب کہ دنیا اُپاسنا سے خالی رہی ہو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ انسان کو مرتیہ لوک میں نازل ہوتے وقت ہی اُپاسنا کے جذبے کے تار میں پرو دیا گیا ہے۔ تاکہ کہیں یہ امر لوک سے بے مکھ نہ ہو جائے۔ اور اس کا اننت کے ساتھ تعلق بنا رہے۔ سورج دیو جس طرح اپنے بچھڑے ہوئے گرہوں کو اپنی کشش سے اپنی طرف کھینچ رہے ہیں۔ اسی طرح پرماتم دیو اپنی اپار دیا سے پرم پد سے گرے ہوئے مایا میں پھنسے ہوئے پرانیوں کو اپنی طرف کھینچتے ہیں۔ اور یہ کشش پرم سکھ کی پراپتی کی خواہش کی صورت میں سب آدمیوں میں صاف دکھائی دیتی ہے۔

تینوں گُنوں سے ملی ہوئی سرشٹی ہیں۔ وہ دھوپ چھاؤں کی مانند تغیرپذیر جگت ہیں پرم سکھ کی پراپتی ماننا تو مرگ ترشنا (سراب) کی مانند ہی ہے کیونکہ سب دکھائی دینے والے پدارتھ دیش اور کال سے گھرے ہوتے ہیں۔ اس لئے محدود ہیں۔ جو چیز محدود ہے۔ ناپائیدار ہے۔ اس سے پرم سُکھ کی پراپتی کیسے ہو سکتی ہے؟ پرم سکھ اور پرم آنند کی پراپتی تو دیش کال سے پرے پربھو پرماتم دیو ہی کے لابھ سے ہو سکتی ہے۔ اور کسی طرح نہیں۔ اس سمجھ کو سنت لوگ آتم وویک کہتے ہیں۔ آتم وویک والے وویکی بھگت جن پرم سُکھ کی پراپتی کے لئے پرماتم دیو کا جو دھیان آرادھن اور چنتن کرتے ہیں۔ وہی پرم پاونی اُپاسنا ہے

۲- گورو بھگتی

آدی کال سے ہی سنت لوگ یہ کہتے آئے ہیں۔ کہ آتمک لوک کی یاترا میں کامیابی بنا گورو مُکھ ہوئے اور بنا گورو کی سیوا کئے نہیں مل سکتی اور جب تک گورو دیو اپنے دوار کے دین بھگت پر کرپا نہ کریں۔ اس کو مارگ پر نہ چلائیں اور یاترا میں آنے والی رکاوٹوں سے نہ بچائیں۔ تب تک آتمک کلیان کی آشا فضول ہے۔ اس لئے اس مارگ کے جگیاسو یاتری اور پریمی سب سے پہلے گورو دیو کی کھوج کرتے ہیں۔ دُور دیش میں۔ پہاڑوں پر۔ ندی نالوں کے کنارے اور پہاڑوں کی گپھاؤں میں۔ گورو درشن کی ابھلاشا سے گھومتے پھرتے ہیں۔ مگر کسی خوش قسمت کو ہی شاذ و نادر کہیں ایسے آتم نشٹھ مہاتماؤں کا ملاپ ہوتا ہے۔ ورنہ بہت سے بیچارے بھولے بھالے بھگت عبث ہی بھٹکتے رہتے ہیں۔ ایسے دیہہ دھاری

گورو کا ملاپ دُرلبھ مان کر کوئی آدمی اپنے کلیان سے محروم نہ رہ جائے اس لئے پرم سنت یوگی راج بھگوان پتنجلی منی ایشور بھگتی سے سمادھی کی سدھی بتلاتے ہوئے اُپدیش کرتے ہیں۔ کہ

"پرماتم دیو کال کی حد سے اُوپر ہونے سے برہما وغیرہ کے بھی گورو ہیں۔" اس کا مطلب یہی ہے۔ کہ پرم پد کا پریمی پرماتم دیو ہی کو پرم گورو مانے۔ آرادھنا کال میں اسی کی دیا اور سہایتا چاہیے

پراچین بھگتی دھرم میں اپنے گورو میں پرم پریم اور پرم بھگتی پیدا کرنے کے لئے اوم کا جپ ہی پرم اور سب سے اونچا سادھن ہے۔ اس اوم نام سے بیشمار بھگت جن سپھل منورتھ اور سدھ کام ہوئے ہیں۔ اس وقت بھی سینکڑوں سنت جن اسی نام میں دھن لگا کر مگن رہتے ہیں۔ اس نام (اوم) کا جتنا زیادہ پربھاو ہے۔ اس سے جتنی جلدی سدھی اور سمادھی ہوتی ہے۔ اس کا عشر عشیر بھی دوسرے سادھنوں میں نہیں مل سکتا۔

۳- اوم کا مہتو

اوم پرماتما کا سب سے اُوتم نام ہے۔ اس میں ایشور کے سمپورن سوروپ کا اُپدیش ہے۔ اس میں ایشور کے سب گن آجاتے ہیں۔ ایسا مکمل اور ایسا اُوتم ایشور کا دوسرا نام نہیں ہے۔ اوم کہتے وقت کسی بھی دوسرے وشیشن کی ضرورت نہیں رہتی۔ سب زبانوں میں اوم کے سوائے ایشور کے دیگر ناموں کے ساتھ وشیشن لگائے بنا پرماتما کے سمپورن سوروپ کا بودھ نہیں ہوتا ایشوریہ وان ہونے سے پرماتما کا نام ایشور ہے۔ مگر اس نام سے ایشور کے سروگیہ سروشکتیمان اور پورن آنند سوروپ آدی ناموں کی سدھی

نہیں ہوتی۔ ایشور نام راجوں - مہاراجوں کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ پرماتما
کہنے سے سب سے بڑا آتما۔ اس ارتھ کا بودھ ہوتا ہے نہ کہ سروگیان
سرب شکتی وغیرہ گنوں کا۔ سروگیہ کہنے سے ایشور سرب گیانی ہے۔ سرب
شکتیمان کہنے سے وہ سرب شکتیمان ہے۔ انہیں گنوں کا بودھ ہوتا ہے۔
باقی گنوں کا نہیں۔ جس طرح پنڈت لوگ ایشور اور پرماتما وغیرہ لفظوں کے ساتھ
اننت گیان، اننت شکتی اور آنند وغیرہ انیک وشیشن لگا کر ہی اپنے بھاؤ کو پرکاشت کرتے ہیں۔ جیسے
خدا یا گاڈ۔ سرو شکتیمان۔ ادناشی۔ سروگیہ۔ سرو ویاپک اور پرمانند ہے۔ یہ کہا
جاتا ہے۔ ویسے ओ३म् کے ساتھ سرب شکتیمان وغیرہ وشیشن جوڑنے کی
ضرورت نہیں ہے۔ اوم کہنا ہی بھگت کے لئے کافی ہے۔ کیونکہ بیج
میں درخت کی طرح سب وشیشن اس میں سمائے ہوتے ہیں

۴- اوم کی خوبیاں

مہاتما لوگ کہتے ہیں۔ کہ جیسے अ ورن میں دیگر سب ورن اور شبدوں
کا سارا گیان شامل ہے۔ اسی طرح अ ایشور میں سمپورن گیان ہے۔ अ
(پرماتما) سروگیہ۔ سرب ویاپی ہے۔ अ + उ + म् سے ओ३म्
کا پرکاش ہوتا ہے۔ جیسے دھرتی کے مدھیہ میں مدھیہ کا پورن پرتی ندھی उ
ورن ہے۔ ویسے ہی سرشٹی کے مدھیہ میں بھی اس کا آدھار اور پالن پوشن
کرتا उ (پرماتما) ہے۔ جیسے دھرتی کی پورنتا سے سماپتی म ورن میں
ہے۔ ایسے ہی سرشٹی کا انت سرشٹی کا لے "म" (پرماتما) میں ہی ہے۔
خلاصہ یہ کہ شروع میں اوم ہے۔ درمیان میں اوم ہے۔ اور آخر میں بھی
اوم ہے۔ اوم سے رچنا (پیدائش) اوم سے پالنا (پرورش) اور اوم

ہی سے لے (فنا) ہوتی ہے۔

جیسے "अ" سب ورنوں میں رما ہوا ہے۔ ارتھات دیگر سب ورنوں کے اُچارن کا آدھار آشرے اور جیون ہے۔ وہ خود آزاد ہے اور دوسرے سب ورن پر آدھین ہیں یا अ کے آدھین (تابع) ہیں۔ ایسے ہی ओ (اوم) سرب انتریامی ہے۔ سب میں رما ہوا ہے۔ اور آزاد ہے۔ دوسرے سارے کے سارے پدارتھ اس کے نزدیک ایسے ہی ہیں جیسے अ ورن کے نزدیک باقی سارے ورن۔ اس لئے ओ३म् سب پدارتھوں کا آدھار آشرے اور جیون ہے۔ باقی سب ہستیاں پرادھین ہیں۔ سب کا انتر آتما ओम् ہے۔

سب ورنوں میں अ ورن کی طرح ओ३म سب پدارتھوں میں ویاپک ہے۔ سب سے مہان ہے۔ جو وستو پورن اور مہان ہو۔ وہی آنند سے ہو سکتی ہے۔ اسلئے ओम् آنند سوروپ ہے۔

"ओम्" کے سوا پرماتما وید کے سارے ناموں کے ایک بچن (واحد) دو بچن اور بہو وچن (جمع) ہوتے ہیں۔ دوسری زبانوں میں بھی ایشور سمبندھی ناموں میں ایسی تبدیلی ہوتی ہے۔ مگر ओम ادیہ (ناش رہت) ہے۔ ارتھات ہمیشہ ایک رس رہتا ہے۔ اس کا ایک ہی بچن رہتا ہے۔ کیونکہ اوم ایک ہی ہے۔ کسی بات کے سویکار کرنے کے ارتھ میں بھی اوم آتا ہے۔ سنگیت میں اوم سب جگہ پایا جاتا ہے۔ وید کے آدی اور انت میں اوم ہے۔ ودوانوں کا مت ہے۔ کہ اوم سب دھرموں میں کسی نہ کسی شکل میں پایا جاتا ہے۔

۵۔ اوم سمر (اوم کا سمرن کر)

جس وید سے سارے گیان کا جنم ہوا ہے - اور جو سارے دھرموں کا سرچشمہ ہے - اُس وید میں کسی ایشور کے نام کے سمرن کی آگیا ہے. تو وہ "اوم" ہی ہے.. "اوم کرتو سمر" ہے. کرم شیل پُرش! تو اوم کا سمرن کر - "اوم کھم برہم" = اوم ہی نراکار سروتر پری پورن برہم ہے - ویدک گرنتھوں میں بار بار "اوم" کا گاین کیا گیا ہے - اور جن مہا بھاگ بھگتوں کو اُپنشد روپی برہم مندر میں داخل ہونے کا سوبھاگیہ پراپت ہوا ہے وہ کھلے دل سے کہیں گے - کہ سب اُپنشدیں اوم ہی کا یش گاتی ہیں.
اور ॐ اکشر ہی کی اُپاسنا بتاتی ہیں

۶- سنتوں کی نگاہ میں ॐ کی مہما

براہمن گرنتھوں سے لے کر پُرانوں تک سارے سنسکرت لٹریچر میں جتنے مہاتماؤں کا ذکر آیا ہے - وہ سب اوم ہی کے اُپاسک تھے - منو مہاراج اس اوم کو تینوں ویدوں کا سار کہتے ہیں - اور اسی کو پر برہم کہتے ہیں. اس کے آگے بھگوان منو کہتے ہیں - کہ اس میں کچھ شک نہیں - کہ محض اوم کے جپ سے ہی براہمن سدھ ہو جاتا ہے - برہما سے جیمنی تک سب رشی منی اوم ہی کے اُپاسک تھے - رامائن میں بھی ذکر آتا ہے - کہ سدھ آشرم کو جاتے ہوئے گنگا کے کنارے پر پراتہ کال پرم کرم یوگی منگل نام شری رام نے اپنے چھوٹے بھائی لکشمن سمیت سنان وغیرہ کر کے "جپیشٹو پرمم جپم" ارتھات گایتری سمیت اوم کے پرم جپ کو جپا - ایسے ہی مہا بھارت میں بھی ذکر ہے کہ جس دن یدھشٹر شری کرشن مہاراج کو ساتھ لے کر بھیشم جی کے پاس گئے [illegible] پوچھنے کی آگیا

لے کر شام کے وقت ہستناپور لوٹ آئے۔ شری کرشن راجہ یدھشٹر سے الگ ہوکر اپنی خوابگاہ میں داخل ہوئے۔ نردوش نیند لیتے ہوئے جب چار گھڑی رات باقی رہی۔ مہاراج اٹھ کر بیٹھ گئے۔ اور شری کرشن دیو نے اُس وقت سناتن برہم شکتی کا بہت دیر تک دھیان کیا۔

شری کرشن نے اوم کو "ایک اکشرم پرم برہم" کہا ہے۔ اور گیتا میں یہ بھی بتایا ہے۔ کہ "ویدیتم پوترم اونکار" پوتر اونکار ہی جاننے یوگیہ ہے۔ گیتا کے پاٹھ سے یہ بات یقینی طور پر معلوم ہوتی ہے۔ کہ شری کرشن مہاراج کے زمانہ میں برہم گیانی اور سارے ویدک دھرمی لوگ ہر ایک شبھ کرم کے شروع میں "اوم تت ست" کا پاٹھ کرتے تھے چنانچہ شری کرشن جی نے گیتا ۱۷ — ۲۳ میں کہا ہے،

"اوم تت ست" یہ تین برہم کے نام ہیں۔ اس لئے برہم وادیوں کے یگیہ دان اور تپ وغیرہ شاستروکت کرم سدا ओ३म् اوچارن کر کے ہی کئے جاتے ہیں۔ دھیان میں ماہر بودھ بھکشو بھی ایک اکشر ओम ہی میں اپنے آپ کو لین کرتے ہیں۔ شری شنکر آچاریہ آدی آچاریہ اس کو پرتیک مان کر اُپاسنا کرنا بتلاتے ہیں۔ اسی طرح درمیانی زمانہ کے سنت لوگ کبیر۔ دادو۔ چیتن۔ تیرنداس۔ شری نانک جی وغیرہ بھی سیدھے یا پرکار آنتر سے ओ३म् کے ہی بھگت تھے۔ شری سوامی دیانند جی نیم سے نت بڑی دیر تک ओ३म् کے دھیان میں مگن رہا کرتے تھے۔ مہاراج نے سنیاسیوں میں اوم کے جپ کرنے کا بڑا پرچار کیا۔ اس وقت سینکڑوں سادھو سنیاسی۔ صوفی فقیر اور سداچاری گرہستی اپنے من میں اوم نام کی مالا جپتے ہیں۔ اور پرم آنند کی پراپتی کا سب سے اُتم سادھن

اس شبد کو مانتے ہیں۔

۷- اوم - سوہم

بہت سے مہاتما لوگ اوم- سوہم کا شواس (سانس اندر لینا) پرشواس (سانس باہر نکالنا) کے ساتھ جپ کرتے ہیں۔ بہتوں کو صرف سوہم کا جپ کرتے بھی دیکھا ہے۔ گورکش پدھتی۔ ہٹھ یوگ پردیپکا وغیرہ یوگ کے گرنتھوں میں اور چرنداس وغیرہ مہاتماؤں کی بانیوں میں "सोऽहं" (سوہنگ) جاپ کا ودھان بھی کیا گیا ہے۔ وگیان ودیا کے بھیدوں کو جاننے والے مہاتما لوگ "ओम" کو "सोहम" ہی بتلاتے ہیں۔ شواس پرشواس کے ساتھ جپ کرتے وقت آسانی ہو۔ یہ سوچ کر درمیانی زمانہ کے سنتوں نے ओम کے ساتھ स اور ह یہ دو اکھشر جوڑ دئے ہیں۔ اندر کو سانس کھینچو تو सो کی لمبی دھنی پرتیت ہوگی۔ اور ناک سے آہستہ آہستہ سانس باہر چھوڑتے جائیں۔ تو हम کی گونج معلوم ہوگی اس سلسلے کو اور سوبھاوک کرم کو سوچ کر مہاتماؤں نے ओम میں स اور ह ملائے ہیں۔ اسی स اور ह کے حذف کر دینے سے باقی ओम ہی رہ جائے گا۔ جس کا اُچارن نہایت آسان اور کومل ہے۔

۸- جات کرم سنسکار اور اوم

سنسکار پدھتی کے مطابق جب بالک کا جنم ہو۔ تبھی اس کا پتا سونے کی سلائی کو گھی اور شہد لگا کر سنے جیسے بچے کی زبان پر نرم ہاتھ سے ओम لکھے۔ اسی وقت اس کے کان میں ویدوسی تو وید ہے۔ یہ

شبد ہے۔
جنمتے ہی بالک کی زبان پر اوم لکھ کر ویدک پتا اپنی سنتان کو اس بھاؤ سے پربھاوت کرتا ہے۔ کہ میرے چت کے چاند! تیری زبان پر پہلے پہل بولے جانے والا شبد ओम् ہے۔ تیری زبان پر سدا رہنے لایق کوئی نام اگر ہے تو وہ اوم ہی ہے۔
پتر اور پتری کی زبان پر سب سے پہلے ओ३म् لکھنے کا یہ بھی مطلب سمجھنا چاہیئے۔ کہ بچے کو سب سے پہلے اوم شبد ہی سکھانا چاہیئے۔ ایسا کرنا ایک تو سنتان پر سنسکار ڈالنا ہے۔ دوسرے اوم بہت ہی کومل ہونے سے بچے کے لئے اُچارن کرنا بہت آسان ہے۔ اہ او۔ تو ہر ایک بچہ پکارتا ہے۔ صرف ہونٹ بند کرنا ہی باقی رہتا ہے۔ اور وہ بھی بچے کے لیئے کوئی مشکل کام نہیں۔ ان ماں باپ کو اپنا سوبھاگیہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ جن کی سنتان بچپن ہی سے آستک بھاؤ کے سنسکار کے رنگ میں رنگی جائے۔ وہ سنتان بھی خوش قسمت ہے۔ جس کو موروثی جائیداد کی طرح ایشور کی بھگتی۔ ایشور کا نام۔ ماتا پتا سے پراپت ہوا ہے۔ ماتا پتا کی طرف سے اس سے بڑھ کر سنتان کو دینے لایق چیز کوئی نہیں۔ اور یہ پتری پتر کا بڑا حصہ ہے۔ جسے سنتان نے زندگی بھر یاد رکھنا ہے۔

۸۔ انت کال میں اوم کا سمرن

" اوم کرتو سمر" وید آگیا دیتا ہے۔ کہ " ہے منش! " تیرا آتما نکل جانے پر یہ جسم انت میں بھسم ہو جائے گا۔ اس لئے اوم کا سمرن کر

گیتا میں شری کرشن نے کہا ہے۔ کہ جو آدمی انت کال میں بھی اوم کا سمرن کرتا ہے۔ وہ پرم گتی کو پا لیتا ہے۔ مہابھارت میں لکھا ہے۔ کہ جب درونا چاریہ پر دھرشٹ دیومن نے زبردست وار کیا۔ تو آچاریہ سنبھل نہ سکے۔ جسم رُوپی پنجرے سے ان کے پران پکھیرو اُڑنے لگے۔ اسی وقت میدان جنگ میں اس گیانی براہمن نے اوم کا دھیان لگانا شروع کیا۔ اور آخرکار فانی جسم کو چھوڑ کر اُن کا آتما اوم کی سیڑھی سے سورگ میں پہنچ گیا۔

جس آدمی کا انت کال سُدھر گیا۔ اُس کا سب کچھ سُدھر گیا۔ مہاتماں کے وچار میں جس کی بُدھی انت میں بھی ओम में لگ جاتی۔ اس کا ناش نہیں ہوتا۔ مگر موہ مایا میں پھنسے ہوئے آدمی کے لئے انت سمیہ میں اپنے آپ کو سمبھالنا کوئی آسان بات نہیں ہے۔ انت کال سُدھارنا سنتان کا کام ہے۔ پتروں کے لئے انت سمے میں سنتان کا ہی سہارا ہے۔ سورگ کا دوار ہے۔ جیسے ڈوبتے ہوئے آدمیوں کا آپ ہی آپ کنارے پر آجانا بڑا مشکل ہے۔ ایسے ہی موت کے وقت موہ مایا کے ساگر میں ڈوبے ہوئے انسان کا دھرم دھرتی پر آلگنا بہت مشکل ہے۔ موت اور موہ ساگر میں ڈوبتے ہوئے کو بچانے والا کوئی اور ہی چاہیئے

پتری رِن اُتارنا نیک سنتان کا فرض منصبی ہے۔ اس کو اُتارنے کے بھی کئی مارگ ہیں۔ سنتان کو سیوگیہ بنانا۔ گرہست دھرم کا پالن کرنا۔ کُل دھرموں کا نبھانا وغیرہ سب کام پتری رِن اُتارنے کے چھوٹے چھوٹے حصے ہیں۔ مگر سب سے بڑا سب سے اُتم سادھن پتروں کو (انت کال میں بھگوان کا نام سمرن کرانا ہے انہیں آتم چنتن کرانا ہے

سنتان کے پیدا ہوتے ہی ماں پتروں نے جو اوم نام کا دان کیا تھا۔ سو اُن کے سدا کے لئے پرستھان کرتے وقت (انت کال میں) یہ اوم نام بار بار اُن کو زبان پر لانا چاہیئے۔ اور انہیں یاد کرانا چاہیئے۔ سنت لوگ سارے سنسار کو اوم روپ ہی سمجھتے ہیں۔

۱۰- اوم سمر (اوم کا سمرن کرو)

جس نام کا کوئی جپ کرتا ہے۔ اس میں اس کا پریم ضرور ہوتا ہے اور جس کا زبردست پریم کسی کے ہردے میں ہوتا ہے۔ اس کے چت میں پریم کی چنتون سدا بنی رہتی ہے۔ چنتن شبد کا ہوتا ہے۔ اور شبد نام ہے۔ اس لئے چنتن کرنے کا ارتھ مانس جپ ہے۔ اگر بانی کے ساتھ من بھی ہے۔ تو بانی کا جپ بُرا نہیں ہے۔ اچھا ہے۔ مگر پھر بھی واچک جپ کی نسبت بھگوان منو کی آگیا انوسار بنا ہونٹ ہلائے جو جپ کیا جاتا ہے۔ وہ اُپانشو جپ ہے۔ اور سو گنا زیادہ پھل دینے والا ہے۔ مانس جپ کا مہتو ہزار گنا زیادہ ہے۔ مانس جپ میں جتنی جلدی من رُکتا ہے۔ اتنا واچک اور اُپانشو میں نہیں رُکتا۔

بھگوان ویاس دیو جی کہتے ہیں۔ کہ اوم کا جپ کرتے ہوئے اور اوم کے ارتھ کا چنتن کرتے ہوئے یوگی کا چت ایکاگر ہو جاتا ہے۔ جپ سے چنتن کرے۔ اور چنتن (دھیان) کے بعد پھر جپ کرے۔ جپ اور دھیان کی سدھی سے پرماتما کا پرکاش ہوتا ہے۔

۱۱- سہج ابھیاس

شواس پرشواس کے ساتھ بنا سانس میں توجہ لگائے۔ اوم کا

جپ چنتن اور دھیان سہج ابھیاس ہے۔ اس کا ابھیاس کرنا بچے بوڑھے۔ کمزور اور طاقتور سب نرناری کے لئے سہج ہے۔ آسان ہے۔ دوسرے ابھیاسوں میں بہت سی مشکلات ہیں۔ آٹھ پہر۔ چوبیس گھنٹے سنسار کے کام دھندوں میں پھنسے ہوئے استری پرشوں۔ بڑھاپے کے بوجھ سے دبے ہوئے لوگوں۔ کمزور۔ ناتواں۔ دین ہین جسم والے آدمیوں۔ خوفناک بیماری کے دکھ سے دکھی پرانیوں اور بری صحبت۔ برے سنسکار اور وشے واسنا سے سدا چلائیمان چت والے گرہستیوں سے کٹھن یوگ کے سادھن سدھ ہونے بہت مشکل ہیں۔ مگر اس کا سمجھنا سب کے لئے آسان ہے۔ اس سے سنسار سمندر میں جپ یوگ کا جہاز ایک ایسا جہاز ہے۔ کہ جس میں بیٹھ کر راجہ رنک۔ مورکھ۔ پنڈت۔ لولا۔ لنگڑا۔ گونگا۔ بہرہ۔ کمزور۔ دکھیا اور بوڑھا بچہ سبھی پار جا سکتے ہیں۔ اس سادھن کے سبھی ادھکاری ہیں اس سادھن کے سادھنے سے باقی سارے سادھن آپ سے آپ سدھ ہونے لگ جاتے ہیں۔ سارے گن سمپورن کلیان اور سب کامیابیاں اس کے ابھیاس میں اس طرح داخل ہونے لگ جاتی ہیں۔ جیسے مہا ساگر میں ندیاں۔

وِدھی

پرنو (اوم) کے اُپاسک کو چاہیئے۔ کہ پراتہ کال نیند سے جاگتے ہی ہردے کھشیتر میں کوئی وچار پیدا ہونے سے پہلے اوم کا جپ کرنے لگ جائے۔ اس کے بعد ضروری کاموں سے فارغ ہو کر سندھیا کے وقت بھی پرنو کا جپ کرے۔ ہر روز نیم پوروک دو گھڑی تک پوتر پرنو کا جپ کرنے والے ابھیاسی کو

پربھو پریم کا پربھاو خود بخود معلوم ہونے لگیگا۔ اوم کے جپ کا سب سے اوتم وقت آدھی رات۔ بن ستھان اور پراتہ کال ہے۔ مگر پریم میں وقت کا لحاظ اور نیم نہیں رہتا۔ اس لئے چلتے پھرتے۔ اُٹھتے بیٹھتے جب ہو فرصت لگے۔ اپنے من کے تیر کو پربھو کے لکش (نشانہ) میں کھینچ کھینچ کر لگاتے رہنا چاہیئے چارپائی پر پڑے پڑے جب تک نیند نہ آوے۔ اوم کا دھیان کرتے رہنا بڑا ہی اچھا ہے۔ ایک تو اس سے جلدی نیند آجاتی ہے دوسرے خواب یا بُرے خواب کم آتے ہیں۔ تیسرے سب سے بڑا لابھ یہ ہے کہ ابھیاسی جب تک سوتا رہے گا۔ تب تک پوتر اوم کے سنسکار اس کے دماغ میں۔ اس کے انتہ کرن میں اس کے انتر آتما subjective mind میں بھرتے رہیں گے۔ جس سے ساری کایا بھگتی مئی ہو جاتی ہے۔ سارے کھوٹے سنسکار مٹ جاتے ہیں یہاں تک کہ اس سادھن کے سدّھ ہونے پر پتا کوشش کے اوم کا جپ اپنے آپ ہی ہوتا رہتا ہے۔ اور شریر یوگ سے بن جاتا ہے۔

۱۲۔ پربھو کا بار بار جپ

جو لفظ بار بار کہے جاتے ہیں۔ وہ سمرن شکتی (حافظہ) کے انگ بن جاتے ہیں۔ جتنی زیادہ لگن سے کوئی لفظ بار بار یاد کیا جاوے۔ اس کا اتنا ہی زبردست پربھاو حافظہ پر پڑے گا۔ راگ ودیا سیکھنے والے لوگ چلتے پھرتے کام کرتے۔ راگ کے سُروں کو ہی الاپتے رہتے

رہیں۔ انسان کی چت ورتیاں کنوئیں کے پانی کی طرح ہیں۔ کنوئیں میں رہتے پانی کی کوئی شکل نہیں۔ وہ سم ہے۔ اور ایک ہی سواد والا ہے مگر جوں ہی رہٹ کی ٹنڈولا کے ذریعے کھیتوں کی تکون چوکون وغیرہ کیاریوں میں پڑتا ہے۔ تو فوراً ویسی ہی شکل کا ہو جاتا ہے۔ مرچ نیم۔ نیبو۔ جامن۔ آم۔ سنگترہ وغیرہ درختوں کی جڑوں میں جاکر اپنا سواد بھی بدل ڈالتا ہے۔ چت ندتیاں بھی جیسے ارتھوں والے شبدوں میں ڈھلتی ہیں۔ ویسے ہی ان کے آکار بن جاتے ہیں۔ اور اُن شبدوں کے ارتھوں کے بھاوؤں اور پربھاو سے بالکل پربھاوت ہو جاتی ہیں جس رس رنگ کے شبد کوئی گائے گا۔ وہی رس رنگ اس کی چت چادر پر ضرور ہی چڑھ جائے گا۔ اس لئے سمجھنا چاہیئے کہ جو بھگت جن پُورے پریم اور زبردست بھاونا سے بھگوان کے نام پرلو (اوم) کا سمرن کرتے رہتے ہیں۔ وقت پاکر ان کی ورتیاں پرلو آکار ہو جاتی ہیں۔ ان کی سمرتی میں نہ اُترنے والا پرلو کا رنگ اور اُن کے من میں پھیکا نہ ہونے والا پرلو کا رس لبس ہو جاتا ہے۔

دوہے

نوسٹ سمرے سربھی جیوں یتوں سمرو بھگوان
رپھاری جیون کلش کا کرو اوم کا دھیان (۱)
ستی ریہ سنتاپنی۔ سمرے پتی من لائے
اوم نام سمرو سدا۔ سنشے سکل مٹائے

---

(۱) بچھڑا (۲) گائے (۳) گھڑا (۴) بچا کی جدائی میں فکر

سُکھ کا کیتن جن کو بسے ۔ رنگ[1] بھجے جیون دام
سدا پریم سے سمریئے اوم ایش کا نام
بِینا بِین جل سے یتھا ۔ جل ہی میں من دے[2]
ایک بھاونا سے تتھا اوم نام بھج لے
آتم[3] سُدھرے اور شُدھی جیوں بندھوا[4] نِستار[5]
اوم نام تینوں سمریئے تین لوک کا سار
من مندر میں جگمگے اوم نام جب جوت
اگھ[6] تم کا تب ناش ہو بہے سُکھوں کا سروت
رِشی[7] ہے ۔ تینوں وید کا اوم نام ابھیرام[9]
بھاؤ بھگتی سے جو بھجے ہووے پُورن کام

۱۳ - پرماتما اندر سے پرکاش ہوتا ہے

مانا کہ پانی پانی کہنے سے پیاس نہیں بجھتی - اور صرف روٹی روٹی کہنے سے بھوک نہیں مٹتی - اور آگ آگ کہنے سے منہ نہیں جلتا مگر اس بات سے کس ودھیان کو انکار ہے - کہ پانی پانی وغیرہ لفظوں کو کوئی تبھی پکارتا ہے - جب ان چیزوں کے لئے اس کے من میں زبردست مانگ رہتی ہے - کوئی بھی وچار سے دیکھے - تو اُسے معلوم ہوگا - کہ جگت میں جاتیوں کی دُنیوی ترقی کے میٹھے پھل اس زبردست مانگ ہی کی بیل سے لگے ہیں - اس مانگ (چاہ) میں

---

[1] غریب [2] مچھلی [3] بیمار [4] قیدی [5] رہائی [6] پاپ رُوپی اندھیرا [7] سرچشمہ [8] سار - لب لباب [9] پیارا

ساری ترقی نواس کرتی ہے۔ اور اس منورتھ رُوپی مانگ کی پریرنا سے
انسان اس کی پراپتی کے لئے کوشش کرتا ہے۔

جو بھگت پرماتم دیو کے پرم پوتر ओ३म नाम میں بار بار اپنے من کو
لگاتے ہیں۔ وہ پرماتم دیو کی پراپتی کی اپنی لگن کا اظہار کرتے ہیں۔ بار
بار نام کے پاٹھ سے بھگت کے چت میں سمائی ہوئی اننت چیتن کی چاہ پرگٹ ہوتی ہے

پرماتما سوکھشم سے بھی سوکھشم ہے۔ سب کے اندر بھرپور ہے۔ اس
لئے وویک۔ ویراگیہ۔ گیان اور بھگتی وغیرہ سادھنوں سے ہی اس کی پراپتی ہوتی
ہے۔ یہ سب شاستروں کا مانا ہوا سدھانت ہے۔ مندرجہ بالا وویک وغیرہ
اندرونی سادھن ہیں۔ یہ سادھن بھگت کے اپنے آتما کا پرکاش
ہیں۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ سب کا انتر آتما۔ پرماتما بھگت کے آتم مندر میں
براجمان ہے۔ اس کی پراپتی کے لئے صرف پریم رُوپی تیل سے بھرا
ہوا گیان کا روشن چراغ چاہئے۔ ورنہ کستوری رُوپی ہرن بھٹکتا ہوا بھوکا پیاسا
ہی بھوکا رہ جاتا ہے، کیونکہ اس کا بھوجن اس سے دور ہے
مگر بھگت لوگ تو جس چت میں اس کا چنتن کرتے ہیں۔ وہی ان کا آتما کا بھوجن
ہے۔ اور جس رسنا سے سارے رسوں کے سار اتم نام کو جپتے ہیں
اسی رسنا میں۔ اسی نام میں۔ پرم ترپتی کارک امرت رس موجود ہے
اس امرت رس کو انوبھو کرنے کے لئے۔

ابھیاس کی ضرورت

ہے۔ اور مانس اور واچک جپ کا نام ہی یہاں ابھیاس ہے
جیسے اپنے آپ کو بھولے ہوئے شیر کو اپنی اصلیت کا علم

(گیان) آتم سمرن سے ممکن ہے۔ اور آتما کو آتم بودھ آتم چنتن سے اپنے اندر ہوتا ہے۔ ایسے ہی اپنے انتر آتما میں دیا یک پرمیشور دیو کا گیان۔ اس کے سچدانند وغیرہ گنوں والے اوم نام کے بار بار سمرن ابھیاس سے اپنی آتما میں ہی ممکن ہے۔

۴۔ تنمے منہ شو سنکلپم استو

اس بات کو سبھی لوگ جانتے ہیں۔ کہ برے وچاروں کے پیدا ہونے پر انسان کا من میلا ہو جاتا ہے اور اچھے وچاروں کے پیدا ہونے سے انسان کا من نرملتا اور پوترتا پراپت کر لیتا ہے کبھی دُشٹ نرناری کے سمرن سے چت ساگر میں پاپ کی ترنگ کا پیدا ہونا بہت ہی ممکن ہے۔ ایسے ہی کسی سنت سجن۔ بھگوت بھگت مہاتما کے دھیان سے اپنے اندر شبھ بھاوناؤں کی لہروں کا اُٹھنا بھی قدرتی ہی ہے۔ سرب گن سمپان (یعنی صفت موصوف) پوتر اوم نام کی مانند شدھ اور نرمل دوسرا کوئی وچار سنکلپ بھاو اور چنتن نہیں ہے۔ انتہ کرن کی سمپورن ورتیوں میں سب سے اُتم ورتی پرم پوتر ورتی بھگتی ورتی ہے۔ پرم پوتر پرماتم دیو ہے۔ اس لئے پوتر اوم کے چنتن ماتر سے انسان کے من میں پوترتا کی دھارا بہنے لگتی ہے۔ من کی ملینتا (ناپاکی) دُھل دُھل کر دُور ہونے لگتی ہے۔ اوم نام کا پربھاو سب سے بڑھ کر ہے۔

ہیضہ وغیرہ وبائی مہلک بیماریوں میں عوام الناس کو وَید لوگ یہ نصیحت دیا کرتے ہیں۔ کہ اس بیماری کا دھیان اور چنتن نہیں کرنا چاہئے۔ اس کے

دھیان سے پرنتو کمزند ہونے لگتا ہے۔ اس کی رُچی بیماری کی طرف جھک جاتی ہے۔ اور آخر انسان بیماری کے پنجے میں پھنس جاتا ہے۔ ماہر معالجوں کا یہی وچار ہے۔ کہ روگوں کا بیج روگوں کے دھیان میں ہے۔ جب بیماری کے دھیان کا اتنا اثر ہے۔ کہ اس کا دیر تک دھیان کرتے رہنے سے بیماری سے دیہہ کا سروناش تک ہو سکتا ہے۔ تو کیا کوئی بھی ایسا وشواسی ہوگا۔ جو یہ مانتا ہو۔ کہ اوم کے چنتن اور اوم نام کے دھیان کا پربھاو ہماری کایا ہمارے انتہ کرن اور آتما پر کچھ بھی نہیں پڑتا ہے اور یہ دھیان گیا روگ کے دھیان سے بھی گیا گذرا ہے؟ اوہ! جو اوم سب کا انتر آتما ہے۔ اس کے چنتن اور دھیان کے پربھاو کی مانند کس چیز کا پربھاو ہو سکتا ہے؟

ओम سب سچائیوں کا مخزن۔ پرم پوترتا کا بھنڈار اور سب شبھ سنسکاروں کا مرکز ہے۔ اس لئے جو پوترتا جو شدھتا جو شبھ (کلیان) اوم کے گان۔ اوم کے جپ۔ اوم کے چنتن۔ اوم کی آرادھنا اور اوم کے دھیان سے پربھو پریمی کو پراپت ہوتا ہے۔ وہ بے مثال ہے۔ بیان سے باہر ہے۔ صرف ابھیاسی لوگ ہی اسے جان سکتے ہیں۔

۱۴۔ اوم کی اُپاسنا کا پھل

تمام آدرشیہ (دکھائی نہ دینے والے) اموُرت (شکل رہت) پدارتھوں کا گیان شبد کے ذریعے ہی ہوتا ہے۔ اس لئے اوم نام کا سمرن ایشور کے گیان کی پراپتی کا ایک ماتر سادھن ہے۔ یہ سمرن شبھ (کلیان) اور پوترتا پردان کرتا ہے۔ اس اوم جپ رُوپی گنگا میں سنان کرنے سے من کے سارے مل دُھل جاتے ہیں۔ پھر جیون میں کوئی کتنا ہی پاپی کیوں

سن رہا ہو۔ مگر اوم کے متواتر جپ سے پوتر ہو جائے گا۔ اوم کے دھیان سے انتر آتما کا اگیان نشٹ ہو کر سارے دکھوں کا ناش ہو جائے گا۔ شویتا شویتر اُپنشد میں کہا ہے۔ کہ اپنے ہردے کو ارنی لکڑی بنا کر اوم کو دوسری ارنی بنا دے۔ ان دونو کو بار بار رگڑنے (ہردے میں نام جپنے) سے پرماتم دیو کے درشن ہوتے ہیں

اس نام کے ابھیاسی کی آنکھیں پلاش کے پتے کی طرح بڑی بڑی اور کھلی ہوئی دکھائی دینگی۔ ان میں پریم بھرا ہوا ہوگا۔ اوم کے بھگت کا مکھ شگفتہ کنول کی طرح سندر، شانت مئے اور تیج مئے ہوگا۔ اوم کے اُپاسک کی بانی مدھو برسانے والی اور کشش کرنے والی ہوگی۔ اور اوم کا آشرہ جس نے پکڑا ہے۔ اس کا ہردہ پرسنتا سے بھرپور ہوگا۔

جیسے چمبک سے مل کر لوہا بھی چمبک (مقناطیس) ہو جاتا ہے ایسے ہی اوم کی اُپاسنا سے اُپاسک پرماتم دیو کے دِویہ گنوں کو دھارن کرکے پرم آنند کو پراپت کر لیتا ہے۔

بھجن

اوم —— اوم —— اوم

(۱) اوم پریم ہو بھگت میں جیسے چاند چکور
ایک تار دیکھے اُسے کرے سانیگ کو بھور (۱)

(۲) ناچے سُن کے میگھ کا جیسے ناد مٹیور ہو
سارے تن میں اوم سے بڑھے پریم کا پور (۲)

(۳) ایکاگر ہو ۔۔۔ چمک کر ۔۔۔

ستھا اوم کے دھیان میں ، کچھ جاپئے من لائے (۳)

(۴) سانس بانس پر گما گم کرے گاڑ دل . بیچ
اوم شبد نکھلا یا ندر کے من کرن آنکھیں ، میچ کان

(۵) تلا دھیان کی دھار لیے ۔ پلٹے پران اپان
شبد رتن تو لے تہاں ۔ چت ورتی کو تان (۵)

(۶) بہتی دھارا چت کی الٹ یہی پرتاپ
پرگٹ ترکٹی کنڈ میں ننو دامنی سنگھات (۶)

(۷) پتلی دھنو کو تان کر ۔ مار لیے نام کا تیر
درشن سندر جیوتی کا ہرے پاپ کی پیر (۷)

اوم کے جپ کے متعلق مختصر ہدایات

اوم کا جپ کرتے وقت مندرجہ ذیل ارتھوں پر وچار کرنا چاہیئے
کہ اوم شبد برہم واچک ہے ۔ برہم اکھنڈ ۔ شانت ۔ بودھ اور اچل شبد روپ
ہے ۔ اجر اور امر ہے ۔ سرو ویاپک اور نراکار گیان سوروپ ہے ۔ جیسے
سمندر میں لہریں پیدا ہوتی ہیں ۔ ویسے ہی اس برہم میں سرشٹی سے پہلے
سپھرنا ۔ روپ مایا شکتی کی اتپتی ہوتی ہے ۔ اس سپھرنا روپ مایا کی آدی
اتپتی میں अ کی گونج ہوتی ہے ۔ اور اس کے بیچ میں उ کی اتپتی اور
سپھرنا روپ مایا کی سماپتی پر म کی اتپتی ہوتی ہے ۔ اردھ ماترا اس
سپھرنا روپ مایا میں گیان دیتا ہے ۔ شبد اس میں شکتی ہے ۔ اس

طرح سب سرشٹی سے پہلے برہم سے ओ३म् کی اُتپتی ہوئی۔ اوم کی برہم سے اُتپتی ہے۔ اس لئے اوم شبد کا جپ اور سمرن کرنے سے جیو بہت جلدی برہم کے ساتھ مل جاتا ہے۔ جہاں تک سپھرنا رُوپ مایا کی لہر اٹھتی ہے۔ وہاں تک ہی وراٹ ارتھات برہمانڈ کی حد ہے برہم کی اس سپھرنا رُوپ مایا کو ہرنیہ گربھ کہتے ہیں۔ ہرنیہ گربھ اس کا نام اس لئے ہے۔ کہ سونے جیسا اس کا رنگ ہے۔ گربھ اس واسطے کہتے ہیں۔ کہ سُورج چاند۔ تارے۔ لوک لوکانتر چودہ بھون سب اس کی حد کے اندر ہیں۔ ارتھات اس کے گربھ میں موجود ہیں۔ اس لئے اس کا نام ہرنیہ گربھ ہے۔ اس سپھرنا رُوپ مایا کی حد تک [illegible] تینوں اکشر شبد رُوپ سے ویاپک ہیں۔ اردھ ماترا (بندو) اس میں گیان ستا بھی ویاپک ہے۔

اس سے پرگٹ ہوتا ہے۔ کہ اوم شبد کے اندر سارے برہمانڈ کا قیام ہے۔ جو آدمی شدھ چت ہو کر ओ३म् کا اُچارن اور دھیان کرے۔ اس کے دھیان میں سمپورن ہرنیہ گربھ آ جاتا ہے۔ اور برہمانڈ کے سب دیوتا اس میں آ جاتے ہیں۔ اس کے دھیان میں ہرنیہ گربھ اور برہمانڈ ایسے آتا ہے۔ جیسے پیپل کے بیج کے اندر پیپل کا درخت موجود ہوتا ہے۔ جب بیج کا پردہ پھٹتا ہے۔ تو سمپورن درخت پھل پتا سب دکھائی دیتے ہیں۔ ایسے ہی ॐ شبد کا ابھیاس کرنے سے جب میل کا (واسناؤں کا۔ گیان کا) پردہ پھٹے گا۔ تو سارا برہمانڈ اس میں دکھائی دیگا۔

جپ کرنے کا طریقہ

اوم کے جپ کے ابھیاسی کو چاہیئے کہ پراتہ کال تین چار بجے

اُٹھے ۔ اور حاجات ضروری سے فارغ ہو کر سنان کرے ۔ اور آسن پر بیٹھے ۔ دونو ہاتھ دونو گھٹنوں پر سیدھے یا اُلٹے رکھے ۔ جس سے جسم ہلے جُلے نہیں ۔ ریڑھ کی ہڈی ۔ سر اور گردن سب سیدھے رکھے ۔ تین ۔ چار یا چھ گھنٹے یا اس سے بھی زیادہ آرام سے آسن پر بیٹھے ۔ ایکانت ستھان ہو ۔ ایسے بیٹھ کر سوہ کے ساتھ ॐ کا اُچارن کرے ۔ جب ورتی (طبیعت) تھک جائے ۔ ہردے میں پرکاش روپ آتما کا دھیان کرے ۔ جو جو سنکلپ ہردے میں پیدا ہوں ۔ ان سنکلپوں کو ورشٹی کے دھیان میں دباتا جائے ۔ ایسا دھیان ہردے میں کرے ۔ کہ بار بار آنکھیں نہ ہلیں ۔ اگر آنکھیں کھولنے کی ضرورت پڑے ۔ تو ناک کے اگر بھاگ کو دیکھے ۔ جب نگاہ تھک جائے ۔ تو پھر ہردے میں دھیان کرے ۔ ایسے دھیان سے جب طبیعت اُکتا جائے ۔ تو پھر اوم کا اُچارن کرنا شروع کرے ۔ اسی طرح دھیان سے اُکتا جانے پر پھر اُچارن شروع کرے ۔ اور اُچارن سے تھک جانے پر دھیان کرنا شروع کرے اور کوئی سنکلپ اپنے ہردے میں نہ آنے دے ۔ جب جب کوئی سنکلپ من میں آوے ۔ اُسے فوراً نکال کر باہر کرے

ایسا کرتے کرتے کچھ مدت بعد ہردے کا کمل سیدھا ہو جاتا ہے جب کمل سیدھا ہو جاتا ہے ۔ تو ہردے میں انہد کی دھونی ہوتی ہے وہ دھونی کنڈلنی شکتی کو سیدھا کرتی ہوئی میرو ڈنڈ (ریڑھ کی ہڈی) سے بہتے ہوئے برہم رندھر کو جاتی ہے ۔ پران وایو بھی اس کے ساتھ چلنے لگتا ہے ۔ یہ پران وایو اور شبد برہم رندھر کو پہنچتا ہے ۔ اس وقت پران وایو کے چلنے سے سر کے تمام چھدر اندر ناڑیوں کے مارگ کھلنے لگتے ہیں ۔ اور ہر ایک ناڑی سے پران وایو سر کے راستے سے باہر نکلنے کی کوشش کرتا ہے ۔ اگر ناڑی میں کچھ کمزوری ہو ۔ تو پران وایو کے زور سے ناڑی پلٹ کر جاتی ہے

اند سر یا پٹھوں کے کسی حصے میں درد ہونے لگتی ہے۔ یا تو اس جگہ مالش کریں یا دبانے سے تھوڑی دیر میں درد مٹ جائے گی

اس کے بعد پھر ابھیاس کرنا شروع کرے۔ مسامات کھلنے کے وقت سر میں کبھی بار برتنوں کے ٹکرانے جیسی پڑے زور سے آواز آئیگی پھر آواز بادل کی گرج کی طرح کبھی بار آوے گی۔ اور سر میں نشہ اور غبار جیسا معلوم ہوگا۔ ایسا معلوم ہوگا۔ کہ سر کوئی اُوپر کی طرف اُٹھاتا ہے۔ جب تک مسامات نہ کھلیں۔ تب تک یہی حالت رہے گی۔ جب مسامات کھل جاوینگے۔ تو سر کے راستے سے پران وایو سب مساموں سے نکلتی معلوم ہوگی۔ اس وقت نشہ اور غبار سب شانت ہو جاوینگے۔ کسی قسم کی تکلیف نہ رہیگی۔ خوب زور سے شبد کا اُوچارن کرے۔ جو اپنے سارے جسم سے شبد کا پرواہ باہر نکلتا اس کو معلوم ہووے۔ پھر جسم کی سب ناڑیوں کے ہر ایک چھدر پر انہد شبد اور پران وایو نکلتی ہوئی معلوم ہوگی۔ اس وقت اس کا جسم شدھ ہو جاتا ہے۔ اور جسم کا سب بھاری پن جاتا رہیگا اور جسم ایسا شدھ اور ہلکا معلوم ہوگا۔ جیسے بھاپ کا تپلا۔ جیسے باہر کا آکاش شانت ہے۔ ویسے ہی اس کا ہردے آکاش بھی شانت ہو جاویگا۔ اس وقت کوئی سنکلپ اس میں نہیں اُٹھتا۔ بلکہ اس کا سنکلپ جسم کی حد کو چھوڑ کر باہر کے آکاش سے مل جاتا ہے۔ اور شدھ اکھنڈ گیان میں اس کی ورتی لین ہو جاتی ہے۔ جیسے جل کی بوند سمندر میں لے ہو جاتی ہے ویسے ہی من ساری چنچلتا اور غیریت کو چھوڑ کر گیان سوروپ برہم کے ساتھ مل جاتا ہے۔ آتما کا گیان ہی گیان پرکاش رُوپ ہوتا ہے۔ دیہہ اور جگت کا نربھاس ہوتا ہے۔

اس ابھیاس کو ہر ایک استری پُرش کر سکتا ہے ۔ خواہ کوئی ساری رات ابھیاس کرے ۔ یہ اس کی مرضی کی بات ہے ۔ کھٹائی تیل ۔ مرچ اور کوئی قابض اور گرم خشک چیز نہ کھاوے ۔ نتیہ بھوجن ادل بدل نہ کرے ۔ اس سے قبض کی شکایت ہو جاتی ہے ۔ نرم بھوجن اور دودھ گھی وغیرہ تر چیزیں استعمال کرے ۔ جس سے خشکی پیدا نہ ہو ۔ بیٹھنے کے واسطے خوب روئی کا گدا رکھے ۔ جس پر دیر تک بیٹھنے سے کشٹ نہ ہو ۔ جب سب مسامات کھل جائیں گے ۔ تو اس کے جسم سے درگندھ نہیں آئیگی ۔ ایک طرح کی سگندھ پیدا ہو جائیگی ۔ اس حالت میں سنان کرے ۔ یا نہ کرے ۔ یہ اس کی مرضی پر منحصر ہے ۔

جس وقت بایاں سُور چلے ۔ تب یوگی بائیاں قدم دھر کر آسن پہ بیٹھے ۔ سدھ آسن لگا کر دھیان میں بیٹھے ۔ ایڈا چلے ۔ پنگلا چلے ۔ جس وقت چلے سُوشمنا ۔ یوگی دھیان میں اچل رہے ۔ جب تک سوشمنا رہے تب تک یوگی کوئی آہار نہ کرے ۔ بھوک پیاس ۔ بادھا نہیں کریگی ۔ جب تک سوشمنا رہے ۔ اس وقت تک ایک سانس بھی یوگی عبث نہ گنواوے کیونکہ جس وقت سوشمنا چلتی ہے ۔ اس وقت کنڈلنی ناڑی پران وایو کو پیتی ہے ۔ ارتھات کنڈلنی شکتی سوشمنا میں پران وایو کا آہار کرتی ہے ۔ جس وقت کنڈلنی ناڑی سوشمنا کے دوار میں سب پران وایو کو پی جاویگی ۔ اس وقت یوگی کا کمبھک پرانایام ہو جاویگا ۔ آنے جانے کی شکتی پران وایو میں نہیں رہتی ۔ کنڈلنی شکتی سب پران وایو کو اندر ہی ہضم کر جاتی ہے جس وقت ایسا کمبھک ہو جاوے ۔ تب یوگی کمبھک میں آتم دھیان میں مگن رہے ایسے کمبھک میں پران وایو یوگی کے روم روم میں بھرپور ہوتی ہے ۔

جس وقت یوگی کا کمبھک سِدّھ ہو جائے۔ اس وقت پران والے بدوم دوم کو اپنے بل سے شکتی پردان کرتی ہے۔ جس وقت آٹھوں پہر یوگی کا کمبھک رہے۔ اس وقت یوگی کو آکاش گمن کی شکتی اپنے آپ پراپت ہو جاتی ہے۔ اس وقت جل کے اندر بیٹھ جاوے۔ جل بادھا نہیں دیگا۔ ایڑا سادھے۔ پنگلا سادھے۔ سوشمنا سادھے۔ کمبھک سادھے پھر سدھی پراپت ہوتی ہے۔ (یہ طریقہ صرف یوگیوں کے لئے ہے)

(۲) اوم کے جپ کی ودھی اور پھل

(۱) اگر بارہ [12] ہزار اوم کا روزانہ مانسک جپ کرے۔ اور بارہ مہینے تک لگاتار روزانہ بارہ [12] ہزار جپ کرتا ہے۔ اور جپ کے وقت کسی بات کا چنتن نہ کرے۔ تو انتہ کرن صاف ہو جاتا ہے۔ اس میں شک نہیں۔ مانسک جپ اُسے کہتے ہیں۔ جس میں گلا اور زبان نہ ہلے۔ من ہی من میں، جپ کرے۔ اس سے یہ بھی فائدہ ہے۔ کہ سمبندھیوں سے موہ ہٹ جاتا ہے۔ گھر چھوڑنے سے دکھ نہیں ہوتا۔ انتہ کرن میں جو موہ کی میل ہوتی ہے۔ وہ دُھل جاتی ہے۔ اس لئے اس کو گھر چھوڑنے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی۔ گھر بیٹھے ہی وہ موہ رہت ہو جاتا ہے۔ انت میں شریر تیاگنے کے وقت رشتہ داروں کی ممتا دکھائی نہیں ہوتی۔ جب بارہ مہینے کے جپ سے اتنا پھل ہوتا ہے۔ تو اس سے آگے جپ چھوڑنا نہیں چاہیئے۔ کیونکہ آگے اور بھی زیادہ پھل ملتے ہیں۔

اگر سادھک ہر روز ایک لاکھ اوم کا مالنک جپ کرے۔ دن رات میں پورا کرے۔ تب ایسے پانچ کروڑ جپ کرنے سے واک سدھی حاصل ہوتی ہے۔ ارتھات جو منہ سے بولے۔ وہی پورا ہو جاتا ہے۔ ایک سال اور پانچ ماہ میں پانچ کروڑ جپ پورا ہوتا ہے۔ جپ کرتا ہو۔ وہ ایکانت واس کرے۔ نرم بھوجن کرے۔ کھچڑی کھاوے یا مونگ کی دال اور روٹی کا بھوجن کرے۔ ساری عمر گھر چھوڑنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اس کو ہر ایک استری پرش گھر میں رہ کر کر سکتے ہیں۔ انتہ کرن شُدھ ہو جاتا ہے۔ تھوڑے اُدیش سے آتما کا ساکھشاتکار ہو جاتا ہے۔ انت سمے میں آتما کے ساتھ من کی پریتی ہو جاتی ہے۔ پران وایو سکھ سے جسم کا تعلق چھوڑ دیتا ہے۔ اس کو دیہہ تیاگنے کا کوئی دکھ نہیں ہوتا۔ من پر اوم شبد کے ابھیاس سے آتما کا رنگ چڑھ جاتا ہے۔ باقی سب رنگ جل کر اتر جاتے ہیں۔ دسویں دوار کا مارگ اسی ابھیاس سے کھل جاتا ہے کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ نہ دیہہ دھاری گورو کی ہی ضرورت ہے۔ کیونکہ نرنکار اوم ہی سب گوروؤں کا گورو ہے۔ صرف کھان پان میں پرہیز کرنا چاہیئے۔ اور شُدھ چت سے جپ کرنا چاہیئے۔ کسی آدمی یا دیوتا سے ویر نہ رکھے۔ سب سے پریتی پوروک بیوہار کرے۔ یم نیم کا پالن کرے۔ اس سے کام نروگھن ختم ہو جائے گا۔

اوم شم

مارتنڈ پستکالیہ لاہور کی دھارمک پستکیں

(کسی بھی تعلیمیافتہ سجن کو گیان کے اس انمول بھنڈار سے محروم نہ رہنا چاہئے)

قیمت ۲/ شریمد بھگوت گیتا المعروف سرل گیتا قیمت ۲/۱

ہری سمان وستو نہیں۔ پریم پنتھ سم پنتھ
سدگورو سم سجن نہیں گیتا سم نہیں گرنتھ

اردو زبان میں ابتک ایسی گیتا نہیں چھپی تھی۔ کہ جس سے اردو دان اصحاب گیتا سے پورا پورا لابھ اٹھا سکیں۔ اس کمی کو شریمان پرمارتھی جی ایڈیٹر رسالہ مارتنڈ نے سرل گیتا چھاپ کر دور کر دیا ہے۔ جس بھی ودوان نے اس گیتا کو پڑھا ہے۔ سچے دل سے اس کی تعریف کی ہے اور پرمارتھی جی کو آشیرباد دی ہے۔ اس میں پہلے سنسکرت کے شلوک۔ اس کے بعد وہی شلوک اردو الفاظ میں۔ اس کے بعد سلیس اردو ترجمہ۔ اس کے بعد وہ ہل میں اردو ترجمہ اور اس کے بعد تشریح۔ غرضیکہ ساری گیتا کا ترجمہ اس ڈھنگ سے کیا گیا ہے۔ کہ معمولی لیاقت کا آدمی بھی اس گیتا کی مدد سے گیتا کے اسرار نہانی اور رمز کی بات کو سمجھ سکتا ہے۔ اردو دان میں یہ سب سے اتم گرنتھ ہے۔ حجم ۲۶۸ صفحات کلاں۔ قیمت مجلد سنہری جلد ۲/

مہاراشٹر کے بال مہاتما سدھ یوگی شری گیانیشور جی مہاراج کرت گیتا کی لاثانی ٹیکا

۱/ شری گیانیشوری المعروف بھاورتھ دیپکا

کا نہایت سلیس اور آسان اردو ترجمہ شریمان پرمارتھی ایڈیٹر مارتنڈ نے کر کے اردو دان اصحاب کے لئے گیان مارگ کا راستہ صاف کر دیا ہے۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ گذشتہ سات آٹھ سو سال کے اندر اندر اس سے اچھی

مینجر مارتنڈ پستکالیہ۔ لاہور

ٹیکا شری مد بھگوت گیتا کی نہیں ہوئی۔ یہ پستک ہر ایک گیتا پریمی کے پستکالے کی زینت بننی چاہیئے۔ قیمت اردو صرف دو روپے

۳۔ شری گیانیشور چرتر

جن سدھ مہاتما کے مکھ اربند سے گیانیشوری جیسی انمول پستک نکلی ہے۔ ان بھگوان کے گیان اوتار گیانیشور مہاراج کا جیون چرتر کون سجن پڑھنا نہ چاہے گا؟ اس میں گیانیشور مہاراج سمیت چاروں بھائی بہن کا بڑا ہی ادبھت چرتر درج ہے۔ قیمت صرف چھ آنہ

۴۔ شری تلسی رامائن بال کانڈ

راجاؤں کے محلوں سے لے کر غریبوں کی جھونپڑیوں تک یکساں آدر پانے والے شری گوسوامی تلسی داس جی کرت انمول گرنتھ رام چرت مانس کا دوہوں اور چوپائیوں سمیت اردو ترجمہ معہ تشریح و نوٹوں کے مارتنڈ میں چھپنا شروع ہوا تھا۔ اس کا بال کانڈ مکمل ہو گیا ہے۔ بھگوان رام کے بھگتوں کو یہ گرنتھ پرانوں سے بھی بڑھ کر پیارا ہے۔ حجم ۲۷۶ صفحات کلاں قیمت مجلد عہ

۵۔ شری یوگ واسشٹ (مہارامائن) المعروف موکش شاستر

اس میں پرم گیانی بھگوان واسشٹ منی نے بڑے ہی عمدہ ڈھنگ سے شری رام چندر جی کو برہم گیان کا اپدیش دیا ہے۔ ترجمہ عام فہم آسان اور سلیس ہے۔ جس سے اس شاستر کے سمجھنے میں مبتدی کو ذرا بھی دقت پیش نہیں آتی۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں۔ کہ یوگ واسشٹ کا ایسا سرل ترجمہ آپ کو دوسرا نہیں ملیگا۔ یوگ واسشٹ کے پڑھنے سے پراپت ہوتا ہے۔ اس کے مقابلے میں امرت بھی کچھ نہیں۔ ہر دو جلد مجلد ۱۴۵۲ صفحات کلاں۔ قیمت صرف ۸ روپے

۶۔ مہابھارت کا شانتی پرب

بال برہمچاری بھیشم پتامہ جی نے تیروں کی سیج پر لیٹے ہوئے ۵۶ دنوں میں جو امولیہ اپدیش دھرم راج یدھشٹر کو دیا تھا۔ وہی اس پرب میں شامل ہے اس

ہیں راج نیتی (پالیٹیکس) دھرم نیتی اور موکھش دھرم کا مکمل گیان درج ہے مہابھارت جیسا عظیم الشان اور بہہ صفت موصوف گرنتھ آپ کو دنیا کی کسی دوسری زبان میں نہ ملیگا یہ شانتی پرب سب دکھوں کی جڑ کاٹنے والا صدر رجے کا شانتی دایک اور سب سدھیوں کا داتا ہے اور موکھش کے ابھلاشیوں کے لئے انمول سمتیوں کی مالا ہے۔ شانتی پرب کلاں۔ قیمت مجلد چار روپیہ چار آنہ

۷ اُپنشد گیان مالا

اُپنشد شدھ برہم ودیا کے گرنتھ ہیں۔ ودوانوں کا کتھن ہے کہ بنا اُپنشدوں کو پڑھے شانتی نہیں ملتی۔ اس لئے برہم ودیا کے ابھلاشیوں کو اُپنشدوں کا سوادھیائے ضرور کرنا چاہیئے۔ اب تک اردو زبان میں اپنشدوں کے سرل اور سلیس ترجمے نہیں ملتے تھے۔ مگر شریمان پرمارتھی جی نے اس کمی کو بھی پورا کر دیا ہے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل اُپنشد ترجمہ و تشریح سمیت چھپ چکے ہیں۔ ان میں پہلے سنسکرت منتر۔ پھر وہی منتر اُردو میں۔ پھر لفظی ترجمہ، پھر بامحاورہ ترجمہ۔ اور پھر تشریح اور آخر میں دوہوں میں ترجمہ دیا گیا ہے۔ اس طرح اپنشدوں کو اتنا آسان بنا دیا گیا ہے۔ کہ انکو پڑھنے سے کوئی دقت پیش نہیں آتی۔ ایش اُپنشد ۸، کین اُپنشد ۸، کٹھ اُپنشد ہر دو حصہ ۱۲، پرشن اُپنشد ۶، مانڈوکیہ اُپنشد ۳، اور منڈک اُپنشد ۸، مندرجہ بالا چھ اُپنشد خوبصورت جلدیں، قیمت صرف دو روپے۔

۹- ادھیاتم رامائن

بڑے ہی سُندر رنگ سے لکھی ہوئی بھگوان رام چندر جی کی شانتی دایک کتھا۔ اگیان روپی اندھیرے کو مٹا کر گیان روپی سورج کا پرکاش کرنے والی۔ مکمل آٹھوں کانڈ سنسکرت سے شلوک وار نہایت سلیس اُردو ترجمہ چھپ کر تیار ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں۔ کہ بھگوان رام چندر میں آپ کی سچی بھگتی ہووے اور آپ حقیقت سے آشنا ہو جاویں۔ تب آپ اس ادھیاتم رامائن کو پڑھیں کاغذ لکھائی چھپائی بہت عمدہ ہے۔ حجم ۸۰۰ صفحات کلاں۔ قیمت مجلد کتاب عہ۴

۹۔ بھرتری ہری شتک

مہاتما بھرتری ہری جی کی تصنیف۔ بھرتری ہری شتک۔ نیتی اخلاق کی دُنیا بھر میں لاثانی کتاب ہے۔ شریمان پرمارتھی جی نے اس کا ترجمہ تشریح سمیت کر کے اردو دان پبلک پر بہت احسان کیا ہے۔ اس کتاب کے پڑھتے وقت آپ ایسا محسوس کرینگے۔ گویا کہ امرت سرودر میں سنان کر رہے ہیں۔ قیمت مجلد عہ ر

۱۰۔ شری جاپ صاحب سٹیک

شری گورونانک دیو جی مہاراج کے پوتر شری مکھ سے نکلی ہوئی شری جپ جی صاحب کا پاٹھ ہندو اور سکھ صاحبان روز ہی کرتے ہیں۔ لیکن اس انمول بانی میں کیا کیا رتن بھرے ہیں اور کس طرح سے اس کے پاٹھ سے انسان دینی و دنیوی کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ یہ بہت کم لوگوں کو معلوم ہے۔ شریمان پرمارتھی جی نے جپ جی صاحب کا اردو میں ہر ایک پد کا الگ الگ ترجمہ مع تشریح کے کر دیا ہے۔ اور تشریح میں ویدوں اور شاستروں گیتا اور اور دھارمک گرنتھوں کے حوالجات دیگر بھگتوں کی کتھائیں درج کر کے اس گرنتھ کو بہت اُتم بنا دیا ہے۔ اس کتاب کو پڑھتے وقت آپ ایسا محسوس کرینگے۔ گویا آپ کا انگ انگ شیتل اور آنند رت ہو رہا ہے۔ قیمت مکمل کتاب صرف ایک روپیہ

۱۱۔ ہیجی کرن (ویدانت کا علم)

اگر آپ ویدانت کی مہما کو جاننا چاہتے ہو۔ اگر آپ یہ جاننا چاہتے ہیں۔ کہ آپ کے شریر کا آتما سے کیا سمبندھ ہے۔ اور آپ کا جسم کن کن تتوؤں سے بنا ہے۔ تو اس گرنتھ کو پڑھئے۔ مبتدی کے لئے یہ ویدانت کا سب سے اُتم اور بڑھیا گرنتھ ہے۔ اگر آپ کو ذرا بھی روحانیت سے پریم ہے۔ تو ہم آپ سے سفارش کرتے ہیں۔ کہ آپ سب سے پہلے اسی گرنتھ کو پڑھئے۔ قیمت صرف ۸ ر

۱۲۔ میرا بائی کی پریم بانی

آہا! پریم کی متوالی میراں بائی میں کتنا پریم بھرا ہے۔ جو بھگت کو پریم

پریم میں مست بنا دیتا ہے۔ اس پستک میں میراں بائی کا جیون چرتر اور ان کے پریم رس سے بھرپور سندر بھجن معہ ترجمہ و تشریح کے دیئے گئے ہیں۔ شری کرشن بھگتوں کو ایسے پریم بھرے رسیلے بھجن اور کہیں نہیں مل سکتے۔ قیمت صرف چھ آنہ

۱۳- گایتری مہاتما

گایتری کا پاٹھ ہر ایک ہندو کے لئے لازمی ہے اس کتاب میں گایتری کے متعلق بہت ہی مفید واقفیت درج ہے۔ یہ کتاب اوم و گایتری کی مہلنامی پستک سے الگ ہے۔ قیمت ۵؍

۱۴- پرانایام کی مہما اور مکمل ودھی

پرانایام پر یہ سب سے بڑی کتاب ہے۔ جو اب تک اردو میں شائع ہوئی ہیں۔ اس میں پرانایام کے متعلق کوئی بات چھوڑی نہیں گئی۔ پران کی مہما۔ پرانایام کے روحانی اور جسمانی ترقی کے کئی قسم کے ابھیاس اور ورزشیں۔ روزگار میں ترقی۔ اور چت کی شانتی کے لئے پرانایام وغیرہ وغیرہ ہر ایک ابھیاس خوب سمجھا سمجھا کر لکھا گیا ہے۔ باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف آٹھ آنہ

۱۵- شری وشنو پران

یہ پوران سب پرانوں سے افضل ہے۔ اس کے پڑھنے سے ہی آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ پرانوں میں کیا کیا رتن بھرے پڑے ہیں۔ شری کرشن چندر جی کے بھگتوں کو اس گرنتھ کا ضرور پاٹھ کرنا چاہیئے۔ قیمت صرف بارہ آنے

۱۶- شریمد بھاگوت بھگتی پرکاش

اس میں شریمد بھاگوت کے پہلے سات سکندھ کی بھگتی پورن کتھائیں درج ہیں۔ اور کپل گیتا بھی مکمل درج ہے۔ جس میں بھگوان کپل منی نے اپنی ماتا دیوہوتی کو گیان اپدیش کیا ہے۔ جو واقعی انمول چیز ہے۔ قیمت صرف ۱۰؍

ملنے کا پتہ:- مینیجر مارتنڈ پستکالیہ چوبرجی۔ پونچھ روڈ لاہور

مارتنڈ پستکالیہ لاہور

اُردو زبان میں روحانی و اخلاقی ارتھات آتمک اُدنتی سمبندھی دھارمک پُستکوں کے لئے ہندوستان بھر میں مشہور ہے۔ جو سجّن شاستروں کے تراجم اور دیگر آتمک اُدنتی سمبندھی پُستکیں پڑھنے کے خواہشمند ہوں۔ وہ مکمل فہرست کتب منگوا کر ملاحظہ کریں۔ ذیل میں کچھ مشہور کتابوں کے نام درج کئے جاتے ہیں۔ جن کے پڑھنے سے سچ مچ منش جیون سپھل ہو جاتا ہے

۱۔ شریمد بھگوت گیتا المعروف سرل گیتا۔ مجلد سنہری جلد۔ دو۲ روپے

۲۔ شری گیانیشوری۔ (گیتا پر انمول پستک) قیمت دو۲ روپے

۳۔ اپنشد گیان مالا۔ برہم ودیا کے شائقین کے لئے ایش کین کٹھ۔ پرشن منڈک اور مانڈوکیہ اُپنشد کا ترجمہ۔ مجلد } قیمت صرف دو۲ روپے

۴۔ یوگ واشسٹ۔ مکمل چھ پرکرن دو جلدوں میں حجم ۵۲۴ صفحات کلاں قیمت صرف۔ عگار

۵۔ بھرتری ہری شتک۔ جیون کو شاندار بنانے والا۔ قیمت صرف ایک روپیہ

۶۔ شری وشنو پران اردو ترجمہ۔ ۱۲؍

۷۔ شری جپ جی صاحب ٹیک بہت ہی لاثانی کتاب ہے مجلد صرف } عہ؍

۸۔ میراں بائی کی پریم بانی۔ ۸؍

۹۔ سویم سدھا سار۔ ۵؍

وغیرہ وغیرہ وغیرہ

ملنے کا پتہ

مینیجر مارتنڈ پستکالیہ اِرتنڈن اپوریجی لیپخ رودلاہور

اگر آپ شانت اور آنند میں جیون بنانا چاہتے ہیں

تو

آتمک اُنتی کی شکشا دینے والے مشہور و معروف رسالہ

مارتنڈ لاہور

کے خریدار بن جاویں۔ جو کہ عرصہ تیس سال سے متواتر ہندو جاتی کی روحانی و اخلاقی سیوا کر رہا ہے۔ مارتنڈ کو پڑھ کر سینکڑوں نہیں ہزاروں آدمیوں نے اپنے جیون کو اُونچا (شاندار) بنا لیا ہے۔ اس میں روحانی شانتی کیلئے شاستروں کے اُپدیش اور شریرک اُنتی کے لئے انمول اچوک اُپائے ہمیشہ ہی رہتے ہیں۔ آتمک اُنتی کے لئے یہ ہندوستان بھر میں ایک ہی ماہوار رسالہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تیس تیس سال سے لوگ اس کے خریدار ہیں۔ آپ بھی اگر دنیوی مشکلات سے چھٹکارہ پاکر سکھ اور شانتی کا جیون بسر کرنا چاہیں تو فوراً مارتنڈ کے خریدار بنجاویں

سالانہ چندہ صرف ۳ روپے۔ نمونہ کا پرچہ ۵ر کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے

مینجر مارتنڈ (مارتنڈ بھون) ابیر جی پونچھ روڈ لاہور

ॐ

گایتری کی مہما

اور

جپ کی ودھی

از شریمان پریارتھی

ایڈیٹر مارتنڈ لاہور

ॐ

پوتر اور آنند مئے جیون بنانے کا ایک ہی سادھن

دِوِجوں کے لئے (جن کا یگیوپویت سنسکار ہو چکا ہو) سب سُکھوں کی۔ سب آنندوں کی جننی بھگوتی جگدمبا گایتری کا اور (جن کا یگیوپویت سنسکار نہ ہوا ہو) ان کے لئے منگل مئے پرماتما کے سب سے سریشٹ نام ॐ کا جپ ہی پوتر اور آنند مئے جیون بنانے کا ایک ماتر اچوک سادھن ہے۔ اس لئے جتنا تم سے ہو سکے۔ اوم اور گایتری کا جپ کرو۔ دیہک۔ دَیوِک سکھوں کی پراپتی کے لئے یہی ایک ویدوکت۔ شاستروکت سب رشی منیوں اور سنت مہاتماؤں کا مانا ہوا سب سے اُتم اُپائے ہے

ॐ

ॐ

گائتری کی مہما
اور
جپ کی ودھی

مرتبہ

شری مان پرمارتھی ایڈیٹر مارتنڈ
لاہور

ملنے کا پتہ: مینیجر مارتنڈ - چوبرجی - پونچھ روڈ لاہور

دوسرا ایڈیشن .... قیمت صرف ۷

جپ سے سدھی ہوتی ہے

ہر ایک آدمی سکھ شانتی اور کامیابی چاہتا ہے۔ یہ سب باتیں گایتری کے جپ سے حاصل ہو سکتی ہیں۔ گایتری جپ سے بڑھکر کوئی دوسرا منتر نہیں ہے۔ جو برہمن، کشتری اور ویش دنیوی کام کاج میں لگے رہکر بھی باقاعدہ گایتری جپ کرتا رہتا ہے۔ اس کی کوئی مراد پوری ہوئے بنا نہیں رہتی۔

ہم نے گایتری کا جپ اور اس کی مہما نامی پستک ایک سال پہلے لکھی تھی۔ ہمیں اس بات کے پرکٹ کرنے میں بہت خوشی ہوتی ہے۔ کہ گایتری ماتا کے پریمی سجنوں نے اسکی بہت قدر کی۔ اور اس کے مطابق جپ کر کے اپنی دینی اور دنیوی مرادوں کو پورا کیا۔ سچ مچ گایتری کے جپ سے سب منوکامنائیں پورن ہوتی ہیں۔ کچھ عرصہ سے یہ پستک ختم ہو گئی تھی۔ لیکن اس کی مانگ بڑھتی دیکھ کر ہمیں یہ دوبارہ چھپوانی پڑی۔ چنانچہ پہلے سے زیادہ صحت صفائی اور ایزادی کے ساتھ اب یہ پریمی سجنوں کی سیوا میں پیش کی جا رہی ہے۔ گایتری وہ کلپ برکھش ہے۔ کہ جس کے زیر سایہ بیٹھ کر جس کا جپ کر کے آپ جو چاہیں گے وہی پا لینگے۔ اس لئے سچی لگن کے ساتھ پہلے آپ اس پستک کو دو تین بار پڑھ لیجئے۔ اس میں گایتری کی مہما اور اس کے جپ کی کئی ودھیاں بتلائی گئی ہیں۔ جو آپ کو آسان معلوم ہو ایسی کے مطابق جپ شروع کریں اور شردھا اور وشواس کے ساتھ کم از کم تین ماہ جپ ضرور کریں۔ آپ دیکھیں گے۔ کہ آپ کی مشکلات دور ہو رہی ہیں اور آپ کا آتمک بل بڑھ رہا ہے اس کے بعد آپ کو ایسا چسکا پڑ جائیگا۔ کہ آپ اسے چھوڑ نہ سکیں گے اور زندگی کا ساتھی ہی بنا لیں گے۔

(۲) اس پستک میں اگرچہ سب باتیں سمجھا کر لکھی گئی ہیں۔ تاہم کوئی بات اگر سمجھ میں نہ آوے تو جوابی کارڈ یا ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر دریافت کر سکتے ہیں۔ آتمک اونتی کرنے والے سجنوں کی ہر طرح سے سیوا کی جاویگی۔ شبھم استو

پریم آتما :- پرمارتھی

ॐ گایتری مہاتم

پوتر گایتری منتر کا مہاتم بیان کرتے ہوئے منو مہاراج کہتے ہیں

"پرجاپتی (برہما جی) نے تینوں ویدوں سے اکار + اُکار اور مکار (अ + उ + म्) اور بھُور + بھوہ + سوہ (भू भुर्वः स्वः) ان تین ویاہرتیوں ارتھات عظیم اسراروں کو بتدریج نکالا ہے" (منوسمرتی ادھیائے ۲ - شلوک ۷۶)

اس کا مطلب یہ ہے کہ جب برہما جی نے چاروں وید رچے۔ تو ان کا سار گایتری منتر میں بھر دیا۔ (اس کا ذکر آگے آئیگا) اس گایتری کا سار برہما جی نے بھُور بھوہ اور سوہ ان تین مہا ویاہرتیوں کے رُوپ میں نکالا۔ یہی تین مہاویاہرتیاں ایک اکشر ॐ سورُوپ ہیں۔ ارتھات ॐ میں جو اردھ ماترا ہے۔ وہ نراکار شُدھ۔ سچدانند برہم ہے۔ اسی سے اکار + اُکار + مکار کی اُتپتی ہوئی۔ اس سے بھُور + بھوہ + سوہ ویاہرتیوں کی پیدائش ہوئی۔ پھر ان سے گایتری منتر پرگٹ ہوا۔ یہ گایتری منتر چاروں ویدوں کا سار ہے۔ ایسا جاننا چاہیئے۔" آگے منو جی کہتے ہیں۔

"پرمیشٹھی برہما جی نے تینوں ویدوں سے ہی "تت" (اس سے شروع ہونے والی) اس سادیتری (گایتری) کی رچا کا ایک ایک پاد نکالا ہے (منو ادھیائے ۲۔ شلوک ۷۷)

مطلب یہ کہ "تت سویتر ورنیم" یہ پاد رگ وید سے۔ بھرگو

دیوسیہ دھی مہی یہ پاد - یجروید سے اور دھیو یو نہ پرچودیات یہ پاد سام وید سے نکالا ہے۔ آگے کہا ہے۔

اس (منتر) اکھشر اور ویاہرتی (بھور + بھوہ + سوہ) پوروک ساوتری (گایتری) منتر کو دونو سندھیاؤں میں جپتا ہوا وید پاٹھی براہمن وید پاٹھ کے پنیہ کے پھل کا بھاگی ہوتا ہے (شلوک ۷۸) ارتھات

" اوم - بھور - بھوہ - سوہ - تت - سویتر - ورنیم - بھرگو دیوسیہ - دھی مہی دھیو - یو نہ پرچودیات "

اس گایتری منتر کا پراتہ سائنگ دونو کال ارتھ سہت جپ کرنے سے وید پاٹھ کے پنیہ کا پھل ملتا ہے۔

دوج (براہمن - کھشتری اور ویش) ان تینوں (اوم اور ویاہرتیوں سمیت گایتری منتر) کو دونو سندھیاؤں میں (صبح و شام) ایکانت میں ہزار بار جپ کر کے ایک مہینے میں بڑے بھاری پاپ سے بھی ایسے ہی چھوٹ جاتا ہے۔ جیسے سانپ کینچلی سے (شلوک ۷۹)

ارتھات جو براہمن کھشتری اور ویش صبح و شام شدھ پوتر ہوکر گایتری منتر کا ارتھ سہت ہزار بار جپ کرتا ہے۔ ایک مہینے میں اس کی منو کامنا پورن ہوتی ہے۔

" جو دوج (براہمن - کھشتری اور ویش) اس گایتری منتر کو نہیں جانتا - ارتھات اس کا ارتھ سہت جپ نہیں کرتا - اور اپنے اپنے دھارمک کرموں کو نہیں کرتا - وہ سجنوں میں نندت ہوتا ہے -

ارتھات ودوانوں میں اس کی قدر نہیں ہوتی (شلوک ۸۰)

جس کے پہلے منتر کا رہے - ایسی اوناشی (کبھی ناش نہ

ہونے والی ؛ تین بھاویاہرتی (بھوُر - بھُوہ - سُوہ) والی اور تین پاد والی ساوتری کو برہماجی کا مکھ جاننا چاہیئے - (۸۱)

" جو آلس چھوڑ کر ہرروز (صبح و شام) اس گایتری منتر کا ارتھ سہت تین سال تک جپ کرتا ہے - وہ پَون روپ اور آکاش روپ ہو کر پر برہم کے پاس جاتا ہے - ارتھات مُکت ہو جاتا ہے شلوک (۸۲) -

وہ پربرہم کیا ہے ؟ یہ کہتے ہیں -

" ایک اکشر ॐ ہی پربرہم ہے - پرانایام ہی پرم تپ ہے - گایتری سے بڑھ کر کچھ نہیں ہے - اور مَون سے ستیہ بڑھ کر ہے" - مطلب یہ کہ جو دوِج اوم سہت گایتری منتر کا پرانایام کے ساتھ جپ کرتا ہے - اور ستیہ کو پرم دھرم مانتا ہے - وہ پربرہم پرماتما کو پراپت کرنے یوگیہ ہوتا ہے -

سارے وید کی ہون یگیہ وغیرہ کریائیں ناشوان ہیں ؛ اوناشی (ازلی و ابدی) تو صرف ॐ اکشر کو اور پرجاپتی برہم کو جاننا چاہیئے ایسا جان کر گایتری کا جپ کرنے سے سِدھی پراپت ہوتی ہے (منو)

گایتری منتر کا جپ

اس پرم پوتر گایتری منتر کے جپ کے بارے میں اُپدیش کرتے ہوئے منو جی کہتے ہیں

"اپنا کلیان چاہنے والے سادھو پُرش کو چاہیئے کہ پہلے من سمیت دسوں اندریوں کو اُن کے وشیوں سے روکے۔ اور اس طرح من کو بالکل شانت کرے۔ وجہ یہ کہ منش کو وشیوں کے بھوگنے سے کبھی شانتی نہیں ملتی۔ بلکہ وشے بھوگ سے گھی سے اگنی کی طرح اشانتی بڑھتی ہے رشی کہتے ہیں۔ کہ اگر کسی منش کو سنسار کے سارے بھوگ پراپت ہو جاویں۔ اور دوسرا کوئی مہاتما سنسار کے سارے بھوگوں کو تیاگ دیوے۔ تو ان دونوں سے تیاگی مہاتما زیادہ اچھا ہے۔ کیونکہ اسے کوئی دُکھ نہ ہوگا۔ اسی طرح وشیوں سے من اور اندریوں کو ہٹا کر ارتھات جتیندریہ بن کر گایتری کا جپ کرنے سے سِدھی پراپت ہوتی ہے۔ وہ جپ کیسے کرنا چاہیئے۔ رشی کہتے ہیں "پراتہ کال کی سندھیا کے وقت سورج نکلنے تک گایتری کا جپ کرتا رہے اور سائنگ کی سندھیا میں اچھی طرح سے تارے نکلنے تک بیٹھا رہ کر گایتری کا جپ کرتا رہے۔ پراتہ کال کی سندھیا کے وقت کھڑا ہو کر جپ کرتا ہوا منش رات کے پاپ کو دُور کرتا ہے اور شام کے وقت بیٹھ کر جپ کرتا ہوا دن کے پاپ کا ناش کرتا ہے۔ جو آدمی نہ تو پراتہ کال سندھیا اُپاسنا (گایتری کا جپ) کرتا ہے اور نہ سائنگ کال۔ وہ شودر کی طرح سارے دوِج کرموں سے بھرشٹ ہو جاتا ہے اس لئے ہر ایک براہمن کھشتری اور ویش کو بن میں (تنہائی میں) جا کر جل کے پاس (ندی وغیرہ کے پاس یا جل پاس رکھ کر) اندریوں کو روک کر۔ ایکاگرہ چت سے نتیہ کرم کر کے گایتری کا جپ کرنا چاہیئے۔ نتیہ کرم (جپ آدی) میں چُھٹی نہیں ہے۔ ارتھات اس گایتری کے جپ کو چھٹی کے دن بھی بلا ناغہ کرنا چاہیئے۔ (منوسمرتی ادھیائے ۲۔ شلوک ۱۰۱ تا ۱۰۵)

منو مہاراج کے مندرجہ بالا اُپدیش سے ظاہر ہے کہ

جپ کی وِدھی

گایتری منتر کا جپ کرنے سے پہلے سنان آدی کر کے اپنے شریر کو شُدھ کرنا چاہیئے۔ اور من اور اندریوں کو وشیوں سے روک کر من کو شُدھ اور شانت کرنا چاہیئے۔ اس طرح اندر باہر سے شُدھ پوِتّر ہو کر پراتہ کال جپ کہ ابھی تارے موجود ہوں۔ پُورب کی طرف مُکھ کر کے کھڑے ہو کر گایتری منتر کا جپ کرے۔ اور من میں اُن کے ارتھوں کا جو کہ آگے دیئے جاوینگے، دھیان کرتا جاوے۔ جب بھگوان سُوریہ نارائن اچھی طرح سے اُدے ہو جاویں۔ تب ان کو نمسکار کر کے جپ کو سماپت کرے۔ ایسے ہی سائینگ کال میں سُورج غروب ہونے کے وقت اندر باہر سے شُدھ پوتر ہو کر پچھم کی طرف مکھ کر کے بیٹھ جاوے۔ اور ارتھ سہت گایتری منتر کا جپ کرتا رہے۔ جب اچھی طرح تارے نکل آویں۔ تب جپ کو سماپت کرے۔"

یہ گایتری کا جپ ایکانت ستھان میں ہونا چاہیئے۔ اگر کسی ندی کے پاس ایکانت میں ہو۔ تو بہت اچھا ہے۔ اگر ایسا اچھا موقعہ نہ مل سکے تو گھر میں ایسا ایکانت ستھان مقرر کر لینا چاہیئے۔ جہاں سورج دیو سامنے پڑیں اور بھگوان سورج کے اُدے ہوتے ہی سب سے پہلے ان کے درشن ہوں۔ جپ کرتے وقت جل اپنے پاس رکھنا چاہیئے۔ اور جپ کرنے سے پہلے جل سے اندریہ سپرش اور آچمن کرنا چاہیئے۔ جیسا کہ بھگوان منو دوسرے ادھیائے کے شلوک ۲۲ میں کہتے ہیں۔ "پوتر اور ساودھان برہمچاری آچمن کر کے شُدھ ستھان میں گایتری کو ودھی پوروک جپتا ہوا دونو

سندھیاؤں میں (برہمہ کی) اُپاسنا کرے۔"

رشی کہتے ہیں۔ کہ یہ گایتری کا جپ سندھیا اُپاسنا کے پیچھے کرنا چاہیئے۔ اور نتیہ نیم پوُروک کرنا چاہیئے۔ اس میں کسی قسم کی غفلت یا چھٹی کرنا مناسب نہیں۔ ارتھات جیسے ودیارتھیوں کو سات دن پڑھنے کے بعد ایک دن چھٹی ملتی ہے یا جیسے نوکروں چاکروں کو چھٹی ملتی ہے۔ ویسے اس نتیہ کرم میں چھٹی کرنا یوگیہ نہیں ہے۔ اگر کوئی منش بیمار ہو۔ یا کسی اور وجہ سے بیرونی جسمانی شدھی نہ کر سکتا ہو۔ یا سفر میں ہو۔ تو اُسے اسی حالت میں ہی من کو پوتر رکھ کر جپ کر لینا چاہیئے۔ جیسے منش کھانے پینے میں اور مل تیاگ آدی ضروری کاموں میں چھٹی نہیں کرتا۔ ویسے ہی اس نتیہ کرم میں بھی چھٹی نہیں کرنی چاہیئے۔ جیسے بنے ویسے یہ جپ کر ہی لینا چاہیئے۔ ایسا کرنے والے شردھالو بھگت کو گایتری کا جپ کرنے سے پرم لابھ ہوتا ہے۔

منش کا سچا جنم گایتری کے اُپدیش سے ہوتا ہے

پھر بھگوان منو دوسرے ادھیائے کے شلوک ۱۴۷ و ۱۴۸ میں کہتے ہیں۔ کہ

"ماتا پتا تو باہم کام (شہوت) کے بس ہو کر اِسے (جیو یا پرانی کو) پیدا کرتے ہیں۔ اس لئے جو یہ یونی (گربھ میں) پیدا ہوتا ہے۔ وہ تو کیول اس کا جنم ماتر سمجھنا چاہیئے۔ مگر وید کا جاننے والا آچاریہ (گورو) جب ودیارتھی کو ودھی پوروک گایتری سے جنم دیتا ہے۔ وہی جنم اس

کا سچا جنم ہے ۔ اور وہی اجر امر ہے ۔

مطلب یہ کہ ماتا پتا کے سنیوگ سے جو جنم ہوتا ہے ۔ وہ پرانی کا سچا جنم نہیں ہے ۔ پرانی کا سچا جنم تبھی ہوتا ہے ۔ جب کہ گورو (گیان دینے والا پتا) اُسے گایتری ماتا سے جنم دیتا ہے ۔ جنم دینے والا پتا پتا نہیں ہے ۔ بلکہ گیان دینے والا اور سنسارک دُکھوں سے چھڑا کر اسے ابھے دان دینے والا گورو ہی سچا پتا ہے ۔ اور ایسے ہی جنم دینے والی ماتا ماتا نہیں ہے ۔ بلکہ سب ویدوں کی سار بھوت ۔ سدا رکھشا کرنے والی اور جنم مرن کے دُکھ سے چھڑانے والی یہ گایتری ماتا ہی سچی ماتا ہے ۔ بات یہ ہے ۔ کہ جنم دینے والے ماتا اور پتا تو اس لوک میں جنم ہی دیتے ہیں ۔ مگر گورو اور گایتری رُوپی پتا اور ماتا اس لوک اور پرلوک میں دونو جگہ سکھ کا کارن ہیں ۔ اور تھات گورو اور گایتری کی کرپا سے اس سنسار میں سکھ سے جیون وتیت کرکے پرانی موکھش کو پراپت کر لیتا ہے ۔ اس لئے گورو کے سچے پتا اور گایتری کے سچی ماتا ہونے میں کیا شک ہے ؟

ہدایت ۔ چونکہ بھگوان سورج نارائن اس جگت میں پرماتما کی سب سے بڑی وبھوتی ہیں ۔ اس لئے سورج نارائن کے اُودے اور استھ ہوتے وقت سونا سخت پاپ مانا گیا ہے ۔ بیماری وغیرہ یا مجبوری کی حالت میں منا ہی نہیں ہے ۔ لیکن اگر کوئی شخص دیدہ دانستہ ایسا کرتا ہے ۔ تب وہ پاپ کا بھاگی ہوتا ہے ۔ یہ پاپ پرائسچت کرنے سے دُور ہوتا ہے ۔ جو آدمی سورج کے اُدے ہوتے وقت یا غروب ہوتے وقت بھول (غفلت) سے سوتا رہے ۔ اسے چاہیئے کہ دن بھر

پرت رکھ کر گایتری کا ارتھ سہت جپ کرے۔ اس طرح وہ اس
پاپ سے چھوٹ جاویگا۔ یہ گایتری کے پرتاپ کا مہاتم ہے۔ ایسا
شو مہاراج دوسرے ادھیائے کے شلوک ۱۲۲ میں کہتے ہیں۔

اوم

گایتری منتر

ओ३म् भू र्भुवः स्वः ॥ तत्सवितु वरेण्यं भर्गो
देवस्य धी महि ॥ धियो यो ना प्रचोदयात् ॥

اوم - بھور - بھوہ - سوہ - تت - سوی تُر ورینیم
بھرگو - دیوسیہ - دھی مہی - دھیو یو نہ پرچودیات
یجروید ادھیائے ۳۶ - منتر ۳ -

الفاظ - اوم بھور - بھوہ - سوہ - تت - سوی تو - ورینیم
بھرگاہ - دیوسیہ - دھی مہی - دھیا یاہ - نہ - پرچودیات

لفظی ترجمہ

اوم - یہ پرماتما کا اصلی نام ہے۔ ساری ترلوکی کا سار تین
وید ہیں۔ تینوں ویدوں کا سار تین مہا ویاہرتیاں ([Great-Mys-
thical words.]) بھور - بھوہ - سوہ ہیں۔ اور
ان تینوں مہا ویاہرتیوں (مہا شبدوں) کا سار اوم ہے۔ سنسار

میں جو کچھ ہے ۔ سب اوم ہے ۔ ماضی ۔ حال اور مستقبل اور جو کچھ ان تینوں زمانوں سے پرے ہے ۔ وہ بھی سب اوم ہی ہے ۔ اس اوم کی مہما جاننے کے لئے اور اسکے جپ کی ودھی جاننے کے لئے آپ ہماری تیار کردہ "اوم کی مہما" نامی پستک کو پڑھیں ۔ یہاں خلاصہ کر کے یہی کہہ سکتے ہیں کہ ॐ پرماتما کا مکھیہ نام ہے ۔ پرماتما سرو ویاپک ہیں ۔ اس لئے ان کا مکھیہ نام وہی ہونا چاہئے جو بانی کی اُتپتی کے سارے مقاموں میں ویاپک ہو ۔ بانی کی اُتپتی کے مقام گلے سے لے کر ہونٹوں تک ہیں ۔ اور ओम (अ+उ+म्) ان تین اکھشروں سے بنا ہے ان میں سے अ گلے سے اُچارن ہوتا ہے उ سارے منہ کو ہوا سے بھرتا ہوا بولا جاتا ہے اور اس کے بعد म ہونٹوں سے اُچارن ہوتا ہے ۔ اس طرح بانی کے سارے مقاموں میں ویاپک ہونے والا اس پر بھی چھوٹا سا اور شور بھی کم اُچارن کیا جانے والا یہ ॐ اکھشر ہے ۔ ایسا اور کوئی اکھشر نہیں ہے ۔

(۲) دوسرے یہ ॐ اکھشر اَدّیہ ہے ۔ ارتھات اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی ۔ یا اس میں سے کچھ نکالا نہیں جا سکتا ۔ یہ سدا ایک ہی روپ میں بنا رہتا ہے ۔ ایسے ہی پرماتما میں بھی کوئی تبدیلی نہیں ہوتی ۔ وہ بھی سدا ایک رس رہنے کی وجہ سے اَدّیہ کہلاتے ہیں ۔

(۳) اُپنشدوں میں ॐ کے سینکڑوں ارتھ بتلائے ہیں ۔ اس میں अ کا ارتھ وِشو یا ویراٹ استھول جگت کے ادھشٹاتا ۔ उ اور

کا ارتھ ہرنیہ گربھ ارتھات سوکھشم جگت کا ادھشٹاتا اور प्र کا ارتھ پرگیا ارتھات کارن رُوپ پرکرتی کا ادھشٹاتا بتلایا ہے۔ اس نام سے پرماتما کو ستھول جگت۔ سوکھشم جگت اور کارن جگت سب کا آدی کارن اور سب کو نیم میں رکھنے والا بتلایا گیا ہے۔ جب جب اوم کا اُچارن یا جپ کیا جاوے۔ تب تب پرماتما کو اسی طرح ترلوکی کے ادھشٹاتا رُوپ میں دیکھنا چاہیئے۔

بھُور۔ بھُوہ۔ سُوہ۔ جیساکہ پہلے بتلایا گیا ہے۔ یہ تین مہا ویاہرتیاں (پُراسرار) شبد ہیں۔ دراصل یہ ॐ کے (अ+उ+म्) کا ہی وِستریت سُروپ ہیں۔ ان میں سے भू (بھُو) کا ارتھ ست ارتھات سدا ایک حالت میں رہنے والا بھُوہ भुवः کا ارتھ بنانے والا ارتھات چت (کیونکہ چیتن ہی سب جگہ بنانے والا ہے۔ چیتن کے بغیر کوئی چیز بن نہیں سکتی) اور سوہ (स्वः) کا ارتھ آنند ہے۔ اس طرح بھُور بھُوہ سواہا کا ارتھ ست چت آنند (سچدانند) ہوا یہی ارتھ سوامی شنکر آچاریہ جی نے بھی کئے ہیں۔

اُپنشد کار رشیوں نے بھُور۔ بھُوہ۔ سوہ۔ ان تین ویاہرتیوں کی خوب ویاکھیا کی ہے۔ یہاں ہم تیتریہ اُپنشد سے ان کے ارتھ درج کرتے ہیں۔ دیکھو تیتریہ اُپنشد شکشا ولی۔ انوواک ۵

بھُور۔ بھُوہ۔ سواہا یہ تین ویاہرتیاں ہیں۔ پراسرار شبد ہیں ان میں اس چوتھی ویاہرتی کو مہاچمس گوتری رشی نے جانا ہے وہ ویاہرتی: महः (مہاہ) ہے۔ وہ برہم ہے۔ وہ آتما (الیشور) ہے دوسرے سارے دیوتا اس کے انگ ہیں (۱) ان چاروں ویاہرتیوں

سکے ارتھ اُپنشد کار رشی نے خود بیان کیے ہیں۔

بھُو - یہ پرتھوی لوک ہے۔ بھُوہ - انترکھش (درمیانی لوک ہے۔ سُوہ - دیولوک (اُوپر کا لوک) ہے اور مہا سُورج لوک ہے۔ سُورج سے ہی سارے لوک مہا والے ہوتے ہیں - ارتھات سُورج ہی سارے لوکوں کی جان ہے۔ (۲) پھر رشی کہتے ہیں۔

بھُو۔ اگنی ہے۔ بھُوہ وایو ہے۔ سوہ سوریہ ہے۔ اور مہا چندرما ہے۔ بلاشبہ چندرما سے ہی ساری جیوتیاں (نکھشتر گرہ وغیرہ) مہا والی ہوتی ہیں (۳) آگے تیسرا ارتھ کہتے ہیں۔

بھُو رچایئں (رگوید) ہے۔ بھُوہ سام وید ہے۔ سوہ یجروید ہے۔ اور مہا برمھ ہے۔ ارتھات تینوں ویدوں میں جس کی اُستتی کی گئی ہے۔ وہی ذمتی کار رشی برمھ مہا نام سے کہا گیا ہے۔ آگے رشی چوتھا ارتھ کہتے ہیں۔

بھُو پران ہے ارتھات منہ یا ناک سے باہر آنے والی سانس ہے بھُوہ اپان ہے۔ ارتھات منہ یا ناک سے اندر جانے والی سانس ہے سوہ ویان ہے۔ ارتھات سارے جسم میں رہنے والی وایو ہے۔ اور مہا ان ہے۔ ارتھات کھانے کی وستو ہے۔ درحقیقت ان ہی سے سارے پران (پران - اپان - ویان) مہا والے ہوتے ہیں یا ان سے ہی پران قائم رہتے ہیں (۴) ان کے ارتھ بتلا کر رشی ان کی اُپاسنا کا پھل کہتے ہیں۔

سو یہ چار ویاہرتیاں (بھُور - بھُوہ - سُوہ - مہا) چار چار طرح کی ہیں ارتھات ان نے مندرجہ بالا چار طرح کے سولہ ارتھ ہوتے

ہیں۔ جو ان کو مندرجہ بالا طریقے سے جانتا ہوا ان کی اُپاسنا کرتا ہے۔ چنتن یا دھیان کرتا ہے۔ وہ سولہ کلا والے برہم کو جان لیتا ہے۔ ارتھات اسے برہم کا گیان ہو جاتا ہے۔ سارے دیوتا ایسے اُپاسک کی پوجا کرتے ہیں۔

اس طرح تیتریہ اُپنشد میں ان ویاہرتیوں کی ویاکھیا کی گئی ہے۔ ان کا وچار پوروک منن کرنے سے ویاہرتیوں کے ارتھ بخوبی سمجھ میں آ سکتے ہیں۔ مختصر طور پر ہم ان کے ارتھ وچار کرنے کے لئے نیچے لکھ دیتے ہیں۔

ادم	अ	उ	म	اردھ ماترا
ارکھ	بھُو	بھُوہ	سُوہ	تہا
	وِشوانر (ستھول جگت)	تیجس (سوکشم جگت)	پرگیا (کارن جگت)	مہان کارن برہم
تیتریہ	پرتھوی	انترکھش	دیولوک	سورج لوک
اُپنشد	اگنی	وایو	سورج	چندرما
کے	رگوید	سام وید	یجروید	ॐ برہم
ارتھ	پران	اپان	ویان	انّ

اس طرح یہ بھور۔ بھُوہ سُوہ ॐ کی ہی ویاکھیا ہے۔ ان کے مندرجہ بالا ارتھوں پر وچار کرنے اور ادم کے جپ کے وقت اُن کا دھیان کرنے سے برہم کا ساکھشاتکار ہوتا ہے۔ اُس برہم گیانی مہاتما کی سارا جگت پوجا کرتا ہے

پس سمجھنا چاہیے کہ بھور بھُوہ سُوہ یہ ادم کا ہی وستار

ہیں۔ ان کے مندرجہ بالا ارتھوں پر وچار کر کے ان کا جپ اور چنتن کرنے سے ایشور کی ہی اپاسنا ہوتی ہے۔ مفصل ارتھ تو اوپر بتلا دئے ہیں۔ مختصر طور پر آپ اوم۔ بھور۔ بھوہ۔ سوہ کے ارتھ سچدانند سروپ پرماتما سمجھیں۔

گایتری منتر کے ارتھ

واضح ہو۔ کہ اوم بھور بھوہ سوہ یہ گایتری منتر کا حصہ نہیں ہیں۔ صرف ساکار اور نراکار روپ بھگوان کا دھیان کرنے کے لئے انہیں رشیوں نے پہلے جوڑ دیا ہے۔ اصل گایتری منتر "تت" سے شروع ہوتا ہے۔

سویتاہ ۔ جگت پتا
دیوسیہ ۔ پرکاشمان ایشور کے
تت ۔ اُس
ورینیم ۔ سریشٹ اُتم
بھرگاہ ۔ تیج کا (بھگوان کے سب سے بڑھ کر تیجسوی روپ کا)
دھی مہی ۔ ہم سب دھیان کرتے ہیں
یاہ ۔ جو (سروشکتیمان پربھو)
ناہ ۔ ہم سب کی
دھیہ ۔ بدھیوں کو
پرچودیات ۔ اُتم پریرنا کرے

بامحاورہ ارتھ

جگت پتا پرکاشمان ایشور کے اس سریشٹ اُتم تیج کا (بھگوان کے اتی اُتم تیجسوی منوہر بھاو کا) ہم سب دھیان کرتے ہیں۔ جو پربھو ہم سب کی بدھیوں کو اُتم پریرنا کرتے ہیں ارتھات سریشٹ بناتے ہیں۔

جپ میں مانسک دھیان

پرمیشور سچدانند سروپ اور سب جگت کا پیدا کرنے والا ہے۔ اُس پربھو کے منوہر سریشٹ تیج کا ہم سب اس لئے دھیان کرتے ہیں۔ کہ دھیان کرنے سے ہم سب کی بُدھیوں کو وہ پربھو اُتم پریرنا کرکے سریشٹ بناتا ہے۔ ہے ایشور! ہے انتریامن! ہے پربھو! کرپا کرو۔ اور اپنے اس بھگت کو پوتر اور شُدھ بناؤ۔

گایتری منتر کی ویاکھیا

اس پرم پوتر منتر کی مہما شرتی۔ سمرتی۔ اتہاس اور پران وغیرہ سب شاستروں نے گائی ہے۔ کیونکہ یہ تینوں ویدوں کا سار ہے (یہ آگے بتلایا جاویگا) شاستروں میں اس منتر کے جپ پر بڑا زور دیا گیا ہے۔ اور بتلایا گیا ہے کہ اس گایتری منتر کے شدھ پوتر ہوکر اور بہت جپ کرنے سے آدمی نہ صرف دُنیوی دُکھوں اور تکلیفوں سے چھوٹتا ہے۔ بلکہ اس سنسار میں سکھی اور تندرست رہ کر اُپاسک بھگت اپنے آتما کو پرماتما میں ملاکر پرم آنند اورتھات موکھش کو بھی باآسانی پراپت کرسکتا ہے۔

گایتری ساوتری۔ گورو منتر۔ وید مکھ یا وید ماتا آدی نام اس منتر کے پرسدھ ہیں۔ گایتری چھند کا نام ہے۔ جس میں یہ منتر گایا جاتا ہے گایتری چھند ۲۴ اکشروں کا ہوتا ہے۔ اور اس کے تین پاد ہوتے ہیں۔ ہر ایک پاد آٹھ آٹھ اکشر کا ہوتا ہے یہ منتر گایتری چھند

میں پڑھا گیا ہے - اس لئے اس کا نام گایتری منتر ہے - ویدوں
میں اور بھی بہت سے منتر گایتری چھند میں ہیں - مگر یہ منتر ویدوں
کا سار ہونے کی وجہ سے اتنا مشہور ہو گیا ہے - کہ گایتری منتر
کہنے سے یہی سمجھا جاتا ہے - اُپنشدوں میں یہ بھی کہا گیا ہے - کہ
چونکہ یہ منتر اپنے گانے ارتھات جپ کرنے والے بھگتوں کو بھوساگر کے دکھوں سے
چھڑا دیتا ہے - اس لئے اس کو گایتری (گانے یا بھجن سے بھوساگر سے تارنے والا) منتر کہتے ہیں

(۲) چونکہ اس منتر کا دیوتا سویتا ہے - ارتھات اس منتر
میں سویتا (جگت پتا) رُوپ میں پربھو کی اُستتی کی گئی ہے - اور اسی
کے دھیان کا اُپدیش ہے - اس لئے اس کو ساوتری بھی کہتے ہیں

(۳) گورو منتر کہنے کا ایک تو یہ باعث ہے - کہ جب آچاریہ اپنے
شِشیہ کو وید پڑھانا شروع کرتے ہیں - تو پہلے اسی منتر کا اُپدیش
کرتے ہیں - دوسرا باعث یہ کہ اس میں سب گوروؤں کے پرم گورو
پرماتما کی پریرنا پر چلنے کی شکشا دی گئی ہے -

وید مُکھ یا وید ماتا - وید پڑھنے یا سوادھیائے کرنے سے
پہلے اس منتر کے پڑھنے کا اُپدیش ہے - اس لئے یہ وید مکھ اور
وید ماتا اسلئے کہلاتی ہے - کہ یہ سارے ویدوں کے پڑھنے کا ادھکار دلا
دیتی ہے - جب تک برہمچاری گورو سے اس منتر کا اُپدیش نہیں لے
لیتا - وہ وید پڑھنے کا ادھکاری نہیں ہوتا - اتھروید میں یہ ایک
منتر ہے - جس کو گایتری منتر کے جپ کے پیچھے یا سوادھیائے
کے پیچھے پڑھتے ہیں

स्तुता मया वरदा वेदमाता प्रचोदयन्ता

पावमानी द्विजानाम्। आयुः पशुं कीर्तिं
द्रविणं ब्रह्मवर्चसम्। मह्यं दत्त्वा व्रजत ब्रह्मलोकम्।

ارتھ

میں نے ور دینے والی وید ماتا (گایتری) کی استتی کی ہے (جپ یا پاٹھ کیا ہے) جو دوِجوں (براہمن۔ کھشتری اور ویش) کو پوتر کرنے والی ہے۔ وہ میرے لئے لمبی عمر۔ نیک (سعادت مند) سنتان گائے گھوڑا وغیرہ پشو۔ شہرت (ناموری) دھن اور برہم تیج کو پرپتی (ارتھات گایتری ماتا کی کرپا سے یہ سب سکھ مجھے پراپت ہوویں) اور مجھے یہ سب سکھ سنسار میں دے کر (گایتری ماتا) انت میں مجھے برہم لوک میں لے جائے ارتھات برہم سے ملا دے۔

اس منتر سے بھی صاف ظاہر ہے۔ کہ گایتری کا جپ منش کی سنسارک سکھ بھوگ کی پراپتی کا سادھن ہے۔ ارتھات اس کے جپ سے دنیوی کشٹ مٹتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ گایتری ماتا ہمیں پورن برہم پرماتما سے بھی ملا دیتی ہے۔ سمجھائیو سوچو۔ اس گایتری ماتا میں کتنی شکتی ہے۔

۲۔ ایشور کے تیج کا دھیان

گایتری منتر کا ارتھ یہ ہے۔

ہم سب پرمیشور کے اس سریشٹھ تیج کا دھیان کرتے ہیں۔ جو ہم سب کی بدھیوں کو پریرنا کرتا ہے

جس قدر بھی سریشٹ گن (صفات حمیدہ) ہیں۔ پرمیشور ان سب کی پراکاشٹھا (انتہا) ہے۔ ستیہ۔ شکتی۔ بل۔ تیج۔ آنند اور پوترتا وغیرہ سارے سدگن پرماتما میں لاانتہا طور پر موجود ہیں۔ دوسرے لفظوں میں پرماتما تمام سدگنوں (جملہ صفات حمیدہ) کا لامتناہی۔ (کبھی ختم نہ ہونے والا) خزانہ ہے۔ اس لئے اس کا دھیان یا اس کی اُپاسنا کرنے کے وقت اس کے ایک ایک سدگن کے انوُرپ بھاؤ کا چنتن کرنا چاہیئے۔ بھگوان کی لازوال شکتی۔ اَپٹ تیج۔ بے انداز پوترتا۔ لامحدود گیان اور بے حد آنند کا چنتن کرنے سے بھگوان کا دھیان ہوتا ہے۔ اس طرح بھگوان کے سدگنوں کا چنتن کرنا سگن اُپاسنا ہے۔

اب یہ مانی ہوئی بات ہے۔ کہ انسان جس بات کا چنتن کرتا ہے دھیان کرتا ہے۔ ویسا ہی بنتا ہے۔ اوتم وچار اور سدگنوں کا چنتن کرنے سے وہ سداچاری اور سدگنی ہوگا۔ اور بُرے وچاروں اور برائیوں کا دھیان کرنے سے وہ بدچلن اور دُرجن بن جائیگا۔ اس لئے ہر ایک آدمی کو ہمیشہ اپنے خیالات اعلےٰ رکھنے چاہئیں اور سدگنوں کا ابھیاس کرنا چاہیئے۔ سارے سدگنوں کی کان پرماتما ہیں۔ اس لئے گایتری منتر میں پرماتما کے سریشٹ تیج کے دھیان کرنے کا اُپدیش دیا گیا ہے۔

اس برہم تیج کے دھیان سے مندرجہ ذیل شکتیاں بڑھتی ہیں (۱) اوج (جسمانی بل) (۲) تیج (نور یا جلال) (۳) سہن شکتی (قوت برداشت) (۴) بل (آتمک بل) (۵) واک (بانی کا بل) (۶) اندریہ (اندریوں کی شکتی) (۷) شری (شوبھا) (۸) دھرم (دھرم بل) (۹) برہم (برہم گیان پراپتی)

(۱۰) کھشاتر بل (شور بیرتا) (۱۱) راشٹر شکتی (۱۲) ویشیوں کی بیوپار شکتی (تجارت) (۱۳) ادھیکار شکتی (حکومت) (۱۴) لیش (سنمان) (۱۵) سامرتھ (قابلیت) (۱۶) دھن دولت (۱۷) لمبی عمر (۱۸) خوبصورتی (۱۹) نامواری شہرت) (۲۰) نیک نامی (عزت) (۲۱) جیون شکتی (روگ بھگانے کی شکتی) (۲۲) دُور اندیشی (وچار شکتی) (۲۴) گیان شکتی (۲۵) ویریہ شکتی (۲۶) پریم ہمدردی وغیرہ کی شکتی (۲۷) کھان پان (۲۸) نیائے الوکول بیتھا لوگیہ برتاؤ کی شکتی (۲۹) ستیہ کی شکتی (۳۰) اشٹ ارتھات اپنے ہت سادھن کی شکتی (۳۱) دوسرے کا بھلا کرنے کی شکتی (۳۲) سنتان (اولاد) پراپتی (۳۳) گائے بیل۔ گھوڑے وغیرہ لپشوؤں کی پراپتی (اتھرووید ۱۲ — ۵)

یہ ۳۳ شکتیاں بھگوان کے تیج (بھرگاہ) کے ساتھ رہتی ہیں اس لئے بھگوان کے تیج کا دھیان کرتے وقت ان کا چنتن کرنا چاہیئے۔ کیونکہ بھگوان کے تیج کے دھیان سے یہ شکتیاں ہم میں آجاتی ہیں۔

۴۔ پریرک بھگوان

بھگوان کے تیج کا دھیان کرنے کے ساتھ ساتھ گایتری منتر میں بھگوان سے یہ یاچنا کی گئی ہے۔ کہ وہ پربھو ہماری بُدھیوں کو اُتم پریرنا کریں۔ دراصل یہ سارا جگت بھگوان کی پریرنا (آگیا) میں ہی چل رہا ہے۔ جگت میں کوئی بھی بھگوان کی آگیا کا اُلنگھن نہیں کر سکتا۔ ٹھیک اسی طرح بھگوان کے آگیا کاری بننے کا اپدیش یہ منتر

دیتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں گایتری منتر ہیں پرماتما کا آگیا کاری بننا یا ایشور پرائن ہونا سکھاتا ہے۔ مطلب یہ کہ ہم اپنا سارا بھروسہ ایشور پر ہی چھوڑ دیویں۔ جس طرح وہ چاہے۔ ہمارے ساتھ سلوک کرے ہیں بھگوان کے سامنے نمر بھاؤ سے کہ دینا چاہئے۔ کہ

"ہے بھگون! آپ جو چاہتے ہیں۔ وہی ہم سے کروائیں۔ آپ ہمارے پرم گورو ہیں۔ اور سدا ہمارے ہردے میں براجمان ہیں۔ آپ کی آگیا ماننا اور اس کا پالن کرنا ہمارا پرم دھرم ہے۔"

ایسی سچی اور اٹل بھاونا سے گایتری منتر کا جپ کرنے سے بہت جلدی پرم گورو پرماتما آپ سے پیار کرنے لگینگے۔ اور آپ کے پریرک (رہنما) بن کر آپ کو کلیان مارگ کی طرف لے چلینگے۔ آپ اس بات کا پکا یقین رکھیں۔ کہ پرماتما آپ سے سدا ہی پریم کرتا ہے اور سدا آپ کے ساتھ ہے۔ جب آپ ماتا کے گربھ میں تھے۔ اس وقت بھی اس پربھو نے آپ کی رکھشا کی تھی۔ اور پھر جب آپ جنم لے کر سنسار میں آئے۔ تب بھی اس پربھو نے آپ کے لئے ماتا کے تھنوں میں دودھ پیدا کر دیا اور بڑے ہونے پر سنسار کی اچھی سے اچھی نعمتیں آپ کے لئے مہیا کیں۔ جو سرب رکھشک پربھو اب تک آپ کی رکھشا کرتے آئے ہیں۔ وہ اب بھی آپ کے ساتھ ہیں اور انتریامی روپ سے آپ کے ہردے میں بیٹھے ہیں۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے۔ کہ آپ اس بات کا وشواس کر کے اپنا مکھ اُن کی طرف پھیر لیں۔ اور اپنے آپ کو اُن کے چرنوں میں ڈال دیویں۔ بھگتی بھاؤ سے اور پریم سے نڈھال ہو کر ان کو پکاریں۔ کہ

پربھُو! میں آپ کی ہر ایک آگیا ماننے کو تیار ہوں۔ مجھے کلیان مارگ کی طرف لے چلیں۔"

اس طرح اپنے آپ کو بھگوان کے ارپن کر کے پورے طور پر ایشور پرائن ہو کر گایتری منتر کا جپ کرنے سے بھگوان اپنے بھگت کے سب دُکھوں کو نشٹ کرتے ہیں اور سچ مچ انہیں کلیان مارگ کی طرف لے جاتے ہیں۔ جس سے گایتری منتر کا جپ کرنے والے کو دینی و دنیوی ہر طرح کے سکھ پراپت ہوتے ہیں۔

خلاصہ یہ کہ گایتری منتر کے جپ کے وقت تم پوری طرح سے ایشور پرائن ہو جاؤ۔ سارا بھروسہ اسی پر چھوڑ دو۔ وہ تمہارا گورو ہوگا۔ اور تمہیں بل اور پرکاش پردان کریگا۔ تم اس کی پریرنا (رہنمائی) کو گرہن کرو۔ اور اس پر چلو۔ یہی ایشور پرائنتا یا آتم سمرپن ہے۔ بس اتنا ہی تمہارا کام ہے۔ پھر وہ ایشور اپنے آپ تمہیں سنبھال لیں گے۔

شریمد بھگوت گیتا میں لکھا ہے۔ کہ "جو اس طرح سے بھگوان کے پرائن ہو جاتے ہیں۔ ان کے یوگ کھشیم (ضروریات کی تکمیل) کا ذمہ بھگوان اپنے اوپر لے لیتے ہیں۔" پس اس گہرے راز کو سمجھ کر گایتری منتر کا جپ کرو۔ بہت جلدی اس کا پھل تمہیں ملیگا۔ تمہارے دنیوی دُکھ اور کشٹ دُور ہونے لگینگے اور تمہارے ہردے میں پرکاش بڑھ جاویگا۔ جس سے آپ ہی آپ سب بُری واسنائیں مٹتی جائینگی اور گایتری کے متواتر اور نیم پُوروک جپ سے تم پرم کلیان کو پراپت ہوگے۔

گایتری مہاتم کی کتھا

گایتری کے جپ ... کتھا ... [illegible]

ہیں۔ یہاں ہم اکبر کے زمانہ کی ایک کتھا درج کرتے ہیں۔ یہ کتھا پنڈت راجہ رام جی نے اپنے ٹریکٹ گایتری بھاشیہ میں لکھی ہے "ایک وقت اکبر اور بیربل (اصلی نام ویرور) دونو بازار میں سے گذر رہے تھے۔ اکبر نے دیکھا۔ کہ ایک براہمن دوکان دوکان پر کوڑیاں مانگتا پھرتا ہے۔ ایک دوکاندار نے اسے کچھ نہ دے کر جھڑک دیا۔ اور وہ پھر اگلی دکان پر جا کھڑا ہوا۔ یہ حال اکبر نے بیربل سے کہا۔ کہ بیربر! دیکھو۔ یہ آپ کا پوجنیہ براہمن ہے۔

بیربر کے دل پر اکبر کے اس طعنے سے ایک چوٹ سی لگی۔ اور اس نے اپنے دل میں ٹھان لیا۔ کہ اس کو پوجنیہ بنا کر ہی چھوڑونگا۔ بیربر نے اس وقت تو کچھ جواب نہ دیا۔ اور اکبر کے ساتھ اپنے کام پر چلا گیا۔ دوسرے دن اس براہمن سے پوچھا۔ تم کیوں مانگتے ہو؟ اس نے کہا۔ پیٹ پالنے کے لئے۔ بیربر نے کہا۔ کتنے میں تمہارا پیٹ پالنا ہو سکتی ہے۔ براہمن نے کہا۔ آٹھ آنہ میں۔

تب بیربر بولے۔ آٹھ آنہ تم ہر روز مجھ سے لے جایا کرو۔ اور جمنا کے کنارے جا کر میرے لئے دس بار گایتری جپ کیا کرو۔ براہمن نے منظور کر لیا۔ اور ہر روز ایسا کرنے لگا۔ کچھ دن بعد اس نے سوچا۔ کہ دس بار بیربر کے لئے جپتا ہوں۔ دس بار اپنے لئے بھی جپ لیا کروں۔ کچھ دن تک ایسا کرنے سے اس کے چہرے پر تیج آنے لگا۔ اور منہ سے مہاتماؤں جیسی باتیں نکلنے لگیں۔ بیربر تاڑ گیا۔ اس نے کہا۔ ہے براہمن! مجھ سے ہزار روپیہ ماہوار لو۔ اور سو بار میرے لئے گایتری کا جپ کرو۔ براہمن نے ایسا کرنا منظور کر لیا۔ مگر ساتھ ہی اپنے جپ

کو بڑھا دیا۔ جوں جوں اس کا پریم اور آنند بڑھتا گیا۔ توں توں وہ اسے بڑھاتا چلا گیا۔ اپنے جپ کے آنند میں اسے دھیان آیا۔ کہ بیربر گایتری کی پتی جیسا جانتا ہے۔ اور میرے گذارہ (ضروریات) سے بہت بڑھ کر مجھے دیتا ہے۔ اور صرف سو بار گایتری جپتا ہے۔ کیا وہ بھگوان جو بیربر کو دیتا ہے۔ مجھے نہیں دے گا؟"

"مانش ہزدتاری ذیت ہے تو کیوں راکھیں بھگوان"

آج اس براہمن نے گایتری کے سچے ارتھ کو پا لیا۔ اس نے بیربر سے اپنا بھروسہ اُٹھا لیا۔ اور بھگوان پر بھروسہ کیا۔ وہ بھگوت پرائن ہو گیا۔ آہا ہا! اس بھروسے سے۔ اس شرناگتی سے اس کو کتنا آنند ملا۔ اور وہ اپنی سدھ بدھ بھول کر جپ میں لگ گیا۔ وہ تو جپ کی مستی میں اپنے آپ کو بھول گیا۔ مگر جس نے ماتا کے پیٹ میں اس کی رکھشا کی تھی۔ سُدھ لی تھی۔ وہ پربھو اُسے کیسے بھول جاتا؟ ایک بھگت وہیں اس کے لئے کھانا لے آیا۔ اُسے کھلایا اور پرنام کر کے چلا گیا۔ اب لوگوں میں اس کی اٹل بھگتی کی چرچا پھیلی۔ اور اس کے کھانے کے لئے وہیں اس کو بھوجن وغیرہ آنے لگا۔ مہینہ ختم ہوا۔ مگر وہ روپیہ لینے کے لئے بیربر کے پاس نہ گیا۔ بیربر نے ایک ہفتہ اور انتظار کیا۔ پھر روپیہ لے کر خود اس کے پاس گیا۔ اور کہا۔ مہاراج! آپ روپیہ لینے نہیں آئے۔

براہمن نے کہا۔ میرے گذارہ کے لئے سب کچھ یہیں آجاتا ہے۔ میں اب آپ سے کچھ نہیں لونگا۔

بیربر نے روپیہ اسکے آگے رکھ کر کہا۔ تو بھی یہ پچھلے روپے تو لے

لیں۔ جن کا آپ نے جپ کیا ہے ۔

براہمن بولا ۔ نہیں ۔ آپ یہ لے جائیے ۔ آپ نے مجھے راستے پر ڈالا ہے ۔ اس لئے اس مہینے کا جپ میں آپ کو اس کے بدلے میں دیتا ہوں ۔ بیربر نے سمجھا کہ اب یہ سچ مچ پوجیہ ہو گیا ہے ۔

براہمن کی بھگتی نے اب بڑی شہرت حاصل کر لی تھی ۔ یہاں تک کہ اکبر کے کانوں تک بھی اس کی اٹل بھگتی کی تعریف پہنچ گئی ۔ اکبر بیربر کو ساتھ لے کر اس کے درشنوں کو گئے ۔ اور ایک دوشالا اور اشرفیوں کا تھال بھینٹ کیا ۔ براہمن نے کہا ۔ اسے لے جاؤ ۔ مجھے ضرورت نہیں ۔ بیربر نے براہمن سے کہا ۔ مہاراج جی ! یہ شہنشاہ اکبر ہیں ۔

براہمن نے کہا ۔ میں اکبر سے بڑا ہوں ۔ بیربر نے تین بار دہرایا اور تین بار یہی جواب ملا ۔ مگر تیسری بار اتنا اور کہا ۔ کہ "جس نے مجھے اپنا لیا ہے ۔ اکبر اسی کے دوار کا بھکاری ہے ۔

اکبر نے اس کے چہرے کی طرف دیکھا ۔ اور اس کا تیج سہار نہ سکا ۔ سچ ہے "تیج برہم درچس گایتری ہے ۔ وہ تیجسوی اور برہم درچسوی ہو جاتا ہے ۔ جو اس راز کو جانتا ہے ۔ اکبر درشن کر کے لوٹ آیا ۔ راستے میں بیربر سے کہا ۔ آہا ! میں نے آج تک ایسا تیجسوی مہاتما کوئی نہیں دیکھا تھا ۔ اس پوجیہ تپسوی کے درشن سے ہردہ کتنا شیتل اور پرسن ہوا ہے ۔ کہا نہیں جا سکتا ۔ بیربر نے کہا ۔ بادشاہ سلامت ! یہ وہی کوڑیاں (بھیک) مانگنے والا براہمن ہے ۔ اکبر حیران رہ گیا ۔ یہ کیسے اتنا بڑا مہاتما بن گیا ؟ بیربر نے کہا ۔ مہاراج ! یہ سب گایتری ماتا کا پرتاپ ہے ۔ پہلے

اس کو اپنے گھر کی خبر نہیں تھی۔ اس لئے مانگتا تھا۔ اب اس نے اپنے اِشٹ دیو کو پہچان لیا ہے اور نہال ہو گیا ہے۔ ہاں اب یہ نہی پُوجیہ بن گیا ہے۔

دراصل ہمارے اندر گایتری کی مہما اس زور سے پیدا نہیں ہوتی ہے کہ جیں زور سے ہونی چاہئے۔ اگر اس کی سچی مہما کا بھید ہم پر کھل جاوے۔ تو پھر کونی بات ہے۔ کہ اس کے جپ سے ہمارے ہردے پوتر نہ ہو جاویں؟ سچے ہردے سے اس کا جپ کرو۔ تو پھر دیکھو۔ کہ کس طرح آپ کے ہردے پر کاشمان ہوتے ہیں۔ چہرے پر کیسا تیج آتا ہے۔ جب ایسے بھروسے۔ ایسے پریم اور ایسی اٹل بھگتی کے ساتھ گایتری کا آپ جپ کریںگے۔ تو آپ ایک ہی دن کے جپ میں اپنے اندر بڑی تبدیلی دیکھیں گے۔ آپ اپنا بھروسہ پرمیشور پر چھوڑ دیں۔ ایشور پرائن ہو جاویں۔ تو بھلا یہ کبھی ہو سکتا ہے۔ کہ پرماتما آپ کو بھلا دیں؟ وہ اپنے بھگتوں کی جو اُن پر بھروسہ کرتے ہیں۔ سدا ہی رکھشا کرتے ہیں۔ جیسا کہ گیتا میں بھگوان کہتے ہیں۔ کہ "ہے ارجن! تو یقین رکھ۔ کہ میرے بھگت کا کبھی ناش نہیں ہوتا۔ اسی اٹل وشواس کو لے کر گایتری کا جپ کرو۔ اور پرماتما کے سچے بھگت بنو

اُپنشدوں میں گایتری کی مہما

(چھاندوگیہ اُپنشد پرپاٹھک ۳ - کھنڈ ۱۲)

جو یہ کچھ ہے سب گایتری سے ارتھات

گایتری ہی سارے جگت کا سار ہے۔ بانی (وید بانی) ہی گایتری ہے۔ کیونکہ بانی ہی اس سارے سنسار کو گاتی ہے اور بچاتی ہے (۱) جیساکہ پہلے بتلایا گیا ہے۔ کہ گایتری ویدک چھندوں میں ایک مکھیہ چھند ہے۔ جو بڑی شکتی والا بیان کیا گیا ہے۔ اس کے ذریعے برہم میں پت لگایا جاتا ہے۔ وید میں بہت سے منتر گایتری چھند میں ہیں ان میں سے ایک گایتری منتر بھی ہے۔ اس منتر کے بارے میں اُپنشدکار رشی کہتے ہیں۔ کہ یہ گایتری منتر سارے ساروں کا سار ہے یہ بھگوان کا اُدّم گُن انواد کرتی ہے۔ اور بھگت کو دکھوں اور پاپ سے چھڑا کر کلیان مارگ کی طرف لے جاتی ہے۔

(۲) پنچھے سے گایتری سب کو بچانے والی ہے۔ پنچھے سے گایتری وہ ہے۔ جو یہ پرتھوی ہے۔ ارتھات پرتھوی ماتا جیسے سب جیوں کو پالتی اور آشرہ دیتی ہے۔ ویسے ہی بھگوتی گایتری بھی اپنے بھگتوں کا پالن کرتی اور آشرہ دیتی ہے۔ اسی گایتری میں یہ سارا جگت ٹھہرا ہوا ہے۔ اس گایتری کو کوئی لانگھ نہیں سکتا۔ ارتھات کوئی اس کا پار نہیں پا سکتا۔ اس کی مہما اپار ہے۔

(۳) پنچھے سے جو یہ پرتھوی ہے۔ وہ اس پرش میں شریر ہے اسی میں یہ پران ٹھہرے ہوئے ہیں۔ اس شریر کو یہ پران نہیں لانگھتے مطلب یہ کہ جیسے پرتھوی سب جیوں کا مسکن ہے۔ ویسے ہی یہ شریر سب پرانوں کا مسکن ہے۔ سب اندریوں کی آماجگاہ ہے۔ شریر کے بغیر پران یا اندریاں بیکار ہیں

(۴) جو اس پُرش میں شریر ہے ۔ جو یہ پُرش

کے اندر ہردے (دل) ہے - اسی ہردے میں یہ پران سہارا لئے ہوئے ہیں - اس ہردے کو یہ پران نہیں لانگھتے - اسی میں رہتے ہیں (۴)

گایتری بھی پرانوں میں ہی نواس کرتی ہے - اس کا جپ اور گاین ہردے اور پران سے ہونا چاہیئے - گایتری اور پرتھوی کی سمانتا پہلے دکھلائی گئی ہے - اب پرتھوی اور شریر کی سمانتا کہ کر بتلایا ہے - کہ شریر (جسم) ہی ہردے ہے - شریر کا مکھیہ ستھان ہردے ہے - جس کے آشرے سے پران اور اندریاں رہتی ہیں - اس طرح گایتری کو انت میں ہردے کے ساتھ ایک کیا گیا ہے - اور ہردے آکاش میں برہم ہے - پس گایتری کا اپاسک ہردے آکاش میں ستھت برہم کو پالیتا ہے - اس میں کیا شک ہے ؟

(۵) سو یہ چار چرن والی چھ پرکار کی گایتری ہے - یہی بات رچا میں بھی کہی گئی ہے - رگوید (۱۰ - ۹۰ - ۳) (۵) ارتھات انتربانی پرتھوی - شریر - پران اور ہردے - یہ اس کے چھ ستھان ہیں - ارتھات گایتری منتر سے ہی یہ سب سارتھک ہوتے ہیں - گایتری کے چار پاد (چرن) آگے کہتے ہیں -

(۶) اس گایتری میں بیان کئے گئے بھگوان کی مہما اتنی ہے - جتنی کہ انسان بیان کرتا ہے - اس ورنن سے بھگوان بہت ہی بڑا ہے - سارے پرانی اس کا ایک پاد ہیں - اس کے امرت مئے تین پاد پرکاشمان رنج مہا میں ستھت ہیں - ارتھات یہ سارا جگت - سارا مانشی گیان بھگوان کا ایک انش ماتر ہے - اس کی کیا مہما گائی جاوے - وہ تو سوروپ اور ستا سے اننت ہے -

مطلب کہ گایتری جس برہم کی مہما کا بکھان کرتی ہے - وہ برہم

اتنا ہی نہیں ہے۔ جتنا کہ منش بیان کر سکتا ہے۔ بلکہ بھگوان اس سے بہت بڑا ہے۔ اتنا بڑا کہ ہمارے وہم و گمان میں بھی نہیں آ سکتا یہ سارا جگت اور سارا گیان تو اس پربھو کا صرف ایک پاد یا ایک انش ہے؟ یہاں پر سوال ہو سکتا ہے۔ کہ جب ماضی حال مستقبل اور سب سنسار اس پربھو کے ایک پاد کے برابر ہے۔ تب اس کے تین پاد کہاں رہتے ہیں؟ کیونکہ جتنا یہ سنسار ہے وہاں ہی وہ پرش (پربھو) رہ سکتا ہے۔ سنسار کے باہر نرادھار جگہ میں کیسے رہ سکتا ہے؟ اس شنکا کو دور کرنے کے لئے آگے کہا گیا ہے۔ کہ اس کے تین پاد اس پرکاشمان نج مہا میں ستھت ہیں۔ ارتھات بھگوان کی نج مہا ہی اُن کا آدھار ہے۔ انہیں کسی دوسرے آدھار کی ضرورت نہیں ہے۔ بھگوان کا وہ ترپاد کیا ہے۔ امرت ارتھات موکش سروپ ہے۔

(۷) جو ہی یہ برہم ہے۔ یہی وہ گایتری میں بیان کیا گیا۔ سویتا۔ (پریرک پربھو) ہے۔ جو یہ پرش سے باہر پرکاشمان ہے (۸) یہی وہ پرش سے باہر پرکاشمان الشیر ہے۔ جو یہ اندر پرش میں آکاش ہے (۹) یہی وہ پرش ارتھات اندر کا آکاش برہم ہے۔ جو یہ ہردے کے اندر پرکاش ہے۔ مطلب یہ کہ گایتری منتر سے جس سویتا۔ (پریرک) پربھو کی آرادھنا کی جاتی ہے۔ وہ انترمکھ ہو کر ہردے آکاش میں دیکھا جاتا ہے۔ اور سگن سروپ سے باہر کے آکاش میں دیکھا جاتا ہے۔ وہ پربھو پورن اور اکھنڈ ہے اور پرورتی رہت ہے۔ ارتھات تبدیلی اس میں نہیں ہوتی۔ وہ سدا ایک رس رہتا ہے۔ جو اس طرح جانتا ہے۔ وہ آپ سب پورن اور ناش نہ ہونے والی شری (خوشی

آنند یا موکش کو پاتا ہے ۔ مطلب یہ کہ گایتری کی اُپاسنا کا پھل پربھو
کا پرکاش میں آنند دھام ہے ۔

گایتری کا مہاتم

(برہد آرنیک اُپنشد ادھیائے ۵ براہمن ۱۴)

گایتری کی مہما اپار ہے ۔ گایتری کی اُپاسنا کرنے سے کس طرح سنسار میں سکھ ملتا ہے اور برہم کے درشن ہو سکتے ہیں ۔ یہ باتیں پاٹھکوں کو اُپنشد کے ورنن سے معلوم ہونگی ۔

گایتری کی اُپاسنا کا اَدبھت مہاتم بیان کرتے ہوئے اُپنشد کار رشی کہتے ہیں

گایتری کے پہلے چرن کی مہما

بھومی भूमि انترکھش अंतरिक्ष اور ویو द्यौ ۔ یہ آٹھ اکشر ہیں ۔ یہ द्यौ اصل میں (दिवौ) ہے اور گایتری کے پہلے چرن (تت سوی تُر ورینیم (तत्सवितुर्वरेण्यम्) اس پد کے بھی آٹھ اکشر ہیں اس لئے گایتری کا یہ ایک چرن (پاد) ساری ترلوکی (پرتھوی ۔ انترکھش اور دیوم) کا سار ہے ۔ جو گایتری اُپاسک اس کے اس پرتھم پد (تت ۔ سوی تُر ورینیم) کو ایسے جانتا ہے ۔ وہ جتنا ان تینوں لوکوں میں پراپت کرنے یوگیہ ہے ۔ اتنا ہی جیت لیتا ہے یا پا لیتا ہے ۔ ارتھات اس بھید کو جان کر گایتری کی اُپاسنا کرنے والا بھگت ترلوکی کا سوامی ہو جاتا ہے ۔ ترلوکی میں وہ پرم تیربت ہو

جاتا ہے۔ ارتھات سب کچھ پراپت کر سکتا ہے۔ یہ گایتری کے پہلے چرن کی مہما ہے۔

اس کا سیدھا سادہ مطلب یہ ہے۔ کہ بھومی۔ انترکھش اور دیو ہیں (भू + मि + अं + त + रि + क्ष + दि + वौ) یہ آٹھ اکھشر ہیں۔ ارتھات ترلوکی ان آٹھ اکھشروں سے بنی ہے۔ ایسے ہی گایتری منتر کے پہلے چرن تت سوی تُر ورنیم" میں بھی (त + त्स + वि + तु + र्व + रे + ण्यं + भू) آٹھ اکھشر ہیں۔ اس طرح سے یہ ساری ترلوکی گایتری منتر کا پہلا چرن ہے۔ گایتری کے اس مہاتم کا دھیان رکھ کر جو اپاسک گایتری کا جپ کرتا ہے۔ وہ ترلوکی میں نہال ہو جاتا ہے۔ مطلب یہ کہ گایتری کا جپ کرتے وقت اس کے پہلے چرن کو ترلوکی کا سار سمجھنا چاہیئے۔ ایسی درڑھ دھارنا ہونے پر ترلوکی کی سب سدھیاں پراپت ہوتی ہیں۔ پہلے چرن کی مہما بتلا کر اب دوسرے چرن کی مہما بتلاتے ہیں

دوسرے چرن کی مہما

رچا رچی सामानि سامانی یجونشی यजूंषि + ऋचा یہ تینوں ویدوں کے شروع کے آٹھ اکھشر ہیں۔ ارتھات رگوید رچا شبد سے شروع ہوتا ہے۔ یجروید یجونشی سے شروع ہوتا ہے اور سام وید سامانی شبد سے شروع ہوتا ہے۔ اور ان تینوں شبدوں (لفظوں) میں آٹھ اکھشر ہیں۔ ایسے ہی گایتری کے دوسرے چرن بھرگو دیوسیہ دھی مہی (भर्गो देवस्य धीमहि) - اس پد میں بھی آٹھ ہی اکھشر ہیں۔ جس سے گایتری منتر کا یہ دوسرا چرن تینوں ویدوں کا سار ہے یا اس دوسرے چرن میں تینوں ویدوں

کا گیان بھرا ہے۔ جو گایتری منتر کے اس چرن ربھر گو دیوسیہ دھی ہی
کو اس طرح جانتا ہے۔ تینوں ویدوں کا سار جانتا ہے۔ وہ جتنا ان تینوں
ویدوں کا گیان ہے، اتنا ہی پراپت کر لیتا ہے۔ ارتھات گایتری منتر
کا سچا اُپاسک تینوں ویدوں کے سار پھل (برہم گیان) کو پراپت کر لیتا
ہے (۲) اب آگے رشی

تیسرے چرن کا مہاتم

کہتے ہیں۔ پران - اپان اور ویان प्राण + अपान + व्यान
یہ آٹھ اکھشر ہیں۔ ارتھات ان تینوں شبدوں میں آٹھ اکھشر ہیں۔
ویسے ہی گایتری منتر کے تیسرے چرن دھیو یونہ پرچودیات
(धियो यो नः प्रचोदयात) اس پد میں بھی آٹھ اکھشر ہیں۔ پس
یہ ہی اس گایتری کا سار ہے۔ ارتھات گایتری کا یہ تیسرا چرن ہی
پران۔ اپان اور ویان روپ ہے۔ سنسار کا جیون ہے۔ جو اُپاسک
گایتری کے اس پد کو ایسے جانتا ہے۔ وہ جتنا یہ پران سموہ (جیو ماتما)
ہے۔ اتنے کو ہی جیت لیتا ہے۔ مطلب یہ کہ جگت کے سب
پرانی اس کے متر ہو جاتے ہیں۔

چوتھے پد کی اپار مہما

اس گایتری کے تین پاد کے یتھارتھ دھیان سے ہی اُپاسک
کو سب کچھ مل جاتا ہے۔ پہلے پاد سے وہ ترلوکی کا سوامی ہو سکتا
ہے۔ دوسرے پاد سے وہ تینوں ویدوں کا گیان پراپت کر سکتا ہے
اور تیسرے پاد سے سنسار کے سب جیو اس کی حسب مرضی اس
کے متر بن جاتے ہیں۔ اس طرح گایتری کا اُپاسک دنیا میں وجے پاتا

ہے۔ مگر گایتری کا جو چوتھا پاد اُپروکش (غائبانہ) ہے۔ اس کا تو کوئی پار ہی نہیں پاسکتا۔ رشی اس کا بیان کرتا ہوا کہتا ہے۔

"اب یہ جو اس کا تُریا۔ درشت اور پرورجا پد یا چرن ہے۔ جو یہ بھگوان (سورج کا انتریامی) پرکاشمان ہو رہا ہے۔ وہ ہی چوتھا ہے۔ جو چوتھا ہے۔ وہی تُریا ہے۔ اتھات چوتھے پد کا نام تُریا ہے درشت پد کا ارتھ "دیکھا ہوا سا" ہے۔ ارتھات بھگوان اپنے بھگتوں کو دیکھے ہوئے کی طرح دکھائی دیتا ہے۔ یہ ہی پرورجا ہے۔ ارتھات یہ سارا جگت رج (وِکار) سے بھرا ہے۔ کامناؤں اور واسناؤں سے بھرا ہے۔ مگر وہ سویتا (جگت رکھشک پربھو) اس رجو سے (وکار سے) جگت سے اُوپر ہی اُوپر پرکاشمان ہے۔ مطلب یہ کہ بھگوان سدا نرلیپ ہے۔

اب اس چوتھے پد کا پھل کہتے ہیں۔ کہ جو اُپاسک گایتری کے اس چوتھے پد کو اس طرح سے یتھارتھ جانتا ہے۔ وہ بھی ایسے ہی شری شوبھا اور یش سے پرکاشت ہوتا ہے۔ مطلب یہ کہ گایتری کا اُپاسک پرتاپ شالی بن جاتا ہے (۲)

مطلب یہ کہ گایتری کے جو تین پد اُوپر کہے گئے ہیں۔ اُن کا ناچیہ جو پرماتما ہے۔ وہی اس گایتری کا چوتھا پد ہے۔ ارتھات یہ گایتری پرماتما میں ستھت ہے۔ اس چوتھے پد کو ہی تُریا۔ درشت اور پرورجا کہتے ہیں۔ تُریا کا مطلب چوتھا ہے۔ اور درشت کا مطلب دیکھا ہوا سا ہے۔ کیونکہ پرماتما سروتھا دکھائی نہیں دیتے۔ صرف بھگتوں کے ہردے میں ہی اُن کا پرکاش ہوتا ہے۔ اور پرورجا کا یہ مطلب ہے

کہ بھگوان تمام دکاروں سے رہت شدھ سوروپ ہیں۔ پس جو بھگت گایتری کے اس چوتھے پد (چرن) روپ بھگوان کو اس طرح جانتا ہے۔ وہ بھی سنسار میں شری اور شوبھا پا کر چمکتا ہے۔ ارتھات اس کا خوب یش پھیلتا ہے۔ آگے رشی

گایتری کی شکتی

کہتے ہیں۔ گایتری کا چوتھا جو درشت (دیکھا ہوا سا) پد ہے۔ وہ سب کے اوپر رہنے سے پروورجا کہلاتا ہے۔ اس پد کے آشرے میں ہی .... یہ گایتری رہتی ہے۔ مطلب یہ کہ گایتری کا چوتھا پد سوئیم بھگوان (نراکار برہم) ہے۔ اور اس بھگوان (برہم) کا ہی گایتری کو آشرہ ہے۔ وہ چوتھا پد ستیہ کے آشرے میں (پرماتم سوروپ) میں قایم ہے۔ آنکھ ہی لوک میں ستیہ ہے۔ آنکھ ہی ستیہ کے سمان ہے۔ کیونکہ جب دو آدمی جھگڑتے ہوئے آتے ہیں۔ ایک تو کہتا ہے۔ کہ میں نے دیکھا ہے۔ اور دوسرا کہتا ہے۔ کہ میں نے سنا ہے۔ سو ان دونوں میں سے جو یہ کہتا ہے۔ کہ میں نے دیکھا ہے۔ اس کی بات پر ہم اعتبار کرتے ہیں۔ مطلب یہ کہ اچھی طرح دیکھ لینے پر ہی نشچے ہوتا ہے۔ ایسے ہی بھگوان کا درشت پد یا ستیہ دھام بھگتوں کا ستیہ گیان سے تتھا آتما سے دیکھا ہوا ہے۔ اور وہ ستیہ بل (شکتی) میں رہتا ہے۔ اور پران یا جیون شکتی ہی بل ہے۔ پس آتما میں ہی ستیہ اور بل ہے۔ اس لئے کہا کرتے ہیں۔ کہ بل ستیہ سے اوجسوی ہے۔ ستیہ سے بھر پور شکتی کا نام ہی بل ہے۔ ایسے ہی

یہ گلہ تری ادھیاتم میں (آتمائیں پرسھ ہیں) ٹھیری ہوتی ہے۔ خلاصہ یہ کہ گایتری ستیہ میں پرتشٹھت ہے۔ ستیہ بل میں پرتشٹھت ہے۔ اور پران (جیون شکتی) ہی بل ہے۔ آتم جیون ہی بل ہے اسلئے آتمائیں ہی ستیہ اور بل ہے۔ یہ گایتری گیوں۔ رتھات پرانوں بچاتی ہے۔ اس لئے ہی اس کا نام گایتری ہے۔ مطلب یہ کہ پرانوں کی رکھشا کرنے والی ہونے کی وجہ سے اس کا نام گایتری ہے۔ اور آچاریہ (منتر داتا گورو) جس سادتری کو اپنے ششیہ کے سنکھ اُپ نین کے وقت کہتا ہے۔ وہ یہ گایتری ہی ہے۔ اتھات گایتری منتر سے ہی اُپ نین ہوتا ہے۔ وہ گورو جس (ششیہ) کو گایتری کا اُپدیش دیتا ہے۔ یہ گایتری اس کے پرانوں کی آتم شکتیوں کی رکھشا کرتی ہے۔ ارتھات گایتری سے آتم شکتیوں کی رکھشا ہوتی ہے

مندرجہ بالا اُپدیش کا سار یہ ہے۔ کہ گایتری پرانوں اور آتما کی رکھشا کرتی ہے۔ اور ششیہ کو اسی لئے سب سے پہلے اس کا اُپدیش دیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس سے ششیہ کے پرانوں اور آتما کی رکھشا ہوتی ہے۔

گایتری کا اُپدیش دینے والے گورو کی مہما

کوئی کوئی آچاریہ اس سادتری کو انوشٹپ کہتے ہیں۔ ارتھات گایتری کی بجائے انوشٹپ منتر کا اُپدیش دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ بانی انوشٹپ ہے۔ اس لئے ہم اس منتر کا اُپدیش کرتے ہیں۔ سو یہ اُن کی بھول ہے۔ سمجھ دار آدمی ایسا نہ کریں۔ وہ گایتری رُوپ سادتری کا ہی اس وقت (ششیہ کو) اُپدیش کریں کسی دوسرے منتر

کا اُپدیش نہ کریں۔ اگر ایسا جاننے والا (گایتری کا اُپدیش دینے والا) گورو بہت سا بھی دھن دان میں لیتا ہے۔ تو بھی گایتری کا اُپدیش کرنے والا گورو خواہ کتنا ہی دھن لیوے۔ وہ گایتری کی مہما کے مقابلے میں کم ہی ہے (۵)

گایتری کا اُپدیش امولیہ ہے

جو اُپاسک سونے چاندی اور دھن دھان سے بھرپور تینوں لوکوں کو گایتری کے اُپدیش کے بدلے میں گرہن کرے۔ وہ سب اس گایتری کے پہلے پد کے برابر ہے۔ اور جتنا یہ تینوں ویدوں کا گیان ہے۔ جو اُپاسک اتنی ودیا گورو سے گرہن کرے۔ تو وہ اس گایتری کے دوسرے پد کے برابر ہے۔ ارتھات تینوں ویدوں کا سارا گیان دوسرے پد کے برابر ہے۔ اور جس قدر ترلوکی میں جیو ہیں۔ جو اُپاسک اتنا دان لیوے تو وہ گایتری کے تیسرے پد کے برابر ہے۔ ارتھات سنسار میں جتنے پرانی ہیں۔ وہ تیسرے پد کے برابر ہیں۔ اور وہ جو گایتری کا چوتھا درشٹ رج (وکار) سے رہت آدتیہ پد ہے۔ وہ یہ جگت میں پرکاشمان ہے۔ جو بھگوان کا جیوتی سروپ ہے۔ اس کا بدلہ تو کسی طرح دیا ہی نہیں جا سکتا۔ ارتھات ترلوکی کے سارے دھن تینوں ویدوں کا مکمل گیان اور ترلوکی کے سب جیو مل کر بھی اس کے برابر نہیں ہو سکتے جب اس چوتھے پد کے برابر کوئی دان ہی نہیں۔ ارتھات جب یہ ترلوکی کا دان دینے۔ تینوں ویدوں کا گیان پراپت کرتے اور سب

جگت کے جیو ماتر کے پریم سے بھی پراپت نہیں ہو سکتا۔ جب اس

پد کو کوئی کیسے پا سکتا ہے۔ ارتھات نہیں پا سکتا۔ یہ پرم پد (برہم پراپتی کا پد) تو کیول بھگوان کی کرپا سے ہی مل سکتا ہے۔ اس کی قیمت کوئی ادا نہیں کر سکتا۔

گایتری کے پہلے تین پادوں کے گیان کا جو پھل بتلایا گیا ہے۔ ان کا عوض دینے والا (داتا) بھی اس جگت میں کوئی نہیں ہو سکتا۔ تاہم اس کے پھل کی کلپنا کر کے اس کے بدلے میں دان دینے کی کلپنا کی جا سکتی ہے۔ پہلے تین پادوں میں ہی جب ترلوکی۔ تریٔ ودیا اور سب پرانی جگت آ گیا۔ تب اس چوتھے پد کے عوض میں دینے لائق کچھ باقی نہیں رہتا۔ پس گایتری کے اس راز کا جاننے والا گورو اگر سروسو (سب کچھ) بھی لے لیوے۔ تو بھی اس کا بدلہ چکایا نہیں جا سکتا۔ ارتھات گایتری منتر کے اُپدیش کا عوض سنسار میں کوئی نہیں دے سکتا

گایتری کا اُپستھان

کسی شُبھ کرم کے شروع کرنے سے پہلے جو جپ آدی کیا جاتا ہے۔ اُسے پُرشچرن کہتے ہیں۔ اور مکھیہ منتر کے جپ کا نام انوشٹھان ہے۔ پُرشچرن اور انوشٹھان کر لینے پر اپنے اِشٹ دیو کے سامنے دھیان سے کھڑے ہونے کا نام اُپستھان ہے۔ اس گایتری دیوی کا یہ اُپ ستھان ہے۔

पदसि। नहि पधिसे नमस्ते तुरीयाय दर्शताय
पदाय परो रजसे सावदोम॥

”ہے گایتری! تو ترلوکی میں پوجیہ ایک پدی ہے۔ تینوں ویدوں کا سار ودیدپی ہے۔ اور پرانوں ارتھات جیون کی رکھشک تو پدی ہے اور واچیہ روپ سے چار چرن والی ہے۔ اتنا ہونے پر بھی تو اپدی (بنا چرن کے) ہے۔ کیونکہ جانی نہیں جاتی۔ ارتھات انترمکھ ہوئے بنا پراپت نہیں ہوتی۔ ہے مہادیوی! تیرے چوتھے درشت اور پرم نرمل پد (نرگن) کے شدھ نراکار سوروپ کو نمسکار ہو۔ جو سب لوکوں کا ادھار ہے۔“

اس اُپستھان کے اخیر میں جس کے ساتھ ودیش ہو۔ اس کے لئے یہ بچن کہے ”ہے بھگوتی! وہ میرا دشمن (یہاں اپنے دشمن کا نام لے) اس پھل (مُراد) کو پراپت نہ کرے۔ یا یہ کہے۔ کہ اس کی (دشمن کی) وہ کامنا پوری نہ ہو۔“ بلاشبہ اس کی وہ کامنا پوری نہیں ہوتی جس کے لئے اس طرح اُپستھان کیا جاتا ہے یا یہ کہے کہ ہے ماتا! میری فلاں مراد پوری ہووے۔ تب اس کا وہ منورتھ ضرور پورا ہوتا ہے مطلب یہ کہ گایتری کے اُپستھان کے سمیہ جو کامنا کی جائے وہ پوری ہو جاتی ہے۔ مگر اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ کسی کے انشٹ یا بُرے کی کامنا کبھی نہیں کرنی چاہیئے۔ ورنہ چاہ کن را چاہ درپیش والی بات ہو جاویگی۔ جو دوسرے کا بُرا چاہتا ہے۔ اس کا اپنا بھلا کبھی نہیں ہو سکتا۔ اپنے بچاؤ کے لئے یا دُکھوں کی نورتی ارتھات دُکھ دُور کرنے کے لئے پرارتھنا کی جا سکتی ہے۔

اس بارے میں ایک پراچین کتھا مشہور ہے۔ کہ راجہ جنک بدیہہ نے آشو تراشو بڈل نامی آچاریہ سے کہا۔ ہے بڈل! یہ بڑے تعجب کی بات ہے۔ کہ تو اپنے آپ کو گایتری کا جاننے والا کہتا ہے۔ تو بھی اب تک ہاتھی کی طرح پاپ کا بوجھ ڈھو رہا ہے یا سنسار (آواگون کے چکر) میں پھنسا ہوا ہے۔ بڈل نے جواب دیا۔ ہے سمراٹ! (شہنشاہ) میں نے اس گایتری کا مکھ نہیں جانا تھا۔

تب جنک نے کہا۔ اگنی ہی گایتری کا مکھ ہے۔ اگر بہت بھی ایندھن کوئی آدمی اگنی میں ڈالتا ہے۔ تو وہ سارا ایندھن اگنی جلا دیتی ہے ایسے ہی گایتری کا مکھ اگنی ہے۔ جو ایسا جانتا ہے۔ وہ اگرچہ بہت سا (دان لے کر) پاپ کرتا ہے مگر اس سب پاپ کو کھا کر ارتھات گایتری جپ کے پرتاپ سے بھسم کر وہ شدھ پوتر اجر اور امرت ہو جاتا ہے مطلب یہ کہ خواہ کوئی کتنا ہی پاپی ہو۔ گایتری کا جپ کرنے اور گایتری کا مکھ اگنی ہے۔ اس کا دھیان کرنے سے سب پاپوں سے چھوٹ کر شدھ پوتر ہو جاتا ہے۔ پھر اسے پاپ سپرش نہیں کرتا۔ گایتری کے پاٹھ سے سب پاپ بھسم ہو کر اُپاسک شدھ پوتر ہو جاتا ہے۔ یہ گایتری کی کتنی بڑی مہما ہے۔

گایتری کا مکھ اگنی ہے

اسلئے جو سجن گایتری سے پورا لابھ اٹھانا چاہیں۔ وہ ہون یگیہ کے ساتھ گایتری کا جپ کریں۔ ارتھات ایک ایک منتر کیساتھ ایک ایک آہوتی اگنی میں ڈالیں۔ اس طرح جپ کرنے سے خواہ کوئی کتنا ہی پاپی ہو۔ گایتری ماتا اس کے پاپوں کو بھسم کر دیتی ہے۔ گایتری کا مکھ اگنی ہے۔ اسلئے جل میں بیٹھکر یا رات کو گایتری کا جپ کرنا منع ہے گایتری جپ کے لئے کہا گیا ہے کہ ہوم کیساتھ ہی جپ کیا جائے ہوم اور جپ دونوں [illegible] گایتری منتر کے دیوتا ہیں

ॐ

گایتری مہما

منظوم

(۱) وید گایتری مہما کہے — تس ایک پاد ترلوکی اہے (۱)

(۲) دُوج پاد گایتری ماتا — ہیں رگ یجُو سام سُکھ داتا (۲)

(۳) پران سمیت آپان ویانا — گایتری تیسر پد جانا (۳)

(۴) تینوں پد پرھم گیانی کہیں — چوتھے پد پمہ ٹھیرے اہیں (۴)

(۵) تُریا چَتُش پاد کہلایہ — پرُو راج پد دُرشت گایہ (۵)

(۶) آدِت جو پرتیکش دِکھاوے — تاتے درشت پد کہلاوے (۶)

(۷) سرب لوک پرکرے پرکاشا — پرو رجا تس کارن بھاشا (۷)

(۸) چتُش پاد کہ جو نہ جانے — تیس ایش چمکے سرب ٹھکانے (۸)

(۹) ست پرتھریہ پاد کہاوے — ستیہ نیتر کی شکتی بتاوے (۹)

(۱۰) درشت پاد یہی کہلائی — پرے لوک تے جوت دکھائی (۱۰)

(۱۱) یہی سدھار کہ کنڈ کہاوے — برہم دیہ کی مہما گاوے (۱۱)

(۱۲) تس اُپاسنا من تے سادھے — اُستمت تا سُو ایہہ بھانت ارادھے (۱۲)

(۱۳) تُو ہی یگیہ کہ تیج کہائی — اگنی ہردے میں چمک اُٹھائی (۱۳)

(۱۴) پرم تیجسوی تو ہی اہے — تُو ہی وَرس تیجل اہے (۱۴)

(۱۵) چتُش وید تیرو گُن گاویں — نمونمہ کہ تو ہی کو دھیاویں (۱۵)

(۱۶) تُو ہی بندن یوگیہ کہائی — تیری کیرتی جگ میں چھائی (۱۶)

(۱۷) تو پیش چمکے بھاتُو سمانا — تاشے اندھکار دُکھ نانا (۱۷)

(۱۸) شکتی وان تُو ہی کہلاوے — مُکتی مارگ تو ہی لگاوے (۱۸)

ارتھ- وید (اُپنشد کار رشی) گایتری کی مہما کہتا ہے۔ کہ اس کا ایک پاد یہ ساری ترلوکی ہے (۲) اور دوسرا پاد رگ یجر اور سام وید ہیں۔ (۳) پران۔ اپان۔ ویان۔ یہ گایتری منتر کا تیسرا پد ہے (۴) یہ تین پاد برہم گیانی کہتے ہیں۔ اور چوتھا پاد بیان سے باہر ہے۔ (۵) چوتھا پاد تُریا۔ درشت اور پرودجا کہلاتا ہے۔ (۶) سُورج میں پرتیکش اس کی جیوتی دکھائی دیتی ہے۔ اس سلئے وہ درشت کہلاتا ہے۔ (۷) اس کی جیوتی سب جگہ چمکتی ہے۔ اس سلئے اسے پرودجا کہتے ہیں (۸) چوتھے پاد کو جو آدمی جانتا ہے۔ اس کا یش سب جگہ پھیلتا ہے (۹) یہ چوتھا پاد ستیہ پر قائم ہے۔ اور ستیہ آنکھ کی شکتی ہے (۱۰) یہ درشت اس سئے کہلاتا ہے۔ کہ اس کی جیوتی سنسار سے پرے دکھائی دیتی ہے (۱۱) یہ گایتری منتر امرت کا ساگر کہلاتا ہے اور برہم (پرماتما) کی مہما گاتا ہے (۱۲) اس گایتری منتر کی اُپاسنا من سے کرے۔ اور اس طرح سے آرادھنا کرے۔ کہ (۱۳) اے ماتا! تو ہی یگیہ کا تیج ہے۔ اور ہردے روپی اگنی تجھ سے چمکتی ہے۔ (۱۴) تو پرم تیجسوی اور ایک رس نشچل رہنے والی ہے (۱۵) چاروں وید تیرا گن گاتے ہیں۔ اور نمسکار کرتے ہوئے تیرا ہی دھیان کرتے ہیں (۱۶) تو ہی نمسکار کے یوگیہ ہے۔ اور تیری کیرتی سب جگہ پھیلی ہوئی ہے (۱۷) سُورج کی طرح تیرا یش چمکتا ہے۔ جس سے دُکھ روپی اندھکار نشٹ ہو جاتا ہے (۱۸) ہے گایتری! تو ہی شکتی والی کہلاتی ہے۔ اور مکتی کے مارگ پر تو ہی لگاتی ہے (۱۹) ایسا من

ہیں وچار کر کے بار بار گایتری ماتا کے سامنے سر جھکاوے ۔

گایتری ارتھ ورنن

۱ گگے کا ارتھ بتاویں گیانا ترا کا رکھشا ارتھ بکھانا

۲ رکھشا گیان ودّو تہاں پایو گایتری تاتے کہلایو

۳ یہی پرتھی کر روپ کہاوے تیہی میں جگت سہارو پاوے

۴ یہی پرتھوی شریر وچارا جیہی میں پایو پران سہارا

۵ یہی پران ہے من کے آشے اس سوروپ گایتری بھاشے

۶ پرم برہم جو پرش کہاوے گایتری تہیہ تہا گاوے

۷ رہیہ آکاش میں واس بتاوے جبر کٹی مدھیہ تس ٹھور کہاوے

۸ سرب میں وہ پری پورن اہے تس تے بھن کوئے نہیں ہے

۹ آکار انک پرم سکھ دایک گیان روپ ہے سرب سہایک

۱۰ ہار نیہ گربھ اکار کہایو جا تے تیج بدھی سب پایو

۱۱ ہے مکار ہی تیجس دھاما گھن پد گیان تا سو کر ناما

۱۲ شیش جو اردھ ماترا گایو اوتم پد تریا کر پایو

۱۳ کہجو ہی پران کر پران پیارا کھواہ اہے مکتی داتا را

۱۴ سب میں سواہ کو دیاپک پایو سکھ آنند بھنڈار کہایو

۱۵ تت سوی جتم داتا سنسارا اہے جگت کر دھارن ہارا

۱۶ ترور نیم اتی گرہن یوگا کرے پراپتی راج سکھ بھوگا

۱۷ بھرگو ہے ودگیان سوسدیا سب کر سوامی سب کر جوپا

جہہ چھن پد نیہ سیہ اُچارے ۱۸ جو ہیں جیوتی پُرش کر دھارے
دھی ہیی بھگتی کرے پردانا ۱۹ جس بل جیہ برمھ کو جانا
سویتا دیو "دھیو نہ" کہلاوے ۲۰ رُدی میں اپنی جیوت دکھاوے سُوسُچ
پرچودیات مُول کلیانا ۲۱ کیرت لیش بُدھی کرے پردانا

ارتھ۔ سگے کا ارتھ گیان اور ترا کا ارتھ رکھشا ہے (۲) رکھشا کرنے اور گیان دینے کی وجہ سے یہ گایتری کہلاتی ہے (۳) یہ پرتھوی کا رُوپ ہے۔ اسی میں سارا جگت ٹھیرا ہوا ہے (۴) یہ شریر پرتھوی کا رُوپ ہے۔ کہ جس میں پران ٹھیرے ہوتے ہیں (۵) یہ پران من کے آشرے ہے۔ ایسا گایتری کا سوروپ ہے (۶) جو پر برمھ پرش پرماتما ہے۔ گایتری اسی کی مہما گاتی ہے (۷) ہردے آکاش میں برھم کا نواس ہے۔ اور بھرکٹی کے بیچ میں اس کا ستھان ہے۔ (۸) سب میں وہ بھرپور ہو رہا ہے۔ اور اس کے ماسوائے کچھ نہیں ہے (۹) अ اکھشر کا ارتھ پرم سکھ دایک گیان رُوپ اور سرب بیاپک ہے۔ (۱۰) اُکار کا ارتھ ہرنیہ گربھ ہے۔ جس سے تیج اور بُدھی ملتی ہے (۱۱) म کا ارتھ پرگیان گھن ہے۔ جو تیج کا دھام ہے (۱۲) اب جو اردھ ماترا ہے۔ وہ ترِیا کا اُوتم پد ہے (۱۳) ऋ کا ارتھ پرانیش اور بھو: کا ارتھ مکتی دینے والا ہے (۱۴) स्व: کا ارتھ سرو ویاپک ہے یہ سُکھ اور آنند کا بھنڈار ہے (۱۵) تت سوی کا ارتھ سنسار کا پیدا کرنے والا اور دھارن کرنے والا پربھو ہے (۱۶) ورنیم کے ارتھ گرہن کرنے یوگیہ پرماتما کے ہیں۔ یہ راج سکھ بھوگ کا داتا ہے (۱۷) "بھرگو" یعنی برمھ ہے جو سب کا سوامی اور سب کا راجہ ہے۔

(۱۸) جس وقت دیوسیہ شبد بولے۔ تب ہردے میں بھگوان کی جیوتی کا دھیان کرے (۱۹) وہی اُہی بھگتی پردان کرتی ہے۔ کہ جس سے جیو برہم کو جانتا ہے (۲۰) سویتا دیو ودھیہ نہ کہلاتا ہے۔ جس کی جیوتی سورج میں چمک رہی ہے (۲۱) پرچودیات کلیان کا مول ہے۔ اور کیرتی یش اور بدھی پردان کرتا ہے۔

گایتری مکھ ورن

گایتری مکھ اگنی جانا	۱	ہے یہ اگتی اگنی کہ پرانا
مہا او جیسوی مہابل دھاری	۲	دیوے اگھ گری چھن میں جاری
دادا نل استھ کے بن ماہیں	۳	جارے بن کو سنشے ناہیں
کومل کاٹھ اور لکڑ وشالا	۴	ہوئیں بھسم تس میں تت کالا
اِم پرکار بن اگھ دکھائی	۵	گایتری کی اگنی جرائی
اُر میں واس کرے جب آئی	۶	من چت بدھی پھر ہو جائی
چوبیس لکھش پورن کر پاوے	۷	تب یہ منتر سدھ ہو جاوے
جب برہم کمل دل وکسے	۸	اُر سے جاپ نرنتر نکسے
سدھی اشٹ بھانتی ہو گائی	۹	تس ڈھنگ آوے آٹھ دہائی
انتہ کرن شدھ ہو جاوے	۱۰	اُر درپن میں جوت دکھاوے
ست سنکلپ اُٹھیں من ماہیں	۱۱	نشپھل ہوئے کامنا ناہیں
ہانی لابھ جو مکھ پر لاوے	۱۲	وہی ودھاتا لیکھ کہاوے

ارتھ - (۱) گایتری کا مکھ اگنی ہے۔ جو کہ اگنی کا بھی پران ہے۔

(۲) یہ اگنی بڑی تیج والی اور بلوان ہے۔ اور پاپ کے پہاڑ کو لمحہ بھر میں جلا دیتی ہے (۳) پھولے کی اگنی بھڑک کر بلاشبہ بن کو جلا دیتی ہے اور (۴) نرم۔ سخت چھوٹے۔ بڑے سب درخت اس میں بھسم ہو جاتے ہیں۔ (۵) ایسے ہی پاپ کے ٹوکھدائی بن کو گایتری کی اگنی جلا دیتی ہے (۶) جب یہ گایتری ماتا ہردے میں آکر واس کرتی ہے تب من۔ چت اور بدھی ستھر ہو جاتی ہے (۷) جب چوبیس لاکھ گایتری کا جپ ہو جاوے تب یہ منتر سدھ ہو جاتا ہے (۸) تب ہردے کمل شگفتہ ہو جاتا ہے۔ اور ہردے سے اپنے آپ ہی جاپ ہوتا رہتا ہے (۹) آٹھ پرکار کی سدھیاں گایتری کے ایسے اپاسک کے پاس دوڑی آتی ہیں (۱۰) انتہ کرن شدھ ہو جاتا ہے۔ اور ہردے نین میں برہم کی جوت دکھائی دیتی ہے (۱۱) من میں ہمیشہ سچے سنکلپ اٹھتے ہیں۔ اور کوئی بھی کامنا نشپھل (ناکام) نہیں ہوتی (۱۲) جو کچھ منہ سے کہ دیتا ہے۔ وہ برہما کا لیکھ ہو جاتا ہے۔ ارتھات ضرور پورا ہوتا ہے

گایتری پر مختلف مہاتماؤں کے وچار

(۱) یگیوں میں میں جپ یگیہ ہوں (بھگوان شری کرشن)

(۲) سب طرح کے جپوں میں گایتری جپ سریشٹھ ہے (پراشر منی)

(۳) جو گایتری منتر کا گیان ارتھات جپ کرتا ہے۔ اس کی رکھشا یہ منتر چھوٹے اور بڑے پاپوں سے ضرور کرتا ہے (مہرشی ویاس)

(۴) جو برہمچاری [illegible] ویدوں کی ماتا [illegible] گایتری کے ارتھ کو جان

کر جپ کرتا ہے ۔ وہ پرم گتی کو پراپت ہوتا ہے ۔ (کورم پران)

(۵) دوجوں (براہمن ۔ کھشتری ۔ ویش) کو چاہیئے ۔ کہ جپ کے وقت من میں منتر کے ارتھ کا چنتن کرتے رہیں ۔ کیونکہ ارتھ کے سمرن (دھیان) سے سب پاپ نشٹ ہو جاتے ہیں ۔ منتر کا جو یتھارتھ گیان ہے ۔ وہی وشواس اور بھگتی کا پیدا کرنے والا ہے (مہرشی بھاردواج)

(۶) چھندوں میں گایتری چھند میں ہوں ۔ یہ بھگوان شری کرشن کا گیتا میں بچن ہے ۔ اس سے شری گایتری ماتا کو بھگوان کا سوروپ ہی سمجھ کر جپ کرنا چاہیئے ۔

(۷) گایتری ویدوں کا آدی کارن ہے (مہا ناراین اُپنشد)

(۸) گنگا کے سمان کوئی تیرتھ نہیں ہے ۔ کیشو بھگوان (شری کرشن) سے بڑھ کر کوئی دیوتا نہیں ہے ۔ گایتری سے بڑھ کر کوئی جپ نہ ہوا ہے ۔ اور نہ ہوگا (مہرشی یاگیہ ولکیہ)

(۹) بھُور ۔ بھوہ ۔ سوہ ۔ ان تینوں مہاویاہرتیوں اور چوبیس اکھشر والی گایتری چاروں ویدوں کا سوروپ ہے ۔ اور بلاشبہ ॐ کا سروپ ہے (مہرشی یاگیہ ولکیہ)

(۱۰) جیسے پھولوں کا سار مدھو (شہد) دودھ کا سار گھی ۔ رس کا سار دودھ ہے ۔ اسی طرح سب ویدوں کا سار گایتری منتر کہا جاتا ہے (منو)

(۱۱) اٹھارہ ودیاؤں میں میمانسا بہت سریشٹ ہے ۔ اس سے بھی نیائے شاستر اور نیائے شاستر سے بھی پُران سریشٹ ہیں ۔ ہے پرامتھو پرانوں سے بھی دھرم شاستر سریشٹ ہے ۔ اور اس سے بھی وید سریشٹ ہیں ۔ وید سے بھی سریشٹ اپنشد ہیں (کیونکہ ان میں صرف برہم ودیا کا اپدیش ہے)

اور اُپنشدوں سے بھی سریشٹ گایتری منتر ہے۔ اوم (ॐ) سمیت
یہ گایتری منتر سب منتروں کا سرتاج ہے۔

(۱۲) چاروں ویدوں میں گایتری کے جوڑ کا کوئی منتر نہیں ہے۔ مُنی
لوگ کہتے ہیں۔ کہ گایتری کے ایک کلا کے برابر بھی سب وید۔ سب
یگیہ۔ سب دان اور سب تپسیائیں نہیں ہیں (مہرشی وشوامتر)

(۱۳) سوَر اور انگ سمہت چاروں وید پڑھ لینے پر بھی جو گایتری منتر
نہیں جانتا۔ اس کا وید پڑھنا ورتھ ہی ہے (مہرشی یاگیہ ولکیہ)

(۱۴) پراچین کال میں برہماجی نے گایتری اور ویدوں کو تولا۔ تو
ہزاروں ویدوں سے بھی گایتری کا پلہ بھاری پایا (مہرشی پاراشر)

(۱۵) گایتری کا آرادھن سب ویدوں کا سار رُوپ ہے۔ سندھیا کال
میں برہما وغیرہ دیوتا بھی اس کا دھیان اور (ارتھ) سمہت جپ کرتے
ہیں۔ (دیوی بھاگوت)

(۱۶) صرف گایتری منتر کی اُپاسنا سے ہی دوِج موکش کو پراپت کر لیتا ہے

(۱۷) اس لوک و پرلوک میں پوتر کرنے والا گایتری سے بڑھ کر کوئی
منتر نہیں ہے۔ کیونکہ نرک رُوپ سمندر میں گرتے ہوئے کو یہ گایتری
ہاتھ پکڑ کر بچاتی ہے (شنکھ سمرتی)

(۱۸) وید اور شاستر کے پڑھنے سے بھی براہمن نہیں ہو سکتا ہے۔
ترکال گایتری کی اُپاسنا سے براہمن کہا جاتا ہے۔ ورنہ دوِج ہی رہتا
ہے (برہت سندھیا بھاشیہ)

(۱۹) گایتری کی اُپاسنا سے بڑھ کر پاپ کرموں کو دور کرنے کے
لیے کوئی منتر نہیں ہے۔ اس لئے مُنی اور دیو ہر روز سمیت گایتری

کا جپ کرے۔ (سمورت سمرتی)

(۲۰) گایتری کو چھوڑ کر جو دوسرے منتر کی اُپاسنا کرتا ہے۔ وہ پوری سپھلتا پراپت نہیں کر سکتا (برہت سندھیا بھاشیہ)

(۲۱) یہی منتر دوجیوں کے اُپ نین سنسکاروں میں اُپدیش کیا گیا گورو منتر ہے۔ اس منتر کو سورج بنسی اور چندر بنسی راجہ پتر ہو کر نت جپا کرتے تھے۔ (دیکھو مہابھارت انوشاسن پرب)

(۲۲) بھگوان شری رام چندر جی سندھیا کے وقت گایتری کا جپ کیا کرتے تھے (بالمیکی رامائن)

(۲۳) ان اور جل کے سمان کوئی دان نہیں۔ اہنسا کے برابر کوئی تپ نہیں۔ ساوتری (گایتری) کی مانند کوئی جپ نہیں۔ اور ویاہرتی کی مانند کوئی آہوتی نہیں (سُوت سنگھتا میں یگیہ ویبھو کھنڈ)

گایتری اور برہم کی ایکتا

(۱) برہم ہی گایتری ہے (شت پتھ براہمن ۸-۵-۳-۱۰) اور ایتریہ براہمن ادھیائے ۲۷- کھنڈ ۵

(۲) گایتری پرماتما ہے (گایتری تنتر شلوک ۹)

(۳) تتو رُوپنی تر دیومئی گایتری کو میں کہتا ہوں۔ جس سے سچدانند برہم پرکاشت ہوتا ہے۔ ارتھات برہم کا گیان ہوتا ہے (گایتری تتو شلوک ۱)

(۴) یہ سوریہ دیو پرکیش برہم روپ ہیں (مہا نائیہ اپنشد)

(۵) یہ سورج بھگوان چراچر سرشٹی کا آتما ہے (سوریہ اُپنشد)

(۶) یہ سب سرشٹی گایتری رُوپ ہے (نرسنگھ پورو تاپنی اُپنشد ۴-۲)

(۷) اس پرکاشمان سویتا کا ورنن کرتے یوگیہ تیج جو ہماری بُدھی کو پریرنا کرتا ہے ۔ وہ برہم ہے - اس کا میں دھیان کرتا ہوں ۔ ایسا گایتری کا ارتھ ہے (مہرشی وشوامتر)

(۸) پرکاش سہت ستیہ آنند سوروپ برہم کو ہردے میں یا سُورج منڈل میں دھیان کرتا ہوا نشکام گایتری کا جپ کرے۔ تو بہت جلدی بھو بندھن سے چھوٹ جاتا ہے (مہرشی وشوامتر)

سب بھُوت پرانیوں کے ہردے میں جو آتم رُوپ پرش ہے اور جو سورج منڈل میں پرماتما رُوپ برتی ہے ۔ وہ دونو ایک رُوپ ہیں

(۹) گایتری نامی برہم گایتری ہیں دیا یک گایتری نام سے بیان کیا گیا ہے (چھاندوگیہ اُپنشد شنکر بھاشیہ)

(۱۰) گایتری جیو آتما اور برہم کی ایکتا کا بودھک ہے (شنکر آچاریہ)

(۱۱) برمھ رُوپا گایتری موکش پد دینے والی ہے - اور برہم تیج متی شکتی ہے ۔ وہ گایتری منتر کی ادھشٹاتری دیوتا ہے (دیوی بھاگوت سکندھ ۹ - ادھیائے ۱ ۔ شلوک ۴۲)

(۱۲) اونکار پربرمھ رُوپ ہے - اور گایتری بھی ناش رہت ہے (کُورم پُران)

(۱۳) گایتری پرم تو اور پرم گتی ہے (برہت پاراشر سمرتی ادھیائے ۵ شلوک ۴)

(۱۴) گایتری ہی دُوسرا وشنو - دُوسرا شو اور دوسرا برہم ہے۔ کیونکہ گایتری تینوں دیوتاؤں کا روپ ہے (... بھاشیہ)

گایتری کا جپ کیسے کرنا چاہئیے

پچھلے صفحوں میں گایتری کی مہما پر جو روشنی ڈالی گئی ہے ۔ وہ اس غرض سے ہے ۔ تاکہ ناظرین گایتری کے ارتھ اور اس کی مہما کو بھلی بھانتی سمجھ جاویں ۔ کیونکہ گایتری کا ارتھ سمجھ کر اسکی مہما کو دھیان میں رکھ کر اگر گایتری کا جپ کیا جاویگا ۔ تو اس کا پھل کئی گنا بڑھ کر ہوگا ۔ جپ کی ودھی بیان کرنے سے پہلے ہم گایتری منتر کا خلاصہ ارتھ کر دیتے ہیں ۔

یہ گایتری منتر تت سوی تُر سے شروع ہوتا ہے ۔ اس سے پہلے اوم بھور بھوہ سوہ شبد لگے ہیں ۔ اُن کا مفصل اور پورا ارتھ کرنے کیلئے ایک دفتر چاہئیے ۔ مگر مختصر طور پر اُن کا ارتھ سچدانند پرمیشور جاننا چاہئیے ۔ کہ جس سچدانند پرماتما کا دھیان گایتری منتر میں کرتا ہے اس سے اُپاسیہ دیو کی یاد پہلے دلا دی گئی ہے

اب گایتری کا خلاصہ ارتھ یہ ہے ۔ کہ ہم پربھو کے اس سرشٹی رچیتا کا دھیان کرتے ہیں ۔ جو ہم سب کی بدھیوں کو پریرنا کرتا ہے ۔ پرمیشور کی یہ پریرنا بھگتوں کے انتہ کرن میں ہوتی ہے ۔ یہ بات یہاں سمجھنی ہے ۔ اور پرمیشور کی اُپاسنا کا مہتو بھی اسی میں ہے ۔ پرمیشور کی پریرنا سے انتہ کرن کی شدھی ہوتی ہے ۔ اس میں شک نہیں ۔ مگر پرمیشور کی پریرنا دھارن کرنے کیلئے اپنے انتہ کرن کو پہلے بنانا چاہئیے ۔

پریرک ایشور سب کو پریرنا کر رہا ہے ۔ سب کی رہنمائی کر رہا ہے سدا سے ارتھات جب سے سرشٹی وجود میں آئی ہے ۔

بھگوان کی یہ پریرنا چل ہی رہی ہے۔ مگر سب مُکت نہیں ہوتے۔ اگرچہ گنگا بہ رہی ہے اور سب کے لئے بہ رہی ہے۔ تاہم وہاں گنگا میں جا کر جسم کی شدھی کرنے کا پرشارتھ جو کرے گا۔ اُسی کا شریر شدھ ہوگا۔ اسی طرح تازہ ہوا اگرچہ سب کے لئے صحت بخش ہے۔ مگر تنگ مکانوں میں رہنے والے اور صبح ہوا خوری نہ کرنے والے اس سے کس طرح فائدہ اٹھا سکتے ہیں؟ ایسے ہی سورج اگرچہ عمر اور صحت کے بڑھانے والی کرنیں سب جگت میں پھیلا رہا ہے۔ تو بھی گھروں کی تنگ بناوٹ کی وجہ سے اس عالمگیر سورج کی کرنوں سے سب یکساں لابھ نہیں اُٹھا سکتے۔ گویا قدرت کی سب طاقتیں اگرچہ سنسار کے فائدہ کے لئے سب جگہ پھیل رہی ہیں۔ تو بھی ہم اپنے آپ کو ان سے فائدہ اٹھانے کے قابل نہ بنانے کی وجہ سے محروم رہتے ہیں۔ اسی طرح پرماتما کی پریرنا کے بارے میں بھی سمجھنا چاہیئے۔ جس طرح ستار کی تاریں اگر ایک سُور میں مل جائینگی۔ تبھی ایک کی آواز ہونے سے دوسروں سے بھی خود بخود آواز آنے لگتی ہے۔ ٹھیک اسی طرح اگر ہمارے من۔ بدھی اور آتما اچھی طرح سے شُدھ اور نردوش ہو جاویں۔ تبھی ہم پرماتما کی پریرنا کو گرہن کر سکتے ہیں۔ ورنہ اس پریرنا کا ہم پر کچھ اثر نہیں ہو سکتا۔

ارتھ کی بھاونا کے ساتھ ساتھ منتر کا بار بار اُوچارن کرنا اس کا نام جپ ہے۔ گایتری منتر کا جپ بھی اسی طرح کرنا چاہیئے ارتھ کے مننِ میں من کو لگا دینا چاہیئے۔ ارتھات من کے اندر جپ کے منتر اور اس کے ارتھ کے سوائے دوسرا کوئی وچار نہیں آنا چاہیئے

یہ من (دھیان) جیسے جیسے بڑھتا جاتا ہے۔ اور من کی بھاونا جوں جوں ورڑھ ہوتی جاتی ہے۔ توں توں ایک طرح کا رس پیدا ہوتا جاتا ہے جس ارتھ (معنی یا مطالب) میں پہلے کچھ خصوصیت معلوم نہیں ہوتی۔ اسی ارتھ میں جب من لین (محو) ہونے لگتا ہے۔ تب خاص آنند آنے لگتا ہے۔ اس کے بعد جب دیگر خیالات من سے نکل جاتے ہیں اور صرف وہی ایک وچار من میں مستقر ہونے لگتا ہے۔ تب مندرجہ بالا اپوَرب آنند پراپت ہونے لگتا ہے۔

ارتھ کی درشٹی سے ایکاگرتا پراپت کرنے کا یہ ڈھنگ ہے۔ شبد کی درشٹی سے من کی ایکاگرتا کرنے کا ڈھنگ لکھ دینا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے۔ پہلے گایتری منتر کا اُچارن بلند آواز میں کرنا۔ پھر اس سے دھیمی آواز میں۔ اس کے بعد اس سے کم آواز میں۔ اسی طرح بالکل من میں جپ کرنے تک گایتری کا اُچارن کرنا۔ جب بالکل من میں اُچارن ہونے لگتا ہے۔ تب چت کی ایکاگرتا ہو جاتی ہے۔ مطلب یہ کہ شروع سے من کو مندرجہ بالا منتر پر ہی ایکاگر کرنے کا ابھیاس کرنا چاہیئے۔ ورنہ من کی ایکاگرتا حاصل نہیں ہو سکتی۔

من میں منتر کے اُچارن کرنے کا ڈھنگ بھی وچار پوروک دھیان میں رکھنا چاہیئے۔ (۱) منہ بند کر کے اندر ہی اندر منتر اُچارن کرنا۔ جو دوسرے کسی کو سُنائی نہ دے۔ مگر خود اپنے آپ کو سُنائی دے۔ یہ ایک طریقہ ہے۔

(۲) دوسرا طریقہ ایسا ہے۔ کہ زبان کا کوئی حصہ نہ ہلاتے ہوئے صرف من سے ہی منتر کا اُچارن من میں کرنا۔ مگر ایسا خیال کرنا۔ کہ

ہیں ان اکھشروں کو کان سے سن رہا ہوں۔ سچ مچ اس طرح کیول مانسک اُدچارن کا سُننا اپنے کانوں سے ہو سکتا ہے۔ کوئی بھائی یہ پوچھینگے۔ کہ جن اکھشروں کو بول بھی نہیں رہے ہیں۔ اُن کو کان کیسے سن سکتے ہیں؟ اس سوال کا جواب میں نہیں دے سکتا۔ مگر میں یہ کہ سکتا ہوں۔ کہ صرف مانسک اُدچارن کی صاف آواز کانوں میں سنائی دیتی ہے۔ اور جس وقت ایسا ہوتا ہے۔ اس وقت مانسک ایکاگرتا کی پہلی اوستھا پراپت ہوتی ہے

(۳) اس سے مختلف ایک تیسرا طریقہ ہے۔ گایتری کے اکھشروں کا مانسک اُدچارن کیتے وقت وہ اکھشر اپنی بند آنکھوں سے دیکھنے کا ابھیاس کرنا جپ کے وقت آنکھیں بند ہی رہنی چاہئیں۔ بند آنکھوں سے اکھشروں کا دکھائی دینا ناممکن نہیں ہے اتنا ہی میں کہتا ہوں۔ من کی زبردست قوت ارادی سے کچھ دن ابھیاس کے بعد صاف اکھشر دکھائی دیتے ہیں۔ اس طرح اکھشروں کے دیکھنے سے من کی ایکاگرتا جلد حاصل ہوتی ہے۔ اس بات کو یہاں صاف کہ دینے کی ضرورت ہے۔ کہ مندرجہ بالا طریقوں میں سے ایک اگر ایک اُپاسک کو ٹھیک اور آسان معلوم ہوگا۔ تو دوسرا طریقہ دوسرے کو ٹھیک اور آسان معلوم ہو سکتا ہے۔ مطلب یہ کہ جیسی اُپاسک کے من کی حالت ہوگی۔ اس کے مطابق ہی طریقہ اسے پسند آویگا۔ ان کے علاوہ کئی اور طریقے بھی ہو سکتے ہیں۔ مگر یہاں صرف انہیں کا ذکر کیا گیا ہے۔ کہ جن کا انوبھو لیا گیا ہے۔

عام طور پر گایتری منتر کا جپ تین بار کرنے کا نیم ہے۔ مگر صرف تین بار جپ کرنا آپت کال کے لئے سمجھنا چاہیئے۔ کوئی دس بار کوئی اٹھائیس بار اور کوئی ایک سو اٹھارہ بار کا جپ بتلاتے ہیں۔ مگر میرے

وچار میں تعداد کی اتنی اہمیت نہیں ہے۔ آپ جتنی بار چاہیں۔ جپ کر سکتے ہیں۔ مگر جپ کرتے کرتے ایسی حالت حاصل ہو جانی چاہیئے کہ جس کا نام استغراق کہا جا سکتا ہے۔ جس حالت میں بیداری کا احساس ہٹ جاتا ہے۔ اور وقت اور استھان Time & Space کا وچار دور ہو جاتا ہے۔ جب تک ایسی حالت حاصل نہیں ہوتی۔ تب تک کیا ہوا جپ ابھیاس یا سادھن ماتر سمجھنا چاہیئے۔ جب مندرجہ بالا (استغراق) کی حالت تھوڑی دیر تک بھی حاصل ہو گی۔ تب سمجھنا چاہیئے۔ کہ جپ سے جو کچھ مقصود ہے۔ اس کی ابتدا ہو گئی۔ اس کے بعد وہ حالت دیر تک قایم رکھنے کا ابھیاس شردھا اور عقیدت کے ساتھ جاری رکھنا چاہیئے۔ اگر ایسا نہ کیا جاویگا۔ تو حالت پھر ڈانواں ڈول ہو جاویگی

گایتری جپ کی ایک ودھی

گایتری منتر کے جپ کرنے کی ایک اور ودھی بھی ہے۔ اس سے بھی کئی بھائیوں کو بڑا لابھ پہنچ سکتا ہے۔ سانس اندر لیتے ہوئے ایک بار منتر کا جپ کرنا اور سانس باہر نکالتے ہوئے ایک بار منتر کا جپ کرنا۔ اسی طرح اندر سانس لیتے ہوئے اور باہر نکالتے ہوئے بتدریج منتر کا جپ کرتے رہنا چاہیئے۔ مگر جس اُپاسک کا سانس اتنا لمبا نہیں ہے۔ کہ وہ سانس لینے میں ایک بار اور سانس باہر نکالنے میں ایک بار آسانی سے پورے گایتری منتر کا جپ کر سکے۔ اس کے لئے یہ سوانس کا جپ بہت مشکل معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے ایسے لوگوں

سکے لئے یہ جپ نہیں ہے ۔ مگر جن کو پرانایام کا کچھ ابھیاس ہے
اور جن کے سانس کافی لمبے ہوتے ہیں ۔ ان کے لئے سوانس سے
جپ سے رچت کو الگ کرنا بڑا آسان ہوتا ہے ۔ اتنا ہی نہیں بلکہ
اگر اُن کا اس طرح کا جپ زیادہ ہونے لگیگا ۔ ابھیاس بڑھ جاویگا ۔ تو
اس سے شودیہ جپ کر پر ادھکار پراپت کرنا ان کے لئے آسان ہو جاویگا
ہمارے سمجھدار پاٹھک جانتے ہی ہونگے ۔ کہ نابھی ستھان کے پاس
سوریہ چکر ہے ۔ جس پر ادھکار پراپت ہو جانے سے اُچیہ یوگ کی
اوستھا پراپت ہو سکتی ہے ۔ اور سنسار میں ایسے پرش کے لئے کوئی
بات کٹھن نہیں رہتی ۔ کوئی کوئی اُپاسک سانس کے ساتھ اکھنات پورک
کے ساتھ ایک منتر ۔ کمبھک کے ساتھ ایک منتر اور ریچک کے ساتھ ایک
منتر ۔ اس طرح ایک پراناپام کے ساتھ تین منتروں کا جپ کرتے ہیں اور
کئی سجن ایسے بھی ہیں ۔ جو پورک کے ساتھ ایک ۔ کمبھک کے ساتھ
چار اور ریچک کے ساتھ دو بار منتر کا جپ کرتے ہیں ۔ مگر یہ طریقہ بہت
کٹھن ہے ۔ جوں جوں پراناپام کا ابھیاس بڑھتا جائے ۔ توں توں جپ
بڑھاتے جانا چاہیئے ۔ شروع شروع میں ہی ایسا کرنے لگ جانا بھاری بھول
ہے ۔ پراناپام کا اچھا ابھیاس ہو جانے پر اس کے کرنے میں کچھ
مشکل پیش نہ آئے گی ۔

گایتری منتر کا جپ گھاس کاٹنے کی طرح جلدی جلدی نہیں کرنا چاہیئے
بلکہ آہستہ آہستہ کرنا چاہیئے ۔ اور مانسک جپ تو بہت ہی آہستہ آہستہ
کرنا چاہیئے ۔ اور جس وقت مانسک اُچارن کے ساتھ اکشروں کا دھیان
کرنا ہو ۔ اس وقت تو بہت ہی آہستہ آہستہ کرنا چاہیئے ۔ جلدی کرنے سے

ویسا فایدہ نہیں ہوتا۔ جیسا آہستہ آہستہ جپ کرنے سے ہو سکتا ہے۔

جپ کرتے وقت مندرجہ ذیل بھاونا من میں ضرور دھارن کرنی چاہیئے

(۱) پرمیشور کی شکتی ادبھت ہے (۲) پرمیشور کی ستّا سب سے بڑھ کر ہے۔ بھگوان کی اس شکتی اور ستّا کا ایک لاانتہا سمندر موجود ہے اور اس میں آپ ایک مچھلی کی طرح جیون دھارن کر رہا ہے۔ جپ کرتے وقت اپنے چاروں طرف اندر باہر نیچے اوپر یقینی طور پر بھگوان کی ستّا اور موجودگی کا احساس کیجئے۔ (۳) پرمیشور کے اس دھیان کو بڑھانے اور اوچیہ اوستھا پراپت کرنے کا وچار کیجئے۔ (۴) پرمیشور کی پریرنا پراپت کرنے کے لئے بے چینی کا اظہار کرنا۔ جیسے پانی میں غوطہ لگا کر آدمی باہر نکلنے کے لئے بیتاب ہوتا ہے۔ ویسے ہی بھگوان کی کرپا شیگھر پراپت ہووے۔ اس طرح کا یتن کرنا چاہیئے۔ (۵) بھگوان سب کا منگل اور کلیان کرنے والے ہیں۔ اور اپنے بھگت کی تو وہ سدا رکھشا کرتے ہیں (۶) جپ کے ساتھ ساتھ آپ کو اس بات کا نشچیہ رکھنا چاہیئے۔ کہ آپ پر بھگوان کی کرپا ہو رہی ہے۔ اور آپ کی شکتی بڑھ رہی ہے۔ ان سب باتوں پر وشواس رکھ کر جپ کا سادھن کرنے سے یقیناً بہت جلدی پھل پراپت ہوتا ہے۔

جس دن جپ کے وقت من کی ایکاگرتا ہوتی ہے۔ اس روز سارا دن کاروبار میں ایک طرح کا اُتساہ اور آنند پرتیت ہوتا ہے۔ وہ دن غیر معمولی (شبھ دن) معلوم ہونے لگتا ہے۔ اور کاروبار میں بھی سپھلتا (کامیابی) پراپت ہوتی ہے۔ چت کی پرسنتا ہی اس سدھی کا لکھشن ہے۔ بلا وجہ من کی خوشی سے سب جان سکتے ہیں۔ کہ جپ کے وقت

چت کی ایکاگرتا ہو گئی تھی۔

اس طرح جب چت کی ایکاگرتا حاصل ہو گئی۔ تو دنیوی کاموں میں بھی بہت لابھ ہو سکتا ہے۔ سب کام باقاعدگی کے ساتھ خوش اسلوبی سے سرانجام پا سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ اور بھی کئی لابھ ہو سکتے ہیں۔ کہ جو ہمارے خواب و خیال میں بھی نہیں ہوتے۔ سنسارک کلیشوں سے من دکھی نہیں ہوتا۔ ہر وقت من کی پرسنتا رہنے سے جسمانی صحت بھی بہت اچھی ہو جاتی ہے۔ گویا گایتری منتر کے جپ سے ہر طرح ترقی ہی ترقی ہوتی ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں۔

گایتری جپ کے متعلق دیگر ہدایات

(۱) گایتری سے پرے اور کوئی جپ نہیں ہے۔ گایتری سے سریشٹ کوئی تپ نہیں ہے۔ گایتری سے پرے کوئی دھیان نہیں ہے۔ اور گایتری سے پرے کوئی ہون نہیں ہے۔ (برہم واکیم)

(۲) ودھی سہت جو چار طرح کے پاک یگیہ ہیں۔ وہ جپ یگیہ کے سولھویں حصہ کے برابر بھی نہیں ہیں (۳) منتروں کے اکھشروں کے بار بار دہرانے کو جپ کہتے ہیں۔ وہ جپ مانسک اپانشو اور واچک تین طرح کا ہوتا ہے۔ جو منتروں کے اکھشروں کو ورن۔ سوَر۔ پد سمیت ارتھ کا اُدیش کر کے من سے اُچارن کیا جاتا ہے۔ وہ مانسک جپ کہا جاتا ہے (۴) زبان اور ہونٹوں کو ذرا ہلا کر دیتا ہیں من لگا کر تھوڑی تھوڑی آواز سنائی دے۔ اس قسم کا جپ

اُپانشو جپ ہے (۵) زبان سے منتر کا اُوچارن کرنا کہ جس کو دوسرا بھی سن سکے ۔ واچک جپ کہلاتا ہے (۶) ودھی یگیوں سے جپ یگیہ دس گنا سرشیٹ ہے ۔ اور جپ یگیوں میں اُپانشو سو گنا سرشیٹ ہے ۔ اور اُپانشو جپ سے مانسک جپ ہزار گنا سرشیٹھ ہے ۔

(۷) تاروں کے رہتے ہی شروع کر کے سورج کے طلوع ہونے تک ودھی سہت گایتری منتر کا ابھیاس کرنا چاہیئے ۔

(۸) شام کی سندھیا اور سورج نارائن کی اُپاسنا کر کے جب تک تارے دکھائی نہ دیویں ۔ تب تک بیٹھا ودھی گایتری منتر کا ابھیاس کرنا چاہیئے ۔

(۹) گھر میں جپ کرنے سے ایک گنا پھل ملتا ہے ۔ ندی کے کنارے پر دو گنا پھل کہا گیا ہے ۔ گئو شالہ میں سو گنا اور جہاں اگنی ہوتر ہو رہا ہو ۔ وہاں جپ کرنے سے سو گنا سے زیادہ پھل ملتا ہے ۔

(۱۰) ودوان پرش کبھی جل میں گایتری کا جپ نہ کرے ۔ کیونکہ گایتری اگنی مکھی کہی گئی ہے ۔ اس لئے جل سے باہر نکلکر گایتری جپے

(۱۱) سنان کر کے پوتر ستھان میں سکھ آسن لگا کر پاربتی سمیت شوجی اور گورو دیو کا ہردے میں دھیان کر کے اُتر یا پورب کی طرف مکھ کر کے مون اور ایکاگر چیت ہو کر پران اپان وایو کو روک کر جپ کرنا چاہیئے (شو پُران)

(۱۲) پگڑی باندھ کر ۔ انگا پہن کر ۔ ننگن اوستھا میں بال کھلے ہوئے گلو بند باندھ کر ۔ اپوتر ہاتھ سے ۔ اشودھی کی دشا میں اور بولتے ہوئے کبھی جپ نہ کرے (۱۳) انگلیوں میں جپ کرنے سے ایک گنا پھل ملتا ہے ۔ اور انگلیوں کی پھوٹوں میں جپ کرنے سے آٹھ گنا ۔ پتر جیوی کی

مالا میں دس گنا (۱۴) شنکھ اور منیوں کی مالا میں سو گنا۔ مونگے کی مالا میں ہزار گنا۔ بلور کی مالا میں دس ہزار اور مکتا کی مالا میں لاکھ گنا پھل کہا گیا ہے (شوپران)

کمل گٹے کی مالا میں دس گنا۔ سیتے کی مالا میں کٹی گنا۔ کشل گرنتھی اور رُدراکش کی مالا میں جپ کرنے سے اننت پھل ہوتا ہے۔

(۱۵) جس منتر کا جپ کرے۔ اس کے ارتھ کی بھاونا کرتا ہے (پاتنجل یوگ سوتر)

(۱۶) بلند آواز سے جپ نہ کرے۔ سستی کو تیاگ کر ایکانت ستھان میں بانی کو روک کر ایکاگر من سے منتر کا جپ کرے اور من میں دھیان کرے (اگنی پران)

(۱۷) پرسنّ من سے جپ کرنا۔ پوِتّرتا۔ مون منتر کے ارتھوں پر وچار۔ چت کی ایکاگرتا اور گھبراہٹ نہ ہونا۔ ان سادھنوں سے جپ بہت جلدی پھلدایک ہوتا ہے۔

(۱۸) بنا سنکھیا (شمار) کے جپ آسُری ہے۔ اس لئے گنتی پوُرک جپ کرنا ضروری ہے (برہت پاراشر سنگھتا)

(۱۹) پراتہ کال میں گایتری منتر ایک ہزار جپے یا سو بار جپے یا بہت سا جپے (بودھاین دھرم سوتر)

(۲۰) اچھی طرح پرانایام کر لینے کے بعد ایک ہزار یا سو بار ساوتری منتر چت کی ایکاگرتا پوُرک جپے۔

(۲۱) سات نیا ہرتیوں سمیت گایتری کے شروع اور آخر میں اوم سمیت مانس جپ کرے۔ تو دس بار بھی سرشیٹ کہا گیا ہے (یوگی یاگیہ ولکیہ)

وہ سات ویاہرتیاں ادم سہت مندرجہ ذیل ہیں

ادم بھور - ادم بھواہ - ادم سواہ - ادم مہا - ادم جنا - ادم تپاہ - ادم ستیم

(۲۱) ست یگ میں جتنا شاستروں میں لکھا گیا ہے ۔ اتنا جپ کرنا چاہیئے - تریتا میں اس سے دوگنا - دواپر میں تگنا اور کلجگ میں چوگنا جپ کرنا چاہیئے - (ولیشیامن سنگھتا)

(۲۲) گایتری دیوی کا ہزار بار جپ سرلیشٹ ہے ۔ سو بار مدھیم ہے دس بار ادنےا درجے کا ہے ۔ اس طرح جو گایتری کا جپ کرتا ہے ۔ وہ براہمن پاپ میں نہیں پھنستا - (اتری سمرتی)

(۲۴) جو پرش دستار پوروک اس دویہ گایتری کا جپ اور شرون کرے وہ سب پاپوں سے چھوٹ کر برمھ روپ ہو جاتا ہے (۱۱)

(۲۵) جپ میں نشٹھا والا براہمن سرلیشٹ ہے ۔ وہ سارے یگیوں کا پھل پراپت کرتا ہے ۔ سب یگیوں میں گایتری منتر کے جپ کا مہان پھل ہے (تنتر سار)

(۲۶) روزانہ (بلاناغہ) دس بار جپ کرنے سے اس جنم کا - سو بار جپ کرنے سے پہلے جنم کا اور ہزار بار جپ کرنے سے تینوں جنموں (پہلے جنم کے - اس جنم کے اور اگلے جنم کے) پاپ کو گایتری ناش کرتی ہے

(۲۷) جو پرش ایکاگر چت کر کے گایتری کا سمرن کرتا ہے ۔ وہ برہم پد کو پراپت ہوتا ہے ۔ گایتری کے جپ میں لگا ہوا پرش موکش کے اپائے کو پراپت کرتا ہے (برہت پاراشر سنگھتا)

(۲۸) جو دوج گاؤں سے باہر ایکانت ستھان میں ہتی اور

ودیا ہرتی سمیت گایتری کا جپ ہزار بار ایک مہینے تک کرتا ہے۔ وہ سانپ جیسے کینچلی چھوڑتا ہے۔ اسی طرح سب پاپوں سے چھوٹ جاتا ہے (لیگی یاگیہ ولکیہ)

(۲۹) گایتری منتر کا یتھارتھ ارتھ جان کر اس میں کہے ہوئے پرہم کی جو اُپاسنا کرتا ہے۔ وہ پرہم بھاؤ کو پراپت ہوتا ہے۔ برہم ہتیا۔ سُراپان۔ گورو پتنی گمن نیز اور بھی کئی بڑے بڑے پاپ گایتری منتر کے جپ سے ناش ہوتے ہیں۔ ایسا منو بھگوان نے کہا ہے

ارتھ وچار کے لئے گایتری منتر کے ہر ایک شبد کے ارتھوں کا دھیان

ارتھ سہت گایتری منتر کا جپ کرنے سے جلدی سدھی پراپت ہوتی ہے۔ اس لئے سب سجنوں کو گایتری منتر کے ہر ایک لفظ کے مندرجہ ذیل ارتھ بخوبی ذہن نشین کر لینے چاہئیں۔ گایتری منتر یہ ہے

اوم ۔ بھُور ۔ بھُوہ ۔ سواہ ۔ تت ۔ سوی تُر ۔ ورینیم ۔ بھرگو ۔ دیویہ دھی مہی ۔ دھیو یو نہ ا پرچودیات

اس طرح گایتری منتر میں مندرجہ ذیل چودہ لفظ ہیں ॐ[1] بھُو[2] بھُوہ[3] ۔ سواہا[4] ۔ تت[5] ۔ سوی تُو[6] ۔ ورنیئم[7] بھرگاہ[8] ۔ دیوسیہ[9] ۔ دھی مہی[10] دھیہ[11] ۔ یاہا[12] نہ ہا[13] ۔ پرچودیات[14]

۱۔ اوم کے ارتھ

پرپرمھ کے ہیں۔ یہ چاروں ویدوں اور ساری سرشٹی کا سار [illegible] ہے۔ اس کے مفصل ارتھ

ہماری تیار کردہ پُستک "اوم کی مہما" میں دیکھئے۔

۲۔ بھو کے ارتھ

برہما جی نے سرشٹی سے پہلے خود بھو بھوا سواہ کہا۔ جس سے ترلوکی پیدا ہوئی۔ ترلوکی کو پرکاشت کرنے والی ہونے سے یہ ویاہرتیاں کہی جاتی ہیں (۲) پرتھوی سب کی اُتپتی کا ستھان (۳) پران (۴) وایو (۵) ایشور (۶) اگنی۔ تینوں کال میں ایک رس رہنے والا پرکھ (ست سروپ) (۷) جس میں یہ سارا جگت بھرا ہوا ہے۔ وہ بھو ہے (۸)

۳۔ "بھوا" کے ارتھ

(۱) سنسار کو جو ستھاپن کرے۔ وہ بھوا ہے (۲) جس میں سنسار ٹھیرا ہوا ہے وہ بھوا ہے (۳) جو سب کا پرکاشک ہے۔ وہ بھوا ہے (۴) چیتن روپ (۵) اپان وایو (۶) سب دُکھوں کو دُور کرنے والا پرکھ (۷) وایو۔

۴۔ سواہا کے ارتھ

(۱) سب جگت میں بھرپور (۲) تنقیص کردہ دیوتاؤں کا ستھان (۳) سورگ لوک (۴) آدتیہ (سورج) (۵) سُکھ دایک۔ آنند سروپ (۶) ویان وایو۔ جو سب جگت میں ویاپک ہے۔ اور پران اور اپان وغیرہ کی حرکات کا کارن ہے (۷) سب جگت کا آشرے روپ برہم۔

۵۔ تت کے ارتھ

یہ اوناشی برہم کے لئے بولا جاتا ہے۔ (۲) اس کا تعلق بھرگا شبد سے ہے ارتھات بھگوان کا تیج (۳) جو بہت ہی نزدیک اور بہت ہی دُور بھی ہو۔ ارتھات سروویاپک کے لئے تت بولا جاتا ہے (۴) آتم روپ شُدھ سدھ پربرہم (۵) تت بمعنی "اس کا" جو سب شُرتیوں میں بیان ہے (۶) اوم تت ست

یہ برہم کا تین پرکار کا نام کہا گیا ہے۔ اس لئے "تت" بھی
برہم کا نام ہے (گیتا ادھیائے ۱۷)

۱۲۔ "سویتو" کے ارتھ

جو چراچر جگت کو پیدا کرتا ہے (۲)
جس کا پرکاش سب جگہ پھیلا ہوا
ہے (۳) آدتیہ روپی برہم (۴) سب جگت کی اُتپتی اور ایشوریہ کا
ستھان (۵) پریرک پرماتما۔ جو سب کے ہردیوں کو پریرنا کرتا ہے۔
(۶) پالن کرنے والا (۷) سرب سرشٹی کا ایشور (۸) سوریہ بھگوان سے
سب سرشٹی کی اُتپتی۔ پالن اور سنگھار ہوتا ہے۔ اس لئے میں سورج
کا روپ ہوں (سورج اُپنشد) (۹) جو پُرش سوریہ منڈل میں ہے۔ وہ میں
ہوں۔ (میتری اُپنشد) (۱۰) سکھ کی ورشٹی کرنے والا (۱۱) انتریامی اور
سناتن دیو (۱۲) ان سویتا سورج دیو کو نمسکار ہے۔ جو جگت کے
ایک ہی نیتر ہیں۔ جو جگت کی اُتپتی۔ پالن اور ناش کے کارن ہیں
جو برہما۔ وشنو اور مہیش روپ۔ ترگن روپ دھارن کرنے والے
اور تینوں دیوں کے سروپ ہیں (بھوشیہ پران) (۱۳) نشچے کرکے
سویتا سب کا پیدا کرنے والا ہے (نروکت دیوت کانڈ) (۱۴) چندرما
سویتا ہے۔ پران بھی سویتا ہے۔ بجلی بھی سویتا ہے (گوپتھ براہمن)
(۱۵) سب سنسار کا جو آدھار ہے۔ اس سویتا دیو کے جاننے کی
خواہش کرو۔ وہی برہم ہے (شنکر بھاشیہ۔ اُدبھٹ اور ودیارنیہ بھاشیہ)
(۱۶) سب بھوت پرانیوں کا آتما (۱۶) سب بھوتوں کا رکھشک ہونے
کی وجہ سے سورج یا پرماتما کا نام سویتا ہے (۱۷) دھیان کرنے والوں
کے لئے ہر طرح سے کلیان کا [illegible] سویتا نام ہوا

۷- ورینیم کے ارتھ

جو ورنن کرنے یوگیہ اتی سریشٹ ہے ۔ وہ ورنیئم شبد سے کہا گیا ہے (۲) جنم ۔ مرتیو اور دکھ وغیرہ سے چھوٹنے کے لئے دھیان پورنک اُپاسنا کرنے یوگیہ (۳) سب پرانیوں کا اُپاسیہ دیو (معبود) (۴) سب کے چنتن کرنے یوگیہ پرمانند رُوپ برہم (۵) آشرے لینے یوگیہ (۶) سریشٹ (۷) پرم پد (۸) سویتا دیو کا آتم رُوپ جو بھرگ (تیج) ہے ۔ وہ دوجوں دوارہ چنتن کرنے یوگیہ ہے (سکندھ پران) (۹) سیوا کرنے یوگیہ ۔

۸- بھرگاہ کے ارتھ

(۱) بھگوان کا تیج (۲) بھگتوں کے پاپوں کا ناش کرنے والا تیج (۳) دشٹوں کا ناش کرنے والا تیجسوی پرکھیہ (۴) تیج (۵) سُورج میں جو ایشور سمبندھی تیج ہے (۶) اودیا کے دوشوں کا ناش کرنے والا (۷) سویم جیوتی سروپ (۸) جگت کو اپنے میں لے کرنے والا سمیٹ لینے والا (۹) پرکاش کے ذریعے اندر باہر کے اگیان رُوپی اندھیرے کا ناش کرنیوالا ۔ (۱۰) پرکاش سوروپ (۱۱) भर्गः میں سے " भ " لوکوں کو پرکاشت کرتا ہے " र " سب پرانیوں کو آنند دیتا ہے " ग " یعنی لے کرنا سمیٹ لینا ۔ سب پرانیوں کو اپنے میں سمیٹ لینے والا پرکھیہ (۱۲) پرکاشمان ہونے سے بھگوان کا نام بھرگا ہے ۔ پوری پُورن ہونے سے پُرش نام ہے ۔ سرب آتما اور سرب رُوپ ہونے سے آتما کہا گیا ہے (۱۳) وشنو ۔ موکھش داتا (۱۴) ہردے آکاش میں اور سُوریہ منڈل میں تپنے والا (۱۴) سُورج کی کرنیں (۱۵) بل (شکتی) بھرگ رُوپ ہے ۔ (شت پتھ براہمن) (۱۶) یقیناً گایتری بھرگ ہے اور تیج ہی گایتری ہے

(١٦) جو سب پرانیوں میں آتما ہے ۔ اور جو سورج میں ہے ۔ وہ دونو ایک ہیں (تیتریہ براہمن) (١٧) سورج میں جو سب جیوتیوں سے اوتم جیوتی ہے ۔ (١٨) سب بھوتوں کے ہردے میں جیو روپ سے ستھت ہے (١٩) یہی برہم ہے یہی موکش ہے ۔ یہی بھرگ ہے ۔ (میتری اپنشد)

٩- دیوسیہ کے ارتھ

جو چراچر جگت کو پرکاش کرے ۔ وہ دیوتا ہے یا جو پرکاش سروپ ہے (٢) پرکاش ۔ آتما ۔ پرمیشور (٣) سرب کا پرکاشک اکھنڈ ۔ چیتن ۔ ایک رس ۔ یہ دیوتا کا ارتھ ہے (٤) دھیان کرنے والے کے ہردے میں پرکاشمان ہونے کی وجہ سے ایشور کا نام "دیو" ہے ۔ آنند ست کرتا ہے اس لئے دیو ہے ۔ دیو شبد کا ارتھ اکھنڈ آنند ہے (٥) سب بھوتوں میں آتما روپ سے پرکاش کرتا ہے ۔ ستوتروں سے استتی کیا جاتا ہے ۔ سب جگہ آتما روپ سے پراپت ہے ۔ اس لئے پرماتما دیو کہا جاتا ہے (ایک ہی دیو سب بھوتوں میں ویاپک ہے ۔ اور سب کا انتر آتما ہے (شویتا شویتر اپنشد)

١٠- دھی مہی کے ارتھ

(١) چنتن کرتا ہوں (٢) برہم سروپ کا دھیان کرتا ہوں (٣) "تت" سروپ پرماتما کا دھیان کرتا ہوں (٤) اپاسک کا پرماتما کے سروپ میں مگن ہو جانا اس کا نام دھیان ہے (٦) دھیان میں ورتیوں کا تیاگ کرنا چاہیئے (٧) دھیان سے موکش اور موکش سے سکھ پراپت ہوتا ہے ۔ سکھ سے آنند بڑھتا ہے اور آنند ہی برہم کی مورتی ہے (٨) معبود (پرماتما) کا ہم نرگن [illegible] یا پاتا کرتے ہیں (سکند پران)

۱۱- دھیہ کے ارتھ

بُدھی ہی نِسچے کر کے دھیہ ہے (۲) دھارن کرنے والی بُدھی (۳) دھی شبد کو بُدھی واچی۔ کرم واچی اور واک واچی کہا ہے (۴) ہزاروں کرم یگیہ سے تپ یگیہ بڑھ کر ہے۔ اور ہزاروں تپ یگیہ سے جپ یگیہ بڑھ کر ہے۔ اور ہزاروں جپ یگیہ سے دھیان یگیہ بڑھ کر ہے دھیان یگیہ سے بڑھ کر کچھ نہیں ہے۔ دھیان ہی گیان کا سادھن ہے (لِنگ پُورن پُورب اردھ ادھیائے ۷۵۔ شلوک ۱۳ — ۱۴)

۱۲- یا ہا کے ارتھ

یا ارتھات یت بمعنی جو۔ اس کا تعلق بھرگا (بھگوان کے تیج) کے ساتھ ہے

(۲) جو ستیہ گیان آدی رُوپ برہم ہے (ودیا آرنیہ سوامی) (۳) جو چیتنیہ آتم رُوپ ہے (۴) جو سویتا دیو ہے (ساین۔ ماہی دھر)

۱۳- نہ ہا کے ارتھ

"نہ" کا ارتھ ہمارا ہے (سائن۔ ماہی دھر) "نہ" کا ارتھ ہم لوگوں کا ہے (تارا ناتھ ترک واچسپتی)

۱۴- پرچودیات کے ارتھ

اچھی طرح سے پریرنا کرنا رہنمائی کرنا (۲) پریرنا کا یہ مطلب ہے کہ سب اچیتن کی جڑتا کو چیتن کرنے والا (۳) دھرم ارتھ۔ کام اور موکش میں ہم لوگوں کی بُدھی کو اچھی طرح لگانے والا (بھارودواج) (۴) اچھی طرح ہماری بُدھی کو دھرم انوشٹھان میں لگائے اور بُرے کرموں سے ہٹائے (۵) یا انتہ کرن میں اپنا پرکاش ڈالے پریرنا کرے۔

اوم شانتی — شانتی — شانتی

گایتری آرادھنا

ہے ماتا گایتری! تیرے بھجن کی مہما سے بہت جلدی بھگوان کا ساکھشاتکار ہوتا ہے جس طرح وشوامتر کو ہوا۔ ہے ماتا! تو چاروں ورنوں کی گُپتی رُوپ ہے۔ ہے تینوں لوکوں کو پیدا کرنے والی بھوانی! تُو ہی برہما۔ وشنو اور شو روپ ہے۔ ہے ماتا! تیرے بھگتوں کے مکھ اربند سے جو شبد نکلتا ہے۔ وہ تیری کرپا سے ستیہ ہوتا ہے۔ ہے سنتاپ کو دُور کرنے والی! کلیان کرنے والی۔ پوِتّر اپدیش دینے والی ماتا! تو مجھ پر پرسن ہو اور اپنے گُوڑھ ارتھ مُجھ پر کھول دے۔ جس سے میرا اور سارے جگت کا کلیان ہووے۔

اوم
گایتری ماتا کو نمسکار

بھگون نام جپ ودھی - اس میں نام کی مہما اور جپ کی ودھی اچھی طرح سے بتلائی ہے اور نام جپ کی مہما کبیر وغیرہ سنتوں کے سندر سندر دوہے درج کئے گئے ہیں۔ نام پریمی سجنوں کو اُسے بھی دیکھ لینا چاہیئے۔ قیمت ۵ر

کبیر جپ صاحب کے دوہے اس میں سنت کبیر جی کے چھ ۶۰۰ صد کے قریب بھگتی اور گیان سمبندھی سرل دوہے معہ ترجمہ کے درج ہیں۔ ان کو زبانی یاد کر لینے سے بڑا لابھ ہوتا ہے۔ قیمت صرف ۵ر

پرانا یام کی مکمل ودھی اپرانایام پر اردو میں بڑھیا پستک ہے قیمت آٹھ آنہ

منیجر مارتنڈ لیتہ کالہ لاہور

ॐ

جپ کی مہما

پر

مہاتما بھیشم پتاجی کے اُتم وچار

(مہابھارت شانتی پرب اَدھیائے ۱۹۶ تا ۲۰۰)

راجہ یدھشٹر نے پوچھا۔ ہے پتامہ! آپ نے چاروں آشرموں کے دھرم۔ راج دھرم۔ بہت سے تاریخی حالات اور بہت طرح کی کتھائیں بیان کیں۔ ان سب کو میں نے اچھی طرح سے سُنا۔ اب مجھے ایک اور سوال کرنا ہے۔ وہ یہ کہ جاپک (جپ کرنے والے) لوگوں کو کیا پھل ملتا ہے اور مرنے پر وہ کس لوک میں جاتے ہیں؟ جپ کرنے کی وِدھی کیا ہے جپ کرنے والوں کو ہم سانکھیہ مت کا پیروکار مانیں یا یوگی یا یگیہ کرنے والے سمجھیں؟ مطلب یہ کہ جپ کرنے والے کو ہم گیانی یوگی یا کرم کانڈی۔ کس مت کا پیروکار مانیں؟ کرپا کرکے ان سب باتوں کا تفصیل سے بیان کیجئے۔ کیونکہ آپ سروگیہ ارتھات سب وشیوں کے بھلی پرکار جاننے والے ہیں

بھیشم جی بولے۔ ہے دھرم راج! سانکھیہ اور یوگ کا مت ہے کہ جب تک آتما کا ساکشت کار نہ ہو۔ تب تک پرنتو [illegible] ۔ اتھات

اوم کا جپ

کرنے سے لابھ ہوتا ہے۔ مگر آتما کا ساکھشاتکار ہو جانے پر جپ کرنے کی کچھ ضرورت نہیں رہتی۔ (۲) جو آدمی سورگ وغیرہ پراپت کرنے کی خواہش سے جپ کرے۔ اسے من کو بس میں کرنا اور اندریوں کو جیتنا چاہیئے۔ (۳) سچ بولنا۔ اگنی کی اُپاسنا (ہون کرنا) ایکانت میں رہنا۔ دھیان۔ تپ اور تھوڑا بھوجن کرنا چاہیئے۔ (۴) جپ کرنے والا آدمی کام کرودھ اور حسد و بُغض کو ترک کر کے کھشما وان اور شانت رہے۔ (۵) جو آدمی نشکام ہو کر جپ کرے۔ اُسے سب کرموں کا تیاگ کر کے صرف کُشا پر بیٹھنا۔ کُشا کو دھارن کرنا۔ کُشوں سے شکھا باندھنا اور کُشوں کو اوڑھنا اور سب وشیوں کا تیاگ کر کے من کو آتما میں لگانا چاہیئے۔ وہ خواہشات کو ترک کر کے گایتری وغیرہ کا جپ کرتے کرتے سمادھی لگا دے اور انت کو جپ کرنا بھی چھوڑ دیوے۔

گایتری وغیرہ کا جپ کرنے سے سمادھی کا گیان پیدا ہوتا

ہے۔ شُدھ۔ چیتن رہیہ۔ کام اور دویش سے رہت۔ موہ اند دوندو (سُکھ۔ دکھ۔ سردی گرمی وغیرہ) سے رہت آدمی نہ کسی وشے میں پھنستا ہے اور نہ کبھی شوک کرتا ہے۔ ایسے آدمی نہ تو کوئی کرم کرتے ہیں اور نہ انہیں کسی کرم کا پھل بھوگنا پڑتا ہے۔ وہ اہنکار کے بس ہو کر کسی وشے میں من نہیں لگاتے۔ نہ تو وہ دھن پراپت کرنے کی خواہش رکھتے ہیں اور نہ کسی کا انادر یا بُرا کام کرتے ہیں۔

سادھک کو چاہیئے۔ کہ لگاتار دھیان میں مگن رہ کر چت کو ایکاگر کرا کے پھر تب بھی اس کو بھی تیاگ دیوے۔ جو سب واسناؤں کو ترک

کرکے اسی حالت میں شریر کو تیاگ دیتا ہے۔ وہ برہم میں لین ہو جاتا ہے۔ اُسے پھر جنم نہیں لینا پڑتا۔ جو آتما کا ساکھشاتکار کر لیتا ہے وہی رجوگن سے رہت ہو کر بڑھاپے اور موت سے رہت شدھ آتما کو پراپت کر لیتا ہے۔

۲۔ جپ کا کیا پھل ملتا ہے؟

راجہ یدھشٹر بولے۔ ہے پتامہ! آپ نے جپ کرنے والوں کی جو گتی بتلائی ہے۔ اس کے سوا اُن کی اور بھی کوئی گتی ہوتی ہے یا نہیں؟ بھیشم جی بولے۔ بیٹا! جپ کرنے والے جس طرح نرک میں جاتے ہیں۔ اس کا حال سنو۔ جو آدمی شردھا بھگتی اور پوری خوشی کے ساتھ ودھی پورک جپ نہیں کرتا۔ اور جو ابھیمان میں آکر دوسروں کا اناور کرتا ہے۔ اسے نرک میں جانا پڑتا ہے۔ کسی پھل کے لئے جپ کرنے والا بھی نرک میں گرتا ہے۔ جو جپ کرنے والا ایشوریہ (دھن دولت) کے لئے تڑپا کرتا ہے۔ ارتھات دھن کے لئے جپ کرتا ہے وہ دھن کے لوبھ روپی نرک سے کبھی چھٹکارا نہیں پا سکتا۔ مطلب یہ کہ دھن کے لئے جپ کرنے والے کو دھن تو ملتا ہے۔ مگر جوں جوں دھن بڑھتا ہے۔ توں توں ترشنا بڑھتی جانے سے آخر کار وہی دھن اس کے لئے نرک روپ بن جاتا ہے۔ جپ کرنے والے کی جن وشیوں میں پریتی ہوتی ہے۔ وہ سب اُسے ملتے ہیں۔ جو جاپک کم عقل۔ گیان ہین اور چنچل سوبھاؤ کا ہوتا ہے۔ اسے چنچل گتی ملتی ہے۔ یا نرک بھوگنا پڑتا ہے۔ جو آدمی بالک سوبھاؤ۔ بے سمجھ اور موہ کے

لیس ہو کر جپ کرتا ہے۔ اور دردھ پرتگیا والا ہونے پر بھی پُورے طور سے جپ نہیں کر سکتا۔ اسے نرک میں جا کر پچھتانا پڑتا ہے۔

۳- ودھی پُورک جپ نہ کرنیوالے کس نرک میں جاتے ہیں؟

راجہ یدھشٹر نے پوچھا۔ ہے پتامہ! ودھی پُورک جپ نہ کرنے والے کس نرک کو جاتے ہیں؟ کرپا کر کے بیان فرمائیے۔

بھیشم جی بولے۔ ہے دھرم راج! تم دھرم کے انش سے پیدا ہوئے ہو اور قدرتاً ہی دھارمک ہو۔ اس لئے ساودھان ہو کر میرے دھرم بھرے بچن سنئے۔ دویہ دیہہ دھاری۔ مہاتمہ جیان۔ چاروں لوکپال۔ شُکرآچاریہ برہسپتی۔ اشونی کمار۔ مرُوت۔ وِشوے دیوا۔ سادھیہ۔ رُدر۔ آدِتیہ۔ وِشنو اور دیگر دیوتاؤں کے دویہ حسب مرضی چلنے والے ویمان سبھا (شاہی دربار) بہت طرح کی عشرت گاہیں اور سنہری کملوں سے شوبھا پانے والے جو سرو در ہیں۔ وہ سب پرماتم رُوپی ستھان (برہمہ پد) سے بہت ہی ادنٰے اور نرک تُلیہ ہیں۔ صرف پرماتما کا ستھان (برہم پد) ہی ان سب سے بہت بڑھیا ہے۔ وہاں موت کا خوف نہیں ہے۔ وہ مقام قدرتی طور پر دُکھ رہت۔ ہتیو ورجیت۔ گُنٹ۔ گیان اور گیاتری بھاؤ ہین درشن۔ شرون۔ منن اور وِگیان۔ ان چار طرح کے لکشنوں سے رہت رُوپ وغیرہ چار طرح کے کارنوں سے خالی اور خوشی آنند سوروپ اور روگ شوک سے رہت ہے۔ پرماتما کال سے پرے ہے۔ وہ کال اور سُورگ دونو کا سوامی ہے جو آدمی آتم تتو کا گیان پراپت کر کے پرماتما کے پرم ستھان کو جاتا ہے اُسے کبھی سنتاپ نہیں ہوتا۔ ہے دھرم راج! یہ لئے تم سے سب

نرکوں کا بیان کر دیا - یہ سب ستھان برہم پد کی نسبت بہت ہی ادنےٰ ہیں - اور یہی نرک رُوپ ہیں - ارتھات نرک کہلاتے ہیں -

نوٹ - اس کا مطلب یہ ہے - کہ جپ صرف بھگوان (برہم پد) کی پراپتی کیلئے ہی کرنا چاہیئے - کیونکہ اس کے سوا جتنے بھی سکھ کے سادھن - دھن - مال - سورگ وغیرہ ہیں - وہ سب فانی اور انجام کار دُکھ دینے والے ہیں - اس لئے نرک رُوپ ہیں اس لئے بھیشم جی کہتے ہیں - کہ برہم پراپتی کے ماسوائے کسی دُنیوی غرض سے کیا گیا جپ نرک رُوپ ہے - کیونکہ اس سے انجام کار دُکھ ہی اُٹھانا پڑتا ہے - لیکن اگر نشکام بھاو سے کسی بھی دُنیوی پدارتھ کی خواہش نہ کر کے کیول برہم پراپتی کے لئے پوری لگن سے جپ کیا جاوے - تو اس کے پھل کا کیا کہنا ؛ تمام دُنیوی سکھ اس صورت میں تمہارے چرنوں تلے لوٹیں گے - مگر تم ان کی طرف نگاہ تک نہ کرو گے کیونکہ تم کو تو البھیہ لابھ برہم کی پراپتی ہو گئی - جس کے سامنے دُنیا کے سب سکھ ہیچ ہیں - مطلب یہ کہ جب جپ کے پربھاو سے تم برہم رُوپ ہو سکتے ہو - تب ادنےٰ دُنیوی اغراض کے لئے جپ کرنا تو نرک رُوپ ہی ہے -

۴ - جاپک اُپاکھیان

کال - مرتیو اور جاپک براہمن کی کتھا

بھیشم جی بولے ہے دھرم راج ! اگستو اکو - یم - براہمن - کال - اور مرتیو

کے سمواد کی جو پوتر کتھا مشہور ہے۔ اُسے سنو۔ ہمالیہ کے پاس پرم دھارمک بڑا لیشسوی۔ پیپل کا ڈنڈ دھارن کرنے والا ایک جپ پرائین براہمن رہتا تھا۔ وہ براہمن سانگ اُوپانگ ویدوں کا پنڈت تھا۔ وہ گایتری کا جپ کرتا ہوا برہم کی آرادھنا سوروپ کٹھور تپ کر رہا تھا۔ اس کو جپ کرتے ہوئے جب ہزار سال گذر گئے۔ تب بھگوتی ساوتری نے اس کو درشن دیئے۔ اور سامنے آکر کہا۔

ساوتری:۔ بیٹا! میں تم پر خوش ہوں۔

وید گاتا (گایتری) کا درشن کر کے اور ان کے بچن سن کر بھی براہمن نے انہیں کچھ جواب نہ دیا۔ وہ چپ چاپ جپ کرتا رہا۔ براہمن کو جپ میں ایکاگر چت دیکھ کر ساوتری ماتا بہت خوش ہوئیں۔ اور براہمن کی تعریف کرنے لگیں۔

کچھ دیر بعد جب جپ سماپت ہوا۔ تب اُٹھ کر براہمن نے دیوی کے چرنوں پر سر رکھ کر پرنام کر کے کہا۔ " بھگوتی! میری بڑی خوش قسمتی ہے۔ جو آج آپ نے مجھے درشن دیئے۔ ماتیشوری! اگر آپ مجھ پر پرسن ہیں۔ تو مجھے یہ ور دیجئے۔ کہ میرا من سدا جپ میں ہی لگا رہے

ساوتری بولیں۔ ہے براہمن! بتلاؤ۔ میں تمہاری کون سی اچھا سپھل کروں؟ میری کرپا سے تمہارے سب منورتھ سپھل ہو نگے۔

براہمن (دست بستہ) دیوی! میری جپ کرنے کی لگن اور میرے من کی ایکاگرتا دن بدن بڑھتی رہے۔ بس یہی میں آپ سے ور مانگتا ہوں

تب ساوتری دیوی نے بہت ہی مدھر بانی سے " تتھا استو" کہا اور بولیں۔ ہے براہمن! دیوتا میں جپ کرنے والے براہمن جن

لوکوں کو جاتے ہیں۔ ان میں تمہیں نہ جانا پڑے گا۔ تم بہت ہی سرلیشٹ برہم لوک کو جاؤ گے۔ تم نے مجھ سے جو کچھ مانگا ہے۔ وہ سب کچھ تمہیں ملیگا۔ تم ایکاگر ہوکر جپ کرو۔ دھرم۔ کال اور مرتیو اور یم تمہارے پاس آوینگے۔ ان کے ساتھ تمہارا اسی جگہ ست سنگ ہوگا۔

ساوتری دیوی کے جانے پر سچی پرتگیا والا راگ اور دویش سے رہت براہمن پھر من لگاکر جپ کرنے لگا۔ دیوتاؤں کے سو سال گذر جانے پر دھرم راج خوش ہوکر اس براہمن کے پاس آئے اور کہا۔

دھرم۔ ہے براہمن! میں دھرم ہوں۔ تمہیں دیکھنے آیا ہوں جپ کرنے کا جو پھل تم کو ملا ہے۔ وہ بتلاتا ہوں۔ تم نے جپ کے پربھاو سے منشیوں کے اور دیوتاؤں کے سب لوکوں کو جیت لیا ہے۔ اس لئے اب اس جسم کو چھوڑ کر اپنے من چاہے لوک کو جاؤ

براہمن (دست بستہ) مہاتمن! میں کسی لوک کو نہیں جانا چاہتا۔ آپ سکھ پورو رک اپنے ستھان کو پدھاریئے۔ بیشمار دکھ سکھ بھوگنے والے اس جسم کو چھوڑکر میں پھر جنم نہیں لینا چاہتا۔ میں تو اسی جسم سے مکت ہونا چاہتا ہوں۔

دھرم۔ ہے براہمن! تم کو جسم تو ضرور چھوڑنا ہی پڑیگا۔ اس لئے تم اس جسم کو چھوڑ کر سورگ لوک یا جس لوک کو تم پسند کرتے ہو۔ اس میں جاؤ

براہمن: ہے مہا بھاگ دھرم! میں جپ کرنے سے بہت خوش ہوں۔ مجھے سناتن لوک (سورگ) پراپت کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ میں تو جب چھوڑ کر اس جسم سے بھی سورگ میں جانا پسند نہیں کرتا۔

دھرم۔ مہاتمن! تم یہ جسم چھوڑنا تو نہیں چاہتے ہو۔ مگر یہ دیکھو۔ یم

کال اور مرتیو تمہارے پاس آ گئے ہیں۔

بھیشم جی بولے۔ دھرم یہ کہہ ہی رہے تھے۔ کہ یم کال اور مرتیو یہ تینوں براہمن کے پاس آ گئے۔ پہلے یم بولے۔ ہے براہمن! میں یم ہوں میں یہ کہنے آیا ہوں۔ کہ تم نے اپنے تپ اور سداچار سے مہان پھل پایا ہے۔

کال بولے۔ ہے براہمن! میں کال ہوں۔ میں بتلاتا ہوں۔ کہ تم نے جپ کے پربھاو سے بہت ہی اُتم پھل پایا ہے۔ تم بہت جلدی سورگ لوک کو جاؤ۔ یہ تمہارے سورگ لوک جانے کا وقت ہے۔

مرتیو بولے۔ ہے براہمن! میں مرتیو ہوں۔ آج میں کال کے کہنے سے تم کو اس لوک سے لے جانے کے لئے آئی ہوں۔

یم۔ کال اور مرتیو کے کہنے پر براہمن نے ان سب کی خیر و عافیت پوچھی۔ اپنی شکتی کے مطابق (حسب حیثیت) انہیں ارگھیہ پاد دے کر ان سے کہا۔ ہے مہاتماؤ! اب مجھے کیا آ گیا ہے؟

براہمن ایسا کہہ ہی رہا تھا۔ کہ جس طرف سے وہ سب آئے تھے اسی طرف سے تیرتھ یاترا کرتے ہوئے مہاراج اکشواکو بھی وہاں آ گئے دھرم وغیرہ کو دیکھ کر وہ بہت خوش ہوئے۔ سب کو پرنام کر کے انہوں نے سب کی خیر و عافیت پوچھی۔ اس کے بعد براہمن نے اکشواکو راجہ کو پاد ارگھیہ اور آسن دیکر کشل پوچھ کر کہا۔ مہاراج! میرے لئے کیا آ گیا ہے؟ میں حتے الامکان اس کا پالن کرونگا۔

اکشواکو ہے براہمن! میں راجہ ہوں اور آپ سداھیلے وغیرہ شٹ کرم کرنے والے براہمن ہیں۔ اس لئے بتلائیے۔ کہ میں آپ کو

کتنا دھن دوں؟

براہمن ۔ مہاراج! براہمن دو طرح کے ہوتے ہیں ۔ ایک تو کرم کرنے والے (کرم کانڈی) اور دوسرے کرم تیاگی ۔ دھرم بھی دو طرح کا ہے پرورتی (سکام) اور نورتی (نشکام) میں نے اب دان لینا چھوڑ دیا ہے جو براہمن دان لیتے ہوں ۔ ان لوگوں کو آپ جاکر دان دیجئے ۔ میں دان نہیں لونگا ۔ اب آپ اور کیا چاہتے ہیں ۔ میں تپوبل سے آپ کی سب اچھائیں پورن کر سکتا ہوں ۔

راجہ ۔ ہے براہمن! میں کھشتری ہوں ۔ میں ہاتھ پسارنا جانتا ہی نہیں ۔ مانگنے کے نام سے تو میں یدھ ہی مانگا کرتا ہوں ۔

براہمن ۔ مہاراج! آپ اپنے دھرم کا پالن کرتے ہوئے خوش رہتے ہیں ۔ اور میں اپنے دھرم کا پالن کرتا ہوا خوش رہتا ہوں ۔ ہم دونوں کو کسی سے کچھ مانگنا نہیں ہے ۔ تو بھی اگر آپ کی کچھ اچھا ہو ۔ تو کہئے

راجہ ۔ ہے براہمن! آپ پہلے اپنی شکتی کے مطابق میرا کام کرنا سویکار کر چکے ہیں ۔ اس لئے میں آپ کی آگیا کے مطابق یہ ور مانگتا ہوں ۔ کہ آپ مجھے اپنے جپ کا پھل دیجئے ۔

براہمن ۔ مہاراج ۔ آپ نے ابھی کہا ہے ۔ کہ یدھ کے سوا آپ اور کچھ نہیں مانگتے ۔ جب میرے ساتھ آپ کو یدھ کرنا ہے نہیں ۔ تب پھر آپ مجھ سے کیوں مانگتے ہیں؟

راجہ ۔ ہے براہمن! کھشتری لوگ زور بازو سے یدھ کرتے ہیں براہمن ایسا نہیں کرتے ۔ وہ تو واک یدھ (شاستر ارتھ) ہی کرتے ہیں اس لئے میں آپ سے ساتھ واک یدھ کرنے کو تیار ہوا ہوں

براہمن - مہاراج! میں نے جو پرتگیا کی ہے۔ میں اس پر قائم ہوں بتلایئے - میں اپنی طاقت کے مطابق آپ کو کیا دوں؟

راجہ - ہے براہمن! اگر آپ میرا منورتھ پورا کرنا چاہتے ہیں۔ تو آپ نے جو دیوتاؤں کے سو سال تک جپ کیا ہے۔ اس کا سب پھل مجھے دے دیجئے۔

براہمن - مہاراج! میں نے جپ کر کے جو پھل کمایا ہے۔ اس کا آدھا حصہ آپ لے لیجئے یا آپ پورا پھل ہی لینا چاہتے ہیں۔ تو سب لے جائیے۔

راجہ - ہے براہمن - آپ کے جپ کا سمپورن پھل میں نہیں لینا چاہتا۔ میں نے جس پھل کے لئے آپ سے پرارتھنا کی ہے۔ وہ پھل کیا ہے؟

براہمن - مہاراج! میں اپنے جپ کا پھل پانے کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ مگر جو کچھ میں نے جپ کیا ہے۔ وہ آپ کو دیا۔ دھرم - کال - یم اور مرتیو - یہ سب اسے اچھی طرح جانتے ہیں۔ ارتھات اس بارے میں گواہ ہیں۔

راجہ - ہے براہمن! اگر آپ اپنے جپ کا پھل نہیں بتلا سکتے تو میں اس نامعلوم پھل کو لے کر کیا کرونگا؟ آپ ایسے پھل کو اپنے پاس ہی رکھئے۔

براہمن - ہے راجن! مجھے اور کچھ کہنا نہیں ہے۔ آپ نے میرے جپ کا پھل مانگا تھا۔ سو میں نے دے دیا۔ یہاں تک آپ کی اور میری [illegible] کی بات پکی ہو چکی ہے۔ میں [illegible] لیکن اب تک

پھل پانے کی خواہش سے جپ نہیں کیا ہے۔ پھر بھلا کس طرح اس جپ کا پھل جان سکتا ہوں؟ آپ نے مجھ سے میرے جپ کرنے کا پھل مانگا۔ اور میں نے اسے دینا منظور کیا۔ اب اپنے بچن کو میں کیسے توڑ سکتا ہوں؟ اس لئے آپ اپنے من کو ستھر کرکے ستیہ کا پالن کیجئے۔ اگر آپ میری بات نہ مانیں گے۔ تو بلاشبہ آپ کو جھوٹ بولنے کا پاپ لگیگا۔ ہم دونوں کو اپنی اپنی بات پر ڈٹے رہنا چاہیئے۔ اس لئے اگر آپ قول کے سچے ہیں۔ تو آپ نے جو مجھ سے مانگا تھا۔ اور میں نے جو آپ کو دیا۔ اسے آپ لے لیجئے۔ جھوٹا بننے سے نہ تو اس دُنیا میں آپ کا بھلا ہوگا اور نہ پرلوک میں ہی۔ اور اپنے بزرگوں کا اُدھار کرنے کی قابلیت بھی آپ میں نہ رہ جائیگی۔ ہے راجن! ستیہ بولنے سے اس دُنیا میں اور پرلوک میں جیسا کلیان ہوتا ہے۔ ویسا یگیہ دان اور نیم پالن سے بھی نہیں ہو سکتا۔ ہزاروں سال کی تپسیا بھی ستیہ کی برابری نہیں کر سکتی۔ ستیہ ہی اوناشی برمھ۔ اکھشئے تپ اور اکھشئے وید رُوپ ہے۔ ویدوں میں ستیہ کی ہی مہما گائی گئی ہے۔ ستیہ کے پربھاو سے سریشٹ پھل ملتا ہے۔ تپ دھرم۔ دم۔ یگیہ۔ تنتر منتر۔ سرسوتی۔ سورگ۔ وید ویدانگ۔ ودیا۔ ودھی برت۔ اونکار اور پرانیوں کا جنم اور سنتان وغیرہ سب کچھ ستیہ کے پربھاو سے مل سکتا ہے۔ ستیہ کے پربھاو سے ہوا چلتی ہے۔ ستیہ کے پربھاو سے ہی آگ جلتی ہے۔ ستیہ اور دھرم کو ترازو میں تولنے پر ستیہ کا پلڑا ہی بھاری رہیگا۔ دھرم ستیہ کا ہی پیروکار (پابند) ہے۔ ستیہ کے بل سے سب طرح کی ترقی ہو سکتی ہے۔ پھر آپ کیوں

استیہ (جھوٹا) کام کرنے کا وِچار کرتے ہیں؟ مہاراج! ستیہ میں اپنے من کو قایم کیجئے۔ مجھ سے جپ کا پھل مانگ کر اب اس کا لینا آپ کیوں نامنظور کرتے ہیں؟ اگر آپ میرا دیا ہوا جپ کا پھل نہیں لینگے تو بلاشبہ آپ کو دھرم بھرشٹ ہو کر سنسار میں بھٹکنا پڑے گا جو آدمی دینے کو کہہ کر پھر نہیں دیتا۔ اور جو آدمی پہلے تو مانگتا ہے اور ملنے پر اُسے نہیں لیتا۔ وہ دونو جھوٹے ہیں۔ آپ کو جھوٹا بننا نہیں چاہیئے

راجہ۔ ہے براہمن! کھشتری لوگوں کا دھرم یُدھ کرنا۔ دان دینا۔ اور پرجا کی رکھشا کرنا ہے۔ تو بھلا میں کس طرح آپ سے دان لے سکتا ہوں؟

براہمن۔ مہاراج! لینے کے لئے میں نے آپ کو منایا نہیں تھا اور نہ دینے کے لئے آپ کے گھر ہی گیا تھا۔ آپ نے خود میرے ہاں آکر مانگا ہے۔ اب آپ لینے سے انکار کیوں کر رہے ہیں؟

جب براہمن اور اکشواکو راجہ کا اس طرح واک یدھ (شاسترارتھ) ہونے لگا۔ تب ان دونو کے بیچ میں پڑ کر دھرم نے کہا۔ آپ عبث جھگڑا نہ کریں۔ میں خود دھرم یہاں موجود ہوں۔ براہمن تو دان کے پھل کا اور راجہ ستیہ کے پھل کا بھاگی ہے۔

اس وقت مُجسّم سُورگ وہاں پر آگیا اور بولا۔ ہے دھرماتماؤ! یہ دیکھیو۔ میں سُورگ ہوں۔ اور تم لوگوں کے پاس مجسّم ہو کر آیا ہوں۔ اب تم جھگڑو مت۔ تم دونو ہی برابر برابر پھل کے بھاگی ہو۔

اس پر راجہ بولے۔ ہے سُورگ! میں نے تم کو نہیں بُلایا۔ تم اپنے ستھان کو پدھارو۔ اگر براہمن نے تم کو بُلایا ہے۔ تو وہ میرے

کئے ہوئے پُنیہ کو بھی لے کر تم کو پراپت کریں۔

براہمن ۔ مہاراج! میں نے بچپن میں نادانستہ خواہ کسی سے کچھ مانگا ہو۔ مگر اب میں سب کامناؤں کو ترک کر کے گایتری کا جپ کرتا ہوا دھرم کی اُپاسنا کرتا ہوں۔ اس لئے مجھے سونگ ملنے کا ڈر کیوں دکھاتے ہو۔ میں خود اپنا کام کر لونگا۔ میں تپسوی اور سوادھیائے کا پریمی ہوں دان لینا میں چھوڑ چکا ہوں۔ آپکے کئے ہوئے پُنیہ کا پھل میں نہیں لینا چاہتا

راجہ ۔ ہے براہمن ۔ اگر آپ اپنے جپ کا پھل ضرور ہی دینا چاہتے ہیں تو اس کا آدھا پھل مجھے دیجئے۔ اور میرے کئے ہوئے دھرم پھل کا آدھا پھل آپ لے لیجئے۔ اس سے ہم دونوں برابر پھل کے بھاگی ہونگے۔ براہمن لوگ دان لیتے اور کشتری دان دیتے ہیں۔ اگر آپ یہ دھرم جانتے ہیں۔ تو میرے دھرم کا آدھا پھل لے کر آپ میرے برابر پھل بھاگی ہو جائیں۔ اگر آپ میرے برابر پھل پانے کی خواہش نہیں رکھتے۔ تو میرے دھرم کا پورا پھل لے لیجئے اگر مجھ پر آپ کو دیا آتی ہے۔ تو میرے کئے ہوئے پُنیہ کا پھل آپ لے لیں۔

راجہ اور براہمن کی اس طرح بحث ہو رہی تھی۔ کہ اتنے میں خوفناک شکل والے ایک دوسرے کے کندھے پر ہاتھ رکھے ہوئے دو آدمی وہاں آگئے۔ ان دونو میں ایک کا نام وِرُوپ اور دوسرے کا نام وِکرت تھا۔ وِکرت نے وِرُوپ سے کہا۔ بھائی! تم میرے مقروض نہیں ہو

وِرُوپ بولا۔ نہیں۔ میں تمہارا مقروض ہوں۔

وِکرت ۔ اچھا اس وقت یہاں ادھار کا شک دور کیوں نہیں میں اُن

کے سامنے سچ کہتا ہوں۔ تم میرے مقروض نہیں ہو۔

ورُوپ۔ بھائی! تم جھوٹ کہتے ہو۔ میں تمہارا مقروض ہوں

اس طرح دونو آپس میں جھگڑتے ہوئے راجہ کے پاس جاکر کہنے لگے

مہاراج! آپ ایسا اُپائے تبلائیے۔ کہ جس میں ہم دونو کو پاپ نہ لگے

وِرُوپ نے کہا۔ مہاراج! میں وکرت سے گئودان کا پھل لے کر ان

کا مقروض ہو گیا ہوں۔ اب میں وہ قرض ادا کرنا چاہتا ہوں۔ مگر یہ اُسے

لینا نہیں چاہتے۔

وکرت۔ مہاراج! یہ ورُوپ میرا مقروض نہیں ہے۔ اس وقت یہ

آپ کے سامنے جھوٹ بول رہا ہے۔

اس پر راجہ نے ورُوپ سے پوچھا۔ وِرُوپ! تم کس طرح پر وِکرت کے

مقروض ہو؟ ٹھیک ٹھیک بتاؤ۔ میں تم دونو کی باتیں سن کر فیصلہ کرونگا۔

ورُوپ بولا۔ مہاراج! میں جس طرح وکرت کا مقروض ہوں۔ اس کا پُورا

پورا حال سنیئے۔ ان وکرت نے پہلے دھرم کمانے کے لئے کسی تپسوی

نِردان براہمن کو اچھے لکشنوں والی ایک گائے دی تھی۔ میں نے ان سے

اس گئودان کا پھل مانگا۔ اور انہوں نے دریا دلی سے وہ پھل مجھے دے

دیا۔ اس کے بعد میں نے اپنے آتما کو شدھ کرنے کے لئے پُنیہ کرم

کیتے شروع کئے دُودھ دیتی ہوئی بچھڑیوں سمیت دو کپلا گائیں مُول لیکر

ودھی انوسار شردھا کے ساتھ اُنچھ ورتی کرنے والے ایک براہمن کو دان

کر دیں۔ پہلے میں نے وِکرت سے جو پھل اُدھار لیا تھا۔ اس کا دوگنا

اب انہیں دینا چاہتا ہوں۔ مگر وہ نہیں لیتے۔ ہم دونو میں کون قصور وار

ہے اور کون بے قصور۔ یہ بحث کرتے کرتے ہم لوگ آپ کے پاس آئے

ہیں۔ آپ فیصلہ کر دیجئے۔ وکرت نے پہلے جو قرض مجھے دیا ہے۔ آپ سے اب یہ لینا نہیں چاہتے۔ اس لئے آپ ہم دونو کو دھرم مارگ پر لگا دیجئے

راجہ۔ ہے وکرت! ورروپ نے تم سے جو قرض لیا تھا۔ اسے تم لیتے کیوں نہیں؟ تم نے ان کو جتنا دیا تھا۔ وہ ان سے لے لو۔

وکرت۔ مہاراج! "میں تمہارا مقروض ہوں۔" کہ کر ورروپ وہ قرض چکانا چاہتے ہیں۔ مگر اصل میں یہ میرے مقروض نہیں ہیں۔ اس لئے اب یہ جہاں چاہیں جا سکتے ہیں۔

راجہ۔ وکرت! ورروپ تمہارا قرض ادا کرنا چاہتے ہیں۔ مگر تم اسے لیتے نہیں ہو۔ یہ بات الٹی معلوم ہوتی ہے۔ میری رائے میں تمہیں سزا ملنی چاہیئے

وکرت۔ مہاراج! میں ایک بار جو دے چکا ہوں۔ اسے پھر کیسے واپس لے سکتا ہوں؟ اس لئے اس میں میرا جیسا اپرادھ ہو۔ ویسی سزا آپ مجھے دیجئے۔

ورروپ۔ وکرت! میں نے تم سے جو قرض لیا تھا۔ اسے چکاتا ہوں۔ مگر تم اسے لینا نہیں چاہتے۔ اب دھرم کے رکھشک یہ راجہ تم کو اس کی سزا ضرور دینگے۔

وکرت۔ ورروپ! تمہارے مانگنے پر میں نے گئو دان کا پھل تمہیں دیا تھا۔ بھلا اب اسے کیسے واپس لے لوں؟ اس لئے تم میری بات مان کر خواہ جہاں چلے جاؤ۔

اب برہمن راجہ سے بولا۔ مہاراج! ان دونو کی باتیں آپ نے

سن لیں۔ میں نے آپ کو دینے کے لئے جو کہ دیا ہے آپ اسے لے لیجئے

راجہ سوچنے لگے۔ کہ ان دو آدمیوں کی طرح اس براہمن کی بات بھی بہت مشکل ہے۔ اگر میں اس کی بات کو نہیں مانتا۔ ارتھات اس کے پنیہ کا پھل نہیں لیتا ہوں۔ تو بلاشبہ مجھے گھور پاپ لگیگا۔ اس طرح سوچ کر دھرماتما راجہ نے وکرت اور وروپ سے کہا۔ تمہارا کام ہو گیا۔ تم اپنے گھر جاؤ۔ مجھے راجہ سمجھ کر تم لوگ میرے پاس آئے ہو۔ اور مجھے اپنے راج دھرم کو عبث کرنا ٹھیک نہیں۔ شاستر کی آگیا ہے۔ کہ راجہ کو راج دھرم کا پالن کرنا چاہیئے۔ مگر براہمن کا دھرم بہت کٹھن ہے۔ میں اُسے رتی بھر بھی نہیں جانتا۔ اور اس وقت وہ دھرم مجھے تذبذب میں ڈال رہا ہے

تب وہ ایک براہمن بولا۔ مہاراج! آپ کے مانگنے پر جو میں نے آپ کو دینے کی پرتگیا کی ہے۔ اسے آپ لے لیجئے۔ آپ نہ لینگے۔ تو میں آپ کو سراپ دے دونگا۔

راجہ۔ ہے براہمن! جس دھرم کے مطابق اس طرح کے کاموں کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ اس راج دھرم کو دھکار ہے۔ جو ہو۔ اب میں آپ کا سمان پھل بھاگی ہوں گا۔ اس شرط پر میں آپ کے جپ کا پھل لے سکتا ہوں۔ میں نے آج تک کبھی کچھ لینے کے لئے ہاتھ نہیں پھیلایا۔ اس وقت آپ کی آگیا سے ایسا کام کر رہا ہوں۔ آپ پر جو کچھ میرا رِن ہو وہ دے دیجئے۔

براہمن۔ مہاراج! میں نے گایتری کا جپ کر کے جتنا پُنیہ کمایا ہے وہ سب آپ لے لیجئے۔

راجہ۔ بھگون! میں بھی ہاتھ میں جل لئے ہوں۔ آپ بھی میرا دان لیجئے۔ جس سے میں اور آپ دونوں برابر پھل کے بھاگی ہو جاویں۔

اتنے میں وروپ بول اٹھا - مہاراج! ہم دونو کام اور کرودھ ہیں۔ ہمیں نے آپ کو جاپک سے ان کے جپ کا پھل مانگنے کے لئے ابھارا ہے۔ اب آپ دونو مہانو بھاو برابر لوکوں کو پراپت کریں۔ وِکرت میرا مقروض نہیں ہے۔ آپ کو گیان دینے کے لئے ہم لوگ مدعی اور مدعاعلیہ بن کر یہاں آئے ہیں۔ کال۔ دھرم۔ مرتیو اور یم بھی آپ کی پریکھشا لینے آئے ہیں۔ اب آپ اپنے دھرم کے پھل سے پراپت اس لوک کو جائیے۔ جہاں جانے کی آپ کی خوشی ہو

بھیشم جی بولے۔ ہے دھرم راج! جپ کرنے والوں کو یہ پھل ملتا ہے۔ وہ میں نے تم کو بتلا دیا۔ وہ لوگ برہم لوک اور دیگر جن لوکوں کو پراپت کر سکتے ہیں۔ وہ سب تو تم نے سمجھ ہی لیا ہوگا۔ گایتری کا جپ کرنے والے مہاتما لوگ پرمیشٹھی برہمہ کو اگنی لوک یا سورج لوک کو پراپت ہوتے ہیں۔ اگر وہ ان لوکوں میں پریم رکھ کر ان میں وچرتے ہیں تو ان میں موہت ہو کر ان سب لوکوں کے گن پراپت کرتے ہیں۔ راگ (موہ) انسان کے مادی جسم کی طرح چاند۔ وایو اور آکاش کے شریر میں ہونے پر بھی سب گنوں کو پراپت کراتا ہے۔ اگر جاپک (جپ کرنے والے) لوگ دوسرے کسی لوک میں جانے کی اچھا نہ کر کے صرف موکھش کی پراپتی کے لئے جپ کریں۔ تو ان کی اچھا پوری ہوگی۔ راگ (موہ) سے رہت جاپک مہاتما کوشش کرنے پر پرمیشٹھی برہمہ کو اس سے مکتی اور آخر کار دکھ اور بڑھاپے سے رہت اکھشے برہم لوک کو پراپت کر کے بھوک۔ ترشنا۔ شوک اور موہ وغیرہ سے رہت برہم میں لین ہو جاتے ہیں۔ جو جاپک راگ کے بس میں ہو کر برہم میں لین ہونا نہیں چاہتے

اور دوسرے لوگوں کو جانے کی خواہش کرتے ہیں۔ ان کو وہی لوک ملتے ہیں۔ مگر جو سب لوکوں کو نرک روپ سمجھتے ہیں۔ اور جو کبھی بھی وشئے (بھوگ) کی خواہش نہیں کرتے۔ وہ سنسار سے مکت ہو کر برہم میں لین ہو جاتے اور پرم سکھ پاتے ہیں۔ مہاراج! جپ کرنے والوں کو جو گتی ملتی ہے۔ وہ میں نے تفصیل سے کہ دی۔ اب اور کیا سننا چاہتے ہو؟

جپ کا پھل اور جاپک کی کتھا کی سماپتی

یدھشٹر بولے۔ ہے پتامہ! اس کے بعد راجہ اور براہمن نے دروپ کو کیا جواب دیا؟ اور دروپ کی بات مان کر وہ دونو مہاتما کس لوک کو گئے۔ اور ان لوگوں میں پھر کیا بات چیت ہوئی؟

بھیشم جی بولے۔ ہے دھرم راج! اس کے بعد جاپک براہمن دھرم یم۔ کال۔ مرتیو۔ سورگ اور آئے ہوئے براہمنوں کی پوجا کر کے راجہ سے بولے۔ مہاراج! آپ میرے جپ کا پھل لے کر سورگ وغیرہ سرشیٹ لوکوں کو جاویں۔ اور مجھے پھر جپ کرنے کی آگیا دیں۔ ساوتری دیوی نے مجھے پہلے ور دیا ہوا ہے۔ کہ جپ میں تمہاری شردھا سدا بنی رہیگی راجہ۔ ہے براہمن! جب آپ کو جپ کرنے میں ایسی شردھا ہے تب اپنے جپ کا پھل مجھے دے دینے میں آپ کی کچھ بھی ہانی نہ ہوگی بلکہ دان دینے سے اسکی بڑھتی ہی ہوگی۔ آیئے۔ ہم دونو ایک سمان پھل بھوگیں براہمن۔ مہاراج! آپ ان مہاتماؤں کے سامنے بار بار اپنے برابر پھل بھوگی ہونے کے لئے مجھ سے اصرار کرتے ہیں۔ اس لئے میں آپ کی بات

سویکار کرتا ہوں۔ اب میری اور آپ کی یکساں گتی ہو۔

براہمن کے یوں کہنے پر دیوراج اندر۔ براہمن اور راجہ کا مطلب بیان کر لوکپالوں اور دیوتاؤں کے ساتھ وہاں آئے۔ اس وقت دیوی سرسوتی نارد۔ پربت۔ وشواوسو۔ ہاہا۔ ہوہو۔ پرایوار سمیت چترسین سدھ گن برہما سہسر شرہ۔ وشنو۔ سادھیہ۔ وشوے دیوا۔ مرودت۔ ندی۔ پہاڑ۔ سمندر تیرتھ۔ تپ۔ ویدانت۔ وید۔ ستوتر اور منی لوگ وہاں آ گئے۔ آکاش میں نقارے اور تُرہی وغیرہ باجے بجنے لگے۔ اور اپسرائیں ناچنے لگیں۔ آکاش سے پھولوں کی بارش ہونے لگی۔ تب سورگ مجسم ہو کر براہمن سے بولا۔ ہے مہاتماؤ! تم دونو سدھ پُرش ہو۔

اس کے بعد جاپک براہمن اور راجہ نے ایک ساتھ سب وشیوں سے اپنے من کو ہٹا لیا۔ پہلے (مول آدھا چکر سے کنڈلنی کو اُٹھا کر) پران۔ اپان۔ اُدان۔ سمان اور ویان ان پانچوں ہواؤں کو ہردے (اناہت چکر) میں روک کر پران اور اپان کے ساتھ من کو ملایا۔ پھر پران اور اپان کو روک کر ناک کے اگر بھاگ کو دیکھتے ہوئے من کے ساتھ پران اور اپان کو بھوؤں کے بیچ (آگیا چکر) میں لے گئے۔ اس طرح من کو جیت لینے پر ان کا من مستک میں ستھر ہوا۔ تب مہاتما براہمن کے برہم رندھر کو بھید کر ایک بہت ہی پرکاشمان جیوتی سورگ کو چلی گئی۔ اس وقت سب اطراف میں کولاہل مچ گیا۔ سب لوگ اس جیوتی کی استتی کرنے لگے۔ وہ جیوتی لوک پتامہ برہما جی کے پاس پہنچی۔ برہما جی نے اس کا سواگت کیا۔ اس وقت پرادیش (انگوٹھے اور اس کے پاس انگلی کو پھیلا کر ناپنا) بھر کا ایک پُرش وہاں آیا۔ اس نے کہا۔ کہ جپ کرنے والوں کو یوگیوں کے سمان کا پھل ملتا ہے۔ حقیقی یوگیوں کو تو سماوِدھی کے وقت ہی پرتکھش ... کا ساکشات کار ہوتا ہے

مگر جپ کرنے والوں کا۔ برھم میں لین ہونے کے لئے پہلے ہی برھم کے ساتھ ایکی بھاو (ملاپ) ہو جاتا ہے۔ یہ کہ کر اس پراولیش بھر کے پُرش نے برھم کے ساتھ براہمن کو ملا دیا۔ ارتھات وہ براہمن برھم میں مل کر برھم بھاو کو پراپت ہو گیا۔ ارتھات وہ برھم کے منہ میں سما گیا برھم میں ہی مل گیا۔ راجہ بھی براہمن کی طرح لوک پتامہ کے منہ میں پرویش کر گئے۔

اب دیوتا لوگ بھگوان سویمبھو کو پرنام کر کے بولے۔ بھگوان! آپ نے جپ کرنے والوں کے لئے بڑی اچھی گتی مقرر کی ہے۔ ہم لوگ اس جاپک براہمن کی سدگتی دیکھنے آئے ہیں۔ آپ نے راجہ اور براہمن کو ایک سا پھل دیا ہے۔ یوگ اور جپ کرنے کا (مہان) پھل آج ہم لوگوں نے دیکھ لیا۔ وہ لوگ سب لوکوں کو پار کر کے جس لوک میں چاہیں۔ میں جا سکتے ہیں۔ ان کے لئے ترلوکی میں کوئی بھی کام ناممکن نہیں ہے۔

برھما جی بولے۔ ہے دیوتاؤ! جو لوگ مہا سمرتی (وید۔ ویدانگ سوروپ) اور انو سمرتی (منو سمرتی وغیرہ) وغیرہ سد گرنتھ پڑھتے ہیں۔ یا جو لوگ یوگ کرتے ہیں۔ وہ مرنے کے بعد بلاشبہ میرے لوک کو پراپت ہوتے ہیں۔ اب تم لوگ اپنے ستھان کو جاؤ۔

بھیشم جی بولے۔ اتنا کہ کر برھما جی انتر دھان ہو گئے۔ دیوتا بھی اپنے اپنے ستھان کو چلے گئے۔ دوسرے مہاتما لوگ دھرم کی پوجا کر کے خوشی خوشی دھرم کے مطابق اپنا آچرن رکھنے لگے۔ ہے دھرم راج! جپ کرنے والوں کے لئے جو پھل میں نے سنا تھا۔ وہ تم کو سنا دیا۔ اب

اور کیا سننا چاہتے ہو؟

ماحصل

مندرجہ بالا کتھا میں یہی بتلایا ہے کہ: (۱) جپ ہمیشہ نشکام بھاؤ سے کرنا چاہیئے۔ (۲) جپ کرتے وقت کوئی دُنیوی غرض من میں رکھنا مہا دکھ ہے۔ کیونکہ نشکام جپ سے خود بخود ہی سب دُکھ بھاگ جاتے ہیں۔

براہمن نے اپنے نشکام جپ سے خود بھی مکتی پائی اور راجہ اکشواکو کو بھی اپنے جپ کے پربھاؤ سے مکت کرایا۔ یہ پربھاؤ صرف نشکام جپ میں ہی ہے۔ اس کے مقابلے میں دُنیوی غرض کے لئے کیا گیا۔ جپ سچ نرک روپ ہی ہے۔ اس طرح ابھیاسی سجن اس کتھا سے بہت سے سبق لے سکتے ہیں۔ اور نشکام جپ کرکے اپنی پرم اُنتی کر سکتے ہیں

پیارے سجنو! میرے اس نویدن پر دھیان دیجئے کہ (۱) اوم اور گایتری کا جپ ہی آپ کا سدگورو ہے۔ اس کے برابر کوئی سدگورو نہیں (۲) جپ ہی آپ کا سچا متر ہے۔ اس کے برابر تمہارا کوئی سچا متر نہیں ہے (۳) جپ ہی تمہارا دکھوں اور کشٹوں میں سب سے بڑا سہایک ہے اور جپ ہی تمہارا سب سے بڑا رکھشک ہے۔ اگر آپ سنساری دھندوں میں لگے ہوئے بھی باقاعدہ جپ کرتے رہو گے۔ تو تمہاری کوئی منا پورن نہ رہیگی۔ جپ وہ کلپ برکش ہے۔ کہ اس سے جو مانگو گے۔ وہی ملیگا۔ پس شردھا اور وشواس سے آج ہی جپ شروع کر دو۔ اور پھر کبھی ناغہ نہ کرو۔ زندگی بھر تک نباہنے کا پرن کر لو۔ آپ کا کلیان ہو۔

شبھ چنتک۔ پرمارتھی

گایتری منتر کے جپ اور ہماری آخری ضروری ہدایات

پیارے سجنو! آپ نے گایتری منتر کے متعلق بہت کچھ پڑھ لیا۔ اگرچہ گایتری منتر کے نشکام جپ سے برمھ پراپتی تک ہوتی ہے۔ مگر اس میں دنیوی خواہشات کی سدھی کے لئے بھی مہان شکتی موجود ہے گایتری کے جپ سے دھن۔ مان۔ استری بیٹے وغیرہ اس لوک کے سب سکھ پراپت ہو سکتے ہیں۔ دھن سمبندھی مشکلات تو گایتری کا جپ کرنے والے کو کبھی پیش ہی نہیں آسکتیں۔ مگر چار پانچ ہزار جپ نت کرنا چاہیئے۔ یا ٹائم سے چھ گھنٹے روز جپ کرنا چاہیئے۔ ایسے آدمی پر لکشمی کی کرپا ہوتی ہے۔ لوگوں کو اس بات پر وشواس نہیں ہے۔ اس لئے وہ سینکڑوں طرح کے دکھ بھوگتے ہوئے بھی جپ کی طرف راغب نہیں ہوتے۔ ایک بار بھی جس نے انوبھو لے لیا۔ وہ پھر تا زندگی گایتری کے جپ کو نہیں چھوڑ سکتا۔

صرف دھن ہی نہیں۔ تندرستی۔ ناموری۔ کامیابی۔ بل۔ ودیا اور بدھی بڑھانے کے لئے بھی گایتری منتر کے برابر کوئی دوسرا منتر نہیں ہے۔ زندگی کا سب سے اونچا سکھ گایتری کے جپ سے ملتا ہے۔ جو پرش دوج (براہمن۔ کھشتری اور ویش) ہو کر گایتری کا جپ نہیں کرتا۔ وہ بڑا ہی اگیانی ہے۔ ویدوں کی آگیا کو اولنگھن کرنے والا وہ پرش کبھی سکھی نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ہے مترو! آپ گایتری کے جپ کو اپنی زندگی کا انگ بنا لو۔ اور زندگی بھر جپ کرتے رہو۔ پرماتما کی کرپا سے اس کے جپ سے تم دنیا میں دھرم ارتھ کام اور موکش چاروں پدارتھ پا لوگے۔

اس میں شک نہیں۔

انسان اپنے کو سنسار میں بہت کمزور جیو سمجھتا ہے۔ مگر یہ اس کی سخت بھول ہے۔ سچ بات تو یہ ہے۔ کہ منش ایشور کا ہی انش ہے۔ اور اس میں ایشور کی اننت شکتیاں بھری پڑی ہیں۔ جو جپ کرنے سے ہی جاگرت ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ پراچین رشی منی جپ کرنے میں ہی اپنی ساری عمر لگا دیتے تھے۔ اور اپنے بچوں کو بھی پانچ برس کی عمر میں ہی جپ میں لگا دیتے تھے۔ گایتری منتر کا جپ تم جس غرض سے کروگے۔ وہی پوری ہوگی۔ یہ وہ کلپ برکھش ہے۔ کہ جس کے نیچے شیر بننے کی خواہش کرنے سے شیر اور کتے کی کامنا کرنے سے کتا بن جاتا ہے۔ جس بھاونا سے جس کامنا سے۔ جس خواہش سے منتر کا جپ کرو۔ وہی پوری ہوتی ہے۔ اور اصلی چیز کو چھوڑ کر نقلی کے پیچھے لگ جانے سے انجام کار پچھتانا پڑتا ہے دھن۔ استری۔ دولت اور پتر وغیرہ تو بنا کوشش کئے ہی پراربدھ کے مطابق سب کو پراپت ہوتے ہی ہیں۔ اس لئے گایتری وغیرہ کا جپ تو صرف بھگوان کی بھگتی۔ سکھ اور شانتی کے بڑھانے اور من کی چنچلتا گھٹانے کے لئے کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہی باتیں سنسار میں درلبھ ہیں۔ بقول

سنت سنگت ارُ ہری کتھا تلسی دُرلبھ دوئے
سُت دارا ارُ لکشمی پاپی گرہ بھی ہوئے

گایتری منتر کا جپ جہاں تک بن سکے۔ نشکام بھاو سے کرنا چاہیئے کیونکہ اس کے جپ سے سکھ (آنند) کے سب سادھن اپنے آپ اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ جپ کرنے والے کی رکھشا کرنا گایتری ماتا کا پہلا سبھاوک گن ہے۔ یہی گایتری شبد کا ارتھ ہے (جو گانے والے

جپ کرنے والے کو تارتی ہے۔ وہی گایتری ہے۔ ہیں یہ دو۔ ہیں وہ دو۔ ایسی پرارتھنا ہیں گایتری ماتا سے نہیں کرنی چاہئے۔ ماتا اپنے پتر کی ضروریات کو بہت اچھی طرح سمجھتی ہے۔ اس لئے جس میں تمہارا کلیان ہے۔ جس میں تمہاری بھلائی ہے۔ بنا مانگے وہ سب کچھ تمہیں مل جائیگا اور امید سے بہت زیادہ ملیگا۔ صرف جپ میں اٹل شردھا اور وشواس رکھنا چاہئے

گایتری منتر نردھنوں کا دھن ہے۔ نربلوں کا بل ہے۔ اور براہمنوں کا پرم بل ہے۔ گایتری جپنے والا صرف اپنا ہی بھلا نہیں کرسکتا۔ اس کی آشیرباد بھی کبھی نشپھل نہیں جاتی۔

گایتری جپ سے دھن کی پراپتی

جب تک گھر میں کھانے پینے کو کافی موجود ہے اور جب تک جسم تندرست اور بلوان رہتا ہے۔ اور جب تک انسان پر کوئی سخت مصیبت نہیں آتی۔ تب تک کوئی پرماتما کو یاد نہیں کرتا۔ بقول ؎ دکھ میں سب سمرن کریں سکھ میں کرے نہ کوئے۔ اسی لئے پانڈوؤں کی ماتا کنتی نے بھگوان سے یہ وردان مانگا تھا۔ کہ ہے جگت گورو! ہمیں تو ہمیشہ دکھ ہی دیجئے۔ کیونکہ دکھ میں ہی آپ کی یاد آتی ہے۔ یاد آنے سے آپ کے درشن ملتے ہیں اور تب سب کلیشوں سے چھٹکارہ ہوتا ہے۔ ہمارے پاس ایسے سجنوں کے بیسیوں اداہرن ہیں۔ جس میں ہمارے کہنے کے مطابق دھن کی کامنا سے شردھا پوروک جپ کیا گیا۔ تو اُن کی اچھا پوری ہوئی۔ ایک صاحب جسے اُن کے باپ نے انشی ہزار کی جائیداد سے محروم کر دیا تھا۔ ہمارے کہنے کے مطابق گایتری کا جپ شروع کیا۔

ہم نے تین ماہ میعاد مقرر کی تھی۔ مگر ڈیڑھ ماہ بھی جپ کرتے نہیں گذرا۔ کہ اُن کے پتا اُن پر خوش ہو گئے۔ اور پھر سے جائیداد کا مالک بنا دیا۔ اسی طرح جو سجن ملنے کے لئے آتے ہیں۔ وہ گایتری منتر کے اوکبت چمتکار کا بیان کرتے ہیں۔ جن کو سُن کر حیرت ہوتی ہے۔ ہم نے خود گایتری منتر کا جپ کر کے حیرت انگیز آدھیاتمک لابھ اٹھایا ہے۔ کئی سجن تو یہ بتلاتے ہیں۔ کہ شروع شروع میں اُن کی ایسی حالت تھی۔ کہ پیسہ پیسہ کے محتاج تھے۔ کئی کئی دن فاقہ میں گذرتے تھے۔ مگر گایتری ماتا کی کرپا سے تھوڑے ہی دنوں میں خوشحال ہو گئے۔ پس اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ گایتری کے جپ سے لکشمی کی کرپا ہوتی ہے اور تمام خواہش پوری ہوتی ہے۔ ہم نے اسے آزما کر دیکھ لیا ہے اور آپ آزما کر دیکھ سکتے ہیں۔ کم از کم تین مہینے ایک دو یا تین گھنٹہ جپ کرنا ہوگا۔ جتنا زیادہ جپ کیا جاویگا۔ اتنا ہی جلد لابھ بھی ہوگا۔

اگر گایتری منتر کا معجزہ دیکھنا ہو۔ تو کم از کم ایک پُرشچرن جپ ضرور کیجئے۔ ایک پرشچرن جپ چوبیس لاکھ کا ہوتا ہے۔ ایک گھنٹے میں ایک ہزار گایتری کا جپ ہو سکتا ہے۔ اگر کوئی آدمی ایک گھنٹہ صبح اور ایک گھنٹہ شام جپ کرے۔ تو تین سال اور چار ماہ میں سہج ہی پرشچرن ہو سکتا ہے۔ اگر انسان بیس سال جیتا ہے۔ تو چھ پرشچرن کر سکتا ہے۔ ویسے بھی تو کئی گھنٹے روزانہ فضول باتوں اور فضول کاموں میں ضائع ہو جاتے ہیں۔ اپنے روزانہ کام کاج سے فارغ ہو کر دوستوں میں بیٹھ کر گپیں نہ ہانکو۔ اور نہ فضول کاموں میں اپنا وقت گنواؤ۔ وہی وقت گایتری کے جپ میں لگا دو۔ تو تمہیں بے حد لابھ ہوگا۔

کئی سجنوں کا یہ اوبھو ہے۔ کہ اگر اگنی ہوتر کے ساتھ آہوتیاں دے

کہ گایتری منتر کا جپ کیا جاوے۔ تو نوکری یا روزگار بہت جلد مل جاتا ہے
اس بارے میں بہت سی سچی باتیں بیان کی جاتی ہیں۔ ہمارا بھی ایسا وچار ہے
کہ اگر کوئی بے روزگار در در بھٹکنے کی بجائے گھر میں بیٹھ کر اگنی ہوتر کے
ساتھ گایتری کا جپ کرے۔ تو بلاشبہ گھر بیٹھے روزگار مل سکتا ہے۔ کم از کم
تین ماہ تک جپ کرنا چاہیئے۔ اس مدت سے پہلے بھی کامیابی ہو جانا ممکن
ہے۔ اگر کسی وجہ سے کامیابی نہ ہووے۔ تو کسی جانکار سے پوچھ کر اُپائے
کرنا چاہیئے۔ ضرور کامیابی ہوگی۔

گایتری جپ سے بیماریوں کے دُور ہونے کا بھی انوبھو کیا گیا ہے
اور گھر میں اگر کوئی جھگڑا ہو۔ تو وہ گایتری کے جپ سے بآسانی فیصل ہو جاتا
ہے۔ غرضیکہ کوئی بھی دینی و دُنیوی کام ہو۔ گایتری ماتا کی کرپا سے ضرور پُورا
ہوتا ہے۔ سچ بات تو یہ ہے۔ کہ لوگ اپنی ہی غلطی سے۔ بھُول سے۔
اگیانتا سے مہان دُکھی ہو رہے ہیں۔ اور امیروں کی خوشامد میں اپنا وقت
ضائع کرتے ہیں۔ جس طرح وہ دیگر باتوں کے لئے اپنا وقت نکال لیتے ہیں
اسی طرح پراتہ کال دو گھنٹے جپ کے لئے نکال لو۔ اور کم از کم ایک سال
تک بلا ناغہ جپ کرتے رہو۔ پھر تمہیں خود وشواس ہو جائیگا۔ کہ سب کاموں
کی کامیابی کا۔ جسم اور من بلوان بنانے کا اور منش جنم سپھل کرنے کا اس سے
بڑھ کر کوئی سادھن نہیں ہے۔

گایتری جپ میں دھیان رکھنے لائق باتیں

پہلی بات۔ جپ کرتے وقت من کو بُرے وچاروں سے

وشیوں سے ہٹا کر ارتھ کا وچار کرتے ہوئے نہ بہت جلدی جلدی اور
نہ بہت دیر سے۔ جیسے موتی کے داتوں کو گنتے ہیں۔ ویسے ہی ہر
ایک اکھشر کا اُوچارن کرتے ہوئے جپ کرنا چاہیئے۔

دوسری بات جپ ہمیشہ گنتی کے ساتھ کرنا چاہیئے۔ کسی دن دو ہزار
کسی دن چار ہزار اور کسی دن کچھ بھی نہیں۔ ایسا نہیں
ہونا چاہیئے۔ جتنا جپ کیا جاوے۔ بدھیمان پُرش کو اس کی گنتی رکھنی چاہیئے
اس کا پہلا فایدہ تو یہ ہے۔ کہ جپ کا دسواں حصہ یاد رہتا ہے۔ کیونکہ جپ
کا دسواں حصہ ہون کرنا چاہیئے یا پھر اتنا ہی جپ اور کرنا چاہیئے دوسرے
اس سے من میں اُتساہ بڑھتا ہے۔ تیسرے کتنے جپ کے بعد کیا انوبھو
ہوا۔ یہ معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرح اور بھی بہت سے فوائد ہیں

۳۔ تیسری بات سب سے ضروری یہ ہے۔ کہ جپ کے دنوں میں
وچاروں کو شدھ رکھنا چاہیئے۔ جس دن اور جس وقت
سے جپ شروع کیا جاوے۔ اسی وقت سے من میں آنند کو بڑھاتے رہنا
چاہیئے۔ کسی قسم کی چنتا من میں نہ آنے دینی چاہیئے۔ یہ پختہ یقین کر لینا چاہیئے
کہ جس وقت سے ہم نے گایتری کا پُرشچرن شروع کیا ہے۔ اس وقت سے
ہماری قسمت کا چکر پلٹ گیا۔ اب جو کچھ ہوگا۔ وہ آنند ہی آنند ہوگا۔ کیونکہ ہم
وید ماتا گایتری کی شرن میں گود میں پہنچ گئے۔ اگر اس کی مہما جھوٹ ہو جائے
تو وید جھوٹے ٹھہرتے ہیں۔ اور تب تو ویدوں کا بنانے والا ایشور بھی جھوٹا
ہو جائے۔ یہ ناممکن ہے۔ خواہ سورج مغرب سے طلوع ہونے لگے۔ مگر
گایتری کی مہما میں کبھی فرق نہیں آ سکتا۔ اس لئے مجھے ضرور آنند پراپت ہوگا ضرور
ہوگا۔ ضرور ہوگا۔ گایتری ماتا آنند کا بھنڈار ہے۔ جو کھلے دل سے آنند کو

اپنے بھگتوں میں بانٹتی ہے اسلیئے مجھے ضرور آنند پراپت ہوگا۔ ضرور ہوگا۔ ضرور ہوگا ایسی ایسی باتوں کو بڑے بڑے حروف میں لکھ لینا چاہیئے۔ اور جپ کرنے کے پہلے جپ کے درمیان اور جپ کے بعد میں بھی دن رات میں جب وقت ملے۔ ہمیشہ ان کا چنتن کرتے رہنا چاہیئے۔

جپ شروع کرنے سے پہلے آنکھیں بند کرکے دو تین بار شانتی منتر کا پاٹھ ارتھ سمجھ کر کرنا چاہیئے۔ جب من بالکل شانت ہو جائے۔ تب جیسے صبح کا سورج دیکھ رہے ہو۔ اسی طرح کے سورج کے پرکاش پر انتر درشٹی رکھ کر گایتری کا جپ شروع کرے۔ اگر نگاہ ہٹ جائے۔ تو بار بار وہیں پر اُسے لوٹا لائے۔ اور اسی روشنی کے دیکھنے میں لگائے اگر تم پرکاش پر بنا دھیان لگائے۔ "ہم سویتا دیو کے سب سے اُوتم تیج کا دھیان کرتے ہیں"، ایسا کہتے جاتے ہو۔ اور دھیان نہیں کرتے۔ تو وہ جپ اپُورن (نامکمل) جپ ہوتا ہے۔ جیسا منتر کا ارتھ ہے۔ ویسا ہی دھیان رکھنا چاہیئے۔ اور دھیان کرتے ہوئے جپ کرنا چاہیئے۔

گایتری ہی کام دھینو ماتا ہے

پراچین رشیوں کے آشرم میں کام دھینو ہوا کرتی تھی۔ اس کی کرپا سے انہیں سب چیزیں مہیا ہو جاتی تھیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ کسی گائے کو آشرم میں باندھ رکھتے تھے۔ اور اس کے تھنوں سے سب ضروریات کی چیزیں دوہ لیتے تھے۔ گایتری ہی کام دھینو ہے۔ رشی لوگ تپ کر کے گایتری ماتا کو خوش کر لیتے تھے۔ اور گایتری ماتا کی اچھا سے انہیں سب چیزیں مل جایا کرتی تھیں۔ اتنی ہو گر ہی گایتری کے روپ کام دھینو کا

کیوبھجن ہے۔ اگنی ہوتر کے بنا جپ سے کامنا سیدھی کی جلد آشا کرنی ویسی ہی ہے۔ جیسے بنا چارہ کھلائے گائے سے دودھ کی اُمید رکھنا۔ پس جتنا اگنی ہوتر کروگے اتنا ہی زیادہ دھن پراپت ہوگا۔ ہم کچھ ایسے سجنوں کے بارے میں جانتے ہیں۔ جو کہ اگنی ہوتر کے ساتھ گایتری کا جپ کر کے مالا مال ہو رہے ہیں۔ اس سب کا خلاصہ یہی ہے۔ کہ اگر منتر کا اثر جلدی دیکھنا ہو۔ تو ہون کے ساتھ منتر جپ کرنا چاہیئے۔

ہون منتر کی ودھی سب بھائی جانتے ہی ہونگے۔ اگر کسی بھائی کو ہون کے منتر نہ آتے ہوں۔ تو اسے چاہیئے۔ کہ وہ اگنی جلا کر گایتری منتر سے ہی سواہا کہہ کر آہوتی دیوے۔ اگر روزانہ دس مالا جپ کرتے ہو۔ تو ایک مالا آہوتی دیتے ہوئے جپ کرنا چاہیئے۔ اس طرح۔ یتھا شکتی ہون کے ساتھ نتیہ گیارہ مالا گایتری منتر کا جپ کرنے والا کبھی مفلس یا بیچارہ نہیں رہ سکتا۔ اَن کپڑے۔ بھوجن مکان وغیرہ کسی بات کی کمی نہیں رہتی۔

گایتری منتر کا جپ کرنے والے کو دان بھی ضرور کرنا چاہئیے

دان میں مہان شکتی ہے۔ دان کرنے والے کے گھر چوری نہیں ہوتی۔ آگ نہیں لگتی۔ اس کا دھن نشٹ نہیں ہوتا۔ شیر۔ سانپ۔ دشمن اور راجہ سے اس کو خوف نہیں ہوتا۔ اگر زیادہ دان دینے کی توفیق نہ ہو۔ تو حسب حیثیت جوار باجرہ گھر میں لا رکھے۔ اور اس میں سے ایک دو مٹھی جہاں پرندے بیٹھتے ہوں۔ وہاں بکھیر دے وغیرہ اور زیادہ حیثیت والے دھرم کاریوں میں دل کھول کر دان کریں۔ اسی طرح اگنی ہوتر اور دان کے ساتھ کیا ہوا گایتری کا جپ بہت جلدی پھلدایک ہوتا ہے۔ ایک دو ماہ

ہیں ہی مُراد پوری ہوتی ہے ۔ یہ خام خیالی نہیں ۔ بلکہ تجربہ شدہ بات ہے

گایتری منتر سے بُدھی تیز کرنا

جپ کرتے وقت ایک شُدھ جل سے بھرا پنچ پاتر یا چھوٹا گلاس اپنے ساتھ رکھ لو ۔ اور جپ کرتے وقت من میں یہ بھاونا کرو ۔ کہ اس جل کو جو پیئے گا ۔ اس کی بدھی ضرور تیز ہوگی ۔ بس وہ پانی جس کسی کو پلایا جائیگا اس کی بُدھی ضرور شُدھ اور تیز ہو جائے گی ۔ ایک مہینے تک تجربہ کر کے دیکھ لو ۔ اگر پانی پاس نہ ہو ۔ تو صرف سنکلپ سے بھی کام نکل سکتا ہے فلاں مرد یا عورت کی بُدھی شُدھ ہو ۔ فلاں کا روگ دُور ہو ۔ اس طرح سنکلپ کر کے اپنے اور دوسروں کے جسمانی اور مانسک سب روگ دُور کئے جا سکتے ہیں ۔

گایتری مہما پر ایک کہانی

سوم شرما نامی ایک براہمن گایتری کا پرم بھگت ہو گیا ہے ۔ اس نے اپنی زندگی میں گایتری کے کئی نشکام پُرشچرن کئے تھے ۔ اس کے چار بیٹے تھے ۔ ان میں سے تین بیٹے تو وِدوان بُدھیمان اور دھرماتما تھے ۔ مگر پرارابدھ دوش سے سب سے چھوٹا بیٹا چور نکلا ۔ پِتا ماتا اور بھائیوں نے بہت سمجھایا ۔ مگر اس نے کسی کا کہنا نہیں مانا ۔ آخر سوم شرما کی موت کے وقت جب سارا کٹمب جمع تھا ۔ اس نے اپنے چھوٹے بیٹے سے کہا ۔ کہ اس وقت صرف تمہاری چنتا سے میں دُکھی ہوں ۔ اگر تم میری ایک بات مان لوگے تو میری روح بھٹکنے سے بچ جائیگی

وقت کی نزاکت کا وچار کر کے چھوٹے بیٹے نے پتا کے کانوں کے پاس جا کر
کہا۔ کہ چوری چھوڑنے کے سوائے اگر آپ دوسرا کوئی تھوڑی دیر کا کام
بتلائیں گے۔ تو وہ میں مان لونگا۔ باپ نے کہا۔ میں چوری چھوڑنے
کو نہیں کہونگا۔ جیسے تمہاری مرضی ہو کرتے رہنا۔ مگر ٹھیک سورج نکلنے
کے وقت سنان کر کے ایک مالا گایتری کی جپ لیا کرنا۔

لڑکے نے سوچا۔ ایک مالا جپنے کے لئے زیادہ سے زیادہ دس
منٹ لگینگے۔ اس نے منظور کر لیا۔ اور اس کے باپ کی تھوڑی سی موت
ہو گئی۔ چھوٹا لڑکا بھی وقت پا کر اپنے چوری کے کام میں لگا۔ مگر جہاں
کہیں بھی سورج نکلنے والا ہو۔ وہاں فوراً سنان کر کے جپ کرنے کا
نیم سختی سے پالنے لگا۔ ایک دفعہ اس کے من میں آیا۔ کہ چھوٹی چھوٹی
چوریاں کرنے کی نسبت ایک بڑی چوری کرنا اچھا ہے جس سے پکڑے جانے
پر تو پھانسی ملیگی۔ لیکن خوش قسمتی سے اگر بچ گئے۔ تو ساری ہی زندگی کی چینتا
مٹ جائیگی۔ یہ سوچ کر اس نے ڈھنگ سے راج محل میں گھس کر رانیوں
کے زیوروں کا ڈبہ چرا کر اپنے گھر کا راستہ لیا۔ جیسے ہی وہ شہر کے
باہر ہوا۔ سورج نکلنے کا وقت ہو گیا۔ وہاں پر ایک تالاب تھا۔ اس
نے کپڑے اتار کر ان میں زیوروں کا ڈبہ لپیٹ کر تالاب کے کنارے رکھ دیا۔
اور آپ سنان کر کے گایتری کا جپ کرنے لگا۔

اتنے ہی میں چور کو پکڑنے کے لئے فوج کے سپاہی چاروں اطراف
دوڑ پڑے۔ کچھ لوگ اس طرف بھی آپہنچے۔ کیا دیکھتے ہیں۔ کہ ایک دوبیہ
تیج والی سولہ سالہ لڑکی ان کپڑوں کے پاس بیٹھی ہے۔ اور ایک براہمن سنان
کر کے جپ کر رہا ہے۔ یہ دیکھ کر ان کے افسر نے کہا۔ ارے! یہ براہمن

تو نڈر ہوکر جپ کر رہا ہے۔ اور یہ بائی اس کے کپڑوں کی رکھوالی کر رہی ہے۔ دوسری طرف چلو۔ پھر کہیں نکل نہ جائے۔ ایسا کہ کر وہ لوگ دوسری طرف چلے گئے۔ ادھر براہمن مالا پوری کر کے اپنے کپڑوں کے پاس اس لڑکی کو بیٹھے دیکھ کر کہنے لگا۔ بائی! تم کون ہو اور میرے کپڑوں کے پاس کیوں بیٹھی ہو؟

دوسری طرف منہ پھیرے ہوئے ہی اس دیوی نے جواب دیا۔ کہ تیرا باپ سوم شرما میرا پرم بھگت تھا۔ تو اس کا بیٹا ہے۔ آج تیرے پرانوں پر سنکٹ دیکھ کر مجھے آنا پڑا۔ براہمن سمجھ گیا۔ کہ یہ گایتری بھگوتی ہے۔ اس نے ساشٹانگ دنڈوت پرنام کر کے کہا۔ ماں! اتنی دیا مجھ پر ہے۔ پھر بھی مجھے درشن کیوں نہیں ہوتے؟

بھگوتی نے کہا۔ یہ سب تیرے پتا کے پنیہ کا پرتاپ تھا۔ کہ آج تیرے پرانوں کی رکشا کیلئے مجھے یہ سب کرنا پڑا ہے۔ اور تو براہمن ہو کر نیچ کرم کرتا ہے۔ ایسے لوگوں کو میرا درشن ہونے لگے۔ تو وید شاستروں کی مریادا اور میری مہما ہی کیا رہیگی؟

براہمن نے بار بار ساشٹانگ پرنام کیا اور کشما چاہی۔ تو بھگوتی نے کہا۔ کہ میں تجھ سے پرسن ہوں کہ تو نے ایک مالا جپ کرنے کی پتا کی آگیا کا پالن کیا ہے۔ اس وقت برے کام کو چھوڑ کر تو جپ ہی کو اپنی زندگی کا مقصد بنالے۔ تو سدا سکھی رہیگا۔ اور مناسب وقت پر میرے درشن ہوں گے اتنا کہہ کر بھگوتی انتردھان ہوگئی۔

اس کتھا سے یہ اپدیش ملتا ہے۔ کہ نت بلا ناغہ وقت پر شردھا اور ستکار پورک بہت دیر تک اس سنساری دھندوں میں لگے رہ کر بھی جپ

کرتے رہنے سے بہان بھئے سے رکھشا ہوتی ہے۔ اور جیون سپھل ہو جاتا ہے۔

آخری نویدن

پیارے سجنو! گایتری کی مہما اور جپ کے بارے میں اور بھی بہت کچھ بتلایا جا سکتا ہے۔ مگر کتاب کا حجم بڑھ جانے کے ڈر سے اور اس وچار سے کہ دانا کو اشارہ ہی کافی ہے۔ اب ہم اس پرم اپیوگی پستک کو سمپورن کرتے ہیں۔ اس میں گایتری کے بہت سے ارتھ، بہت سے لابھ اور جپ کی بہت سی ودھیاں دی گئی ہیں۔ اپنے اپنے ادھکار اور قابلیت کے مطابق کسی ایک ودھی کو پسند کر کے آپ جپ کو فوراً ہی شروع کر دیں۔ ساری کتاب پڑھ لینے کے بعد بھی اگر آپ کے دل میں کوئی شنکا باقی رہی ہو۔ تو وہ آپ اپنے سیوک ایڈیٹر مارتنڈ لکھ سکتے ہیں حتے الوسع شنکا کھنڈن کی جاویگی۔ اگر آپ کو کوئی بھی ودھی نہیں آتی۔ تو بھی آپ صبح شام شدھ پوتر ہو کر شانت آسن پر بیٹھ کر ایک ایک مالا کا جپ ضرور کر لیا کریں۔ اور اس پستک کو تھوڑا تھوڑا روزانہ ضرور پڑھتے رہیں اس پستک کے پڑھتے رہنے سے گایتری ماتا میں آپ کی شردھا بڑھیگی اور آہستہ آہستہ جپ کے متعلق مکمل واقفیت ہو جاویگی۔

(اوم شم)

مارتنڈ لٹریچر یا لسٹنگ کا لیہ لاہور کی دھارمک پبلکیشن!

کسی بھی تعلیم یافتہ سجن کو گیان کے اس انمول بھنڈار سے محروم نہ رہنا چاہئے

۱۔ شریمد بھگوت گیتا المعروف سرل گیتا

ہری سمان داتا نہیں۔ پریم سمان نہیں پنتھ۔ سدگورو سم سجن نہیں گیتا سم نہیں گرنتھ

اردو زبان میں اب تک ایسی گیتا نہیں چھپی تھی۔ کہ جس سے اردو دان اصحاب گیتا سے پورا پورا لابھ اٹھا سکیں۔ اس کمی کو شریمان پرمارتھی جی ایڈیٹر رسالہ مارتنڈ نے سرل گیتا چھاپ کر دور کر دیا ہے۔ جس بھی ودوان نے اس گیتا کو پڑھا ہے۔ سچے دل سے اس کی تعریف کی ہے۔ اور پرمارتھی جی کو آشیرباد دی ہے۔ اس میں پہلے سنسکرت کے شلوک۔ اس کے بعد وہی شلوک اردو الفاظ میں۔ اس کے بعد سلیس اردو ترجمہ۔ اس کے بعد دوہوں میں اردو ترجمہ۔ اور اس کے بعد تشریح۔ غرضیکہ ساری گیتا کا ترجمہ اس ڈھنگ سے کیا گیا ہے۔ کہ معمولی لیاقت کا آدمی بھی اس گیتا کی مدد سے گیتا کے اسرار نہانی اور رمز کی بات کو سمجھ سکتا ہے۔ اردو زبان میں یہ سب سے اُتم گیتا ہے۔ حجم ۴۶۸ صفحات کلاں۔ قیمت مجلد سنہری جلد دو روپے (عہ/۲)

مہاراشٹر کے بال مہاتما سِدھ یوگی شری گیانیشور جی مہاراج کرت گیتا کی لاثانی ٹیکا

۲۔ شری گیانیشوری المعروف بھاوارتھ دیپکا

کا نہایت سلیس اور آسان اردو ترجمہ شریمان پرمارتھی ایڈیٹر مارتنڈ نے کر کے اردو دان اصحاب کے لئے گیان مارگ کا راستہ

صاف کر دیا ہے۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ گذشتہ سات آٹھ سو سال کے اندر اندر اس سے اچھی ٹیکا شریمد بھگوت گیتا کی نہیں ہوئی۔ یہ پستک ہر ایک گیتا پریمی کے پستکالے کی زینت بننی چاہیئے۔ قیمت اردو صرف عار

۳۔ شری گیانیشور چرتر

جن سدھ مہاتما کے مکھار بند سے گیانیشوری جیسی انمول پستک نکلی ہے۔ اُن بھگوان کے گیان اوتار گیانیشور مہاراج کا جیون چرتر کون سجن پڑھنا نہ چاہے گا؟ اس میں گیانیشور مہاراج سمیت چار بہن بھائی بھین کا بڑا ہی ادبھت چرتر درج ہے۔ قیمت ۶ر

۴۔ شری تلسی رامائن بال کانڈ (مکمل)

راجاؤں سے لے کر غریبوں کی جھونپڑیوں تک میں یکساں آدر پانے کے لئے شری گوسوامی تلسی داس جی کرت انمول گرنتھ رام چرت مانس کا دوہوں اور چوپائیوں سمیت اردو ترجمہ مع تشریح و نوٹوں کے مارتنڈ میں چھپنا شروع ہوا تھا۔ اس کا بال کانڈ مکمل ہو گیا ہے۔ بھگوان رام کے بھگتوں کو یہ گرنتھ پرانوں سے بھی بڑھ کر پیارا ہے۔ حجم ۲۷۶ صفحات کلاں۔ قیمت بلا جلد ۱۲ر۔ مجلد ۱۴ر

۵۔ شری یوگ واسشٹ (مہارامائن) المعروف موکش شاستر

اس میں پرم گیانی بھگوان وسشٹ منی نے بڑے ہی عمدہ ڈھنگ سے شری رام چندر جی کو برہم گیان کا اپدیش دیا ہے۔ ترجمہ عام فہم آسان اور سلیس ہے۔ جس سے اس شاستر کے سمجھنے میں مبتدی کو ذرا بھی دقت پیش نہیں آتی۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں۔ کہ یوگ واسشٹ کا ایسا سرل ترجمہ آپ کو دوسرا نہیں ملیگا۔ یوگ واسشٹ کو پڑھ کر آپ ایسا جانیں گے۔ گویا کسی نے آپ کے اوپر امرت چھڑک دیا ہے۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ جو سکھ اس یوگ واسشٹ کے پڑھنے سے پراپت ہوتا ہے۔ اس کے مقابلے میں امرت بھی کچھ نہیں۔ ہر دو جلد مجلد

۵۲۴ صفحات کلاں۔ قیمت صرف ۳ روپے

۶- مہابھارت کا شانتی پرب

بال برہمچاری بھیشم پتامہ جی نے تیروں کی سیج پر لیٹے ہوئے ۵۶ دنوں میں جو اپدیش دھرم راج یدھشٹر کو دیا تھا۔ وہی اس پرب میں شامل ہے اس میں راج نیتی (پالیٹیکس) دھرم نیتی اور موکش دھرم کا مکمل گیان درج ہے۔ مہابھارت جیسا عظیم الشان اور ہمہ صفت موصوف گرنتھ آپ کو دنیا کی کسی دوسری زبان میں نہ ملیگا۔ یہ شانتی پرب سب دکھوں کا جڑ کاٹنے والا اعلیٰ درجے کا شانتی دایک اور سب سدھیوں کا داتا ہے اور موکش کے ابھلاشیوں کے لئے انمول موتیوں کی مالا ہے شانتی پرب حجم ۸۱۰ صفحات کلاں قیمت مجلد ساڑھے چار روپیہ۔ رعایتی قیمت چار روپے۔ علاوہ محصولڈاک

۷- اپنشد گیان مالا

اپنشد شدھ برہم ودیا کے گرنتھ ہیں۔ ودوانوں کا کتھن ہے کہ بنا اپنشدوں کو پڑھے شانتی نہیں ملتی۔ اس لئے برہم ودیا کے ابھلاشیوں کو اپنشدوں کا سوادھیائے ضرور کرنا چاہیئے۔ اب تک اردو زبان میں اپنشدوں کے سرل اور سلیس ترجمے نہیں ملتے تھے۔ مگر شریمان پربارتھی جی نے اس کمی کو بھی پورا کر دیا ہے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل اپنشد ترجمہ و تشریح سمیت چھپ چکے ہیں۔ ان میں پہلے سنسکرت منتر پھر وہی منتر اردو میں۔ پھر لفظی ترجمہ۔ پھر بامحاورہ ترجمہ اور پھر تشریح اور آخر میں دوہوں میں ترجمہ دیا گیا ہے۔ اس طرح اپنشدوں کو اتنا آسان بنا دیا گیا ہے کہ بغیر پڑھے سے کوئی دقت پیش نہیں آتی۔ ایش اپنشد ۴/، کین اپنشد ۴/، کٹھ اپنشد ہر دو حصہ ۱۲/، پرشن اپنشد ۶/، مانڈوکیہ اپنشد ۳/، اور منڈک اپنشد ۸/، مندرجہ بالا چھ اپنشد خوبصورت جلد میں قیمت صرف ۲/

۸- ادھیاتم رامائن

بڑے ہی سندر رنگ سے لکھی ہوئی بھگوان رام چندر جی کی شانتی دایک کتھا۔ اگیان روپی اندھیرے کو مٹا کر گیان روپی سورج کا پرکاش ... مکمل آٹھ ... سنسکرت شلوک وار نہایت

سلیس اردو ترجمہ چھپ کر تیار ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں، کہ بھگوان رام چندر جی آپ کی سچی بھگتی ہو وے۔ اور آپ حقیقت سے آشنا ہو جاویں۔ تب آپ اس ادھیاتم رامائن کو پڑھیں کاغذ لکھائی چھپائی بہت عمدہ ہے۔ حجم ۴۰۰ صفحات کلاں۔ قیمت مجلد کتاب ۴؍

۹۔ بھرتری ہری شتک

مہاتما بھرتری ہری جی کی تصنیف۔ بھرتری ہری شتک۔ نیتی اخلاق کی دنیا بھر میں لاثانی کتاب ہے۔ شریمان پرمارتھی جی نے اس کا ترجمہ تشریح سمیت کرکے اردو دان پبلک پر بہت احسان کیا ہے۔ اس کتاب کے پڑھتے وقت آپ ایسا محسوس کرینگے۔ گویا کہ امرت سرور میں سنان کر رہے ہیں۔ قیمت مجلد کتاب ۱۲؍

۱۰۔ شری جپ جی صاحب سٹیک

شری گورو نانک دیو جی مہاراج کے پوتر شری مُکھ سے نکلی ہوئی شری جپ جی صاحب کا پاٹھ ہندو اور سکھ صاحبان روزہی کرتے ہیں۔ لیکن اس انمول بانی میں کیا کیا رتن بھرے ہیں۔ اور کس طرح سے اس کے پاٹھ سے انسان دینی و دنیوی کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ یہ بہت کم لوگوں کو معلوم ہے۔ شریمان پرمارتھی جی نے جپ جی صاحب کا اردو میں ہر ایک پد کا الگ الگ ترجمہ معہ تشریح کے کردیا ہے اور تشریح میں ویدوں اور شاستروں گیتا اور دھارمک گرنتھوں کے حوالجات دے کر بھگتوں کی کتھائیں درج کرکے اس گرنتھ کو بہت اوتم بنا دیا ہے۔ اس کتاب کو پڑھتے وقت آپ ایسا محسوس کرینگے۔ گویا آپکا انگ انگ شیتل اور آنند ہو رہا ہے۔ قیمت مکمل کتاب صرف ایک روپیہ

۱۱۔ پریم کرن (ویدانت کا عطر)

اگر آپ ویدانت کی مہما کو جاننا چاہتے ہیں۔ اگر آپ یہ جاننا چاہتے ہیں۔ کہ آپکے جسم کا آتما سے کیا سمبندھ ہے۔ اور آپ کا جسم کن کن تتوں سے بنا ہے تو اس گرنتھ کو پڑھئے۔ سمبندھی کہتے ہیں کہ یہ ویدانت کا سب سے اوتم اور بڑھیا گرنتھ

ہے۔ اگر آپ کو ذرا بھی ندھ دانیت سے پریم ہے۔ تو ہم آپ سے سفارش کرتے ہیں
کہ آپ سب سے پہلے اسی گرنتھ کو پڑھئے۔ قیمت صرف آٹھ آنے

۱۲۔ میراں بائی کی پریم بانی

آہا! پریم کی متوالی میراں بائی
میں کتنا پریم بھرا ہے۔ جو بھگت
کو بھی پریم میں مست بنا دیتا ہے۔ اس پستک میں میراں بائی کا جیون چرتر اور ان کے
پریم رس سے بھرپور شبد بھجن مع ترجمہ و تشریح کے دیئے گئے ہیں۔ شری کرشن بھگتوں
کو ایسے پریم بھرے رسیلے بھجن اور کہیں نہیں مل سکتے۔ قیمت صرف چھ آنے

۱۳۔ گایتری میمانسا

گایتری کا پاٹھ ہر ایک ہندو کے لئے لازمی ہے
اس کتاب میں گایتری کے متعلق بہت ہی مفید
واقفیت درج ہے۔ یہ کتاب اوم د گایتری کی مہما نامی پستک سے الگ ہے۔ قیمت ۵ر

۱۴۔ پرانایام کی مہما اور مکمل ودھی

پرانایام پر یہ سب سے بڑی کتاب
ہے۔ جو اب تک اردو میں شائع
ہوئی ہیں۔ اس میں پرانایام کے متعلق کوئی بات چھوڑی نہیں گئی۔ پران کی مہما۔ پرانایام کے
روحانی اور جسمانی ترقی کے کئی قسم کے ابھیاس اور ورزشیں۔ روزگار میں ترقی اور چت
کی شانتی کے لئے پرانایام وغیرہ وغیرہ ہر ایک ابھیاس خوب سمجھا سمجھا کر لکھا گیا ہے باوجود
ان خوبیوں کے قیمت صرف آٹھ آنہ

۱۵۔ شری وشنو پوران

یہ پوران سب پورانوں سے افضل ہے
اس کے پڑھنے سے ہی آپ کو معلوم ہو جائیگا
کہ پورانوں میں کیا کیا رتن بھرے پڑے ہیں۔ شری کرشن چندر جی کے بھگتوں کو اس گرنتھ کا
ضرور پاٹھ کرنا چاہیئے۔ قیمت صرف بارہ آنے

ملنے کا پتہ۔ منیجر مارتنڈ پستکالیہ۔ مارتنڈ بھون۔ چوبرجی لاہور

۱۶- شریمد بھاگوت بھگتی پرکاش

اس میں شریمد بھاگوت کے پہلے سات سکندھ کی بھگتی پورن کتھائیں درج ہیں اور کپل گیتا بھی مکمل درج ہے۔ جس میں بھگوان کپل منی نے اپنی ماتا دیو ہوتی کو گیان اپدیش کیا ہے۔ جو واقعی انمول چیز ہے۔ قیمت صرف دس آنے

۱۷- سندھیا اپاسنا یوگ

اس میں سندھیا کے فوائد۔ سندھیا کے عملی طریقہ اور پرانایام وغیرہ درج ہیں۔ ویدک سندھیا پر اس سے زیادہ اچھی کتاب اردو میں آپ کو نہ ملیگی۔ اس کے پڑھنے سے آپ کو بہت لابھ ہوگا۔ قیمت صرف ۷ آنے

۱۸- مارتنڈ کے پانچسالہ کرشن نمبر

اس میں سنہ ۱۹۳۱ء سے لیکر سنہ ۱۹۳۵ء تک مارتنڈ کے پانچسالہ کرشن نمبر بالتصویر شامل ہیں۔ جو ہمیشہ پڑھنے کی چیز ہے۔ ان کرشن نمبروں سے آپ کو شری کرشن کے جیون چرتر کی بہت سی باتیں معلوم ہونگی۔ قیمت صرف ۱۲؍

۱۹- نیتی سار سنگرہ

اس میں شکر نیتی۔ بدر نیتی۔ پرہت نیتی وغیرہ بہت سے مہاتماؤں کے نیتی کے اپدیش درج ہیں۔ اس کے پڑھنے سے انسان بدھیمان اور دور اندیش بنتا ہے۔ قیمت صرف ۵ آنے

۲۰- بھگت رتناولی

بھگتی کی مہما اور بھگتی کا سوروپ۔ بھگت کبیر اور گورو نانک دیو جی سے لیکر گورو گوبند سنگھ صاحب تک دس گورو صاحبان اور یوگی راج شری چندر اور مہاتما دادو دیال اور بھگوان شنکر آچاریہ جی وغیرہ بیس مہاتماؤں کے بھگتی پورن جیون چرتر اور ان کے اپدیش درج ہیں۔ قیمت صرف چھ آنہ۔ علاوہ محصول ڈاک۔

۲۱- سُورسُدھا سار

مہاتما سُور داس کی منوہر کویتا معہ ترجمہ و تشریح کے بھگتی بھاؤ اور شری کرشن جی کی بال لیلا پر بہت ہی عمدہ شبد درج ہیں۔ اسے سور ساگر کا عطر ہی سمجھنا چاہیئے۔ قیمت صرف پانچ آنہ

۲۲- آدرش مہاپرش

اس میں پراچین کال کے بہت سے بودھ اور جین مت کے مہاتماؤں کے جیون چرتر دیئے ہیں۔ جن کے پڑھنے سے دل کو شانتی پراپت ہوتی ہے۔ قیمت آٹھ آنہ

۲۳- آدرش پتی برتاؤں کے جیون چرتر

اس میں مہارانی سیتا وغیرہ پچیس سے زیادہ پتی برتا دیویوں کے جیون چرتر درج ہیں۔ اس کتاب کو خود پڑھنے اور گھر کی دیویوں کو پڑھ کر سنایئے۔ کلیان ہوگا۔ قیمت ۵ آنے

۲۴- رسالہ حفظ صحت اور ورزش

ورزش کے حقیقی طریقہ اور فوائد سے بہت کم لوگ واقف ہیں۔ آپ اس کتاب کو منگا کر خود پڑھیں اور مندرجہ ہدایات کے مطابق ورزش کریں۔ تھوڑے عرصہ میں آپ کا جسم مضبوط اور بلوان ہو جائے گا۔ اس میں پروفیسر رام مورتی کی تمام ورزشوں کے علاوہ دیگر نامی پہلوانوں کی ورزشیں اور پراچین رشی منیوں کی ورزشیں بھی درج کی گئی ہیں۔ قیمت صرف پانچ آنے۔ علاوہ محصولڈاک۔

چالیس روحانی و اخلاقی گلدستے

(جن کے مطالعہ سے کسی تعلیمیافتہ بھائی کو محروم نہ رہنا چاہیئے)

ان چالیس گلدستوں کے مطالعہ سے حد درجہ کی شانتی پراپت ہوتی ہے۔ ان کی مجموعی قیمت ساڑھے گیارہ روپیہ ہوتی ہے۔ مگر جو بھائی سب گلدستے یکمشت منگائیں گے ان کی خدمت میں رعایتی قیمت سات روپیہ دس آنہ اور محصولڈاک ایک روپیہ چودہ آنہ ملاکر کل نو روپیہ آٹھ آنہ کی بجائے صرف نو روپیہ کا وی۔پی کیا جاویگا یا ایسے بھائی نو روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھیجدویں (۲) جو بھائی ان گلدستوں کی خریداری کے ساتھ رسالہ مارتنڈ کی خریداری بھی منظور فرمائیں گے۔ ان کی خدمت میں سالانہ قیمت بھیت رعایتی صرف بارہ روپے کا وی پی ہوگا۔ یا ایسے بھائی بارہ روپے بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں۔

نمبر شمار	نام کتب	قیمت	نمبر شمار	نام کتب	قیمت
۱	مہاتما کے درشن سے آنند پراپتی	۵/	۹	بھگوان رام کے اپدیش	۲/
۲	گایتری میمانسا (گایتری پر سرل سند ویچار)	۵/	۱۰	ویراگ سندیش (شبدگور و تیغ بہادر)	۸/
۳	اشٹادس شلوکی گیتا (گیتا کا سار گیان)	۳/	۱۱	بدھ مذہب کی اخلاقی کتھائیں	۵/
۴	جیبی گیتا برائے روزانہ پاٹھ	۳/	۱۲	کبیر دوہاولی (کبیر صاحب کے چھ صد دوہے)	۵/
۵	مارتنڈ کے پانچسالہ کرشن نمبر	۱۲/	۱۳	نام جپ کی مہما اور ودھی	۵/
۶	شریمد بھاگوت بھگتی پرکاش	۱۰/	۱۴	شری پانڈو گیتا (سندو ہوں میں تتیجہ)	۳/
۷	سندھیا اپاسنا یوگ (سندھیا مشرح)	۵/	۱۵	دھرم کی دیا کھیا (مہابھارت کا اپدیش)	۲/
۸	ادھیاتم یوگ ... گیتا	[illegible]	۱۶	[illegible]	۵/

نمبر شمار	نام کتب	قیمت	نمبر شمار	نام کتب	قیمت
۱۷	اندر شکتی کا وکاش	۴ر	۲۹	اپنے خیر خواہ بنو	۳ر
۱۸	برہم چریہ کے سادھن	۲ر	۳۰	آئینہ سداچار اور قوتِ خیال	۳ر
۱۹	آتم شکتی یوگ داز مہاتما گاندھی ہندی	اردو ۴ر	۳۱	چھوٹے بھائی کا پریم	۴ر
۲۰	منش کرتویہ یا فرائض انسانی	۴ر	۳۲	بھجن مالا (ایشور بھگتی کے بھجن)	۴ر
۲۱	سورج بھیدی دیا یام اپراچین طریقہ ورزش	۳ر	۳۳	مہاتما بدھ کا جیون چرتر	۶ر
۲۲	گلدستہ ظرافت ہنسی زندگی کا سامان	۴ر	۳۴	مہارانی چنتا اور شری ولس	۳ر
۲۳	پوتر جیون وجیون مکتی المعروف بہشت کی سیر	۶ر	۳۵	ہندو کا لڑکا (اچھوتا نامل)	۶ر
۲۴	خوشی اور کامیابی کے بنیادی اصول	۳ر	۳۶	استری رتن کتھائیں	۸ر
۲۵	راہ نجات کی ابتدائی منزلیں	۳ر	۳۷	مقدمہ بازی کا بُرا نتیجہ	۵ر
۲۶	جیسے چاہو۔ ویسے بن جاؤ	۳ر	۳۸	ستی سہیلا کی پتی بھگتی	۵ر
۲۷	اچھی عادتیں ڈالنے کی تعلیم	۴ر	۳۹	شہد چکتسا (شہد کے بےنظیر فوائد)	۳ر
۲۸	شانتی کی دولت	۴ر	۴۰	دودھ چکتسا (دودھ کے ذریعے علاج)	۲ر

قابل مطالعہ روحانی اخلاقی سوشل اور تاریخی ناول

شہنشاہ اشوک المعروف راجکپتی پرملا کی کارستانیاں

مرہٹی زبان کے ایک نہایت سبق آموز تاریخی ناول کا اردو ترجمہ۔ ایک دفعہ شروع کر کے ختم کئے بغیر چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ راجکپتی پرملا اور اس کے ساتھیوں نے رحمدل اشوک کو قتل کرنے کے جو منصوبے باندھے تھیں ان کو پڑھ کر آپ تصویر حیرت بن جائیں گے۔ مگر

اشوک کی رحمدلی اور قوت برداشت کو پڑھ کر آپ عش عش کر اٹھینگے۔ ہمارا دعویٰ ہے۔ کہ اردو زبان میں یہ لاثانی ناول ہے۔ حجم ۴۸۰ صفحات۔ قیمت مجلد ۸/ ۱ صرف چند جلدیں باقی ہیں۔

۲۔ راجکمار چھتر سال

المعروف ایک سال میں سوراجیہ

یہ تواریخی ناول مرہٹی زبان سے ترجمہ کیا گیا ہے اس میں بتلایا گیا ہے۔ کہ اورنگ زیب کے عہد میں بندھیلکھنڈ کے محب الوطن راجہ چمپت رائے اور ان کے سپوت راجکمار چھتر سال نے کس مردانگی اور دانائی سے اندرونی اور بیرونی دشمنوں کا مقابلہ کر کے ایک ہی سال میں اپنے پیارے وطن کو آزاد کرا لیا تھا۔ اس کتاب میں رانی ہیرا دیوی کی کارستانیاں غضب ڈھاتی ہیں۔ ہر ایک محب الوطن کو پڑھنا چاہیئے۔ قیمت صرف ایک روپیہ

۳۔ سوبھاگیہ لکشمی

المعروف پاپ کا انجام

یہ روحانی۔ اخلاقی اور جاسوسی ناول بنگال کے مشہور و معروف مصنف بابو دامودر مکھوپادھیائے کے پر اسرار بنگالی ناول کا اردو ترجمہ ہے۔ ونود کی پتری بھگتی۔ اپراجتا کی بھائی سے عقیدت اور راس بہاری کے مظالم کی داستان پڑھ کر آپ تصویر حیرت بن جائیں گے۔ آخر کار دھرم کی جے اور پاپیوں کا ناش ہوتا ہے۔ قیمت صرف پندرہ آنے

۴۔ حسد کی آگ

المعروف قسمت کا ہیر پھیر

بنگال کے مشہور اہل قلم شری چارو چندر چیٹرا اپادھیائے کے ایک دلچسپ اور جاسوسی ناول کا اردو ترجمہ۔ اگر آپ پتی پتنی کے پریم۔ دوست کی محبت۔ ماں کی ممتا۔ راستی اور ایمانداری کا میٹھا پھل اور رب سے بڑھ کر قسمت کا ہیر پھیر دیکھنا چاہیں۔ اگر آپ سچی محبت اور جاسوسی کے حیرت انگیز کمالات کو دیکھنا چاہیں۔ تو اس ناول کو پڑھیں قیمت ایک روپیہ [illegible]

۵۔ ستی کی رکھشا
المعروف دھرم کی جے

یہ دلچسپ حیرت انگیز اخلاقی ناول بنگالی زبان سے ترجمہ کیا گیا ہے۔ اس میں ایک اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر کا ذکر ہے جو خوب قسمت سے چالاکی کر کے جاگیردار بن گیا تھا۔ مگر جاسوس بھوپیندر نے اس خوبی سے پتہ لگایا۔ کہ پڑھ کر حیرت ہوتی ہے۔ ستی کا پربھاو کیسا ہوتا ہے۔ ستی کے پربھاو سے بُرے سے بُرا انسان بھی کس طرح دھرماتما بن سکتا ہے۔ یہ آپ کو اس کتاب کے پڑھنے سے معلوم ہوگا۔ جاسوسی کے حیرت انگیز کمالات بتلائے گئے ہیں۔ قیمت ۸؍

۶۔ تسخیر بنگال

یہ مشہور و معروف کتاب بنگلہ کے نامی مصنف شری سریندر چندر دت جی سی۔ آئی۔ ایس کمشنر کے نہایت دلچسپ ناول "بنگ وجیتا" کا اردو ترجمہ ہے۔ اس میں اندر ناتھ کی لاثانی بہادری اور فتوحات کا بیان ہے۔ یہ ناول اتنا دلچسپ ہے۔ کہ ایک دفعہ شروع کر کے ختم کئے بغیر چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ قیمت صرف آٹھ آنہ

مہابھارت کا انوشاسن پرب اور اشومیدھ پرب

یہ دونو پرب بھی حد درجہ کے دلچسپ ہیں۔ انوشاسن پرب میں مہاتما بھیشم جی کے وہ اپدیش درج ہیں۔ جو کہ شانتی پرب سے باقی بچے ہیں۔ ایک طرح سے یہ پرب شانتی پرب کا ضمیمہ ہے۔ اور اس لئے ویسا ہی مفید بھی ہے۔ اشومیدھ پرب میں بھگوان شری کرشن جی نے ارجن کو گیتا کے بھول جانے پر دوبارہ جو اُپدیش دیا تھا۔ وہ اُپدیش کام گیتا۔ انوگیتا۔ براہمن گیتا اور موکش گیتا وغیرہ کے نام سے درج ہے۔ قیمت انوشاسن پرب دو روپے۔ اشومیدھ پرب۔ ایک روپیہ۔ دونو یکمشت رعایتی ۲؍

ملنے کا پتہ:- مینیجر بھارت اُپکار پستکالیہ۔ لاہور

جیون سدھار ــــــ تین جلدوں میں

جلد اول

جیون سدھار کی پہلی جلد میں مندرجہ ذیل آٹھ کتب شامل ہیں (۱) دھرم کی دیاکھیا (۲) بھگوان رام کے اُپدیش (۳) آئینہ سداچار اور قوت خیال (۴) فرائض انسانی (۵) برہمچریہ کے سادھن (۶) سندھیا اُپاسنا یوگ (۷) شری کرشن چرتر (شریمد بھگوت گیتا کی روشنی میں) (۸) اندر شکتی کا وکاش یا سو سال کی عمر حاصل کرنا۔ مندرجہ ذیل آٹھ کتابوں کی قیمت ۵ کی بجائے صرف ۴ مجلد کی رکھی گئی ہے۔

جلد دوم

دوسری جلد میں مندرجہ ذیل آٹھ کتب شامل ہیں (۱) حفظ صحت دیگ کی ورزشیں (۲) جیسے چاہو ویسے بن جاؤ (۳) خوشی اور کامیابی کے بنیادی اصول (۴) راہ نجات کی ابتدائی منزلیں ارتھات مکتی کا مارگ (۵) شانتی کی دولت (۶) اچھی عادتیں ڈالنے کی تعلیم (۷) وچار رتن و اخلاقی کتھائیں۔ (۸) اپنے خیر خواہ بنو۔ مندرجہ ذیل آٹھ کتابوں کی قیمت ۱۲ کی بجائے صرف ۹ مجلد کی رکھی گئی ہے

جلد سوم

تیسری جلد میں مندرجہ ذیل آٹھ کتب شامل ہیں (۱) اوم کی دیاکھیا۔ (۲) گایتری کی مہما (۳) ادھیاتم یوگ (۴) جیون مکتی کے سادھن۔ (۵) پوتر جیون دبے عیب زندگی کے اصول (۶) اشٹاوکر کی گیتا (۷) بھگوت بھگتی کے بھجن (۸) ویراگ سندیش۔ مندرجہ ذیل آٹھ کتابوں کی قیمت صرف ۱۲ ہے مگر مجلد کی رعایتی قیمت ۱۱ رکھی گئی ہے۔ تینوں جلدوں کی یکمشت رعایتی قیمت ۱۲ کی بجائے صرف چار روپیہ لی جاویگی۔ علاوہ محصول ڈاک۔

ملنے کا پتہ۔ مینیجر بھارت اُپکار پستکالیہ چوبرجی آتما بھون پونچھ روڈ لاہور

رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۴۳

سالانہ چندہ ۳ روپے

ممالک غیر دو بار سے ۵ صہ

ست سنگت اور سیوری کتھا طلسمی رچنا — ست وارا اور گیتا پاپی گرو بھی ہے

اوم

ایڈیٹر:- پرمارتھی

مارتنڈ لاہور

کا

میراں بائی نمبر

جس میں پریم بھگتنی میراں بائی کا جیون چرتر اور پریم رس سے بھرپور سُندر بھجن معہ ترجمہ و تشریح کے درج کیے گئے ہیں جن کے پاٹھ سے بھگوان میں پریم پیدا ہوتا ہے۔

جلد ۴	بابت ماہ مئی ۱۹۳۷ء	نمبر ۵

مرتبہ و مؤلفہ

شرمیان پرمارتھی ایڈیٹر رسالہ مارتنڈ و مترجم مہابھارت وغیرہ

ملنے کا پتہ:- رام لال ورما مینجر مارتنڈ (مارتنڈ بھون) چوبرجی - پونچھ روڈ لاہور

اس پرچہ کی قیمت چھ آنہ

جیون سدھار — تین جلدوں میں

جلد اوّل

جیون سدھار کی پہلی جلد میں مندرجہ ذیل آٹھ کتب شامل ہیں (۱) دھرم کی ویاکھیا (۲) بھگوان رام کے اُپدیش (۳) آئینہ سداچار اور قوت خیال (۴) فرائض انسانی (۵) برہمچریہ کے سادہن (۶) سندھیا اُپاسنا یوگ (۷) شری کرشن چرتر (شریمد بھگوت گیتا کی روشنی میں) (۸) اندر شکتی کا وکاش یا سو سال کی عمر حاصل کرنا۔ مندرجہ ذیل آٹھ کتابوں کی قیمت [illegible] کی بجائے صرف [illegible] مجلد کی رکھی گئی ہے۔

جلد دوم

دوسری جلد میں مندرجہ ذیل آٹھ کتب شامل ہیں (۱) حفظ صحت و یوگ کی ورزشیں (۲) جیسے چاہو ویسے بنجاؤ (۳) خوشی اور کامیابی کے بنیادی اصول (۴) راہ نجات کی ابتدائی منزلیں ارتھات مکتی کا مارگ (۵) شانتی کی دولت (۶) اچھی عادتیں ڈالنے کی تعلیم (۷) دھارمک و اخلاقی کتھائیں (۸) اپنے خیر خواہ بنو۔ مندرجہ ذیل آٹھ کتابوں کی قیمت [illegible] کی بجائے صرف [illegible] رکھی گئی ہے۔

جلد سوم

تیسری جلد میں مندرجہ ذیل آٹھ کتب شامل ہیں (۱) اوم کی ویاکھیا (۲) گایتری کی مہما (۳) ادھیاتم یوگ (۴) جیون مکتی کے سادہن (۵) پوتر جیون یعنی مبارک زندگی کے اصول (۶) اشٹاوکر کی گیتا (۷) بھگوت بھگتی کے بھجن (۸) سندیش۔ مندرجہ ذیل آٹھ کتابوں کی قیمت صرف [illegible] ہے۔ مگر مجلد کی رعایتی قیمت [illegible] رکھی گئی ہے۔ تینوں جلدوں کی یکمشت رعایتی قیمت [illegible] کی بجائے صرف چار روپیہ لی جاویگی محصولڈاک علاوہ

رام لال ورما منیجر ارتھ بستکالیہ چوبرجی لیک روڈ لاہور

مارتنڈ پستکالیہ لاہور کی دھارمک کتابیں

کچھ قابل ملاحظہ نیم

(۱) ہر ایک خط میں اپنا پتہ - ڈاکخانہ اور ضلع بہت صاف اردو - انگریزی یا ہندی میں لکھیں - ورنہ جواب دینے یا مال بھیجنے میں بہت دیر لگیگی - ساتھ ہی جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے - (۲) اگر کتابیں مال گاڑی یا ریلوے پارسل سے منگانی ہوں - تو ریلوے اسٹیشن کا نام ضرور لکھنا چاہئے - اور آرڈر کے ساتھ کچھ دام پیشگی بھیجنے چاہئیں (۳) تھوڑی کتابوں پر ڈاک خرچ زیادہ پڑ جانے کے باعث ایک روپیہ سے کم کتابوں کا وی - پی نہیں بھیجا جاتا اس لئے کم کتابوں کی قیمت ڈاک محصول اور رجسٹری خرچ جوڑ کر ٹکٹ بھیج دیں - منیجر

مارتنڈ پستکالیہ لاہور کی دھارمک پستکوں کی فہرست

کسی بھی تعلیمیافتہ سجن کو گیان کے اس انمول بھنڈار سے محروم نہ رہنا چاہیئے

شریمد بھگوت گیتا المعروف سرل گیتا

قیمت مجلد سنہری جلد عہ

ہری سمان وستو نہیں پریم پنتھ سم پنتھ - سدگورو سم سجن نہیں گیتا سم نہیں گرنتھ

اردو زبان میں اب تک ایسی گیتا نہیں چھپی تھی - کہ جس سے اردو دان سے پورا پورا لابھ اٹھا سکیں - اس کمی کو شریمان پرمارتھی ایڈیٹر رسالہ مارتنڈ نے سرل چھاپ کر دور کر دیا ہے - جس بھی ودوان نے اس گیتا کو پڑھا ہے - سچے دل سے اس کی تعریف کی ہے اس ... کا آشیرواد ... سنسکرت کے شلوک

اس کے بعد وہی شلوک اردو الفاظ میں - اس کے بعد سلیس اردو ترجمہ - اس کے بعد دوہا میں اردو ترجمہ اور اس کے بعد تشریح۔ غرضیکہ ساری گیتا کا ترجمہ اس ڈھنگ سے کیا گیا ہے۔ کہ معمولی لیاقت کا آدمی بھی اس گیتا کی مدد سے گیتا کے اسرار نہانی اور رمز کی بات کو سمجھ سکتا ہے۔ اردو زبان میں یہ سب سے اتم گیتا ہے۔ حجم ۳۶۸ صفحات کلاں قیمت مجلد سنہری جلد دو روپے۔ علاوہ محصولڈاک۔

— مہاراشٹر کے بال مہاتما سدھ یوگی شری گیانیشور جی مہاراج کرت گیتا کی لاثانی ٹیکا

شری گیانیشوری المعروف بھاوارتھ دیپکا

کا نہایت سلیس اور آسان اردو ترجمہ

شری یوت پرمارتھی ایڈیٹر مارتنڈ نے کر کے اردو دان اصحاب کے لئے گیان مارگ کا راستہ صاف کر دیا ہے۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ گذشتہ سات آٹھ سو سال کے اندر اس سے اچھی ٹیکا شریمد بھگوت گیتا کی نہیں ہوئی۔ یہ پستک ہر ایک گیتا پریمی کے پستکالیہ کی زینت بننی چاہیئے۔ قیمت اردو مجلد صرف عہ/ بلا جلد ۱۲؎ - علاوہ محصولڈاک

شری تلسی رامائن بال کانڈ (مکمل)

راجاؤں سے لیکر غریبوں کی جھونپڑیوں تک میں یکساں

آدر پانے والے شری گوسوامی تلسی داس جی کرت انمول گرنتھ رام چرت مانس کا دوہوں اور چوپائیوں سمیت اردو ترجمہ معہ تشریح و نوٹوں کے مارتنڈ میں چھپنا شروع ہوا تھا۔ اس کا بال کانڈ مکمل ہو گیا ہے۔ بھگوان رام کے بھگتوں کو یہ گرنتھ پرانوں سے بھی بڑھکر پیارا ہے حجم ۴۷۶ صفحات کلاں۔ قیمت بلا جلد ۲ء/ - مجلد ۳ء/ - علاوہ محصولڈاک

شری یوگ واسشٹ (مہارامائن) المعروف موکش شاستر

اس میں پرم گیانی بھگوان وسشٹ

منی نے بڑے ہی عمدہ ڈھنگ سے شری رام چندر جی کو برہم گیان کا اپدیش دیا ہے۔ ترجمہ عام فہم آسان اور سلیس ہے۔ جس سے اس شاستر کے سمجھنے میں مبتدی کو ذرا بھی مشکل پیش نہیں آتی۔ ہم دعویٰ سے کہتے ہیں۔ کہ یوگ واسشٹ کا ایسا سرل ترجمہ آپ کو دوسرا نہیں ملیگا۔ یوگ واسشٹ کو پڑھ کر آپ ایسا جانیں گے۔ گویا کسی نے آپ کے اوپر امرت چھڑک دیا ہے سچ تو یہ ہے۔ کہ جو سکھ یوگ واسشٹ کے پڑھنے سے پراپت ہوتا ہے۔ اس کے مقابلے میں امرت بھی کچھ نہیں۔ ہر دو جلد مجلد ۴۵۲ صفحات کلاں۔ قیمت ساڑھے تین روپیہ (۳/۸ روپے)

۴۔ اُپنشد گیان مالا

اُپنشد شدھ برہم ودیا کے گرنتھ ہیں۔ ودوانوں کا کتھن ہے کہ بنا اُپنشدوں کو پڑھے شانتی نہیں ملتی۔ اس لئے برہم ودیا کے ابھلاشیوں کو اُپنشدوں کا سوادھیائے ضرور کرنا چاہیئے۔ اب تک اردو زبان میں اُپنشدوں کے سرل اور سلیس ترجمے نہیں ملتے ہوتے۔ مگر شری دیان پرمارتھی جی نے اس کمی کو بھی پورا کر دیا ہے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل اُپنشد تشریح سمیت چھپ چکے ہیں۔ ان میں پہلے سنسکرت منتر۔ پھر وہی منتر اردو میں۔ پھر لفظی ترجمہ۔ پھر بامحاورہ ترجمہ اور پھر تشریح اور آخر میں ودھی کا ترجمہ دیا گیا ہے۔ اس طرح اُپنشدوں کو اتنا آسان بنا دیا گیا ہے۔ کہ بغور پڑھنے سے کوئی دقت پیش نہیں آتی۔ ایش اُپنشد ۴ر۔ کین اُپنشد ۴ر۔ کٹھ اُپنشد ہر دو حصہ ۱۲ر۔ پرشنو اُپنشد ۵ر۔ مانڈوکیہ اُپنشد ۳ر اور منڈک اُپنشد ۸ر۔ مندرجہ بالا چھ اُپنشد خوبصورت جلد میں صرف دو روپے۔ علاوہ محصول ڈاک۔

۵۔ ادھیاتم رامائن

(بالتحریر)

بڑے ہی سندر ڈھنگ سے لکھی ہوئی بھگوان کی شانتی دایک کتھا۔ اگیان روپی اندھیرے کو نشٹ کر گیان روپی سورج کا پرکاش کرنے والی۔ مکمل آٹھوں کانڈ سنسکرت شلوک اور نہایت سلیس اردو ترجمہ چھپ کر تیار ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں۔ کہ بھگوان رام چندر میں آپ کی پریم بھگتی ہووے۔ اور آپ حقیقت سے آشنا ہو جاویں۔ تب آپ اس ادھیاتم رامائن کو پڑھیں۔ کاغذ لکھائی چھپائی بہت عمدہ ہے۔ حجم ۲۰۰ صفحہ

(ملنے کا پتہ۔ مینیجر مارتنڈ پستکالیہ۔ لاہور)

کرتے ہیں۔ کہ آپ سب سے پہلے اسی گرنتھ کو پڑھئے۔ قیمت صرف چھ آنے۔

۹۔ گایتری مہمانسا

گایتری کا پاٹھ ہر ایک ہندو کے لئے لازمی ہے۔ اس کتاب میں گایتری کے متعلق بہت سی مفید واقفیت درج ہے۔ یہ کتاب اوم و گایتری کی مہانامی پستک سے الگ ہے۔ قیمت ۵؍

۱۰۔ پرانایام کی مہما اور عمل ودھی

پرانایام پر یہ سب سے بڑی کتاب ہے۔ جو اب تک اردو میں شائع ہوئی ہیں۔ اس میں پرانایام کے متعلق کوئی بات چھوڑی نہیں گئی۔ پران کی مہما۔ پرانایام کے روحانی اور جسمانی ترقی کے کئی قسم کے ابھیاس اور ورزشیں۔ روزگار میں ترقی اور چیت کی شانتی کے لئے پرانایام وغیرہ وغیرہ ہر ایک ابھیاس خوب سمجھا سمجھا کر لکھا گیا ہے۔ باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف آٹھ آنہ ہے۔ علاوہ محصولڈاک

۱۱۔ شری وشنو پران (بالتصویر)

یہ پران سب پرانوں سے افضل ہے۔ اس کے پڑھنے سے ہی آپ کو معلوم ہو جاویگا۔ کہ پرانوں میں کیا کیا رتن بکھرے پڑے ہیں۔ شری کرشن چندر جی کے بھگتوں کو اس گرنتھ کا ضرور پاٹھ کرنا چاہیئے۔ قیمت صرف بارہ آنہ علاوہ محصولڈاک۔

۱۲۔ شریمد بھاگوت بھگتی پرکاش

اس میں شریمد بھاگوت کے پہلے سات سکندھوں کی بھگتی پورن کتھائیں درج ہیں۔ اور کپل گیتا بھی مکمل درج ہے۔ جس میں بھگوان کپل منی نے اپنی ماتا دیوہوتی کو گیان اپدیش کیا ہے۔ جو واقعی انمول چیز ہے (قیمت صرف دس آنے)

۱۳۔ سندھیا اپاسنا یوگ

اس میں سندھیا کے فوائد۔ سندھیا کرنے کا عملی طریقہ اور پرانایام وغیرہ درج ہیں۔ ویدک سندھیا

منیجر مارتنڈ پستکالیہ بچھ وچھ رجی۔ پونچھ روڈ۔ لاہور

پراس سے اچھی کتاب اُردو میں آپ کو نہ ملیگی۔ اس کے پڑھنے سے آپ کو بہت لابھ ہوگا۔ قیمت صرف پانچ آنے۔

مارتنڈ کے پانچسالہ کرشن نمبر

اس میں ۱۹۳۱ء سے لیکر ۱۹۳۵ء تک مارتنڈ کے پانچسالہ کرشن نمبر بالتصویر شامل ہیں۔ جو ہمیشہ پڑھنے کی چیز ہیں۔ ان کرشن نمبروں سے آپ کو شری کرشن کے جیون چرتر کی بہت سی باتیں معلوم ہونگی۔ قیمت صرف ۱۲؍ علاوہ محصولڈاک

۱۵۔ نیتی سار سنگرہ

اس میں شکر نیتی۔ بدر نیتی۔ برہسپتی نیتی وغیرہ بہت سے مہاتماؤں کے نیتی کے اُپدیش درج ہیں۔ اس کے پڑھنے سے انسان بدھیمان اور دور اندیش بنتا ہے۔ قیمت صرف پانچ آنے

۱۶۔ بھگت رتناولی

بھگتی کی مہما اور بھگتی کا سوروپ۔ بھگت کبیر اور گورو نانک دیوجی سے لے کر گورو گوبند سنگھ جی تک دس گورو صاحبان اور یوگی راج شری چندر اور مہاتما دادو دیال اور بھگوان شنکراچاریہ جی وغیرہ بیس مہاتماؤں کے بھگتی پورن جیون چرتر اور ان کے اُپدیش درج ہیں۔ قیمت چھ آنہ

۱۷۔ سور سدھا سار

مہاتما سورداس کی منوہر کویتا معہ ترجمہ و تشریح کے بھگتی بھاؤ اور شری کرشن جی کی بال لیلا پر بہت ہی عمدہ شبد درج ہیں۔ اسے سور ساگر کا عطر ہی سمجھنا چاہیئے۔ قیمت صرف پانچ آنے

۱۸۔ آدرش پتی برتاؤں کے جیون چرتر

اس میں مہارانی شیویا وغیرہ پچیس سے زیادہ پتی برتا دیویوں کے جیون چرتر درج ہیں۔ اس کتاب کو خود پڑھئے۔ اور گھر کی دیویوں کو پڑھ کر سنائیے۔ کلیان ہوگا۔ قیمت صرف پانچ آنہ۔

ملنے کا پتہ:۔ مینجر مارتنڈ پستکالیہ، بچھو والی۔ پونچھ روڈ۔ لاہور

باپ بیٹوں کا ناش ہوتا ہے ۔ قیمت صرف پندرہ آنے

۴۔ حسد کی آگ
المعروف قسمت کا ہیر پھیر

بنگال کے مشہور اہل قلم شری چارو چندر جی چٹو اوپادھیائے کے ایک دلچسپ جاسوسی ناول کا اردو ترجمہ ۔ اگر آپ پتی پتنی کے پریم ۔ دوست کی محبت ۔ ماں کی ممتا ۔ راستی اور ایمانداری کا میٹھا پھل ۔ اور سب سے بڑھ کر قسمت کا ہیر پھیر دیکھنا چاہیں ۔ اگر آپ سچی محبت اور جاسوسی کے حیرت انگیز کمالات دیکھنا چاہیں ، تو اس ناول کو پڑھیں ۔ قیمت صرف بارہ آنے

۵۔ ستی کی رکھشا
المعروف دھرم کی جے

یہ دلچسپ حیرت انگیز ۔ اخلاقی ناول بنگالی زبان سے ترجمہ کیا گیا ہے ۔ اس میں ایک اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر کا ذکر ہے ۔ جو بڑی قسمت سے چالاکی کر کے جاگیردار بن گیا تھا ۔ مگر جاسوس بھوپندر نے اس خوبی سے پتہ لگایا کہ پڑھ کر حیرت ہوتی ہے ۔ ستی کا پربھاؤ کیسا ہوتا ہے ۔ ستی کے پربھاؤ سے بڑے سے بڑا انسان بھی کس طرح دھرماتما بن سکتا ہے ۔ یہ آپ کو اس کتاب کے پڑھنے سے معلوم ہوگا ۔ جاسوسی کے حیرت انگیز کمالات بتلائے گئے ہیں ۔ قیمت صرف ۱۲

۶۔ تسخیر بنگال

یہ مشہور و معروف کتاب بنگلہ کے نامی مصنف شری سر رمیش چندر جی ۔ آئی ۔ سی ۔ ایس کمشنر کے نہایت دلچسپ ناول " بنگ وجیتا " کا اردو ترجمہ ہے ۔ اس میں اندر ناتھ کی لاثانی بہادری اور فتوحات کا بیان ہے ۔ ناول اتنا دلچسپ ہے ۔ کہ ایک دفعہ شروع کر کے ختم کئے بغیر رکھنے کو دل نہیں چاہتا ۔ قیمت صرف آٹھ آنہ

ملنے کا پتہ :- رام لال ورما منیجر مارتنڈ پستکالیہ چوبرجی پلو گھر روڈ لاہور

گیانیشوری (گیتا)

دُنیا کی لائبریری میں چوٹی کا گرنتھ ہے

ہم اپنے پیارے ناظرین کو مطلع کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ گیانیشوری گیتا جو کہ ماہ جنوری ۱۹۳۷ء کے مارتنڈ میں شائع ہوئی ہے۔ مرہٹی زبان میں ہی نہیں۔ بلکہ دنیا بھر کی زبانوں میں چوٹی کا گرنتھ ہے۔ اس سے بہتر گیتا کی ٹیکا (تشریح) نہ ہوئی اور نہ ہوگی۔ اس کتاب کی اب ہمارے پاس صرف دو سو جلدیں باقی ہیں۔ بس جو بھائی چاہتے ہیں۔ کہ گیانیشوری گیتا کے سوادھیائے سے ان کا ادہار کی سنتان کا جیون پھل ہو۔ وہ ماہ جنوری ۱۹۳۷ء سے مارتنڈ کے خریدار بن کر گیانیشوری کی ایک جلد ضرور حاصل کر لیں۔ ورنہ ختم ہو جانے پر یہ گیان کا اسولیہ بھنڈار کسی بھی قیمت پر نہیں مل سکیگا۔ کیونکہ اتنا بڑا گرنتھ دوبارہ نہ چھپ سکیگا۔ پس موقع کو غنیمت سمجھ کر بہت جلدی ۳ روپے بذریعہ منی آرڈر بھیج کر یا وی۔ پی کی فرمائش کر کے مارتنڈ کے خریدار بن جاویں۔ جو سجن کسی وجہ سے مارتنڈ کے خریدار نہیں بن سکتے ہیں۔ وہ ۱۲ کا منی آرڈر بھیجکر یہ پستک منگوالیں۔ اس وقت گیان کا یہ انمول بھنڈار سستی قیمت پر آپ کو مل رہا ہے لیکن ختم ہو جانے پر سوائے افسوس کے کچھ نہ ہوسکیگا۔ اس لئے

دھرم پریمی سجنوں سے بار بار ہمارا یہی نویدن ہے

کہ جتنی جلدی ہو سکے۔ گیانیشوری کی ایک جلد ضرور حاصل کر لیجئے۔ اور اس کا پاٹھ کر کے اپنا اور اپنی سنتان کا منش جنم سپھل کیجئے۔ گیانیشوری کے پاٹھ سے آپ کو وہ سکھ اور آنند ملیگا۔ جو کہ کسی بھی دستاویز میں نہیں مل سکتا۔

منیجر مارتنڈ لاہور

ایجنٹوں کی ضرورت

مارتنڈ پستکالیہ کی دھارمک پستکوں اور رسالہ مارتنڈ کی فروختگی کے لئے ہر ایک شہر اور قصبے میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ ہمارے ایجنٹ اپنی لیاقت و قابلیت کے مطابق تیس روپے سے کچھ روپیہ ماہوار تک کما سکتے ہیں۔ شرائط ایجنسی ایک آنہ کا ٹکٹ یا ڈاک کا کارڈ بھیجکر مینیجر سے دریافت کریں۔

(مینیجر مارتنڈ لاہور)

مارتنڈ کے نئے خریدار بننے والوں کو رعایت

جو سجن ۳۰ جون ۱۹۳۷ء تک مارتنڈ کے نئے خریدار بنینگے۔ انکی خدمت میں مندرجہ ذیل چھ دھارمک کتابیں قیمتی ۱؎ بالکل مفت صرف محصول ڈاک پر بھیجی جاوینگی (۱) جیبی گیتا ابھائے منزانہ پاٹھ ۳ر (۲) اشٹاوکر شلوکی گیتا ۳ر (۳) اودیم وگانیتری کی مہما ۳ر (۴) پانڈو گیتا ۳ر (۵) بھگوان رام کے اپدیش ۲ر (۶) دھارمک و اخلاقی کتھائیں ۳ر۔ ان کتابوں پر ۴ر محصول ڈاک لگتا ہے۔ سالانہ قیمت مارتنڈ ۳؎ سمیت صرف ۳؎۴ر کا منی آرڈر بھیج دینا چاہئے۔ وی۔پی چار روپیہ کا ہوگا۔

راقم لالہ ٹھاکر داس مینیجر مارتنڈ۔ مارتنڈ بھون چوبرجی پنچھ موڑ نزد داریہ کالج لاہور

شری مدنانند مودک

یہ مشہور شاستری اوشدھ گرہست کے آنند کو بڑھاتی ہے۔ اور سرعت انزال، احتلامات دیر تک نکل جانے کی لاثانی دوائی ہے۔ پتی پتنی کے پریم کو بڑھاتی ہیں۔ اس کے متواتر استعمال سے جریان۔ احتلام۔ نامردی اور سستی وغیرہ امراض بھی دور رہتی ہیں۔ یہ لذیذ دوائی بقدر تین چار ماشہ رات کو دودھ سے استعمال کی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ بوقت شام اگر چندرادوے رس کی ایک گولی طلائی یا بڑی کے ساتھ استعمال کی جاوے۔ تو بدرجہ غایت فائدہ ہوتا ہے۔ ہر قسم کی مردانہ امراض دور ہوتی ہیں۔ قیمت ۳۰ خوراک برائے ایک ماہ دو روپے۔ ۶۰ خوراک دو ماہ ۳ روپے اور ۹۰ خوراک تین ماہ پانچ روپے۔

پیاری پاک اصلی

(محافظ مستورات) ہمارے ہاں یہ دوائی بڑی احتیاط سے تیار کی جاتی ہے۔ مستورات کے سیلان الرحم (سفید پانی آنا) اور درد کمر کے ... بہت مفید ہے۔ رحم کو طاقت دے کر حمل کو برقرار رکھتی ہے۔ اور اس لئے حمل کے دنوں میں بھی اس کا استعمال بہت مفید ہے اور بچہ طاقتور پیدا ہوتا ہے۔ مرد بھی اسے بند عیج (امساک) کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔ بقدر ۲ ماشہ گرم یا تازہ دودھ کے ساتھ استعمال کرائیں۔ قیمت آدھ پاؤ ۔ بارہ آنے ایک پاؤ ۱۲؍ آدھ سیر ۲ ؍ ایک سیر ۴ ؍

شدھ شلاجیت

یہ رسائن خاص پتھر سے نکال کر تیار کی جاتی ہے لیکن آجکل لوگ بناوٹی شلاجیت بیچ کر لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ ان سے بچنا چاہیئے۔ شلاجیت عموماً پیشاب کی بیماریوں میں دی جاتی ہیں۔ یہ گردہ۔ مثانہ طحال اور جگر وغیرہ اعضاء کو طاقت دیتی ہے اسکی خوراک ۴ رتی ہے۔ جو دودھ یا پانی کے ساتھ استعمال کرنا چاہیے قیمت درجہ اول ایک تولہ ۲ درجہ دوم ...

ملنے کا پتہ: مینیجر اتہرا اوشدھالیہ ... روڈ نزد آریہ نگر لاہور

چیون پراش رساین

یہ آیوروید شاستر کی بہت مشہور دوائی ہے - دل - جگر معدہ اور دماغ و دیگر تمام اعضائے رئیسہ کو طاقت دیکر جسم کو بلوان بناتا ہے۔ اس کے متواتر استعمال سے ہر ایک بیماری مثلاً تپدق - کھانسی - دمہ - پرانا زکام - قبض - جگر دل و دماغ کی کمزوری - دل کی دھڑکن - بھوک کی کمی - پیاس کی زیادتی - قے - جی متلانا وغیرہ دور رہتی ہے - یہ رساین نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہے - اس کے فوائد انگریزی دوائی کاڈ لیور آئل سے بہت زیادہ ہیں --- بوڑھا چیون رشی اس کو کھا کر جوان بن گیا تھا - اسی لئے اس کو چیون پراش ارتھات چیون رشی کی نوعمری کہتے ہیں - قیمت ایک سیر ۲ روپے آدھ سیر ۱ روپے ایک پاؤ ۱۲

دھوج بھنگ تیل

(طلائے نامردی) جلق - مشت زنی یا کثرت جماع اور دیگر بد عادات کی وجہ سے جو نوجوان سستی و نامردی جیسی شرمناک امراض میں پھنسے ہوں۔ ان کے لئے یہ تیل بہت مفید ہے - رات کو سونے سے پہلے اندریہ اندریاں کی جڑ پر کچھ دیر تک مل کر پان کا پتا یا روئی لپیٹ کر اوپر سے پٹی باندھ دینی چاہیئے - نہاتے وقت اندریہ عضو کو گرم پانی سے دھو ڈالیں - قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ چار آنہ - علاوہ محصولڈاک -

قبض کشا گولیاں

قبض ہی تمام بیماریوں کی جڑ ہے - لیکن اس قبض کو جڑ سے اکھاڑنے کے لئے ہماری قبض کشا گولیاں اکسیر کا حکم رکھتی ہیں - جب کبھی قبض ہو - رات کو ایک یا دو گولی استعمال کریں - صبح حاجت بافراغت ہو کر طبیعت بحال ہو جاوے گی - قیمت ۳۲ گولی ۸ - یکصد گولی عہ - علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ: منیجر راشٹر اوشدھالیہ چوبرجی لاہور - ونود آریہ نگر - لاہور

چندر پربھاوتی

یہ وہ نہایت مشہور اور اکسیر گولیاں ہیں۔ جنہیں بہت سے لوگ نام بدل کر اپنے لیے چوڑے اشتہار دے کر بیچتے ہیں۔ یہ گولیاں درحقیقت بہت سے روگوں میں مفید ہیں۔ خاص کر جریان۔ احتلام۔ پتھری۔ گردہ و مثانہ کی کمزوری اور ضعف جگر و دل میں تو اپنا فائدہ بہت جلدی دکھاتی ہیں۔ جسمانی کمزوری کو دور کرتی اور قوت ہاضمہ اور خون کو بڑھاتی ہیں۔ نوجوانوں۔ بوڑھوں۔ مردوں اور عورتوں سب کے لیے یہ عمدہ رسائن ہے۔ ایک یا دو گولیاں ہر روز صبح گرم دودھ یا تازہ پانی سے نگل جائیں۔ یہ گولیاں ویریہ کو شدھ کر کے قابل اولاد بناتی ہیں۔

قیمت۔ ۴۰ گولی صرف ؏ ۔ ۲۰ گولی بطور نمونہ ۱۲؍

لکشمی ولاس رس

یہ گولیاں قوت باہ کو بڑھانے کیلئے اکسیر ہیں۔ اس کام کے لئے ایک گولی بوقت شام چار پانچ بجے ملائی دودھ یا ربڑی سے کھا لینی چاہیئے۔ اگر اس کی ایک گولی روزانہ استعمال کی جائے۔ تو بڑھاپے میں بھی جوانمردی عود کر آتی ہے۔ لکھا ہے۔ کہ نارد جی نے یہ رس شری کرشن مہاراج کو بتایا تھا۔ سر درد وغیرہ میں ایک گولی گرم دودھ کے ساتھ دیویں۔ یا خالی پان میں رکھ کر چوسیں۔ کامی پرشوں کو ان گولیوں کا ہمیشہ استعمال کرتے رہنا چاہیئے۔ قیمت ۳۲ گولی ایک روپیہ چار آنہ۔ ۱۶ گولی بطور نمونہ ۱۱؍ علاوہ محصولڈاک۔

بسنت کسماکر رس

ذیابیطس کیلئے آیورویدک شاستر کی لاثانی شاستریہ دوائی

یہ رس کشتہ سونا۔ کشتہ موتی اور کستوری وغیرہ قیمتی ادویات کا مرکب ہے۔ اور مدھومیہ (ذیابیطس) جیسی لاعلاج مرض کے لیے نہایت مفید بلکہ اکسیر ہے۔ اس سے جسم طاقتور ہو جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے ویریہ سمبندھی امراض بھی دور ہو جاتی ہیں۔ قیمت ۴۰ گولی صرف پانچ روپے۔ علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ:- مینجر مارتنڈ اوشدھالیہ۔ چوبرجی۔ لیک روڈ لاہور

اوم

پرم بھکتی

میراں بائی کی پریم بھری بانی

جس میں میراں بائی کے پریم بھرے شبد بھجن مع ترجمہ کے درج کئے گئے ہیں

۲۔ رحیمن شتک

کوی ور رحیم جی کے لکھے ہوئے دوہے مع ترجمہ اور کیفیت

بھرتری ہری شتک

مہاتما بھرتری ہری جی کا نام کس نے نہ سنا ہوگا۔ ان کی زندہ جاوید تصنیف بھرتری ہری شتک اخلاق اور نیتی کی دنیا بھر میں لاثانی کتاب کا ترجمہ بھی شری مان پرمارتھی جی نے تشریح کے ساتھ کیا ہے جو نہایت دلچسپ ہے۔ مہاتما بھرتری ہری جی کے اپدیش اور پرمارتھی جی کی تشریح۔ ایسی اخلاقی کتاب آپ نے پہلے نہ پڑھی ہوگی قیمت نیتی شتک اور ویراگیہ شتک ہر دو مجلد۔ ایک روپیہ چار آنہ رعایتی عہ (مینیجر مارتنڈ پستکالیہ لاہور

اوم
بھجنوں کی فہرست

نمبر شمار	بھجن	صفحہ	نمبر شمار	صفحہ	صفحہ
	میراں بائی کا جیون چرتر	۲۱	۱۷	یترو کوئی نہیں روکن ہار	۵۹
۱	ہری تم ہرو جن کی بھیر	۴۷	۱۸	ایسی لگن لگائے کہاں تو جاسی	۶۱
۲	میرے من رام ہی رام رٹو رے	۴۸	۱۹	ایسے پیئے جان نہ دیجئے ہو	"
۳	بسو میرے نینن میں نندلال	۴۹	۲۰	ورجی میں کاہو کی ناہیں رہوں	"
۴	موہیں لگی لگن گورو چرنن کی	۵۰	۲۱	میں گردھر کے گھر جاؤں	۶۲
۵	بھج لے من! گوپال گنا	"	۲۲	شری گردھر آگے ناچونگی	۶۳
۶	من رے پرس ہری کے چرن	۵۱	۲۳	ہے ری میں تو پریم دیوانی	۶۴
۷	رام نام رس پیجے منوا	۵۲	۲۴	تھاری سدھ جیوں جانو تیوں لیجو جی	۶۴
۸	بھج من چرن کمل اوناشی	"	۲۵	گھڑی ایک نہیں آوڑے	۶۵
۹	اب میں شرن تمہاری جی	۵۴	۲۶	سکھی ری! میری نیند نسانی ہو	۶۶
۱۰	چھوڑ مت جاجیو جی مہاراج	"	۲۷	درس بن دوکھن لاگے نین	۶۷
۱۱	تم تو پلک اگھاڑو دینا ناتھ	۵۵	۲۸	مائی! تھاری ہری نہ بوجھی بات	"
۱۲	پیارے درشن دیجیو آئے	۵۶	۲۹	ناطو نام کو جی	۶۹
۱۳	اب تو نبھایاں سرے گی باہنہ گہے کی لاج	"	۳۰	آلی ری میرے نینن بان پڑی	۷۰
۱۴	رمیا! میں تو تھارے رنگ راتی	۵۷	۳۱	میرے تو گردھر گوپال دوسرو نہ کوئی	۷۰
۱۵	پایو جی میں نے رام رتن دھن پایو	۵۸	۳۲	آلی! میں براگن ہونگی	۷۱

نمبر	عنوان	صفحہ
۳۳	جوگی! مت جا۔ مت جا۔ مت جا	۷۲
۳۴	جوگیا تو کب رے ملوگے آئی	۷۲
۳۵	نہیں بھاوے تمہارو دیسڑلو جی	۷۳
۳۶	نند نندن بلمائی	۷۳
۳۷	کوئی دن یاد کروگے۔ رمتا رام اتیت	,,
۳۸	تو مت ورج مائی ری	۷۴
۳۹	راناجی! تجھے کیا سنے موسوں راکھو بیر	۷۵
۴۰	راناجی! مہاسے یہ بدنامی لاگے میٹھی	,,
۴۱	جگ میں جیونا تھوڑا	۷۷
۴۲	کون بانچے پاتی۔ بن پربھو کون بانچے پاتی	۷۷
۴۳	پڑے گھر تالی لاگی رے	۷۸
۴۴	یو تو رنگ دھتاں لاگیو	۸۰
۴۵	جوگیاری پریت ڑی	۸۱
۴۶	دیکھو سیّاں ہری من کاٹھ کیو	,,
۴۷	جاؤ ہری نرموہیا رے جانی تمہاری پریت	۸۲
۴۸	واری واری ہو رام ہوں واری	,,
۴۹	میں برہن بیٹھی جاگوں جگت سب سووے ری آلی	۸۳
۵۰	رام ملن کو گھنو اُمادو	۸۳
۵۱	مہارے گھر آجیو جی پریتم پیارا	۸۴
۵۲	ہوتا جا جیو راج ہمارے محلاں	۸۵
۵۳	اب نہیں مانوں رانا تمہاری	,,
۵۴	ہمارے سر پر شالگرام	۸۵
۵۵	ہولی پیا بن لاگے کھاری	۸۶
۵۶	اچھے میٹھے چاکھ چاکھ بیر لائی بھیلنی	۸۸
۵۷	میرے پرم سنیہی رام کی نت	,,
۵۸	ملتا جا جیو گورو گیانی	۸۹
۵۹	میرے پریتم پیارے رام کوں	,,
۶۰	میراں ورج ورج میں ہاری	,,
۶۱	میراں بات نہیں جگ چھانی	۹۰
۶۲	بھابی! پدلہ کون وچاری	۹۱
۶۳	رسیا بن نیند نہ آوے	۹۲
۶۴	کن سنگ کھیلوں ہولی	۹۳
۶۴	بادل دیکھ ڈری ہو شیام	۹۴
۶۵	چھانڈو لنگر موری بہیاں گہو نہ	۹۵
۶۶	راناجی! تمہارو دیسڑلو رنگ رُوڑو	,,
۶۷	پیا ترے نام لبھائی ہو	۹۶
۶۸	ہیلی! مہاں سوں ہری بن رہیو نہ جائی	۹۷
۶۹	سکھی ری! میں گردھر کے رنگ راتی	۹۷
۷۰	پریم نی پریم نی پریم نی رے	۹۸
۷۱	کوئی کچھ کہے من لاگا	۹۹
۷۲	نینن بنج بساؤں ری میں	۱۰۰
۷۳	تم آجیو جی راماں۔ آوت آسیاں ساماں	۱۰۰

۷۴	اب نہیں بسروں ہری نام	۱۰۱	۸۷	مہارا اولگیا گھر آیا جی	۱۰۸
۷۵	راناجی! میں تو گوبند کے گن گاسیاں	۱۰۲	۸۸	مہارے جنم مرن کے ساتھی	۱۰۸
۷۶	بندے بندگی مت بھول	۱۰۳	۸۹	آؤ من موہنا جی	۱۰۹
۷۷	کوئی شیام منوہر لیوری	۱۰۳	۹۰	چل من! گنگا جمنا تیر	۱۰۹
۷۸	جاگو موہن پیارے للنا	۱۰۴	۹۱	جوگیا چھائی رہیا پردیس	۱۱۰
۷۹	کوئی کہیو رے موہن آون کی	۱۰۴	۹۲	نہیں ایسو جنم بار مبار	۱۱۰
۸۰	پیا اتنی بینتی سن موری	۱۰۴	۹۳	کیسا گورا اتی زور کہیئے	۱۱۰
۸۱	پرو ڈر لاگت ہے موہی پیارد	۱۰۵	۹۴	بنسی وارے کی چتوت سالت ہے	۱۱۱
۸۲	کرم گتی ٹارے نا ہیں ٹرے	۱۰۶	۹۵	سکل رین سیوت کیتی	۱۱۲
۸۳	سن لیجو بنتی موری	۱۰۶	۹۶	رحمن شتک	
۸۴	سوامی سب سنسار کے ہیں سانچے	۱۰۶			
۸۵	ہری میرے جیون پران آدھار	۱۰۷		کوی رحیم جی کے یکصد شلوک ہیں مع ترجمہ	۱۱۳
۸۶	جا تن لاگی سو ہی جانے	۱۰۷	۹۷	شری کنول نیتر ستوتر	۱۱۴

برما کے خریداروں سے نویدن

چونکہ یکم اپریل سے برما کا محصول ڈاک بڑھ گیا ہے۔ اور جہاں پہلے مارتنڈ پر ایک پیسہ لگتا تھا۔ وہاں اس کی جگہ اب چھ پیسے لگا کرینگے اسلئے یکم اپریل سے مارتنڈ کا چندہ برما کے لئے ممالک غیر کی طرح پانچ روپیہ کر دیا گیا ہے اسلئے سب خریدار صاحبان اپنا بقایا ایک روپیہ آٹھ آنہ بذریعہ منی آرڈر بھیج کر مشکور کریں۔

"منیجر مارتنڈ لاہور"

اوم

پرم بھگتنی میراں کی
پریم بھری بانی

(معہ جیون چرتر)

مانند

سدرش گوپن پریم پرگٹ کلجگ ماہیں دکھایو
نر انکش اتی نڈر رسک جن رسنا گایو
دُشٹن دوش وچار مرتیو کو ادیم کیو
بار نہ بانکو بھیو گرل امرت جیوں پیو
بھگتی نشان بجائے کے کاہو تے ناہیں لجی
لوک لاج کل کان سب تج میراں گردھر بھجی

(نابھا داس جی)

ترجمہ - کلجگ. کلی کال میں گوپیوں جیسا پریم پرگٹ کر دکھایا جس کی بانی نے نڈر اور بے اختیار ہو کر پریم کے گیت گائے۔ دشٹ لوگوں نے بُرا مان کر مارنے کی کوشش کی۔ مگر بال بھی بانکا نہ ہوا۔ اور زہر کو امرت کی طرح پی گئی۔ بھگتی کا ڈنکا بجا کر کسی سے بھی نہیں جھجکی۔ ارتھات کھلے دل سے سر بازار بھگتی کا ڈنکا بجایا۔ اس طرح بھگتنی میراں بائی نے لوک لاج اور کل کی مریادا کو تیاگ کر گردھر کا بھجن کیا۔ دھنیہ ہیں پریم مورتی میراں!

ॐ

میراں بائی کی مختصر جیونی

راجپوتانے کی تواریخ میں مارواڑ کو ایک خاص رتبہ حاصل ہے۔ اور اس میں بھی جودھ پور کو خاص امتیاز حاصل ہے۔ اس پرسدھ نگری کے بانی راٹھور بنس راؤ جودھا جی کے چوتھے بیٹے راؤ دُودا جی نے اپنے پراکرم سے میرٹھ کے ایک الگ راجیہ کی بنیاد ڈالی۔ انہیں سے راٹھور بنس کی میڑتیا شاکھا کا آغاز ہوا۔ انہوں نے اپنے چوتھے بیٹے رتن سنگھ کو کُرکی ۔ باجولی وغیرہ بارہ گاؤں کی جاگیر دی تھی۔ رتن سنگھ کے کوئی بیٹا نہ تھا۔ ایک بیٹی تھی۔ جس کا نام میراں تھا۔ میراں اپنے پتا کے گھر کی اکلوتی جوت تھی۔ اس کے ماں باپ اسے اپنی آنکھوں کا نُور سمجھتے تھے۔ اس وقت کون جانتا تھا۔ کہ وہ آگے چل کر موہ مایا کے گہرے اندھیرے میں پڑے ہوئے لوگوں کو گیان اور بھگتی کی نرمل جیوتی بخشنے والی ہوگی؟ گھر کی جوت آکاش کی چاندنی بن کر چاروں طرف امرت رس بکھیرے گی۔ ماں باپ کی آنکھوں کی پتلی راجستھان کی ہی نہیں۔ بلکہ سارے بھارت کی پریم دیوی ہو کر پرم پوجنیہ بنے گی۔

میراں کے جنم بواہ اور موت کے بارے میں بہت اختلاف رائے ہے۔ تواریخ سے جہاں تک پتہ لگا ہے۔ وہاں تک ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ سمت ۱۵۵۵ ارتھات ۱۴۹۹ء میں کُرکی گاؤں میں میراں کا جنم ہوا۔ بچپن ہی میں اس کی ماتا کا دیہانت ہو گیا۔ اس کے پتامہ دُودا جی اسے کُرکی سے میڑتا لے آئے۔ اور وہیں اس کی پرورش ہوئی۔ دُودا جی پرم وشنو تھے۔ اس لئے بچپن سے ہی میراں کے ہردے میں وشنو دھرم کا بیج بویا گیا۔ وہی آگے چل کر بھگت بھگتی کے رُوپ میں پھوٹ نکلا۔ سمت ۱۵۷۲ میں دُودا جی

سورگباش ہو گئے۔ ان کے بعد ان کے بڑے بیٹے بیرم دیو جی راجگدی پر بیٹھے۔ راج گدی پر بیٹھنے کے ایک ہی سال بعد سسودیا بنس کے مہارانا سانگا کے بڑے بیٹے بھوج راج کے ساتھ میراں کا انہوں نے بیاہ کر دیا۔ بیاہ کے بعد میراں اپنے سوامی کے ساتھ چتوڑ گئی۔ کچھ ہی سال بعد ارتھات سنہ ۱۵۱۹ء اور سنہ ۱۵۲۴ء کے درمیان بھوج راج کا دیہانت ہو گیا۔ سنہ ۱۵۲۸ء میں مہارانا سانگا کا بھی دیہانت ہو گیا۔ اس کے بعد میراں کے دیور رتن سنگھ جی میواڑ کے مہارانا ہوئے۔ وہ بھی چار سال بھی حکومت نہ کر سکے تھے۔ کہ ان کا بھی دیہانت ہو گیا۔ ان کے بعد ان کے سوتیلے بھائی مہارانا بکرم گدی پر بیٹھے۔

بچپن سے ہی میراں میں بھگوت بھگتی کے لکشن صاف دکھائی دینے لگ گئے تھے۔ وہ اپنی سکھیوں کے ساتھ اکثر بھگوان شری کرشن کی مورتی بنا کر اس کی پوجا کیا کرتی تھیں۔ گڑیوں کے بدلے شری کرشن کی مورتی بنانا اس کا سوبھاوک کھیل تھا۔ ایک وقت کی بات ہے۔ کہ وہ اپنی ماں کے ساتھ کسی شادی میں گئی۔ شادی ہونے کے بعد بچی میراں نے بال سوبھاو سے اپنی ماں سے پوچھا۔ ماں! میرے سوامی کون ہیں؟ ہنستے ہوئے ماں نے جواب دیا۔ "گردھاری لال۔"

اس وقت ماں کے اس کہنے کا مطلب وہ نہیں سمجھ سکتی تھی۔ تو بھی اسی وقت سے وہ شری کرشن کا پتی بھاؤ سے بھجن کرنے لگی۔ بچپن میں جو وچار دل میں جڑ جما لیتا ہے وہ زندگی کا ساتھی بن جاتا ہے۔ شری کرشن کے ساتھ میراں کا پریم اٹل ہو گیا۔ اس نے کرشن کو پتی روپ میں ور لیا۔ اور اس سمبندھ کو پختہ کرنے کے لئے وہ جی جان سے کرشن بھگتی میں لگ گئی۔ اور جب اس کو کامیابی مل گئی۔ تب وہ اس لوک کی رہ ہی نہیں گئی۔

میراں شری کرشن کی مورتی رکھ کر پوجا کرنے لگی۔ ایک وقت کی بات ہے۔ کہ میراں کے گھر ایک سادھو آئے۔ میراں نے سادھو سے پوچھا۔ کہ تم کس مورتی کی پوجا کرتے ہو؟ سادھو نے جواب دیا۔ گردھاری لال کی۔ میراں نے اپنی مورتی پھینک کر

سادھو سے کہا۔ میں تمہاری مورتی لونگی۔ سادھو دینے سے انکار کر گیا۔ میراں بال ہٹھ سے ذرا بھی نہ گری اس نے دو دن تک کھانا پینا سب چھوڑ دیا۔ اس کو بھوکی پیاسی دیکھ کر اس کے ماتا پتا نے سادھو کو دھن کے ذریعے خوش کر اپنی اکلوتی بیٹی کیلئے گردھاری لال کی مورتی مانگی۔ مگر سادھو نے نہ دی۔ سادھو جب دوسری جگہ چلا گیا۔ تب اس نے ایک رات کو خواب میں دیکھا۔ کہ گردھاری لال اس سے کہ رہے ہیں۔ "اگر تم اپنا کلیان چاہتے ہو۔ تو مجھے اس کنیا کے پاس پہنچا دو۔ دوسرے دن سادھو نے وہ مورتی میراں کے پتا کو دے دی۔ اس وقت سے میراں اور بھی لگن کے ساتھ گردھاری لال کی سوامی بھاو سے سیوا پوجا کرنے لگیں۔ میراں کے اکثر بھجنوں کے اخیر میں۔ میراں کے پربھو گردھر ناگر۔ میرے تو گردھر گوپال۔ میراں پتی گردھاری۔ گردھر چی مہر تار وغیرہ پد جو دیکھے جاتے ہیں۔ وہ اس بات کے مظہر ہیں۔ کہ وہ شری کرشن کی سوامی بھاو سے ہی سیوا پوجا کرتی تھیں۔

بھوج راج کے ساتھ بیاہ ہونے پر بھی میراں کے دل میں یہی دھارنا جمی رہی۔ کہ اس کے حقیقی پتی گردھر لال ہی ہیں۔ ودھوا ہونے پر میراں کو شاید اسی لئے زیادہ شوک نہ ہوا۔ پتی کی موت کے بعد تو اس کی کرشن بھگتی اور بھی بڑھ گئی۔ دھیرج کے اپنی بیوگی کے دکھ کو دبا کر اس نے اپنے آپ کو شری کرشن کی آرادھنا میں لگا دیا۔ اسی وقت اس نے سادھو ریداس سے دیکھشا گرہن کی۔ ان سے سوروپ سادھن پرنالی کا گیان پراپت کر وہ دن دونے رات چوگنے جوش کے ساتھ سادھن بھجن میں وقت گذارنے لگیں۔

گورو سے اپدیش پا کر میراں بھگوت بھجن میں اس طرح لگ گئی۔ کہ اسے سنسار سے ویراگ ہو گیا۔ شری کرشن کی بھگتی اور پوجا ہی اس کے جیون کا ایک ماتر ادیش ہو گیا۔ نہ جانی تمیں ترقی کیساتھ ساتھ اس کا یش دیش میں چاروں اطراف پھیلنے لگا۔ اس سے انیک سادھو سنت ملنے

مانتے تھے۔ اور دھرم بارتا (ست سنگ) کر کے اپنے کو دھنیہ سمجھتے تھے۔

مہارانا بکرم راج رانی میراں کے اس طرز عمل سے خوش نہیں تھے۔ انہوں نے میراں سے سادھوؤں کی سنگت سے دُور رہنے کا اصرار کیا۔ مگر میراں پر اُن کے حکم کا کچھ بھی اثر نہ ہوا۔ اس بات کا ذکر خود میراں نے اپنے بھجن میں کیا ہے۔

بھجن میراں۔ رانا سے خطاب

رانا جی! اب نہ رہوں گی توری ہٹکی
سادھو سنگ موہی پیارو لاگے۔ لاج گئی گھونگھٹ کی
پیہر میڑتا چھوڑا اپنا۔ سرت نرت دواؤ چٹکی
ستگورو مکر دکھایا گھر کا۔ ناچوں گی دے دے چٹکی
ہار سنگار سبھی لیو اپنا۔ چوڑی کر کی پٹکی
میرا سوہاگ اب موکوں درسا اور نہ جانے گھٹ کی
محل قلعہ رانا موہیں نہ چاہیئے۔ ساڑی ریشم پٹ کی
ہوئی دیوانی میراں ڈولے۔ کیش لٹا سب چھٹکی

ترجمہ۔ کہتی ہیں۔ ہے رانا جی! اب تمہارے روکے نہ رکونگی۔ کیونکہ سادھو سنگت مجھے پیاری لگتی ہے۔ گھونگھٹ کی لاج تو کب کی چلی گئی۔ میں نے اپنے میکے میڑتے کو چھوڑ دیا۔ اور بھگوان کی یاد دل میں گھر کر گئی ہے۔ اسی میں مگن رہنا میرا جیون ہے۔ ستگورو جی نے آتما کے درپن میں پرماتما کے رُوپ کو دکھا دیا ہے۔ اب میں اسی کے پریم میں سرشار ہو گئی ہوں۔ دنیا کی مجھے پرواہ نہیں ہے۔ چٹکی بجا کر میں ناچونگی ارتھات پرماتما کے بھجن گاؤنگی۔ اور اپنے کو دھنیہ سمجھونگی۔ تم اپنا ہار سنگار سب

لے لو۔ ہاتھ کی چوڑی میں پٹک دیتی ہوں۔ میں دنیا کی بات نہیں جانتی۔ میرے گھٹ کی بات بھی دوسرا نہیں جانتا۔ میرا سہاگ مجھے دکھائی دے رہا ہے۔ مجھے محل اور قلعے نہیں چاہئیں۔ ریشمی ساڑھی کی مجھے ضرورت نہیں۔ میں تو اپنے گردھر کی دیوانی ہوں۔ اور اسی لئے میرے بالوں کی لٹیں یوں بکھری ہوئی ہیں"

اس پر مجبور ہو کر رانا نے چمپا اور چمیلی نام کی دو سکھیوں کو میراں کی نگرانی کے لئے مقرر کر دیا۔ اور انہیں کہہ دیا۔ کہ دیکھنا میراں سادھو سنیاسیوں کے ساتھ بات نہ کرے۔ میراں کو سمجھا بجھا کر راہ پر لانا۔ چمپا اور چمیلی نے میراں کو سمجھایا۔ نگران کا سارا سمجھانا عبث گیا۔ آخر کار سکھیوں نے کہا۔ کہ آپ راجکماری ہیں۔ راج رانی ہیں۔ آپ کا معمولی سادھوؤں کے ساتھ ملنا جلنا ٹھیک نہیں۔ اس سے کل کی مریادا نشٹ ہوتی ہے مگر تپسوِنی پریم مجسم میراں نے جواب دیا۔ کہ میرا من گردھاری لال میں لگ گیا ہے۔ میں اپنا سب کچھ گردھاری لال کے ارپن کر چکی ہوں۔ میں نہ تو اب راج رانی ہوں۔ اور نہ کوئی میرا دنیوی کل ہی ہے ؎

سکھی ری! میں تو گردھر کے رنگ راتی
پچھر بسوں نہ بسوں ساس گھر۔ ستگر شبد سنگاتی
نہ گھر میرا نہ گھر تیرا۔ میراں ہری رنگ راتی

کہتی ہیں سکھی! میں تو گردھر کے رنگ میں رنگ چکی ہوں۔ نہ تو پتا کے گھر میں میرا واس ہے۔ نہ ساس کے گھر۔ ستگور کے شبد ہی میرے ایک مات ساتھی ہیں۔ یہ گھر نہ تو میرا ہے نہ تیرا ہے۔ یہ تو اس کا ہے۔ وہ پرماتما کے رنگ میں رنگ جائے۔

رانا کے تعجب کی حد نہ رہی۔ جب انہوں نے سنا۔ کہ چمپا چمیلی جو میراں کو سدھارنے گئی تھیں۔ خود اسی کے رنگ میں رنگ گئیں۔ بھلا پارس کے چھونے سے لوہا کب

تک وہاں رہ سکتا ہے۔ اسے سنیاسی بننا ہی پڑے گا۔ چمپا چمیلی بھی میراں کے ساتھ

"گردھر ہاتھ بکانی"

گردھر کے ہاتھ بک گئیں۔ اب وہ میراں کے بھجن میں مدد دینے لگ گئیں۔ سادھوؤں کا ست سنگ شروع ہوا۔ اس سے چتوڑ میں چاروں اطراف میراں کے بارے میں طرح طرح کی باتیں پھیلنے لگیں۔ رانا کو اس سے بڑا کرودھ ہوا۔ انہوں نے میراں کو زہر دے کر یا دوسرے کسی ڈھنگ سے مار ڈالنے کا عزم مصمم کر لیا۔

رانا کی بہن اُودا بائی رانا کے اس ارادے کو بھانپ گئی۔ اس نے رانا سے پرارتھنا کی۔ اور میراں کو سدھارنے کا ذمہ لیا۔ اس نے میراں سے کہا۔ کہ تمہارے موجودہ طرز عمل سے رانا اور شاہی خاندان کی چاروں اطراف میں نندا ہو رہی ہے۔ تمہیں اپنے اونچے گھرانے کی لاج رکھنی چاہیئے۔ میراں اور اُودا بائی کے درمیان جو باتیں ہوئیں۔ وہ اُن کے ہی شبدوں میں سن لیجیئے۔

میراں اور اُودا بائی کا سمواد

اُودا بائی۔ بھابی میراں اُکل نے لگائی گال۔ ایڈر گڑھ کا آیا جی اودلما

میراں۔ بائی اُودا! تھارے مھارے ناطو نا ہیں۔ باسیو ںبیاں کا آیا جی اودلما

اُودا۔ بھابی میراں سادھاں کو سنگ نوار۔ سارو شہر تھاری نندا کرے

میراں۔ بائی اُودا کرے تو پڑیا جھک مارو۔ من لاگیو رمتا رام سوں

اُودا۔ بھابی میراں پہرنی موتیاں کا ہار۔ گہنو پہرو رتن جڑاؤ کو

میراں۔ اُودا بائی چھوڑیا میں موتیوں کا ہار۔ گہنو تو پہریو شیل سنتوش کو

اُودا۔ بھابی میراں اور رن کے آدے جی آچھی رو رہی جالن

تھارے آوے پچھے ہری جن پاونا!

میراں - بائی اُودا! چڑھ چوبارہ جھانک - سادھاں کو منڈل لگے سہاونو

اُودا بائی - بھابی میراں لاجے لاجے گڑھ چیتوڑ - رانوجی لاجے گڑھ را راجوی

میراں - بائی اُودا تاریو تاریو چیتوڑ - راناجی تاریا گڑھ را راجوی

اُودا - بھابی میراں لاجے تھارا مایڈ باپ - پیہر لاجے جی تھارو میڑتو

میراں - بائی اُودا تاریا ہے تو مائڑ باپ پیہر تاریو جی میڑتو

اُودا - بھابی میراں راناجی کیو چھے تھاں پر کوپ - رتن کٹیچڑے وش گھولیو

میراں - بائی اُوداں گھولیو تو گھولن دیو - کر چرنامرت وہ ہی ہے پی لیاں

اُودا - بھابی میراں دیکھ تڑاں ہی مرجائے - یہ وش ہے باسک ناگ کو

میراں - بائی اُوداں نہیں تھارے مائے نہ باپ - امر ڈالی دھرتی جھیلیا

اُودا - بھابی میراں راناجی اُو بھاپ چھے تھارے دوار - پوتھی مانگے چھے تھارا گیان کی

میراں - بائی اُوداں پوتھی مہاری کھانڈاں کی دھار - گیان نہاون راکھے ناہیں

اُودا - بھابی میراں راناجی سے بچن نہ لوپ - اُن رُوٹھیاں بھیرڑی کو اُو ناہیں

میراں - بائی اُوداں رمایچ آوے تھارے بھیڑ - عرض کروں چھوں تاسوں بینتی

(ترجمہ)

اُودا - میراں بھابی - تو نے کُل میں کلنک لگا دیا - ایڈر گڑھ سے بھی (اُودا بائی کے سسرال سے) ایسا اُلہنا آیا ہے - (۱)

میراں - اُودا بائی! میرا تیرا ناطہ کیا؟ تیرے گھر آ کر رہی - اسی سے الاہنا ملا - (۲)

اُودا - میراں بھابی! تو سادھوؤں کی سنگت چھوڑ دے - سارے شہر میں تیری نندا ہو رہی ہے (۳)

میراں - اُودا بائی - اُنہیں نندا کرنے دے - مجھے اس کی کیا پڑی ہے - میرا من تو ان رسیلے سادھوؤں (رستا رام) میں رم گیا ہے (۴)

اُودا ۔ میراں بھابی! موتیوں کے ہار پہن ۔ رتن جڑات زیور دھارن کر (۵)

میراں ۔ اُودا بائی! میں نے موتیوں کے ہار اُتار دیئے ہیں اور شیل و سنتوش کے گہنے میرے سنگار ہیں (۶)

اُودا ۔ میراں بھابی! اوروں کے ہاں اچھی اچھی براتیں آتی ہیں ۔ مگر تیرے ہاں یہ ہر جن ہی مہمان آتے ہیں (۷)

میراں ۔ اُودا بائی! محل پر چڑھ کر دیکھ ۔ سادھوؤں کا جمگھٹ کتنا سہاونا معلوم ہوتا ہے (۸)

اُودا ۔ میراں بھابی! تیرے کارن چتوڑ کا گڑھ شرمندہ ہو رہا ہے ۔ گڑھ کے سوامی رانا کا سر شرم سے جھکا ہوا ہے ۔ (۹)

میراں ۔ اُودا بائی! میں نے چتوڑ کو تار دیا ہے ۔ گڑھ پتی رانا جی کے اُدھار کا دروازہ میں نے کھول دیا ہے (۱۰)

اُودا ۔ میراں بھابی! تیرے کارن تیرے ماں باپ بھی شرمندہ ہو رہے ہیں ۔ تیرے میکے میڑتا کو کلنک لگ رہا ہے ۔ (۱۱)

میراں ۔ اُودا بائی! میں نے ماں باپ کو بھی دھنیہ کر دیا ہے ۔ میرا میکا میڑتا بھی میرے باعث دھنیہ ہو گیا ہے ۔ (۱۲)

اُودا ۔ میراں بھابی! رانا جی تجھ پر غضبناک ہیں ۔ انہوں نے رتن کٹورے میں زہر گھول رکھا ہے

میراں ۔ اُودا بائی! رانا نے اگر زہر گھول رکھا ہے تو رکھنے دے ۔ میں اسے چرنامرت سمجھ کر پی جاؤں گی ۔ (۱۴)

اُودا ۔ میراں بھابی! وہ زہر معمولی نہیں ہے ۔ اُسے واسوکی ناگ کا زہر سمجھ ۔ جس کے درشن ماتر سے پران پکھیرو اُڑ جائیں گے ۔ (۱۵)

میراں ۔ اُودا بائی! میرے کوئی ماں باپ نہیں ہیں ۔ میں آکاش سے چھوڑ دی گئی ۔ اور زمین نے مجھے پال لیا (۱۶)

اُودا ۔ میراں بائی! راناجی تیرے دوار پر کھڑے ہیں ۔ تیرے گیان کی پوتھی چاہتے ہیں (۱۷)

میراں ۔ اُودا بائی! میری یہ پوتھی تو تلوار کی دھار (پریم کا پنتھ) ہے ۔ رانا گیان کو سنبھالنے والا نہیں ہے (۱۸)

اُودا ۔ میراں بھابھی! راناجی کا بچن نہ موڑ (خلاف ورزی نہ کر) ان کی بات مان لے ۔ ورنہ ان کے روٹھنے پر تیرا کوئی سہارا نہ رہ جاوے گا ۔

میراں ۔ اُودا بائی! رانا جی گردھاری لال میرا دکھ مٹانے آئیں گے ۔ میں ان سے عرض بنتی (پرارتھنا) کرتی ہوں ۔ (۲۰)

اُودا بائی سمجھاتے سمجھاتے تھک گئی ۔ مگر میراں کے ہردے پر اس کا کچھ اثر نہ ہوا ۔ آخر اُودا بائی مجبور ہو کر کہتی ہیں ۔

اُودا بائی

۱ ٹھلانے وِرج وِرج میں ہاری | بھابھی مانو بات ہماری
۲ برانو روس کیو تھاں اوپر | سادھاں سنتان میں مت جاری
۳ کُل کو داغ لگے چھے بھابھی | نندا ہوئے رہی ہے بھاری
۴ سادھاں لے سنگ بن بن بھٹکیو | تم نے لاج گنوائی ساری
۵ بڑھاں گھراں تے جنم لیا چھے | ناچو اب تم دے دے تاری
۶ ور پایو ہندو بانے سورج | تھے کا ٹیں یہ من دھاری

میراں گردھر سادھ سنگ تج
اب چلو ہمارے لاری

اس کے جواب میں میراں نے جو کچھ کہا ۔ وہ بھی اس کے گردھر پریم کا جیتا جاگتا نمونہ ہے ۔ کیسا سیدھا سادھا اور سوبھاوک ورنن ہے ۔

میراں بائی

میراں بات نہیں جگ چھپانی
سادھو مات پتا کُل میرے
سنت چرن کی شرن رین دن
کو راناؔ نے سمجھا دو جاؤ
میراں کے پربھو گردھر ناگر

چھپی

اُودا بائی سمجھ سُگھر سیانی
(تو ہی) سنجن سینہی گیانی
ست کہتی ہوں (ایں یہ) بانی
ہیں تو بات نہ (اُن کی) مانی
(ہیں تو) سنتاں ہاتھ بکانی

اُودا بائی اس طرح کا جواب پا کر ایک دم مایوس ہو گئی۔ وہ میراں کے ساتھ رہی مگر سکھانے کے بدلے اس نے بھی ہری بھگتی کی سکھیا میراں سے سیکھ لی۔ اب وہ میراں کی حمایت کرنے لگ گئی۔ میراں کے لئے جو دویش بھاؤ تھا وہ اُس کے پریم میں بدل گیا۔ اس نے میراں کے بھجن میں حصہ لینا شروع کر دیا۔

راناؔ کو جب یہ خبر ملی۔ کہ اُودا بھی میراں کے ساتھ شامل ہو گئی ہے۔ تب وہ بہت تلملائے۔ غصہ سے بھڑک اُٹھے۔ اب ان کا میراں کو مارنے کا وچار اور بھی پختہ ہو گیا۔ دیارام نامی ایک پنڈت کے ذریعے رتن کٹورے میں زہر بھر کر بھگوان کا چرنامرت کہہ کر میراں بائیؔ کے پاس بھیج دیا۔ اُودا بائی راناؔ کی اس چالاکی کو پہلے سے ہی جانتی تھی۔ اس نے میراں کو بتلا دیا۔ مگر میراں نے اس کی بات نہ مانی۔ کہا۔ جو چیز بھگوان کے چرنامرت کے نام سے آئی ہے۔ اس کا تیاگنا ٹھیک نہیں ہے۔ یہ کہہ کر گردھر ناگر کا سمرن کر کے گٹ گٹ کر اس چرنامرت کو پی گئی۔ اس زہر نے میراں کے اوپر زہر کا نہیں بلکہ امرت کا ہی اثر کیا۔ وہ آگ میں تپتے ہوئے سونے کی طرح نکھر اُٹھی۔ اس کا پربھو پریم چمک اُٹھا۔ زہر پینے سے میراں کی جان نہیں نکلی۔ اس کا ثبوت میراں کے ایک نہیں انیک بھجنوں میں پایا جاتا ہے۔ جیسے :-

زہر کا پیالہ رانا بھیجیا - امرت دین بنائے
نہائے دھوئے جب پیون لاگی ہو گئی امر انچائے

اور بھی :- وِش کا پیالہ رانا جی بھیجیو - دیجیو میڑتنی ہاتھ
کر چرنامرت پی گئی - بھلے سبل دھنی کو ساتھ

اور بھی :- وِش کو پیالہ پی گئی جی - بھجن کرے اُس ٹھور
تھاری میراں نہ مروں - تھارو راکھن والو اور

میراں نے رانا کے پاس لکھ کر بھیج دیا :-

رانا جی تیں زہر دیو میں جانی
جیسے کنچن دہت اگنی میں نکست بارا بانی
لوک لاج کل کان جگت کی - دئی بہائے جس پانی
اپنے گھر کا پردہ کر لے میں ابلا بورانی
ترکش تیر لاگیو میرے ہئے رے گرک گیو سنکانی
سب سنتن پر تن من وارو چرن کمل لپٹانی
میراں کے پربھو راکھ لئی ہے داسی اپنی جانی

میراں کی اس الوکک شکتی کو دیکھ کر اُدا بائی کے ہردے میں میراں کے لئے ایسی شردھا پیدا ہو گئی - کہ اس نے میراں سے دیکشا لینے کی خواہش ظاہر کی - کچھ دنوں بعد اس نے میراں سے اصرار کیا - کہ تم مجھے ایک بار گردھاری لال کے پرتیکش درشن کرا دو - میراں اُدا کا مطلب سمجھ گئی - اس نے چمپا اور چمیلی کو بلا لیا - بھوگ وغیرہ کی سامگری تیار ہو جانے پر میراں، چمپا اور چمیلی - اُدا بائی وغیرہ سہیلیوں کے ساتھ شری کرشن کیرتن میں لگیں -

جیسے سونا آگ میں تپ کر ... [illegible]

میراں کی گردھاری لال جی سے پرارتھنا

تمھرے کارن سب سکھ چھوڑیا اب موہیں کیوں ترساؤ رے
برہ بتھا لاگی اُر اندر۔ سو تم آئے بجھاؤ رے
اب چھوڑیا نہیں بنے پربھو جی ہنس کر تُرت بلاؤ رے
میراں داسی جنم جنم کی انگ سُوں انگ لگاؤ رے

بھجن کرتے کرتے دوپہر رات ہوگئی جب میراں کی برہ ویدنا اور بیاکلتا حد درجہ بڑھ گئی۔ تب بھگوان شری کرشن میراں کے سامنے پرگٹ ہوئے۔ اور میراں کو گلے سے لگا کر کہا۔ "تو اتنی ادھیر کیوں ہے؟" میراں پریم میں گدگد ہوگئی۔ اس کے منہ سے کچھ لمحوں تک ایک لفظ بھی نہ نکلا۔ پھر اسے بھوگ سامگری کی یاد آئی۔ پروس کر آگے دھری اور بنیتی کی ؏

تم جیمو[1] گردھار لال جی
میراں داسی عرض کرے ہے　　سنئے پرم دیال جی!
چھپن بھوگ چھتیسوں بنجن[2]　　پاؤ جن[3] پرتی پال جی
راج بھوگ آروگو[4] گردھر　　سنمکھ راکھو تھال جی
میراں داسی چرن اُپاسی　　کیجے ویگ[5] نہال جی

پھر کیا تھا۔ شری کرشن سے نہ رہا گیا۔ اور وہ سب کے سامنے ہی میراں کے ساتھ کھانے کو بیٹھ گئے۔ پہریدار میراں کی خوابگاہ میں مرد کی آواز سن کر رانا کے پاس دوڑے گئے۔ اور انہیں جگا کر کہا۔ کہ میراں کے گھر کوئی مرد آیا ہے۔ اور اس کے

[1] کھاؤ [2] لذیذ کھانے [3] بھگتوں کی پالنا کرنے والے [4] ؟ [5] ایک سکو، مراد جلدی

ساتھ وہ ہنس ہنس کر باتیں کر رہی ہے

رانا اس خبر سے غضبناک ہو اُٹھے اور ننگی تلوار۔ لے کر سیدھے میراں کے محل میں داخل ہو گئے۔ وہاں کسی مرد کو نہ دیکھ کر میراں سے دریافت کیا۔ تب میراں نے کہا میرے پرم سنیہی گردھاری لال تو تمہارے سامنے موجود ہیں۔ پھر تم مجھ سے کیا پوچھتے ہو؟ رانا نے چاروں طرف دیکھا۔ مگر چمپا۔ چمیلی اور اُودا بائی کے سوا اور کسی کو نہ پایا۔ کچھ دیر بعد رانا کی نگاہ اچانک پلنگ پر جا پڑی۔ وہاں انہوں نے ایک وراٹ پُرش کو دیکھا۔ دیکھنے کے ساتھ ہی وہ ڈر کے مارے کانپنے لگے۔ اتنا ہی نہیں وہ بیہوش ہو کر گر بھی پڑے۔ جب ہوش آئی۔ تب انہوں نے میراں سے پوچھا۔ تم ہمارے کل گورو ایکلنگ جی کی پوجا کیوں نہیں کرتی؟ تیرے اس دیوتا کے سوروپ کو دیکھ کر تو ہمارے پران کانپ جاتے ہیں۔ ایسا کہ کر رانا ڈر سے کانپتے ہوئے وہاں سے چل دیئے۔

اس الوکک گھٹنا (معجزے) کو دیکھ کر بھی رانا کے دل میں میراں کے لئے ذرا بھی ہمدردی پیدا نہیں ہوئی۔ میراں کے پران کے پیاسے وہ بنے ہی رہے۔ ایک دن انہوں نے ایک ٹوکری میں بہت سے زہری سانپ بند کر کے میراں کے پاس بھیج دیئے اور کہلا بھیجا۔ کہ یہ تمہارے بھگوان کی پوجا کے لئے پشپ مالائیں ہیں۔ بھگونت کرپا سے میراں کو رانا کے دلی بھاؤ کا پتہ لگ گیا۔ مگر پرم بھگتنی میراں نے بڑے آدر سے اسے گرہن کیا۔ یہ دیکھ کر لوگوں کے تعجب کی حد نہ رہی۔ کہ میراں نے جوں ہی ٹوکری کا ڈھکنا اُٹھایا۔ توں ہی سانپ شالگرام کے روپ میں بدل گیا۔ میراں نے اسے اپنے گلے سے لگایا۔ جس طرح زہر اس کے لئے امرت ہو گیا تھا اسی طرح سانپ شالگرام بن گیا۔

یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ رانا نے میراں کے پاس ایک کھاٹ بھیجی۔ جس میں لوہے کے کانٹے جڑ دیئے گئے تھے میراں نے جوں ہی اس پر پاؤں رکھا۔ توں ہی لوہے کے

کانٹے نرم نرم پھولوں میں بدل گئے۔ میراں نے اپنی کویتا میں اس کا ذکر کیا ہے ؎

شول سیج رانا نے بھیجی۔ دیجیو میراں سُلائے
سانجھ بھئی میراں سوون لاگی مانو پھول سجائے

ست یگ میں جس طرح بھگت پرہلاد کی بھگوان نے ہرنیہ کشپ کے اتیاچار سے رکھشا کی تھی۔ اسی طرح کلجگ میں رانا بکرم کے مظالم سے میراں کی رکھشا کی۔ ان کے مظالم کو میراں نے ذرا بھی چت میں نہیں لگایا اس نے دکھ کو دکھ نہیں مانا۔ کیونکہ دکھ کے راستے سے ہی اسے پرماتما کا ساکھشاتکار ہوا تھا۔ بھگوان کی کرپا اسے اس دکھ جھیلنے میں پراپت ہوئی تھی۔ وہ جانتی تھی۔ کہ بھگتوں کو دکھ کی پرواہ نہ کرنی چاہیئے۔ کیونکہ پہلے زمانوں میں بھی جن بھگتوں پر مصیبت کے پہاڑ گرے۔ ان کی رکھشا ہوئی۔ اس لئے وہ مصیبت پڑنے پر بار بار پکار اٹھتی تھی۔ کہ:۔

ہری! تم ہرو جن کی بھیر
دروپدی کی لاج راکھی — تم بڑھایو چیر
بھگت کارن روپ نرہری دھریو آپ شریر نرسنگھ اوتار

آخر میں کہتی ہیں :۔

داسی میراں لال گردھر دکھ جہاں تہاں پیر

Trouble is the supreme blessings, men are born for it, as they attain their aim through it.

ارتھات دکھ سب سے اچھا وردان ہے۔ انسان دکھ اٹھانے کے لئے ہی پیدا ہوا ہے۔ کیونکہ دکھ کے مارگ سے ہی وہ اپنے منزل مقصود کو حاصل کرتا ہے۔

رانا کا اتیاچار بڑھتا گیا۔ میراں کے لئے چتوڑ میں رہنا مشکل ہو گیا۔ ادھر میراں کے چچا بیرم دیو جی کو جب میراں کے کشٹ کی خبر ملی تو وہ بڑے ہی دکھی ہوئے۔ انہوں

نے میراں کو میرٹھ سے بلا لیا۔ میراں کے وہاں چلے آنے پر چتوڑ پر مصیبت کے بادل منڈلانے لگے۔ سمت ۱۵۸۸ میں گجرات کے بادشاہ سلطان بہادر نے چتوڑ پر حملہ کر دیا۔ اور دوبارہ لوٹ بھی لیا۔ رانا بکرم کو بھاگ کر بوندی چلا جانا پڑا۔ بادشاہ کے حملے سے چتوڑ کمزور ہو گیا۔ اسی موقعہ پر پرتھوی راج کا بیٹا بن بیر اُن کو مار کر سمت ۱۵۹۲ میں گدی پر بیٹھ گیا ادھر جودھپور کے مالدیو جی نے بیرم دیو سے میرٹھ تا چھین لیا۔ اسی طرح میکے اور سسرال دونوں کی نازک حالت دیکھ کر میراں نے تیرتھ یاترا کرنے کا سنکلپ کر لیا۔ اور وہ چل بھی پڑی۔

تیرتھ یاترا کرتے کرتے میراں بندرابن آ گئیں۔ وہاں وہ سادھوؤں کی سنگت میں رہنے لگیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ جیو گوسوامی اس وقت بندرابن میں ہی تھے۔ ان کا نام سُن کر میراں کے دل میں ان کے لئے شردھا پیدا ہوئی۔ وہ ان سے ملنے گئیں۔ مگر گوسوامی جی نے اسے اپنے گھر آنے سے روک دیا۔ اور کہلا بھیجا۔ کہ میں کسی استری سے نہیں ملتا۔" میراں نے ان کو جواب بھیجا۔ کہ میں نے سنا تھا۔ کہ بندرابن میں پُرش صرف شری کرشن جی ہیں اور سب ان کی سکھی ہیں۔ مگر آج معلوم ہوا۔ کہ شری کرشن کا شریک بھی یہاں کوئی ہے" اس پریم بھرے جواب کو سُن کر گوسوامی جی بڑے ہی شرمندہ ہوئے۔ اور انہوں نے میراں کو آدر سے گھر میں بلا لیا۔ اور بھگتی کے بارے میں چرچا کی۔

میراں کے اٹل پریم اور شری کرشن بھگتی کو دیکھ کر گوسوامی جی بڑے ہی پرسن ہوئے اور اپنی غلطی کے لئے معافی مانگنے لگے۔ کچھ دن تک بندرابن میں رہ کر میراں دوارکا کو چلی وہاں وہ رنچھوڑ جی کی پوجا کرتے ست سنگ۔ اور بھگوت بھجن میں وقت گذارنے لگی۔

ادھر بہت سے نشیب و فراز کے بعد سمت ۱۵۹۰ میں بکرم کے چھوٹے بھائی اُودے سنگھ نے بن بیر کو ہٹا کر چتوڑ اپنے قبضے میں کر لیا اور سمت ۱۶۰۰ میں بیرم دیو جی نے بھی میرٹھ پر پھر قبضہ پا لیا۔ مگر وہ دو ماہ بھی راج نہ کر سکے تھے کہ ان کا دیہانت ہو گیا۔ ان کے بعد

راؤ بھیل جی میڑتے کی گدی پر بیٹھے گدی پر بیٹھنے کے کچھ دنوں بعد انہوں نے میراں کو دوارکا سے لوٹا لانے کی کوشش کی۔ چتوڑ کے مہارانا اودے سنگھ جی نے بھی میراں کو چتوڑ لانے کے لئے اصرار کیا۔ مگر اس نے پہلے اب میراں کسی جگہ بھی جانا سویکار نہیں کیا۔ انہوں نے کہلا بھیجا۔ کہ رنچھوڑ جی۔ کے آشرے کو چھوڑ کر بھلا کون دوسرے کا آشرہ چاہیگا۔ تب سے زندگی بھر وہ وہیں رہیں۔ ان کی مرتیو سمت ۱۶۰۳ میں ہوئی۔ اس بارے میں کہاوت مشہور ہے۔ کہ میراں کو لوٹا لانے کے لئے جو براہمن دوارکا بھیجا گیا تھا۔ اس نے جب دیکھا کہ میراں باتوں سے نہ مانیگی۔ تب اس نے دھرنا دینے کا نشچے کیا۔ وہ رنچھوڑ جی کے مندر کے دوار پر لیٹ گیا۔ میراں جب درشن کو گئی۔ تب سامنے براہمن کو دھرنا دئے دیکھ کر ٹھٹھک گئی۔ اور وہیں بیٹھ کر اس نے یہ بھجن گایا۔

میراں کا انتم سمے کا بھجن

ساجن! سُدھ جیوں جانے تیوں لیجے ہو
تم بن میرے اور نہ کوئی - کرپا راوری کیجے ہو
دن[۱] کو بھوک نہ بھوک۔ رَین[۲] نہیں ندرا۔ یُوں تن پل پل چھیجے ہو
میراں کے پربھو گردھر ناگر مِل۔ بچھڑن نہیں کیجے ہو

[۱] دن کو
[۲] رات کو

کہتے ہیں۔ کہ گاتے گاتے وہ بھگوان کی مورتی میں سما گئیں۔

میراں بائی کے جیون کی کچھ گھٹنائیں

میراں بائی نے بھگتی مارگ کے تین گرنتھ لکھے ہیں (۱) نرسی جی کا مائرہ (۲) گیت گوبند جی کی ٹیکا (۳) راگ گووند۔ میراں کی بھاشا راجستھانی ملی برج بھاشا ہے۔ یہ تینوں گرنتھ سُندر بھگتی رس سے بھرپور کویتائیں ہیں۔ اور سور داس جی کے پدوں کی طرح ہی گائے جاتے ہیں۔

کسی کسی کا کہنا ہے۔ کہ میراں بائی پہلے جنم میں شری کرشن کی ایک گوپکا تھی۔ اس کی بھگتی سے پرسن ہو کر شری کرشن نے اسے بچن دیا تھا۔ کہ "کلجگ میں تمہارا سوامی ہونگا" میراں نے اپنے بھجنوں میں جہاں تہاں اس سمبندھ کی طرف اشارہ کیا ہے۔ جیسے :-

(۱) میراں اُن کی پریت پُرانی ۔ اُن بن پل نہ رہاؤں (۱)

(۲) رانا جی! مہاری پریت پُوربلی ۔ میں کائی کروں؟ (۲)

(۳) میراں کے پربھو گردھر ناگر ۔ پُورب جنم کو ہے قول (۳)

(۴) میراں کے پربھو کب رے ۔ ملیگے پُورب جنم کے ساتھی (۴)

(۵) میراں داسی جنم جنم کی ۔ پڑی تمہارے پائے (۵)

(۶) پُورب جنم کی پریت پُرانی ۔ سو کیوں چھوڑی جائے (۶)

(۷) میراں داسی جنم جنم کی ۔ انگ سے انگ لگائیو (۷)

اتنا ہی نہیں۔ میراں کے ہردے میں شری کرشن کا وہ بچن ہمیشہ جما رہتا تھا۔ وہ کرشن کے وعدے کو بھولی نہ تھی۔ جب کبھی اُسے کرشن کے ملنے میں مایوسی ہوتی۔ تبھی وہ کرشن کو پکارتیں۔ اور انہیں اپنی پرتگیا یاد دلاتی تھیں۔ دیکھئے

درشن کی چاہ

رے پیا اب گھر آجیو مورے ۔ تم مورے ہوں تورے

میں جن تیرا پنتھ نہاروں ۔ مارگ چیتوت تورے

اودھ بدوتی اجھوں نہ آئے ۔ دوتیں سنگ نہیہ جورے

میراں کے پربھو کب رے ملوگے؟ درسن بن دن دورے

پریتم! اب میرے گھر آجاؤ۔ تم میرے ہو اور میں تمہاری ہوں۔ میں تمہاری

۱؎ ایک پل نہیں جی سکتی ۲؎ کیا کروں۔ میرا بس نہیں ۳؎ اقرار ۴؎ تمہارے چرنوں میں پڑی ہے

اپنی ہوں - تمہاری داسی انتظار میں ہے - ایک ٹک سے راہ دیکھ رہی ہے - تم نے مہلت دی تھی - (کہا تھا کہ کلجگ میں ملونگا) مگر اب تک نہیں آئے (معلوم ہوتا ہے کسی اندر کے ساتھ سنیہہ جوڑ لیا ہے - بھلا مجھ سے کب ملوگے؟ تمہارے درشن کے بنا دن ورش بھر لگتے ہیں - زندگی بوجھ ہو رہی ہے -"

جب شری کرشن سے ملاپ ہوتا ہے - تب وہ ان کی کچھ خاص شکر گذار نہیں ہوتی ہاں اپنا سنکلپ پورا ہونے پر انہیں بدھائی دیتی ہے - وہ اپنے کو دھنیہ سمجھتی ہے اگر کچھ ڈر ہے - تو اس بات کا کہ کہیں پیارے پھر ویوگ نہ ہو جائے -

میہا برسبو کرے رے - آج تو رمیا میرے گھر رے
ناہنھی ناہنھی بوند میگھ گھن برسے - سوکھے سرور بھر رے (۱)
بہت دناں پے پریتم پایو - بچھڑن کو موہیں ڈر رے
میراں کہے اتی نیہہ جڑائیو - میں لیو پورلے ور رے

کہتے ہیں - کہ جب رانا نے میراں کو بہت کشٹ دیا - تب تنگ آکر اس نے مندرجہ ذیل پد گوسوامی تلسی داس جی کو لکھ بھیجا -

(۱) شری تلسی کل بھوشن دوشن ہرن گسائیں
بارہیں بار پرنام کروں اب ہر ہو شوک سموہ دائی (۱)
(۲) گھر کے سوجن ہمارے جیتے - سبن اپادھی بڑھائی
سادھو سنگ اور بھجن کرت موہیں دیت کلیش مہائی (۲)
(۳) بالی پنے تے میراں کینی گردھر لال متائی
سو تو اب چھوٹت نہیں کب ہوں لگی لگن برپائی

کیا کرنا سب ہے ۔ میرے مات پتا کے سم ہو ۔ ہری بھگتن سکھدائی ۔ پربھو بھگتی جو سکھ دینے والے ہم کو کہا اُچت کر بو ٹھے ہے ۔ سو کہئیے سمجھائی ۔ (۴)

ارتھ صاف ہے ۔ اس کے جواب میں گوسوامی تلسی داس جی نے ولنے پتر کا یہ پد لکھ کر بھیجا تھا ۔

جاکے پریہ نہ رام ویدیہی ۔
تجئے تاہی کوٹی ویری سم ۔ یدیپی پرم سنیہی ۔
تجیو پتا پرہلاد ۔ وبھیشن بندھو ۔ بھرت مہتاری ۔
بلی گورو تجیو ۔ کنت برج بنتا ۔ بھئے سب منگل کاری ۔
ناطو نیہہ رام سوں منیئت ۔ سُہرد سُسیو جہاں لوں ۔
انجن کہاں آنکھ جو پھُوٹے ۔ بہُتیک کہوں کہاں لوں ؟
تلسی سو سب بھانت پرم ہت ۔ پوجیہ پران تے پیارو ۔
جاسوں بڑھے سنیہہ رام پد ۔ ایتو متو ہمارو ۔

تلسی داس جی کہتے ہیں ۔ رام اور سیتا (شو اور شکتی) جس کو پیارے نہیں ہیں ۔ اس کو کروڑوں دشمنوں کی مانند سمجھ کر چھوڑ دینا چاہیئے ۔ خواہ وہ کتنا ہی سنیہی (نزدیکی رشتہ دار) ہو ۔ پرہلاد نے پتا کو ۔ وبھیشن نے بھائی کو ۔ بھرت نے ماتا کو ۔ راجہ بلی نے اپنے گورو شکر آچاریہ کو ۔ برج کی گوپیوں نے اپنے پتیوں کو چھوڑ دیا ۔ مگر ان سب کا کلیان ہی ہوا ۔ جتنے پیار اور سنیہہ اور سمبندھی رشتے ناطے ہیں ۔ وہ سب رام سے ہی ماننے چاہئیں ۔ مطلب یہ کہ جو رام جی کا پریمی ہے ۔ وہی سچا سمبندھی ہے ۔ جب آنکھ ہی پھوٹ جائے ۔ تب سرمہ لگانے کی کیا ضرورت ۔ یہاں رام جی کا پریم آنکھ ہے اور سرمہ سنیہہ ۔ جس میں رام جی کا پریم نہیں ۔ اس سے سنیہہ کرنے میں کیا لابھ ؟ زیادہ کہاں تک کہوں ۔ جس کا رام جی کے چرنوں میں سنیہہ ہے ۔ وہی سب طرح سے

پرم ہتکاری پُرجیہ اور پران سے پیارا سمبندھی ہے۔ یہ ہمارا مت ہے۔

(۴) پتی کے مرنے پر میراں مُرلی منوہر کو ہی اپنا پتی ماننے لگی۔ جب ہر دسے میں ان کے درشن ہوئے۔ تو وہ خوش ہو کر گاتی ہوئی سواگت کے لئے اُٹھ دوڑی۔ اس کی جنم جنمانتر کی لالسا پُوری ہوتی ہوئی دکھائی دی۔ فانی پتی کے بدلے امرپتی (شری کرشن) کی آرادھنا کرنا اسے پرم سکھدائی معلوم ہوا۔ تب وہ بے اختیار پکار اُٹھی۔

ایسے ور کو کیا کروں - جو جنمے اور مرجائے　بمعنی سہاگ

ور ور لیے یک سانورو ری - میرو چوڑلو امر ہو جائے

پتی کے مرنے سے بیوگی کا احساس اسے نہیں ہوا۔ بلکہ امر سانوریا کے پانے سے اُس نے سدھوا پن کی نوید پائی۔ ٹھیک ہے۔ پریمی سنسار کے نیموں کو نہیں مانتا۔ میراں کے فانی پتی گردھاری لال کو اس سے پریم کرتے نہیں دیکھ سکتے تھے۔ اس لئے وہ اس لوک سے چلے گئے۔ اور میراں تو امرپتی کے برہ میں گیت گاتی ہی رہی:۔

میں برہن بیٹھی جاگوں - جگت سب سووے ری آلی

میراں نے شری کرشن کو آتم سمرپن کر دیا۔ سنسار کے سبھی ناطے توڑ کر اور سبھی سکھوں سے منہ موڑ کر وہ تن من سے شری کرشن کی ہو گئیں۔

(۵) امرپتی شری کرشن کو ملنے جانے کے لئے بیش قیمت زیورات اور کپڑوں کی ضرورت نہیں۔ اس کے لئے تو دلی بھاؤ۔ پریم چاہئے۔ میراں اپنے گردھر لال سے ملنے کو چلی ہیں۔ اس کا شرنگار اسی کے منہ سے سنئے۔

میراں کا شرنگار

اوڑھنا لجا چیر - دھیرج کو لہنگا گرو۔ بھشمتا کا کنگن ہاتھ۔ سومتی کو مُندرو　انگوٹھی　اوڑھنی

پہونچی سے بیر شرال چھپو چیت اُجوو - ول گُولی رس بار سانچ کو ور رلو　نتھ

دانتاں امرت میکھ دیا کو بولنو — اُبٹن گورو کو گیان دھیان کو دھونو
کان اکھوٹا گیان جگت کو جھوٹھنو — بیسر ہری کو نام - کا جل ہے دھرم کو
جوہر شیل سنتوش نرت کو گھونگھرو — بندلی گج منی ہار - تلک ہری پریم کو
سج سولہ سنگار - پہر لینی راکھڑی — سانولیا سوں پریت اوروں سے آکھڑی
پتی برتا کے سیج پربھو جی پدھاریا
گاوے میراں بائی داسی کر راکھیا

نتھ[۱] لگن[۲]

(۶) اگرچہ میراں کرشن پریم میں مگن ہو رہی تھیں۔ مگر اس کے گردھاری لال تو سچ ہی ملنے والے نہیں تھے۔ وہ بڑے ہی سنگدل تھے۔ وہ اسے کسوٹی پر پرکھ کر اپنانا چاہتے تھے۔ دور سے کنگنی کی دھُونی سُنا کر انہوں نے میراں کو گھربار چھڑا کر راستے کا بھکاری بنا دیا تھا میراں پگلی سی ہو کر اپنے گردھاری لال کو گھٹ گھٹ میں ڈھونڈھنے لگی۔ مگر اسے چاروں طرف اندھیرا ہی دکھائی دیتا تھا۔ آخر بیاکل ہو کر ایک بار وہ بول اُٹھی :-

تمہرے کارن سب سکھ چھوڑیا - اب موہیں کیوں ترساوو رے
اب چھوڑیا نہیں بنے پربھو جی ! چرنوں ہیں بلاوو رے

کہتی ہیں۔ تمہارے لئے تو میں نے سب کچھ چھوڑ دیا۔ تب پھر اب اور کیوں ترساتے ہو۔ ہے پربھو! مجھے چھوڑ کر اب تم کیونکر رہ سکو گے۔ اپنے شری چرنوں میں مجھے بلا لو۔ پگلی میراں اتنی بنتی کر کے سمجھتی ہے۔ کہ پرارتھنا منظور ہو گئی۔ اور ہری آنے ہی والے ہیں۔ تب وہ پریم میں سرشار ہو کر گانے لگتی ہے :-

سُنی میں ہری آون کی آواج
داور مور پپیہا بولے - کوئل مدھورے ساج
گرج بدروا میگھا بولے - دامنی چھوڑی لاج
دھری روپ نوا - نوا دھریا - کنت ملن کے کاج

میراں کے چِت دھیر نہ مانے - ویاکُل مہاراج

شری کرشن کے آنے کی آہٹ میں نے سنی ہے مینڈک - مور اور پپیہے بولتے ہیں - کوئل کوہو کوہو کر مدھر تا بکھیر رہی ہے - بادل گرجتے ہیں - مینڈک ٹرٹر دھونی میں اُس کو بلا رہے ہیں - بجلی نے لاج گنوا دی ہے - اور پیارے سے ملنے کے لئے پرتھوی نے نیا رُوپ دھارن کیا ہے - ایسے موقعہ پر میرا چِت کس طرح دھیرج دھارن کرے گا؟ ہے مہاراج! جلدی مل کر آس پوری کرو۔

بھلا ایسی پریم کی دیوی کو بھگوان کب تک درشن نہ دیتے؟ میراں کے پریم سے کھچے ہوئے بھگوان پرگٹ ہو ہی گئے - میراں دھنیہ ہو گئی - اب ڈر ہے تو یہی ہے - کہ کہیں یہ موہنی مورتی پھر آنکھوں سے اوجھل نہ ہو جائے - اس لئے میراں اپنے پربھو سے ستھائی سمبندھ (ابدی رشتہ) باندھنا چاہتی ہے - وہ بھگوان سے پرارتھنا کرتی ہے

میراں کی شری کرشن سے پرارتھنا

مہانے چاکر راکھو جی!

چاکر رہسوں باغ لگاسوں ۔ نت اُٹھ درشن پاسوں
برندابن کی کُونج گلن میں ۔ تیری لیلا گاسوں
ہرے ہرے سب بن ہیں بناؤں ۔ بیچ بیچ راکھوں باری
سانوریا کے درسن پاؤں ۔ پہر کُسُمبھی ساڑھی
یوگی آیا یوگ کرن کوں ۔ تپ کرنے سنیاسی
ہری بھجن کوں سادھو آئے ۔ برندابن کے باسی
میراں کے پربھو گہر گمبھیرا ۔ ہردے رہو جی دھیرا

آدھی رات پربھو درشن دے ہیں پریم ندی کے تیرا

ترجمہ۔ ہے گردھاری! مجھے تم چاکر رکھ لو۔ میں چاکر ہو کر رہونگی۔ تمہارے لئے باغ لگا دونگی۔ روز تڑکے اٹھ کر تمہارا درشن پاؤنگی۔ اور برندابن کی کنج گلیوں میں تمہاری لیلا گایا کرونگی۔ میں ہرے بھرے سبز اناروں کو بناؤنگی۔ بیچ بیچ میں کیاری بنا دونگی۔ اور اس کسمبھی ساڑھی میں میں اپنے سانولیا کا درشن پاؤنگی۔ یوگی یوگ ابھیاس کرنے کو آتے ہیں۔ سنیاسی تپسیا کرنے کو اور سادھو سنت ہری بھجن کے لئے یہاں آتے ہیں۔ اس لئے یہ سب کے سب برندابن میں ٹھیرے ہوئے ہیں۔ مگر میراں کا اس کے ساتھ۔ پریتم کے ساتھ۔ گہرا پریم کا سمبندھ ہے۔ اس لئے ہے ہردے! دھیرج رکھو۔ آدھی رات کو پریم ندی کے کنارے بھگوان کے درشن ہونگے۔" پھر کہتی ہیں۔

مائی ہے! گوبند لینو مول

کوئی کہے سستوں کوئی کہے مہنگوں۔ لینو ترازو تول
کوئی کہے گھر میں کوئی کہے بن میں۔ رادھا سنگ کلول
میراں کے پربھو گردھر ناگر۔ آوت پریم کے مول

بھائی! میں نے گوبند کو مول لیا ہے۔ کوئی سستا بتاتے ہیں۔ کوئی مہنگا مگر میں نے ترازو پر تول کر ٹھیک لیا ہے چھپے دام دے کر لیا ہے۔ کوئی انہیں نند یشودا کے گھر میں بتاتا ہے۔ کوئی جمنا کنارے کنج بن میں۔ مگر میں انہیں رادھا جی کے ساتھ کلول کرتے دیکھتی ہوں۔ وہی گردھر ناگر میرے پربھو ہیں۔ اور وہ پریم کے مول ملتے ہیں۔

پریم کے بنا پربھو نہیں مل سکتے۔ یہ میراں کا سدھانت ہے۔ دیکھئے صاف شبدوں میں کہتی ہیں:-

نت نہانے سے ہری ملے ۔ تو جل جنتو ہوئی
پھل مول کھائے ہری ملے تو باندر باندرائی!
دودھ پیئے ہری ملے ۔ تو بہت وتس بالا
میراں کہے بنا پریم سے نہ ملے نند لالہ

مطلب یہ کہ اگر نت سنان کرنے سے ہری ملیں ۔ تو میں جل جنتو (آبی جانور) ہو جاؤں ۔ اگر پھل مول کھانے سے وہ سہج میں مل سکیں ۔ تو میں ویسا ہی کروں ۔ دودھ پینے سے وہ ملیں ۔ تو کتنے بچے اب تک ان کو پراپت کر گئے ہوتے میراں بائی کہتی ہیں ۔ کہ بنا پریم کے نندلال (پربھو) نہیں ملتے ۔ چاہے لاکھ اُپائے کرو ۔ پریم کے دیوتا کو پراپت کرنے کا اُپائے صرف پریم ہی ہے ۔

(۷) پریم کی پتلی میراں نے ماں کے کہنے سے شری کرشن کو اپنا پتی مان لیا ۔ اب وہ دن رات انہیں کی راہ دیکھنے لگی ۔ جب برہ نے بہت ستایا ۔ تو سوچا ۔ کہ پریتم کو ایک پتر لکھوں ۔ کاغذ قلم دوات مہیا کی ۔ تب لکھنے بیٹھی ۔ تو لکھا نہیں گیا ۔ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی ۔

پتیاں میں کیسے لکھوں ۔ لکھ ہی نہ جائی
قلم دھرت مورے کر کمپت ہردے رہو گھرائی
بات کہوں موہی بات نہ آوے نین رہے جھرائی

"پتر (خط) کس طرح لکھوں ۔ لکھا ہی نہیں جاتا ۔ قلم پکڑتے ہی ہاتھ کانپنے لگتے ہیں ۔ چھاتی میں دھڑکن پیدا ہو جاتی ہے ۔ بولنا چاہتی ہوں ۔ مگر بات ہی نہیں نکلتی ۔ آنکھوں سے آنسو جھرنے لگتے ہیں ۔"

آخر میراں پتر لکھے ۔ تو کہاں بھیجے ۔ پریتم کا ٹھور ٹھکانا تو معلوم ہی نہیں ۔ وہ تو لامکان اور بے نشان ہے ۔ [illegible] پریتم کا پتہ ہی نہیں معلوم سے پتر کیسے

لکھوں۔ میراں بے اختیار رو پڑی۔ دیر تک روتی رہی۔ لامکان اور بے نشان ہوتے ہوئے بھی شری کرشن سرب دیاپک ہیں۔ وہ جب بھگت کی حد درجہ بے چینی دیکھتے ہیں۔ جب پریمی کو برہ کی اگنی میں جلتا ہوا دیکھتے ہیں۔ تو ہردے میں ہی پرگٹ ہو کر اپنے درشن روپی شیتل جل سے ہرا بھرا کر دیتے ہیں۔ میراں کی برہ ویدنا بھی جب انتہا کو پہنچ گئی۔ تب مرلی منوہر یکایک اس کے ہردے میں پرگٹ ہو گئے۔ اپنے پریتم کی موہنی مورتی کو اپنے ہردے میں دیکھ کر میراں کا سب شوک پرہ کا دُکھ جاتا رہا۔ وہ خوشی سے اچھل پڑی۔ اور بے اختیار بول اٹھی۔

جن کے پیا پردیس بست ہیں لکھ لکھ بھیجیں پاتی
میرے پیا موہ ماہیں بست ہیں کہوں نہ آتی جاتی

جن کے پریتم پردیس (دور دراز دیشوں میں) بستے ہیں۔ وہی لکھ لکھ کر خط بھیجا کریں۔ میرے پریتم تو مجھی میں رہتے ہیں۔ مجھ سے کبھی الگ نہیں ہوتے نہ کہیں آتے جاتے ہیں۔ اس لئے مجھے خط لکھنے کی کیا ضرورت ہے۔ پھر

اَور اِن کے پیا پردیس بست ہیں۔ لکھ لکھ بھیجیں پاتی!
میرا پیا میرے ہردے بست ہے گونج کہوں دن راتی

اُن لوگوں (دوسروں) کے پتی پردیس میں بستے ہیں۔ اس لئے وہ ان کو خط لکھ لکھ کر بھیجتی ہیں۔ مگر میرا پتی تو میرے ہردے میں بستا ہے۔ اور گونج گونج کر اپنا سندیش سنایا ہی کرتا ہے۔

اس طرح میراں اپنے ہردے دھن کے ہردے میں درشن کر کے نہال ہو گئی اور انترامی بھگوان پر ایسی مگدھ ہوئی۔ کہ بے اختیار بول اٹھی

میراں کے سب کچھ رام ہی ہیں
میرے تو رام نام دوسرا نہ کوئی۔ دوسرا نہ کوئی سادھو سکل لوک جوئی

بھائی چھوڑیا بندھو چھوڑیا سگا سوئی سادھ سنگ بیٹھ بیٹھ لوک لاج کھوئی
بھگت دیکھ راضی ہوئی جگت دیکھ روئی ۔ پریم نیر سینچ سینچ وِش بیل بوئی
ودھی متھ گھرت کاڑھ لیو ڈار دئی چھوئی ۔ راناوِش کو پیالا بھیجیو پی مگن ہوئی

مٹا

دہی

اب تو بات پھیل گئی جانے سب کوئی

چھاچھ

میراں رام لگن لگی ہونی ہوئے سو ہوئی

اس طرح بھگوان کے سوائے اس کا اب سنسار میں کوئی نہ تھا ۔ اس نے بھائی بند سگے سمبندھی سب چھوڑ دئے تھے ۔ اور سادھو سنتوں میں بیٹھ بیٹھ کر لوک لاج مٹا دی تھی ۔ سادھو سنت ہر وقت ہری چرچا میں مگن رہتے تھے ۔ اس لئے میراں کو ان کے ساتھ بیٹھنے سے آنند ملتا تھا

ادم شم

میراں کی پریم بھری بانی

ا ۔ پرارتھنا

ہری! تم ہرو جن کی بھیر (ٹیک)

دروپدی کی لاج راکھی ۔ تم بڑھایو چیر

(۱) بھگت کارن روپ نرہری ۔ دھریو آپ شریر (۱)

ہرنیا کھش مار لینو ۔ کیو باہر نیر

(۲) داسی میراں لال گردھر ۔ دکھ جہاں تہاں پیر (۲)

ہے ہری (دکھوں سے چھڑانے والے شری کرشن!) تم اپنے بھگتوں کے

کشٹوں کو ہر لیا کرتے ہو۔ اے ناتھ! آپ بھگتوں کے دُکھ کو مٹا دیتے ہو۔ جیسے کہ کوروؤں کی سبھا میں جب دوشاسن دروپدی کو ننگی کر رہا تھا۔ تب تم نے اپنی یوگ مایا سے دروپدی کا چیر بڑھا کر اس کی لاج رکھ لی۔ پھر پرہلاد بھگت کی خاطر آپ نے نرسنگھ اوتار دھارن کیا۔ (۱) ہرنیاکشپ دیت کو مار کر پرتھوی کو جل سے باہر کیا۔ میراں اپنے اسی گردھر لال کی داسی ہے۔ جہاں دکھ ہے۔ وہیں پر ارتھات گورو یا پرماتما کا واس ہے مطلب یہ کہ کشٹ اٹھانے سے ہی پرماتما ملتا ہے۔ یا جہاں دُکھ ہوتا ہے وہیں بھگوان دکھ ہرن کرنے کو موجود رہتے ہیں۔

۲۔ نام مہما

میرے من رام ہی رام رٹے رے (ٹیک)

رام نام جپ لیجئے پرانی کوٹک پاپ کٹے رے
جنم جنم کے خط جو پرانے نام ہی لیت پھٹے رے
کنک کٹورے امرت بھریو پیون کون نٹے رے
میراں کہے پربھو ہری اوناشی تن من تاہی پٹے رے

رام ہی رام۔ رام کے ارتھ ہیں۔ سب میں رمن کرنے والا دیو اور وا شوبھنے کے ارتھ ہیں۔ سب میں سہنے والا دیو۔ بات ایک ہی ہے۔ جو رام ہے۔ وہی کرشن ہے۔ اور کرشن ہی رام ہے۔ اس لئے رام کے ارتھ یہاں شری کرشن ہی لینے چاہئیں۔ کیونکہ میراں کرشن سروپ کی اُپاسک تھیں۔

میراں بائی کہتی ہیں۔ ہے میرے من! رام ارتھات کرشن کرشن ہی رٹو۔ کیونکہ نام کے جپ سے پرانی کے کروڑوں پاپ کٹ جاتے ہیں۔ جنم جنمانتر کے کئے ہوئے پاپوں کے خط ارتھات لاکھ نام کے لیتے ہی پھٹ جاتے ہیں (۲) میراں کہ

رانا جی نے زہر کا پیالہ بھیجا تھا۔ میراں نے اسے امرت سمجھ کر پی لیا۔ اس گھٹنا کی طرف اشارہ کر کے کہتی ہیں۔ کہ سونے کا تو کٹورا اور اس میں امرت بھرا ہو تو اس کے پینے سے کون انکار کرے؟ اور تھا تو انکار ہو ہی نہیں سکتا۔ یا نام رُوپی سونے کے کٹورے میں پرم آنند رُوپی امرت بھرا ہے۔ اس کے پینے سے ہے من! تم کو بھاگنا نہیں چاہیئے۔ مطلب یہ کہ سدا رام نام کا جپ کرنا چاہیئے۔ میراں بائی کہتی ہیں۔ کہ ہری (سری کرشن) اوناشی ہیں۔ اس لئے میرا تن من ان کے انوکول ہے۔ مطلب یہ کہ میں نے اوناشی پربھو کو ہی اپنا تن اور من ارپن کر دیا ہے۔ فانی پتی کی مجھے ضرورت نہیں ہے ایسے وَر کو کیا کرنا۔ جو جیتے تے مر جائے۔

۳ - راگ آساوری

بسو میرے نینن میں نندلال! (ٹیک)

موہنی مورت۔ سانوری صورت نیناں بنے وشال
ادھر سدھا رس مُرلی راجت اُر ویجنتی مال
چھدر گھنٹکا۔ کٹی تٹ شوبھت نوپُر شبد رسال
میراں پربھو سنتن سُکھدائی بھگت وچھل گوپال

ہے نند نندن! میری آنکھوں میں آ کر بسو۔ آپ کی موہنی مورت اور سانولی صورت ہے۔ اور آنکھیں بڑی بڑی ہیں۔ امرت برسانے والے لبوں پر مرلی شوبھا پاتی ہے۔ اور گلے میں ویجنتی مالا زیب دیتی ہے کمر میں میکھلا اور پازیب کی دھونی بڑی سُندر ہے۔ میراں بائی کہتی ہیں۔ کہ اپنے پربھو گوپال کرشن سنتوں کے سکھ دینے والے اور بھگتوں کی رکھشا کرنے والے ہیں۔

۴۔ گورو کرپا

مجھے
موہی لگی لگن گورو چرنن کی (ٹیک)
چرن بنا کچھو ہے نہیں بھاوے۔ جگ مایا سب سپنن کی (۱)
بھوساگر سب سوکھ گئیو ہے۔ فکر نہیں موہی ترنن کی
میراں کے پربھو گردھر ناگر۔ آس یہی گورو سرنن کی (۲)

مجھے گورو دیو کے چرنوں کی لگن لگی ہے۔ ان چرنوں کے بنا مجھے کچھ اچھا نہیں لگتا۔ یہ مایاوی جگت مانند خواب دکھائی دیتا ہے۔ گورو دیو کے چرنوں کی کرپا سے یہ سنسار ساگر تو سارے کا سارا سوکھ گیا ہے۔ اس لیئے اس کے ترنے کی مجھے فکر نہیں رہی۔ میراں بائی کہتی ہیں۔ کہ شری گردھاری لال میرے پربھو ہیں۔ ان سے ملنے کے لیئے مجھے گورو دیو کا ہی بھروسہ ہے۔ اس لیئے میں نے انہیں کی شرن لی ہے

۵۔ گوپال کا بھجن کرو (راگ باگ شری)

بھج لے من ! گوپال گنا (ٹیک)
ادھم ترے ادھکار بھجن سوں۔ جوئی آئے ہری شرنا
اوِشواس تو ساکھ بتاؤں۔ اجا میل گنگا سدنا (۱)
جو کرپال تن من دھن دینو۔ نین ناسکا مکھ رسنا
جاکو رچت ماس دس لاگے۔ تاہی نہ سمرو ایک چھنا (۲)
بالاپن سب کھیل گنوایو۔ ترن بھیو جب روپ گھنا
بردھ بھیو جب آلس اپجیو۔ مایا موہ بھیو مگنا (۳)
گج ارو گیدھ ہو تے ہے بھجن سوں۔ کو اوتر یو نہیں بھجو رینا

دھنّا بھگت پیپا مُنی سوری - میراں کی ہُوں کرو گنتا (۴)

ہے من! گوپال کرشن کے گنوں (اوصاف) کا بھجن کرو۔ بھجن کی برکت سے جو جو پنچ بھگوان کی شرن میں آئے - سب تر گئے۔ اگر یقین نہ ہو۔ تو بشرت کہتی ہیں۔ اجامیل گنکا ویشیا۔ سدنا نائی۔ (۱) جس کرپالو بھگوان نے تن۔ من اور دھن دیا۔ آنکھیں۔ ناک منہ اور زبان دی۔ جس کو بنا تے ہوئے دس مہینے لگ گئے۔ اس کو تو ایک لمحہ بھر بھی تو یاد نہیں کرتا۔ (۲) بچپن تو سب کھیل میں گنوا دیتا ہے۔ جب جوان ہوا۔ تو رُوپ (سُندرتا) بڑھ گئی۔ اسی میں مست رہا۔ جب بوڑھا ہوا۔ تو آس نے گھیر لیا۔ اس طرح ساری عمر مایا موہ میں ہی مگن رہا (۳) گج (گجیندر) اور گیدھ (جٹایو) بھی بھجن سے ترے ہیں۔ دھنّا بھگت - پیپا بھگت۔ بالمیک منی + شوری بھیلنی وغیرہ میراں بائی کہتی ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی بھجن کے بنا بھو ساگر سے پار نہیں ہوا۔ اس لئے ہے من! گوپال کا بھجن کر۔

۱ پکڑ۔ چھو

(۶) من رے پرس[۱] ہری کے چرن

(۱) سُبھگ شیتل کمل کومل - ترِوِدھ جوالا ہرن
جن چرن پرہلاد پرسے - اندر پدوی دھرن! (۱)
(۲) جن چرن دھرو اٹل کینہے - راکھ اپنی شرن
جن چرن تری لوک ناپیو - چھلن بلی اُدّھرن (۲)　۲ استری۔ اہلیا
(۳) جن چرن پربھو پرس لینہو - تری[۲] گوتم گھرن
جن چرن کالی ناگ ناتھیو - گوپ لیلا کرن (۳)　۳ اندر
(۴) جن چرن گوبردھن دھاریو - گرب مگھوا[۳] ہرن　۴ سمندر
داسی میراں لال گردھر - اگم تارن ترن (۴)　۵ نوکا۔ جہاز

ترجمہ۔ ہے من! ہری ارتھات بھگوان شری کرشن کے چرن پکڑ۔ جو کر بڑے سُندر

شتیل (سکھداتی) کمل کی مانند کومل اور تینوں (بھوتک - دیہک اور دیوک) تاپوں کے ہرنے والے ہیں - جن چرنوں کو پرہلاد نے چھو کر اندر کی پدوی پائی - (۱) جن چرنوں نے دھرو کو اپنی شرن میں لے کر اٹل پدوی بخشی - جن چرنوں نے بامن روپ میں راجہ بلی کو چھلنے اور اس کا اُدھار کرنے کے لئے تینوں لوکوں کو ناپ لیا (۲) اور جن بھگوان کے چرنوں کو چھو کر گوتم رشی کی پتنی (اہلیا) تر گئی - اور جن چرنوں نے گوپیوں کے ساتھ لیلا کرتے ہوئے کالی ناگ کو ناتھ لیا (۳) پھر جن چرنوں نے اندر کے گھمنڈ کو توڑنے کے لئے گوبردھن پہاڑ کو ایک انگلی پر دھارن کیا - میراں انہیں شری گردھر لال جی کے چرنوں کی داسی ہے جو کہ اگم (اپار سنسار ساگر) ترنے کے لئے نوکا (جہاز) روپ ہیں - (۴)

بھجن ۷ - اپدیش

(۱) رام نام رس پیجے منوا - رام نام رس پیجے
تج کسنگ ست سنگ بیٹھ نت ہری چرچا سن لیجے (۱)
(۲) کام کرودھ مد لوبھ موہ کوں بہا چت سے دیجے
میراں کے پربھو گردھر ناگر تاہی کے رنگ میں بھیجے (۲)

ہے منوا! رام نام روپی امرت رس کا پان کرو - (ٹیک) بری سنگت کو تیاگ کر ست پرشوں کے سنگ میں بیٹھو (ست سنگ کرکے) ہری چرچا (الیشور گن گان) سنو - کام کرودھ مد اہنکار - لوبھ اور موہ کو چت سے نکال دو - میراں بائی کہتی ہیں - کہ میرے پربھو تو گردھاری لال جی ہیں - انہیں کے رنگ میں رنگ جاؤ (۲)

بھجن ۸ - راگ آساوری

بھج من چرن کمل اوناشی (ٹیک)

(۱) جیتائی دیسے دھرنی گگن وچ تیتائی سب اُٹھ جاسی
کہا بھیو تیرتھ برت کینے کہا لیے کروت کاسی (۱)

(۲) اِس دیہی کا گرب نہ کرنا ماٹی میں مل جاسی
یہ سنسار چہٹر کی بازی سانجھ پڑیاں اُٹھ جاسی (۲)

(۳) کہا بھیو ہے بھگوا پہنیو گھر تج بھئے سنیاسی
جوگی ہوئے جُگت نہیں جانی الٹ جنم پھر آسی (۳)

(۴) عرض کروں ابلا کر جوڑے شیام تمہاری داسی
میراں کے پربھو گردھر ناگر کاٹو یم کی پھاسی (۴)

ترجمہ - ہے من! اوناشی (کبھی ناش نہ ہونے والے اجر - امر بھگوان) کے چرن کملوں کا بھجن کرو۔ کیونکہ (اس اوناشی پربھو کے ماسوا) زمین اور آسمان میں جتنا کچھ مایا کی جگت دکھائی دیتا ہے - وہ سب اُٹھ جائیگا۔ ارتھات نشٹ ہو جاویگا - اس لئے فانی چیزوں سے پریم لگانا فضول اور دکھدائی ہے - جب بھگوان کے چرنوں میں پریم نہ ہو - تو تیرتھ یاترا کرنے اور ایکادشی اور پورنماشی وغیرہ برت رکھنے یا کاشی میں جا کر شریر تیاگنے سے کیا ہوتا ہے

(۱) ارتھات بھگوت چرنوں میں پریم کے بنا یہ سب سادھن عبث ہیں - پھر اس جسم پر بھی گھمنڈ (اہنکار) نہیں کرنا چاہئے - کیونکہ یہ بھی فانی ہے - مٹی میں مل جائے گا - یہ سنسار چڑیوں کا کھیل[۲] ہے (چڑیاں رین بسیرا) جو شام ہوتے ہی اپنے بسیرے کو چل دیتی ہیں -

ہے من! اگر بھگوت چرنوں میں پریم نہیں ہے - تو بھگوے کپڑے پہنے اور گھر کو تیاگ کر سنیاسی بننے سے بھی کیا لابھ ہے ؟ ارتھات کچھ بھی نہیں - اور یوگی ہو کر اگر مکتی (پربھو ملنے کے ڈھنگ - پریم) کو نہیں جانا - تو پلٹ کر پھر جنم لینا پڑے گا - پربھو میں اننیہ پریم کئے بغیر کبھی مکتی ہو ہی نہیں سکتی - سچا سکھ مل ہی نہیں سکتا - ہے شیام! میں ابلا آپ کی داسی ہوں ... عرض کرتی ہوں ... میری ... پھانسی کاٹ دیجئے ارتھات

[۲] یا چار پہر کا کھیل ہے

آواگون سے چھڑا کر اپنی چرن شرن کا سچا سکھ دیجئے۔

بھجن ۹ - شرناگتی کی کامنا

اب میں شرن تہاری جی - موہیں راکھو کرپا ندھان (ٹیک)

(۱) اجامیل اپرادھی تارے - تارے نیچ سدان[۱] (سدنا نیچ ذاتی کا بھگت)
جل ڈوبت گج راج اُبارے - گنگا[۲] چڑھی ویمان (۱) (۲ ویشیا)

(۲) اَور ادھم تارے بہتیرے - بھاکھت سنت سُجان (۲ پڑھیاں سنت سمجھتے ہیں)
کبجا - نیچ بھیلنی تاری - جانے سکل جہان (۲)

(۳) کہاں لگ کہوں گنتی نہیں بھاوے - تھک رہے وید پُران
میراں کہے میں شرن تہاری - سنئے نیکو[۳] کان (۳) (۳ اچھی طرح)

بھجن آسان ہے اور مطلب صاف ہے۔ بھگوان کی شرن میں جانے سے نیچ سے نیچ جیو کا بھی اُدھار ہو جاتا ہے۔ اس میں شک نہیں۔

بھجن ۱۰ - راگ بھیروی

چھوڑ مت جاجیو[۱] جی مہاراج (۱ جاؤ جی)

مَیں ابلا بل ناہیں گسائیں - تمہیں میرے سرتاج[۲] (۲ تمہاری)
میں گن ہین گن ناہیں گسائیں - تم سمرتھ مہاراج
تہاری ہوئے کے کِن[۳] رے جاؤں - تمہیں ہو دِلڑو[۴] ساج[۵] (۳ کہاں، ۴ دل، ۵ پردہ)
میراں کے پربھو اور نہ کوئی - راکھو اب کے لاج[۶] (۶ شوبھا)

ترجمہ - ہے شری کرشن مہاراج! مجھے چھوڑ کر مت جاؤ - ہے سوامی! میں ابلا ہوں - مجھ میں اپنا بل کچھ نہیں - تمہیں میرے سرتاج ارتھات رکھشک ہو - پھر

ہے سوامی! میں گُن ہین ہوں۔ مجھ میں کوئی گن نہیں ہے۔ اور تم سب طرح سے شکتیمان ہو۔ تمہاری ہو کر کہاں جاؤں؟ تمہیں تو میرے ہردے کی شوبھا ہو۔ ہردے کا دھن ہو۔ ہے پربھو! سُن لو۔ میراں کے اور کوئی نہیں ہے۔ اس لئے تمہیں میری لاج رکھو"۔ اس بھجن میں میراں نے سارے جگت سے رشتہ توڑ کر ایک پربھو سے لگایا ہے۔ سوائے بھگوان کے میراں کا اب کوئی نہیں۔ وہی ان کے ہردے کے سوامی ہیں۔ پھر وہ میراں کی لاج کیوں نہ رکھیں گے؟ شرناگتی ہو تو ایسی ہو۔

بھجن ۱۱ - پرارتھنا

تُم تو پلک اُگھاڑو دینا ناتھ - میں حاضر ناظر کب کی کھڑی (ٹیک)

(۱) ساجنیا دشمن ہوئے بیٹھیا - سب نے لگوں کڑی

تم بن ساجن کوئی نہیں ہے - ڈگی ناؤ میری سمندر اڑی (۱)

(۲) دن نہیں چین رین نہیں ندرا - سوکھوں کھڑی کھڑی

بان برہ کا لاگیا ہیئے میں - بھولوں نہ ایک گھڑی (۲)

(۳) پتھر کی تو اہلیا تاری - بن کے بیچ پڑی

کہا بوجھ میراں میں کہئے - سو پر ایک دھڑی (۳)

ترجمہ۔ ہے دینا ناتھ! ہے غریب پرور! آپ ذرا آنکھیں اُٹھا کر دیکھو۔ میں کب کی سامنے حاضر کھڑی ہوں۔ پیارے! جو سجن (ماں۔ باپ۔ ساس۔ سسر وغیرہ رشتہ دار) رکھشک تھے۔ وہی دشمن ہو بیٹھے۔ اب میں سب کو کڑوی لگتی ہوں تمہارے بغیر میرا رکھشک کوئی نہیں ہے پربھو! میری ٹوٹی ہوئی ناؤ بھو ساگر میں پھنس گئی ہے (۱) دن کو چین نہیں۔ رات کو نیند نہیں۔ کھڑی کھڑی سوکھتی ہوں۔ ہردے میں تمہاری جدائی [illegible] ایک گھڑی [illegible] نہیں [illegible] کے بیچ پڑی ہوئی

پتھر کی اہلیا کو تو تم نے تار دیا۔ اب کہئے۔ میراں کا کتنا بوجھ ہے۔ جو اس کو نہیں تارتے؟

بھجن ۱۲ درشن کی چاہ

پیارے! درشن دیجو آئے - تم بن رہیا نہ جائے (ٹیک)
جل بن کنول چند بن رجنی - ایسے تم دیکھے بن سجنی (رات)
آکل بیاکل پھروں رین دن - برہ کلیجو کھائے (۱) (دن کو بھوک نہیں)
دیوس نہ بھوک نیند نہیں رینا - مکھ سوں کتھن نہ آوے بینا (رات کو نیند نہیں)
کہا کہوں کچھ کہت نہ آوے - مل کر تپت بجھائے (منہ سے بات نہیں نکلتی)
کیوں ترساؤ انتریامی - آئے ملو کرپا کر سوامی
میراں داسی جنم جنم کی - پڑی تمہارے پائے (۲)

پیارے! آکر درشن دو۔ تمہارے بغیر رہا نہیں جاتا۔ جیسے جل کے بنا کنول کی اور چاند کے بنا رات کی عالت ہوتی ہے۔ ویسے ہی ہے پریتم! تمہارے دیکھے بغیر میری حالت ہے۔ دن رات بے چین پھرتی ہوں۔ اور تمہاری جدائی کلیجہ کھاتی ہے۔ دن کو بھوک نہیں۔ رات کو نیند نہیں۔ اور منہ سے بات نہیں نکلتی۔ کیا کہوں! کچھ کہنا بھی نہیں آتا۔ مل کر جلن بجھا دو۔ ہے انتریامی! کیوں ترساتے ہو؟ ہے سوامی! آکر ملو۔ میراں تو تمہاری جنم جنم کی داسی ہے۔ اور تمہارے چرنوں میں پڑی ہے (۲)

بھجن ۱۳ ۔ (راگ کافی)

اب تو نبھایاں سرےگی - بانہہ گہے کی لاج (ٹیک)
سمرتھ سرن تمہاری سیّاں - سرب سدھارن کاج
بھوساگر منجدھار آپڑیل - بانہیں تم ہو جہاج (۱)

نرادھار آدھار جگت گورو - تم بن ہوئے اکاج (۲)
جگ جگ بھیر ہری بھگتن کی - دینی موکش سماج (۳)
میراں سرن گہی چرنن کی - لاج رکھو مہاراج (۴)

ہے سوامی! اب تو بانہہ گہے کی لاج نبھانی ہی پڑیگی - ہے سمرتھ پربھو! سب کام سدھ کرنے والے! میں تمہاری شرناگت ہوں - یہ سنسار روپی بھو ساگر بڑا اپربل (اپار) ہے اس کی کوئی تھاہ نہیں - اس کو پار کرنے کے لئے صرف ایک تمہیں جہاز روپ ہوں (۱) ہے جگت گورو! آپ نرآشروں کے آشرے ہیں - آپ کے بنا کام نہیں سدھ سکتے ہیں (۲) ہر ایک یگ میں آپ نے بھگتوں کے دکھوں کو ہر لیا - ارتھات بھگتوں کی رکھشا کی - اور انہیں مکتی بخشی (۳) میراں نے آپ کے ہی چرنوں کی شرن لی ہے - اس لئے ہے مہاراج! لاج رکھئے سوامی!

بھجن ۱۴ - راگ آساوری

رمیا! میں تو تہارے[1] رنگ راتی (ٹیک)
اوروں کے پیا پردیس بست ہیں - لکھ لکھ بھیجیں پاتی[2]
میرا پیا میرے ہردے بست ہے - رول[3] کروں دن راتی
چوڑ[4] اچولا پہر سکھی ری - میں جھرمٹ[5] رمّوا جاتی
جھرمٹ میں موہیں موہن ملیا - گھال ملی گل[6] باتھی
اور سکھی مد پی پی ماتی - میں بن پیاں ہی ماتی
پریم بھٹھی کو میں مد پیو - چھکی[7] پھروں دن راتی
سرت نرت کو دولا[8] جو یو - منسا پورن باتی
اگم گھانی کو تیل سنچایو - بال رہی دن راتی

[1] تمہارے
[2] آنند کی بات
[3] چیت
[4] مرم
[5] ملاپ
[6] گرنے کے بعد
[7] امرت
[8] چراغ

جلا رہی

جاؤنی پیہر پیے جاؤنی سسرپے۔ ہری شوں سین لگاتی نہیں جاتی
میراں کے پربھو۔ گردھر ناگر۔ ہری چرناں چت لاتی ۲۰۔ ۱۰ نگاہ

ہے پریتم! میں تو تمہارے رنگ میں رنگی گئی ہوں۔ ہے ہر ولیش! دوسروں کے پریتم (پتی)، تو پردیس میں بستے ہیں۔ اس لئے وہ اپنے پتیوں کو خط لکھ لکھ کر بھیجتی ہوں۔ مگر میرے پریتم تو میرے ہردے میں ہی بستے ہیں۔ اور میں دن رات اُن سے آنند پوروک بات چیت کرتی ہوں۔ مطلب یہ کہ میراں کا پتی سنساری نہیں ہے۔ وہ تو ساکھشات پرپرمھ شری کرشن ہیں۔ انتر آتما میں ان کے درشن کر کے میراں اُن سے سکھ پوروک بات چیت کر کے آنندت ہوا کرتی ہے (۱) ہے سکھی! سگندھت چڑلا مہن کریں جھاڑی (کنج) میں گھومنے گئی تھی۔ وہاں کنج میں مجھے موہن مل گیا۔ میں اس کے گلے میں باہیں ڈال کر ملی۔ (۲) دوسری سکھیاں تو شراب پی پی کر متوالی ہوتی ہیں مگر میں بن پئے ہی مست ہوں۔ کیونکہ ہے سکھی! میں نے نقلی شراب نہیں۔ بلکہ پریم کی بھٹی کی شراب پی ہے۔ اُسے پی کر میں دن رات المست پھرتی ہوں۔ شراب سے مراد یہاں اہنکار ہے۔ میراں نے اپنے آپ کو شری کرشن میں لین کر دیا ہے۔ اس لئے اس میں اہم بھاو رہا ہی نہیں (۳) سُرت (دھیان) نرت (لگن) کا چراغ جلایا ہے۔ اور اس میں چت ورتی روپی بتی ڈال کر اننت کی گھانی کا تیل بھرا ہے۔ ایسے چراغ کو میں دن رات روشن کر رہی ہوں۔ مطلب یہ کہ پوری لگن اور محبت سے اننت بھگوان میں چت لگا کر دن رات آتم آکاش سے جگمگاتی رہتی ہوں (۴) نہ میں پیکے جاؤنگی۔ نہ میں سسرال ہی جاؤنگی۔ میں تو ہری (کرشن) سے نگاہ لڑاؤنگی وہی گردھر ناگر میرے پتی ہیں۔ میں انہیں کے چرنوں میں چت لگاؤنگی۔

بھجن ۱۵

پایو جی میں نے نام رتن دھن پایو (ٹیک)

دستو امولک دی میرے ستگرو۔ کر کرپا اپنایو (۱)
جنم جنم کی پونجی پائی۔ جگ میں سبھی کھوایو
خرچے ناہیں کوئی چور نہ لیوے۔ دن دن بڑھت سوایو (۲)
ست کی ناؤ کھیویا ستگرو۔ بھوساگر تر آیو
میراں کے پربھو گردھر ناگر۔ ہرکھ ہرکھ جس پایو

ترجمہ۔ اجی میں نے نام روپی رتن دھن پایا ہے۔ میرے ستگرو نے مجھے بے بہا وستو دے کر کرپا کر کے اپنایا ہے۔ (۱) جنم جنمانتر کی کمائی مجھے آج مل گئی سنسار کا سب کچھ مٹ گیا۔ کوئی کامنا باقی نہ رہی۔ یہ نام روپی دھن نہ تو خرچ کرنے سے کم ہوتا ہے۔ اور نہ کوئی چور ہی اسے چرا سکتا ہے۔ بلکہ دن دونا رات چوگنا بڑھتا ہے (۲) ست کی ناؤ کھینچنے والے ستگرو ہیں۔ اس لئے میں بھوساگر تر آئی ہوں۔ اور پرسن ہو ہو کر پربھو گردھاری لال جی کی کرپا سے یش پایا ہے۔ (یہ جیو پرمھ کا ہی سناتن انش ہے۔ مگر سنساری موہ مایا میں پھنس کر اپنے ست سوروپ کو بھولا ہوا ہے۔ گورو دیو نے کرپا کر کے دیکھشا دے کر نام جپ کے لئے منتر دیا۔ جس نے ہردے میں گیان کا دیپک جلایا۔ اور اس پرکاش میں جیو نے اپنے حقیقی سوروپ (پرمھ) کو دیکھا۔ جس میں لین ہو کر وہ پرم آنند کو پراپت ہو کر ہمیشہ کے لئے امر ہو گیا۔)

بھجن ۱۷

تیرو کوئی نہیں روکن ہار مگن ہوئے میراں چلی
لاج شرم کل کی مریادا۔ سر سے دور کری
مان اپمان دو او دھر پٹکے۔ نکسی ہوں گیان گلی
اونچی اٹریا لال کوڑیا۔ نرگن سیج بچھی

پانچ رنگی جھالر شبھ سوہے۔ پھولن پھول کلی! (۲)
باز و بند کٹھولا سوہے سیندور مانگ بھری
سمرن تھال ہاتھ میں لینو۔ شوبھا ادھک بھلی (۳)
سیج سکھمنا میراں سووے شبھ ہے آج گھری
تم جاؤ رانا گھر اپنے۔ میری تیری ناہیں سری (۴)

میراں بائی یہ کہتی ہوئی پربھو پریم میں مگن ہو کر بھگوان کی راہ پر چلیں۔ کہ اب تیرا کوئی اور کہنے والا نہیں ہے۔ ارتھات ویراگیہ پختہ ہو گیا ہے۔ اس لیے سنساری لاج شرم اور کل کی مریادا سب کو تلانجلی دے دی۔ ان کا یہ جوڑ سر سے اتار کر پھینک دیا۔ مان اور اپمان (عزت اور بے عزتی) دونوں ہی کو زمین پر پٹک کر گیان روپی گلی میں پربھو ملن کو نکلی ہوں۔ اونچی تو اٹاری ارتھات شُدھ یہ برہمانڈ یا ست لوک میں جہاں جیوتی سوروپ آتما کا نواس ہے) ہیں میرا نواس ہے۔ جس میں پریم روپی کواڑ لگے ہیں (شاعری میں پریم کا رنگ لال بتلایا ہے) اور زگن برہم (ست۔ رج اور تم سے رہت پرماتما) روپی سیج بچھی ہے اس رتن محل میں پانچ رنگ والی ارتھات پنچ من ماترا کی جھالر لگی ہے۔ شگفتہ پھول کلی باز و بند اور کٹھولا (گلے کا زیور) بہت شوبھا پاتے ہیں۔ اور سیندور سے مانگ بھری ہے ارتھات سہاگن ہوتی ہوں۔ سمرن روپی تھال ہاتھ میں لیا ہے۔ جس سے میری شوبھا بہت بڑھ گئی ہے۔ اب تو میراں بائی سوشمنا (ایڑا اور پنگلا کے درمیان کی ناڑی جہاں من لین ہو جاتا ہے) کی سیج سوتی ہے۔ سب طرف پرم آنند ہی پرم آنند ہے۔ اس لئے یہ گھڑی بڑی شبھ ہے۔ ہے راناجی! اب تم اپنے گھر جاؤ۔ میری تمہاری اب نہیں نبھیگی۔ کیونکہ میں تو پرم لین ہوں۔ اور تم سنساری موہ مایا میں پھنسے ہو۔ کیسے نبھ سکتی ہے۔ یہ بھجن میراں بائی نے اس وقت کہا تھا۔ جب کہ رانا ودیا کا سے انہیں واپس گھر لانے کے لئے ان کے پاس گئے تھے۔ اس بھجن سے معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] میراں کو بھگوت ساکشاتکار ہو چکا

بھجن ۱۸

ایسی لگن لگائے کہاں تو جاسی (ٹیک)

تم دیکھیاں بن کل نہ پرت ہے۔ تلف تلف جیا جاسی (۱)

تیرے خاطر جوگن ہونگی - کروت لونگی کاسی (۲)

میراں کے پربھو گردھر ناگر - چرن کنول کی داسی (۳)

ہے پریتم! ایسی لگن لگا کر تو کہاں جاتا ہے؟ تمہارے دیکھے بنا چین نہیں پڑتا تڑپ تڑپ کر پران جائیں گے - ہے سوامی! تمہاری خاطر میں جوگن بنوں گی اور کاشی میں جاکر پران تیاگونگی - میراں اپنے پربھو گردھر لال جی کے چرن کنول کی داسی ہے۔ (۳)

بھجن ۱۹

ایسے پیئے جان نہ دیجے ہو

چلو ری سکھی مل راکھ کے - نیناں رس پیجے ہو

سیام سلونو سانورو - مکھ دیکھے جیجے ہو

جوئی جوئی بھیس سوں ہر ملیں - سوئی سوئی کیجے ہو

میراں کے پربھو گردھر ناگر - بڑ بھاگن ریجے ہو

مطلب صاف ہے تشریح کا محتاج نہیں

بھجن ۲۰

ملار راگ

ورجی ہیں کاہو کی ناہیں رہوں (ٹیک)

سنو ری سکھی تم چتیں یا من کی - سانچی بات کہوں (۱)

۱؎ پریتم [illegible]

سادھو سنگت کر ہری سکھ لے اوں جگ تے ہوں دور ہوں
تن دھن میرو سب ہی جاوو بھل میرو شیش لہوں (۲)
مم من لاگیو سمرن سیتی - سب کے میں بول سہوں
میراں کے پربھو گردھر ناگر ستگورو شرن گہوں (۳)

ترجمہ - اب میں کسی کے روکے نہیں رکونگی - ہے سکھی! سن تم اس من کی سچی بات کہتی ہوں - سادھو مہاتماؤں کا ست سنگ کر کے پربھو سمرن کا آنند لونگی - اور سنسار سے دور رہونگی - تن اور دھن میرا سب چلا جاوے - اور بھلے ہی سر دھڑ سے الگ ہو جاوے - مگر میں سچ کہتی ہوں - کہ میرا من تو بھگوان میں لگا ہے - اس لئے سب کے طعنے سہتی ہوں - میراں کے سوامی تو گردھر ناگر ہیں - اور میں نے ستگورو کی شرن لی ہے

بھجن ۲۱

میں گردھر کے گھر جاؤں (ٹیک)

گردھر مہارو سانچو پریتم - دیکھت روپ لبھاؤں (ٹیک)
رین پڑے تب ہی اٹھ جاؤں - بھور بھئے اٹھ آؤں
رین دنا واکے سنگ کھیلوں - جیوں تیوں تاہی رجھاؤں
جو پہراوے سوئی پہروں - جو دیوے سوئی کھاؤں
میری اُن کی پریت پرانی - اُن بن پل نہ رہاؤں
جا تہہ بیٹھاوے تت ہوں بیٹھوں - بیچے تو بک جاؤں
میراں کے پربھو گردھر ناگر - بار بار بل جاؤں

---

۱ میرا ۲ رات ۳ دن رات ۴ اس کے ۵ جیسے تیسے ہی اس کو پرسن کروں ۶ پہناوے ۷ پہنوں — ۸ وہاں بٹھا

بھجن ۲۲

شری گردھر آگے ناچونگی

ناچ ناچ پیا رسِک رجھاؤں ۔ پریمی جن کو جانچونگی
پریم پریت کے باندھ گھونگھرو ۔ سُرت کی کچھنی کاچھونگی
لوک لاج کُل کی مریادا ۔ یا میں ایک نہ راکھونگی
پیا کے پلنگ جا پوڑوں گی ۔ میراں ہری رنگ راچونگی

پریم یا لگن

کیسی محویت ہے ۔ بھگوان میں کتنا اننیہ پریم ہے ۔ اپنے پریتم کو پرسن کرنے کے لئے میراں سب کچھ کرنے کو تیار ہے ۔ ماتا پتا ۔ لوک لاج اور کُل کی مریادا سبھی کو تیاگ کر صرف ایک شری کرشن کا ہی ہونا ۔ یہی تو بھگوت پراپتی کا سرل اور سیدھا مارگ ہے

بھجن ۲۳

ہے ری میں تو پریم دیوانی ۔ میرو درد نہ جانے کوئے (ٹیک)

(۱) سُولی اوپر سیج ہماری ۔ سونا کس بِدھی ہوئے
گگن منڈل پر سیج پیا کی ۔ کس بِدھی ملنا ہوئے (۱)
(۲) گھایل کی گت گھایل جانے ۔ جو کوئی گھایل ہوئے
جوہر کی گت جوہری جانے ۔ دُوجا نہ جانے کوئے (۲)
(۳) درد کی ماری بن بن ڈولوں ۔ ویَد ملیو نہ کوئے
میراں کی پربھو پیر مٹے جد ویَد سانولیا ہوئے (۳)

ترجمہ ۔ ہے سکھی ! میں تو پریم کی دیوانی ہوں ۔ میرے دلی درد کو کوئی نہیں جانتا ۔ سُولی پر اب تو ہمیں پران دینے میں ہی وشرام ہے ۔ اربھات مرکر ہی شانتی

ملیگی۔ اس لیے شُولی ہی میرے لئے سکھدائی سیج ہے۔ مگر اس پر کس طرح سویا جائیگا یا پریم کرنا سولی کی دھار پر چڑھنا ہے۔ پریمی کو بھلا سُکھ کہاں؟ پریمی بھلا سُکھ کی نیند کیسے سو سکتا ہے؟ کبیر صاحب بھی کہتے ہیں۔

یہ تو گھر ہے پریم کا۔ خالہ کا گھر ناہیں
سیس اتارے بھوئیں دھرے۔ تب بیٹھے گھر ماہیں
پریم نہ باڑی اُوپجے پریم نہ ہاٹ بکائے
راجہ رانا جو رُچے سیس دئی لے جائے

گگن منڈل ارتھات اننت آکاش میں جہاں کچھ بھی نہیں۔ ارتھات ہو کا عالم ہے۔ وہاں ہمارے پریتم کی سیج بچھی ہے۔ اس لئے کس طرح پیارے سے جا کر ملونگی؟ میں تو پریم کی گھائیل ہوں۔ پریم کا تیر لگا ہے۔ اس لئے کوئی پریمی ہی میری حالت جان سکتا ہے؟ یا بھگوت بھگت کیونکہ جوہری ہی جوہر کی قدر جانتا ہے۔ اناڑی کیا جانے۔ بقول

قدرِ زر زرگر شناسد - قدرِ جوہر جوہری
قدرِ گُل بلبل شناسد .. ..

بِرہ کے درد کی ماری بن بن ڈولتی ہوں۔ کوئی وید ابھی تک نہیں ملا۔ میراں بائی کہتی ہیں۔ یہ درد تو تبھی مٹے گا۔ جب کہ سانولیا (شری کرشن) ہی آکر دیدار رُوپی دوائی دینگے۔ کیونکہ بقول

مریضِ عشق کی دوا دیدار ہے

بھجن نمبر ۱۴

۱۰ ہماری مُشکلیں جانتیں لیکن پریمی اریکھا ہماری

پل پل بھیتر پنتھ نہاروں ۔ درشن مہانے دیجو جی (۱)
میں تو ہوں بہت اوگن ہاری ۔ اوگن چت مت دیجو جی (۲)
میں تو داسی چرن کمل کی ۔ مل بچھڑن مت کیجو جی (۳)
میراں تو ستگورو جی شرنے ۔ ہری چرنن چت دیجو جی (۴)

مل بچھڑن مت کیجو جی ۔ ارتھات مل کر بچھڑ مت جانا ۔ میراں پچھلے جنم میں گوپکا تھی ۔ کرشن اوتار میں بھگوان نے راس میں اُسے درشن دیا تھا ۔ مگر پھر بچھڑ گئے ۔ میراں کو اب بھی یہی شک ہے ۔ کہ یہ چھلیا چت چرا کر پھر کہیں غائب نہ ہو جاوے ۔ اس لئے بنتی کرتی ہے ۔ کہ پریتم! اب ملنے پر بچھڑنے کا دکھ نہ دینا ۔ کیونکہ برہ برتھا سہی نہیں جاتی ۔

بھجن نمبر ۲۵ (راگ باگیشری)

گھڑی ایک نہیں آوڑے[۱] ۔ تم درشن بن موئے[۲]
تم ہو میرے پران جی ۔ کا سوں[۳] جیون ہوئے (ٹیک)
(۱) گھر نہ بھاوے نیند نہ آوے ۔ برہ ستاوے موئے
گھائل سی گھومت پھروں ۔ میرو درد نہ جانے کوئے (۱)
(۲) دوس[۴] تو کھائے گنوایا رے ۔ رین[۵] گنوائی سوئے
پران گنوایا جھورتا[۶] رے ۔ نین گنوائے روئے (۲)
(۳) جو میں ایسا جانتی رے ۔ پریت کئے دکھ ہوئے
نگر ڈھنڈورا پھیرتی رے ۔ پریت کرو مت کوئے (۳)

۱۔ رہا نہیں جاتا ۲۔ مجھے ۳۔ کیسے ۴۔ دن ۵۔ رات ۶۔ جھورنے یا شوک کرنے میں

پنتھ نہاروں ڈگر بہاروں - اُودھی مارگ جوتے
میراں کے پربھو کب رے ملو گے - تم ملیاں سکھ ہوتے (۴)

بھجن ۲۶

سکھی ری! موری نیند نسانی ہو (ٹیک)
پیا کے پنتھ نہارتی - سب رین وہانی ہو (۱)
سکھیاں مل کر سیکھ دئی - من ایک نہ مانی ہو
بن دیکھے کل نہ پرے - جیا ایسی ٹھانی ہو (۲)
انگ انگ بیاکل بھئی - مکھ پیہ پیہ بانی ہو
انتر ویدن برہ کی - کوئی پیر نہ جانی ہو (۳)
جیوں چاتک گھن کوں رٹے - مچھلی جم پانی ہوئے
میراں بیاکل برہنی - سدھ بدھ بسرائی ہوئے (۴)

ہے سکھی! میری نیند اُڑ گئی ہے - پیارے کی راہ دیکھتے دیکھتے رات گذر جاتی ہے - سکھیاں مل کر دلاسا دیتی ہیں - ڈھارس بندھاتی ہیں - مگر من ہے - کہ ایک بھی نہیں مانتا - دل نے ایسی ہٹھ باندھ رکھی ہے - کہ بنا دیکھے اسے چین ہی نہیں پڑتا - پیارے کے برہ میں میرا انگ انگ (روم روم) بیاکل ہے - اور زبان پیا پیا ہی رٹتی ہے - برہ کی پیڑ اندر ہی اندر جلائے دیتی ہے - اس کو کوئی نہیں جان اور دیکھ سکتا - جیسے چاتک بادل کی ہی رٹ لگائے رہتا ہے - اور صرف سوانتی کی بوند کی ہی خواہش کرتا ہے - اور جیسے مچھلی پانی کے بنا تڑپتی ہے - بے سدھ ہوتی ہے - ویسے ہی برہ کی ستائی میراں بھی پریتم کے بغیر سدھ بدھ بھول گئی ہے - مطلب یہ کہ جیسے چاتک خواہ مر جائے - پھر بھی

سوانتی کی بوند کے بنا کوئی جل نہیں پیتا اور پھیلی خواہ مر جائے - تو بھی پانی ہی چاہتی ہے ویسا ہی حال میراں کا بھی ہے - پرانوں کے چلے جانے پر بھی میراں تو اپنے پریتم شری کرشن کو ہی چاہے گی - (۴)

بھجن ۲۷

درس بن دوکھن لاگے نین

جب سے تم بچھڑے پربھو میرے - کب ہوں نہ پایو چین (۱)
شبد سنت میری چھتیاں کانپے - میٹھے لاگے بین
ایک ٹکٹکی پنتھ نہاروں - بھئی چھ ماسی رین
برہ بتھا کاسوں کہوں سجنی - بہ گئی کروت این
میراں کے پربھو کب رے ملوگے - دکھ میٹن سکھ دین

بھجن ۲۸

مائی! ہماری ہری ہو نہ بوجھی بات (ٹیک)

پنڈ میں سے پران پاپی نکس کیوں نہیں جات (۱)
رین اندھیری برہا گھیری - تارے گنت رین جات
لے کٹاری کنٹھ چیروں - کرونگی اپ گھات (۲)
پٹ نہ کھولیا مکھ نہ بولیا - سانجھ لگ پربھات
ابولن میں رین بیتی - کاہے کی کشلات (۳)

۱ دکھنے لگے - برہ ہونے لگا - ۲ نام ۳ چھاتی ۴ بین ۵ رات چھ ماہ کی ہو گئی - یہ ہستی کروٹ لمبی ہی لگتی ہے ۶ میرے سمجھے میں ٹھیک اری تی پائی ۷ دکھ کو مٹا کر سکھ دینے والے

(۴) سپن میں ہری درس دینو - میں نہ جانیو ہری جات
نین ہمارا اگھڑ آیا - رہی من پچھتات (۴)
(۵) ساون آون کہہ گیا رے - ہری آون کی آس
رین اندھیری بجلی چمکے - تارا گنت نراس (۵)
(۶) آون آون ہوئے رہیو رے - نہیں آون کی بات
میراں بیاکل برہنی رے - بال جیوں بلکات (۶)
(۷) لے اِی کٹاری کنٹھ ساروں - مرونگی وش کھائی
میراں داسی رام رائی - لالچ رہی للچائی (۷)

ہے مائی! آج میری سہاگ رات تھی - ہری سے ملنے کی چاہ تھی - مگر ہری نے میری بات نہ پوچھی - پاپی پران جسم سے نکل بھی نہیں جاتے - رات اندھیری ہے - برہ نے بہت ستایا ہے - تارے گنتے ہی رات گذرتی ہے - ایسے جینے سے تو مرنا اچھا - جی میں آتا ہے - کٹاری لے کر گلا چیر کر خودکشی کر لوں - شام سے پربھات ہو گئی - مگر کسی نے پوچھا تو ایک طرف بنا بولے ہی رات گذر گئی - خواب میں ہری نے درشن دئے تھے مجھے معلوم نہ تھا - کہ ہری چلے جاوینگے - میری آنکھیں کھل گئیں - اور تھات جاگ پڑی اور من میں پچھتاتی رہ گئی - کہ آنکھیں بند کئے سوتی ہی کیوں نہ رہی - ساون میں آنے کو کہہ گیا تھا - اس کے آنے کی آس ہے - اندھیری رات میں بجلی چمکتی ہے - مایوس ہو کر تارے گننے لگتی ہوں - ابھی آتے ہیں - ابھی آتے ہیں - ہو رہا ہے - مگر آنے کا ذکر تک نہیں - میراں بیاکل بچوں کی طرح بلک بلک کر رہتی ہے - جی چاہتا ہے کٹاری لے کر گلا کاٹ ڈالوں یا زہر کھا کر مر جاؤں لیکن اگر مرنے کے بعد پربھو آ گئے - تو کیا ہوگا - اسی لالچ پر جی رہی ہوں - (۷)

بھجن ۲۹

نانٹو نام کو جی۔ موسوں تنک نہ توڑیو جائے

(۱) پانا جیون پیلی پڑی مسے ۔ لوگ کہیں پنڈ روگ
چھپ لنگھن ہیں کیا رے ۔ رام ملن کے جوگ (۱)

(۲) بابل وید بلا یا رے ۔ پکڑ دکھائی ہماری بانہہ نبض
مورکھ وید مرم نہیں جانے ۔ کسک کلیجے مانہہ (۲)

(۳) جاؤ وید گھر آپنے رہے ۔ مہارو نام نہ لے
میں تو داگھی برہ کی رے ۔ کاہے کوں اوشدھ دے (۳)

(۴) مانس گل گل چھیجیا رے ۔ کرک رہیا گل آئے
آنگلیاں ری مندری مہارے ۔ آون لاگی بانہہ (۴)

(۵) رہ رہ پاپی پپیہا رے ۔ پیا کو نام نہ لے
جو کوئی برہن سا بھلے ۔ تو پیا کارن جیاوے (۵)

(۶) چھن مندر چھن آنگن رے ۔ چھن چھن ٹھاڑی ہوئے
گھائل سی جھوموں سداری ۔ مہاری بتھا نہ بوجھے کوئے (۶)

(۷) کاڑھ کلیجو میں دھروں رے ۔ کوا تو لے جائے
جیاں دیساں مہارو پیا ۔ بسے رے دے وکھیں تو کھائے (۷)

۱؎ سمبندھ۔ رشتہ ۲؎ مجھ سے ۳؎ ذرا بھی ۴؎ توڑا نہیں جاتا ۵؎ پان کے پتے کی طرح ۶؎ یرقان ۷؎ خشک
۸؎ فاقہ، برت ۹؎ درد۔ جلن ۱۰؎ جلاتی ہوتی ۱۱؎ دوائی ۱۲؎ ہانس گل گل کر گھٹ گیا ۱۳؎ ڈھیلی ۱۴؎ انگلیوں
کی انگوٹھی۔ بانہہ میں آنے لگی ۱۵؎ اس نے بتایا ۱۶؎ دکھ درد ۱۷؎ اے کوے! میں کلیجہ نکال کر رکھ دیتی ہوں۔ جہاں
میرے پریتم ہیں وہاں لے جا اور وہیں ان کو دکھا۔ شاید وہ اسے دیکھ کر انہیں میری یاد ہو آئے
اور وہ میری سُدھ لینے آ جائیں

تھارو ناطو رام کو ہے ۔ اور نہ ناطو کوئے ہے
میراں بیاکل برہنی ہے ہری درشن دیکھیہ موئے

بھجن ۳۰

آلی ری! میرے نینن بان پڑی (ٹیک)
چت چڑھی میرے مادھری مورت ۔ اُر وِچ آن اڑی
کب کی ٹھاڑی پنتھ نہاروں ۔ اپنے بھون کھڑی
کیسے پران پیا بن راکھوں ۔ جیون مول جڑی
میراں گردھر ہاتھ بکانی ۔ لوگ کہیں بگڑی

ہے سکھی! میری آنکھوں کو پیارے کے دیکھنے کی عادت پڑ گئی ہے ۔ بنا دیکھے چین ہی نہیں پڑتا ۔ شیام کی مدھر مورتی میرے چت میں جم گئی ہے ۔ اور ہردے میں آکر اَڑ گئی ہے ۔ اپنے گھر میں کھڑی کھڑی کب کی انتظار کر رہی ہوں ۔ پیارے کے بنا میں کیسے جی سکتی ہوں ۔ وہی تو میری زندگی کی مول جڑی (بوٹی) ہے ۔ میراں بائی تو اپنے گردھاری لال کے ہاتھ بک چکی ہے ۔ لوگ کہتے ہیں کہ بگڑ گئی ہے ۔

بھجن ۳۱

میرے تو گردھر گوپال دُوسرو نہ کوئی (ٹیک)
جا کے سر مور مکٹ ۔ میرو پتی سوئی
تات مات بھرات بندھو ۔ آپنو نہ کوئی
چھوڑ دئی کُل کی کان ۔ کیا کرے ہے کوئی
سنتن ڈھنگ بیٹھ بیٹھ ۔ لوک لاج کھوئی

آنسوؤں جل سینچ سینچ پریم بیل بوئی
اب تو بیل پھیل گئی۔ ہونی ہو سو ہوئی
دودھ کی متھنیاں بڑے پریم سے بلوئی
ماکھن جب کاڑھ لیو چھاچھ پئے کوئی
بھگتی دیکھ راجی ہوئی۔ جگت دیکھ روئی
داسی میراں لال گردھر تارو اب ہوئی

بھجن ۳۲ ۔ راگ آساوری

لالہ! میں بیراگن ہونگی (ٹیک)
جن بھیساں میرو صاحب ریجھے۔ سوئی بھیس دھرونگی (۱)
شیل سنتوش دھروں گھٹ بھیتر۔ سمتا پکڑ رہوں گی
جاکو نام نرنجن کہیے۔ تاکو دھیان دھرونگی (۲)
گورو کے گیان رنگوں تن کپڑا۔ من مدرا پیرونگی
پریم پریت سوں ہری گن گاؤں۔ چرن لپٹ رہونگی (۳)
یا تن کی میں کروں کینگری۔ رسنا نام کہونگی ۴
میراں کے پربھو گردھر ناگر۔ سادھاں سنگ رہونگی

اس پد میں میراں نے پربھو پراپتی کے سادھنوں کا بیان کیا ہے۔ پہلے من میں ویراگیہ ہونا چاہیے۔ اس کے بعد بھگوان کی رضا پر راضی رہنا چاہیے۔ جس حال میں رکھے اسی میں خوشی سے رہ کر شکر گذار ہونا چاہیے۔ شیل (سداچار) اور سنتوش یہ دو صفات بھگت میں ہونے ضروری ہیں۔ اور سمتا ارتھات پربھو کو سرب دیاپک سمجھ کر سب جگت کو ایک آنکھ سے دیکھنا چاہیے۔ راگ دویش کو بالکل چھوڑ دینا چاہیے

اتما ہونے پر نرنجن (آنند سوروپ) بھگوان کا دھیان دھرنا چاہیئے۔ مگر اس کی دیکھشا گورو سے لینی چاہیئے۔ اور من کو تابع میں رکھ کر گورو دیو کے گیان سے اپنا تن رُوپی کپڑا رنگنا چاہیئے۔ مطلب یہ کہ گورو دیو کے اُپدیش کے مطابق ہی جیون بسر کرنا چاہیئے۔ جسم کو بھگوان کی سیوا میں لگا دینا چاہیئے۔ اور زبان سے نام جپ کرنا چاہیئے۔ اور سادھو سنگ (ست سنگ) سدا کرتے رہنا چاہیئے۔

بھجن ۴۳

جوگی مت جا مت جا مت جا۔ پائیں پڑوں میں چیری تیری
پریم بھگتی کو پینڈو ہے نیارو۔ ہم کون گیل بتا جا
اگر چندن کی چتا بناؤں۔ اپنے ہاتھ جلا جا
جل بل بھئی بھسم کی ڈھیری۔ اپنے انگ لگا جا
میراں کہے پربھو گردھر ناگر۔ جوت میں جوت ملا جا

۱۔ پریم بھگتی کا راستہ نرالا ہے (۲) ڈھنگ۔ راستہ

بھجن ۴۴

جوگیا اتو کب رے ملو گے آئی
تیرے کارن جوگ لیا ہے۔ گھر گھر الکھ جگائی
دِوس نہ بھوک رین نہیں نِدرا۔ تم بن کچھو نہ سُہائی
میراں کے پربھو گردھر ناگر۔ مل کے تپت بجھائی

۱۔ جو دکھائی نہ دے۔ الکھ جگانے کا مطلب ہے پکار پکار کر پرماتما کا نام لینا (۲) رات (۳) نیند (۴) تپش۔ جلن

بھجن ۳۵

نہیں بھاوے تھارو۔ دیسڑلو جی۔ رُوڑو۔ رُوڑو رُوڑ ھ (خشک)
ہری کی بھگتی کرے نہیں کوئی۔ لوگ بسیں سب کوڑو
پاٹی مانگ اُتار دہروں گی۔ نہ پہنوں کر چوڑو
میراں ہٹھیلی کہہ سنت سُنوں۔ ور پایو چھیے پورو

ہے راناؔ! مجھے تمہارا روکھا سوکھا (خشک) دیش نہیں بھاتا۔ یہاں کوئی بھگوان کی بھگتی نہیں کرتا۔ سب نیچ نکمے (خود غرض) لوگ ہی بستے ہیں (جن کو پرمارتھ کا کچھ بھی خیال نہیں) میں دُنیوی سوبھاگیہ کا نشان اُتار دونگی اور ہاتھ میں چوڑیاں نہیں پہنونگی میراں ہٹھیلی (اپنے پرن کی پکی) کہتی ہیں۔ کہ ہم نے پُورے (مکمل ۔ سولہ کلا سمپورن پرمیشور) کو پتی روپ سے پالیا ہے۔ اب دُنیوی پتی کی ہمیں کچھ ضرورت نہیں ہے

بھجن ۳۶

نند نندن بلمائی۔ بدرا نے گھیری مائی (ٹیک)
اِت گھن گرجے اُت گھن گرجے۔ چمکت بجّو سوائی
اُمڑ گھمڑ چہوں دِش سے آیا۔ پون چلے پُروائی
دادُر مور پپیہا بولے۔ کوئل شبد سُنائی
میراں کے پربھو گردھر ناگر۔ چرن کمل چت لائی

بھجن ۳۷

کوئی دن یاد کروگے رمتا رام اتیت

ملا دیر لگائی ملا بادلوں نے ملا بجلی بڑھ بڑھ کر چمکتی ہے ملا مینڈک ملا اتیت یعنی گذرے ہوئے

آسن[1] مانڈ اڈگ ہوئے بیٹھی - یاہی بھجن کی ریت
میں تو جانوں جوگی سنگ چلیگا - چھانڈ گیو ادھ بیچ[2]
آت نہ دِیسے[3] جات نہ دیسے جوگی کِس کا میت
میراں کہے پربھو گردھر ناگر - چرنن آوے چیت

[1] - آسن لگا کر اچل (نشچل) ہو کر بیٹھ گئی ہوں - اتفاقات سمادھی لگالی ہے [2] آدھے راستے میں ہی [3] اس کا آنا اور جانا دکھائی نہیں دیتا - اپنی مرضی سے چلا جاتا ہے - پرسیج ہے - یوگی کس کا متر ہوا ہے [4] چیت ارتھات چرنوں میں دھیان لگا رہے

بھجن ۴۸

تو مت ورجے مائی ری[1] - سادھاں درشن جاتی
رام نام ہردے بسے - ماہلے[2] من ماتی (ٹیک)
(۱) مائی کہے سن دھی اپڑی[3] - رہے گُن پھولی
لوک سووے سکھ نیندڑی - تو کیوں رین جھولی (۱)
(۲) گیلی دُنیا باولی - جیاں کوں رام نہ بھاوے
جیاں رے ہردے ہری بسیو - تیاں کوں نیند نہ آوے (۲)
چوباسیاں کی باوڑی - جیاں کوں نیر نہ پیجے
ہری نالے امرت جھرے - جیاں کی آس کیجے (۳)
روپ سُر لگا رام جی - مکھ نرکھت جیجے
میراں ویاکل برہنی - اپنی کر لیجے (۴)

---

[1] مائی ری [2] اندر ہی اندر مگن رہوں [3] بیٹی [4] رات [5] جن کو [6] رتن کو - اُن کو - [7] جل [8] سندر روپ [9] منہ دیکھ کر زندہ رہیئے

(۲) دُنیا تو پاگل ہے ۔ جو رام جی کو بھول کر فانی چیزوں کی طرف دوڑتی ہے ۔ جن کے ہردے میں ہری بستے ہیں ۔ وہ دن رات اُن کے سُندر رُوپ کا درشن کیا کرتے ہیں ۔ اس لئے اُن کو بھلا نیند کیسے آوے ؟

بھجن ۳۹

رانا جی ! تھے کیاں نے موسوں راکھو بیر (ٹیک) کیوں

(۱) رانا جی ! مہانے ایسا لگت ہے ۔ جیوں برچھن میں کیر (۱)

(۲) محل اٹاری ہم سب تیاگیو ۔ تیاگیو تہارو بسنو شہر (۲)

(۳) کاجل ٹیکی رانا ! ہم سب تیاگیا بھگوی چادر پہر (۳)

(۴) تھارے رُوسیاں رانا کچھ نہیں بگڑے اب ہری کینی مہر (۴)

(۵) میراں کے پربھو گردھر ناگر ۔ امرت کر دیو زہر (۵)

رانا جی ! تم کیوں مجھ سے سختی کرتے ہو ؟ تم تو رانا جی ! مجھے ایسے لگتے ہو ۔ جیسے درختوں میں کریل کا درخت ہوتا ہے (جس میں کانٹے ہی کانٹے ہوتے ہیں) محل اٹاری ہم نے سب کچھ تیاگ دیا ۔ اور تمہارے شہر میں رہنا بھی چھوڑ دیا ۔ سُرما اور بندی لگانا بھی ہم نے سب تیاگ دیا ۔ اور بھگوی چادر پہن لی ۔ اور تمام سادھوؤں کا بھیس بنا لیا ۔ ہے رانا ! اب تمہارے رُوٹھنے (ناراضگی) سے میرا کچھ بھی بگڑ نہیں سکتا ۔ بھگوان نے مجھ پر کرپا کی ہے ۔ میراں کے پربھو گردھاری لال جی ایسے دیالو ہیں ۔ کہ زہر کو بھی انہوں نے امرت بنا دیا ہے ۔

بھجن ۴۰

رانا جی ! مہانے یہ بدنامی لاگے میٹھی (ٹیک)

کوئی نندو کوئی بندو۔ میں چلونگی چال اپُٹھی
سانکڑی گلی ہیں ستگورو ملیا۔ کیونکر پھروں اپُٹھی
ست گورو جی سوں بات جو کرتاں درجن لوگاں دیٹھی
میراں کے پربھو گردھر ناگر۔ درجن جلو انگیٹھی

راناجی! اب مجھے یہ بدنامی میٹھی لگتی ہے۔ کوئی نندا کرے یا تعریف کرے۔ میں دنیا
سے نرالی چال میں چلونگی۔ تنگ گلی میں ستگورو (شری کرشن) ملے ہیں۔ اب میں اُلٹی کیسے
پھر سکتی ہوں۔ ارتھات لوٹ کر سنسار میں نہیں آسکتی۔ نندا کرنے والے دُشٹ لوگوں
نے (سنساری موہ مایا میں پھنسے ہوئے لوگوں نے) مجھے ستگورو (گردھاری لال) کے
ساتھ باتیں کرتے دیکھ لیا ہے۔ اب میں انکار کیسے کرسکتی ہوں۔ میراں شری کرشن
کو پتی بھاو سے پوجتی ہے۔ یہ بات صرف وہ آپ ہی نہیں جانتی۔ بلکہ آس پاس
کے پڑوسی لوگ بھی جانتے ہیں۔ دنیادار لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ میراں نے ودھوا
ہو کر سادھوؤں کی سنگت کرکے اور کرشن کو پتی مان کر اچھا نہیں کیا۔ مگر اٹل بھگوت بھگتی
کے جوش میں دگھرے پریم میں سنساری ریتی رواج کا دھیان نہیں رہتا۔ اس لئے
میراں مجبور تھی۔ رانا نے سختی کی۔ برادری نے دوش لگائے۔ اور ستگورو شری کرشن
نے بھی لیکا یک ان کو اپنی شرن میں نہیں لیا۔ (بھگوان اپنانے سے پہلے بھگت
کی پریکشا ضرور لیتے ہیں) اتنے پر بھی وہ اپنے بھگتی مارگ پر اٹل رہی۔ اس سے
اس کا پرشارتھ دھنیہ ہے اور بھگوت بھگتیں کے لئے قابل تقلید ہے۔ بھگوت
بھگت کو لوک نندا یا استتی کی پرواہ نہ کرکے بھگتی مارگ میں پرسن چیت ہو کر بڑھتے
ہی جانا چاہیئے۔ یہ بات میراں اپنے جیون سے سکھاتی ہیں۔

بھجن ۱۴

جگ میں جینا تھوڑڑا ۔ رام گن گالے رے جنجار
مات پتا تو جنم دیو ہے ۔ کرم دیو کرتار (۱) ما مورکھ
کچھ رے کھالیو کچھ رے خرچیو ۔ کچھ رے کیو اُپکار (۲)
دیا لیا تیرے سنگ چلیگا ۔ اور نہیں تیری لار (۳)
میراں کے پربھو گردھر ناگر ۔ بھج اُترو بھو پار

ترجمہ ۔ سنسار میں تھوڑے دن ہی جینا ہے ۔ ہے مورکھ! رام جی کے گن گالے (کیونکہ ان کی بھگتی کر لے) ماتا پتا نے تو جنم دیا ہے ۔ اور پرماتما نے کرم کرنے کی شکتی دی ہے ۔ کہ خود کھاؤ ۔ خرچو ۔ اور کچھ پراُپکار بھی کرو ۔ کیونکہ جو کچھ اپنے ہاتھ سے تو دان دے گا یا خود خرچ لیگا ۔ وہی تیرے ساتھ چلیگا ۔ باقی تیرے کسی کام نہ آویگا ۔ اسی طرح پراُپکار کر کے سنسار ساگر سے پار اُتر جاؤ گے ۔ دھن کے تین ہی استعمال ہیں ۔ خرچ ۔ دان اور ناش ۔ جو آدمی نہ تو خود کھاتا ہے اور نہ کسی کو دان دیتا ہے اس کا دھن ضبط ہو جاتا ہے یا اس کے ناش کا باعث بنتا ہے ۔

بھجن ۷۲

گن بانچے پاتی ۔ رجن پربھو گن بانچے پاتی (ٹیک)
(۱) کاگد لے اودھو جی آئے ۔ کہاں رہے ساتھی
اوت جاوت پاؤں گھسائے ۔ انکھیاں بھئیں راتی (۱)
(۲) کاگد لے رادھا بانچن بیٹھی ۔ بھر آئی چھاتی
نین نیرج میں امبو بہے رے ۔ گنگا بہی جاتی (۲)
(۳) پانا جیون چلی پڑی رہے ۔ ان نہیں کھاتی
ہری بن جیو یوں جلے رے ۔ جیوں دیپک سنگ باتی (۳)

مجھ کو میٹے بھروسو رام کو رے۔ ڈوبت تاریو ہاتھی
داسی میراں لال گردھر سانکٹ ڈارو ساتھی (۴)

بنا پربھو (شری کرشن چندر سا کے محض خط کو کون پڑھے (مطلب یہ کہ شری کرشن بھی اگر ساتھ آتے تھے۔ تبھی خط پڑھنے کا مزا آتا) ہے اودھو جی! تم کاغذ لے کر دوڑے آئے تمہارے ساتھی (شیام سندر) کہاں رہ گئے؟ کیا کہتے چلتے پاؤں گھس گئے؟ اور آنکھیں لال ہو گئیں (۱) کاغذ لے کر دھیرج دھر کر رادھا جی باچنے بیٹھیں۔ مگر شری کرشن کی یاد آنے سے چھاتی بھر آئی۔ وِرقت کی حالت طاری ہو گئی۔ کنل جیسی آنکھوں سے آنسوؤں کے روپ میں اتنا پانی بہا۔ کہ گویا گنگا بہ رہی ہو۔ (۲) پان کے پتے کی طرح پیلی پڑ گئی۔ ان کھایا نہیں جاتا۔ (۳) شیام سندر کے بغیر پران اس طرح جلتے ہیں جیسے چراغ کے ساتھ بتی۔ یہ حالت رادھا جی کی ہو گئی۔ میراں بائی کہتی ہیں۔ کہ مجھے تو اسی رام (شیام سندر) کا بھروسہ ہے۔ جس نے ہاتھی (گج راج) کو ڈوبتے ہوئے تار دیا۔ اور جو کہ سانکٹ ڈارو ارتھات دکھ یا مصیبت کے وقت کے ساتھی ہیں۔

بھجن ۴۳

برلے گھر تالی لاگی رے۔ مہارے من ری اُنار تھ بھاگی رے (ٹیک)
(۱) چھیلر یے مہارے چت نہیں رے۔ ڈابر یلے کن جاو
گنگا جمنا سوں کام نہیں رے۔ میں تو جائے ملی دریاو (۱)
(۲) ہالیاں مولیاں سوں کام نہیں رے۔ سیکھ نہیں سرنار
کامداراں سوں کام نہیں رے۔ میں تو جواب کروں دربار (۲)

برلا سمبندھ ترنگ ۱ سنسار کی چاہ ۲ تھکی ۳ اُبھلے الاب ۴ چھوٹے گڑھے ۵ کون جاوے ۶ سمندر ۷ حوالی موالی۔ نوکر چاکر ۸ وزیر ۹ نایب۔ پیمبر یا دیوتا

(۳) کانچ[۱] کتھیر[۲] سُوں کام نہیں ہے ۔ لوہا چڑھے سر بھار
سونا رُوپا سُوں کام نہیں رے ۔ ہمارے ہیرا[۳] رو بیوپار (۳)

(۴) بھاگ ہمارے جاگیو رے ۔ بھیو سمند[۴] سُوں سِیر[۵]
امرت پیالہ چھانڈ کے ۔ کُن پیوے کڑوا نیر[۶] (۴)

(۵) پیپا کو پربھو پرچو دینہو ۔ دیو رے خزانہ[۹] پور[۱۰]
میراں کے پربھو گردھر ناگر ۔ دھنی ملیو چھے حضور[۱۱]

۱ سیسہ ۲ رانگا ۔ ۳ ہیروں کا بیوپار ۴ سمندر ۵ سنہیہ ۔ پریم ۶ کڑوا پانی ۔
۷ پیپا بھگت ۸ درشن ۹ خزانہ بھر دیا ۱۰ پتی ۱۱ حاضر ناظر بلا ہے

اب تو بڑے گھر ارتھات پُورن برہم پرماتما سے لگن لگ گئی ہے ۔ تچھ سنسار کی چاہ ہمارے من سے بھاگ گئی ہے ۔ تالاب اور جوہڑ (دوسرے واسناؤں) کے گندے پانی کی طرف کون جاوے ؟ اب تو گنگا جمنا (بڑے بڑے دیوتاؤں) کی بھی ضرورت نہیں رہی ۔ کیونکہ میں سمندر (پورن برہم) میں جا ملی ہوں ۔ ہالی موالی (نوکر چاکروں یا درباریوں) سے اب کچھ مطلب نہیں ۔ اور وزیروں سے کچھ سروکار نہیں رہا ۔ کاملاؤں ارتھات پیر پیغمبروں کی خوشامد کی بھی ضرورت نہیں ۔ کیونکہ میں اب بڑے دربار (پار برہم پرمیشور) میں خود پہنچ کر بات چیت کر سکتی ہوں ۔ جو بادشاہ سے مل سکتا ہے اُسے درباریوں وغیرہ کی خوشامد نہیں کرنی پڑتی ۔ اسی طرح میراں بائی کہتی ہیں ۔ کہ میری رسائی بادشاہوں کے بادشاہ پورن برہم تک ہو چکی ہے ۔ اب مجھے دُنیوی پیروں ۔ فقیروں دیوتاؤں اور پیغمبروں وغیرہ کی ضرورت نہیں رہی (۲) سیسہ اور رانگا معمولی دھاتیں ہیں ۔ لوہا بھی نہیں چاہیئے ۔ اور اب تو میں سونا چاندی کو بھی پرے پھینکتی ہوں ۔ کیونکہ اب میں ہیروں کا بیوپار کرتی ہوں ۔ بھگوان کے نام کا جپ کرتی ہوں ۔ اب دُنیوی باتوں سے میرا کچھ مطلب نہیں (۳) میری قسمت جاگ اُٹھی ہے کیونکہ میرا سمندر (پورن برہم) سے

سنہیہ پریم ہو گیا ہے ۔ اب اس امرت کے پیالہ (پربھو کی یاد) کو چھوڑ کر کون کڑوا پانی پیوے ۔ ارتھات سنساری بھوگوں کی چاہ کرے ۔ (۴) پیپا بھگت کو بھگوان نے درشن دیئے ۔ تو اس کے سب خزانے بھرپور کر دیئے ۔ میراں بائی کہتی ہیں کہ میں ایسے پربھو ۔ ایسے پتی کے حضور میں پہنچ گئی ہوں ۔ اب مجھے دُنیوی دھن دولت سے کیا کام ہے ؟ سچ ہے جس کو بھگوان کے درشن ہو چکے ہیں ـــ وہ کسی دنیوی چیز کا محتاج نہیں رہتا

بھجن ۴۴

یہ تو رنگ دھتاں ۔ لاگیو اے مائے (ٹیک) گہرا نشہ

(۱) پیا پیالہ امر رس کا ۔ چڑھ گئی گھوم گھمائے
یہ تو اَمل مہارے کب ہوں نہ اُترے کوٹی کرو نہ اُپائے (۱)

(۲) سانپ پٹارہ رانا جی بھیجیو ۔ دیو میڑتی گل ڈار نولکھا ہار
ہنس ہنس میراں کنٹھ لگایو ۔ یہ تو مہارے نوسر ہار (۲)

(۳) وِش کو پیالو رانا جی بھیجیو ۔ دیو میڑتنی پیائے
کر چرنامرت پی گئی رے ۔ گن گووند را گائے (۳)

(۴) پیا پیالہ نام کا رے اور نہ رنگ سہائے
میراں کے پربھو گردھر ناگر کاچو رنگ اڑ جائے (۴)

ہے مائی (سکھی) ! اب مجھے (شیام سندر کے پریم کا) گہرا نشہ چڑھ گیا ہے میں نے امر رس (پریم کی شراب) کا پیالہ پیا ہے ۔ جس کا نشہ گھم گھما کر چڑھ گیا ہے ۔ یہ (پریم کا) نشہ اب کبھی اُتر نہیں سکتا ۔ خواہ کروڑوں اُپائے کرو ۔ رانا جی نے پٹاری میں سانپ بھیجا ۔ اور میڑتی (میراں بائی) کے گلے میں ڈال دیا ۔ میراں نے ہنس ہنس کر گلے سے لگا لیا ۔ یہ تو میرا نو لکھا ہار بن گیا ۔ (۳) ایسے ہی زہر کا پیالہ

رانا جی نے بھیجا۔ کہ جا کر میڑتنی (میراں بائی) کو پلا دو۔ میراں اُسے بھی بھگوان کا نام لے ان کا چرنامرت سمجھ کر پی گئی۔ میراں بائی کہتی ہیں۔ کہ میں نے بھگوان کے نام کا پیالہ پیا ہوا ہے۔ اس کا نشہ بڑا زبردست ہے۔ اس کے مقابلے میں دنیا کے نشے سب کچے (نقلی) ہیں۔ جو جلدی اُتر جاتے ہیں۔ اس لیئے مجھے نام رس کے مقابلے میں اور نشے سب پھیکے لگتے ہیں۔

بھجن ۴۵

ہو گیا ری پریت ڈری ہے دُکھڑا ری مُول (ٹیک)

ہل ہل بات بناوت میٹھی۔ پیچھے جاوت بھُول

تُوڑت دیر کرت نہیں سجنی۔ جیسے چمیلی کے پھُول

میراں کے پر بھو تمرے درشن بن لگت ہے ہیں سُول

۱ جوگیوں کی پریت دُکھ کا مول ہے۔ کہا بھی ہے پریت کر کا ہو سکھ نہ لیو۔

۲ ہے میراں کے سوامی! تیرے درشن کے بنا ہردے میں شُول لگتے ہیں۔

بھجن ۴۶

دیکھو سیّاں! ہری من کاٹھ کیو

آون کہہ گئے اجھوں نہ آیو۔ کر کر بچن گیو

کھان پان سُدھ بُدھ سب بسری کیسے کر ہیں جیو

بچن تمہارے تم ہی بسارے۔ من میرا ہر لیو

میراں کے پربھو گردھر ناگر۔ تم بن پھٹت رہیو

۱ دانستہ ... پھٹتا ہے ... ہردہ پھٹتا ہے

بھجن ۷۷

جاؤ ہری نرموہیا رے جانی تہاری پریت (ٹیک)
لگن لگی جب اور پریت چھٹی - اب کچھ اور ہی ریت (۱)
امرت پائے وِس کیوں دیجے - کون گاؤں کی ریت (۲)
میراں کے پربھو گردھر ناگر - آپ غرض کے میت (۳)

۱ نرموہی سنگدل ۲ تمہاری ۳ ہتی - ۴ ڈھنگ ۵ امرت پلا کر پھر زہر کیوں دینا چاہیئے؟ ۶ کس

بھجن ۷۸

واری واری ہو رام ہوں واری - تم آجیو گلی ہماری (ٹیک)
تم دیکھے بن کل نہ پڑت ہے - جو ہیوں باٹ تمہاری (۱)
کون سکھی سوں تم رنگ راتے - ہم سوں ادھک پیاری (۲)
کرپا کر موہیں درشن دیجیو - سب تقصیر بساری (۳)
تم شرناگت پرم دیالا - بھو جل تار مراری (۴)
میراں داسی تو چرنن کی - بار بار بلہاری (۵)

۱ ہماری ۲ آجاؤ ۳ دیکھوں ۴ راہ ۵ کس سکھی کے ساتھ رنگ رلیاں مناتے ہو - کیا ہم سے بھی بڑھ کر کوئی پیاری ہے؟ ۶ سب قصور - اپرادھ بھول کر درشن دو ۷ تم شرناگتوں پر بہت دیالو ہو - ہے مراری! مجھے سنسار ساگر سے تار دو

بھجن ۷۹

میں برہن بیٹھی جاگوں۔ جگت سب سووے ری آلی (ٹیک)

(۱) برہنا بیٹھی رنگ محل میں۔ موتین کی لڑ پووے
اک برہن ہم ایسی دیکھی۔ آنسوئن مالا پووے (۱)

(۲) تارا گن گن رین وہانی۔ سکھ کی گھڑی کب آئے
میراں کے پربھو گردھر ناگر۔ مل کے بچھڑ نہ جائے (۲)

ہے سکھی! سب جگت سوتا ہے۔ اور میں برہن بیٹھی جاگتی ہوں۔ دگر برہن برہن میں بھی فرق ہے۔ ایک برہن تو ایسی ہے۔ جس کو پیا کے ملنے کی آشا ہے۔ وہ رنگ محل (عشرت گاہ) میں بیٹھی موتیوں کا ہار پروتی ہے کہ جب پریتم آویں گے۔ تو ان کو پہناؤنگی۔ اور ایک برہن ایسی بھی دیکھی جاتی ہے۔ جس کو پریتم کے ملنے کی آشا ہی نہیں رہی۔ وہ سدا آنسوؤں کی مالا پروتی رہتی ہے۔ اس برہن کی تارے گن گن کر رات گذر جاتی ہے۔ اور وہ پربھو سے یہی مانگتی ہے۔ کہ کب پیا ملن کی سکھ کی گھڑی آویگی۔ جب کہ پریتم کا ملاپ ہوکر پھر کبھی جدائی نہ ہوگی۔

بھجن ۵

راگ گیری
تال امنگ

(۱) رام ملن کو گھنو اماوو۔ نت اٹھ جوؤں باٹڑیاں
(۲) درشن بن موہیں کچھ نہ سہاوے کل نہ پڑت ہے آنکھڑیاں
(۳) تلفت تلفت بہو دن بیتے۔ پڑی برہ کی پھانسڑیاں
(۴) اب تو ویگ دیا کر صاحب۔ میں ہوں تیری داسڑیاں
(۵) نین دکھی درشن کو ترسیں۔ نابھی نہ بیٹھے سانسڑیاں
(۶) رات دناں یہ آرتی میری۔ اب ہرجی راکھے پاسڑیاں
(۷) لگی لگن چھوٹن کی ناہیں۔ اب کیوں کیجے آنٹڑیاں

میراں کے پربھو کب رے ملوگے
پورو من کی آسڑیاں!

مجھے رام (شیام) کے ملنے کی بہت بڑی چاہ ہے۔ اس لئے نت اٹھ اٹھ کر راستہ دیکھتی ہوں۔ درشن کے بنا مجھے کچھ بھی اچھا نہیں لگتا۔ آنکھوں کو چین نہیں پڑتا تڑپتے تڑپتے بہت دن گذر گئے۔ ایسی برہ کی پھانسی پڑی ہے۔ ہے صاحب (مالک!) اب تم جلدی دیا کرو۔ میں تمہاری داسی ہوں۔ دکھیا نین تیرے درشن کو ترستے ہیں۔ اور پیٹ میں سانس نہیں رکتا۔ سانس بھی اکھڑ گیا ہے۔ رات دن میری یہی پرارتھنا ہے۔ کہ ہری اب مجھے اپنے پاس رکھ لیں۔ کیونکہ لگی ہوئی لگن کسی طرح بھی اب چھوٹ نہیں سکتی۔ اس لئے الٹی سیدھی باتیں اب کیوں کرتے ہو؟ میراں بائی کہتی ہیں۔ ہے پربھو! کب ملوگے؟ اب تو من کی آشا پوری کرو۔

بھجن ۵ - پرارتھنا

تمہارے گھر آجیو پریتم پیارا۔ تم بن سب جگ کھارا (ٹیک)
(۱) تن من دھن سب بھینٹ کروں اور بھجن کروں میں تمہارا
تم گن ونت بڑے گن ساگر۔ میں ہوں جی اوگن ہارا (۱)
(۲) میں نرگن گن ایک ناہیں۔ تجھ میں جی گن سارا
میراں کہے پربھو کب رے ملوگے۔ بن درشن دکھیارا (۲)

ہے پیارے پریتم! ہمارے گھر آ جاؤ۔ تمہارے بنا سب جگت کھارا لگتا ہے۔ پریتم! تن، من اور دھن سب نذر کر کے تمہارا بھجن کروں گی۔ تم گنوں کے ساگر بڑے گنی ہو۔ اور میں اوگن ہارا ہوں۔ مجھ میں کوئی گن نہیں ہے۔ آگے مطلب صاف ہے۔

بھجن ۵۲

ہوتا جا جیو راج ہمارے محلاں ۔ ہوتا جا جیو راج (ٹیک)
میں اوگنی میرا صاحب سگنا ۔ سنت سنوارے کاج
میراں کے پربھو مندر پدھارے ۔ کر کیسریا ساج

۱ راجہ! ہمارے محلوں میں ہوتے جایئے ۔ ۲ بے گن ۳ گن ونت ۴ سادھو کے بھیس میں

بھجن ۵۳

اب نہیں مانوں رانا تھاری ۔ میں ور پایو گردھاری (ٹیک)
(۱) منی کپٹر کی ایک گتی ہے ۔ کوؤ کہے ہزاری
کنکر کنچن ایک گتی ہے ۔ گنج مرچ اک ساری (۱)
(۲) انتر دھنی کی سر تو لینو ۔ ہاتھ سمرنی دھاری
جوگا لیو اب کیا دلگیری ۔ گورو پایا نج بھاری (۲)
(۳) سادھو سنگت میں دل راضی ۔ بھئی کٹمب سوں نیاری
کروڑ بار سمجھاؤ موکوں ۔ چالونگی بدھ ہماری (۳)
(۴) رتن جڑت کی ٹوپی سر پے ۔ ہار کنٹھ کو بھاری
چرن گھونگھرو دھمس پڑت ہیں ۔ میں کراں سیام سوں یاری (۴)

لاج شرم سب ہی میں ڈاری ۔ یو تن چرن ادھاری
میراں کے پربھو گردھر ناگر ۔ جھک مار دسنساری

۱ .... ۲ ایک ۳ اننت ۴ جھنکا کرتے ہیں

بھجن ۵۴

ہمارے سر پر شالگرام۔ راناجی ہمارے کائیں کرسی (ٹیک)

میراں سوں رانا نے کہی رے۔ سن میراں میری بات
سادھاں کی سنگت چھوڑ دے رے۔ سکھیاں سب سکچات (۱)

میراں نے سن یوں کہی رے۔ سن راناجی بات
سادھو تو بھائی باپ ہمارے۔ سکھیاں کیوں گھبرات (۲)

زہر کا پیالہ بھیجیا رے دیجو میراں ہاتھ
امرت کر کے پی گئی رے بھلی کرے دینانا تھ (۳)

میراں پیالہ پی لیا رے بولی دوؤ کر جوڑ
تیں تو مارن کی کری رے۔ میرو راکھن والو اور (۴)

کام کرودھ کو ڈال کے رے۔ شیل لئے ہتھیار
جیتی میراں ایکلی رے۔ ہاری راناکی دھار (۵)

کاج گری کا پتلا رے۔ بیٹھے سادھ پچاس
جن میں میراں ایسی دکھے۔ لاکھ تاروں میں پرکاش

ہمارے سر پر سالگرام ہے۔ ارتھات بھگوان میرا رکھشک ہے۔ راناجی میرا کیا کر لیگا؟ میراں سے رانا نے کہا۔ میراں! میری بات سنو۔ سادھوؤں کی سنگت چھوڑ دو۔ سب سکھیاں جھجکتی ہیں (۱) میراں نے سن کر کہا۔ راناجی! میری بات سنیے۔ سادھو تو میرے بھائی اور باپ ہیں۔ پھر سکھیاں کیوں گھبراتی ہیں (۲) زہر کا پیالہ بھیجا وہ میراں کے ہاتھ میں دیا گیا۔ جس کو امرت کر کے پی گئی۔ دینوں کے ناتھ بھگوان بھلی

کرتے ہیں۔ میراں نے زہر کا پیالہ پی لیا۔ اور دونو ہاتھ جوڑ کر بولی۔ رانا! تم نے مجھے

مارنے کی ٹھانی تھی۔ مگر میرے رکھشک اَور (شیام سندر) ہیں۔ میں نے کام کرودھ کو چھوڑ کر سداچار روپی ہتھیار ہاتھ میں لے لیا ہے۔ بس میراں اکیلی ہی جیت گئی۔ اور رانا کی تلوار ہار گئی (سچ سچ سداچار میں بہت بڑا بل ہے۔ جس نے اپنے آپ کو جیت لیا۔ اُسے دُوسرا کیا جیتے گا؟ بلور کے چبوترے پر پچاس سادھو بیٹھے ہیں۔ ان میں میراں ایسی شوبھا پاتی ہے۔ گویا لاکھ تاروں کا پرکاش ہو۔

بھجن ۵۵ ہولی

ہولی پیا بن لاگے کھاری سنو ری سکھی میری پیاری (ٹیک)
سُونو گاؤں دیش سب سُونو۔ سُونی سیج اٹاری [۱]
سُونی برہن پی بن ڈولے۔ تج دی ہے پیو پیاری [۲]
بھئی ہوں یا دکھ کاری۔ ہولی (۱)
دیس بدیس سندیش نہ پہنچے۔ ہوئے اندیسہ بھاری
گِنتاں گِنتاں گھس گئی ریکھا۔ آنگلیاں کی ساری
اجھوں نہیں آئے مُراری۔ ہولی (۲)
باجت جھانجھ مردنگ مرلیا۔ باج رہی اکتاری!
آئے بسنت کنت گھر ناہیں۔ تن میں پیڑ بھیا بھاری
سیام من کہا وچاری - ہولی (۳)
اب تو مہر کرو پربھو مجھ پر۔ چِت دے سنو ہماری
میراں کے پربھو ملبیو ماودھو۔ جنم جنم کی ہیں تمھاری
لگی درشن کی تاری (۴)

۱۔ بری گر دی ۲۔ سنسان ۳۔ پیارا پریتم ۴۔ پریتم نے چھوڑ دی ۵۔ دل، گنتے گنتے انگلیوں کی پوریں گھس گئیں ۷۔ بجار، مبی ۸۔ پتی پریتم ۹۔ ل جا دُ ۱۰۔ جنم جنمانتر میں میں رہی ہی چاہ کرتی ان ہول ...

بھجن ۵۶ بھیلنی کے بیر

اچھے میٹھے چاکھ چاکھ بیر لائی بھیلنی

(۱) ایسی کہاں اچار وتی ۔ روپ نہیں ایک رتی
نیچ کل اوچھی جات ۔ اتی ہی کچیلنی (۱)
(۲) جوٹھے پھل کھائے رام ۔ پریم کی پرتیت جان
اونچ نیچ جانے نہیں ۔ رس کی رسیلنی (۲)
(۳) ایسی کہا وید پڑھی ۔ چھن ہیں وِمان چڑھی
ہری جی سیوں باندھیو ہیت ۔ بیکنٹھ ہیں جھیلنی (۳)
(۴) ایسی پریت کرے جو ئی ۔ داس ترے میراں سوئی
پتت پاون پربھو ۔ گوکل اہیرنی (۴)

بھجن ۵۷

میرے پرم سنیہی رام کی ۔ نت اوٗنڑی آوے (ٹیک)
(۱) رام ہمارے ہم ہیں رام کے ۔ ہری بن کچھ نہ سُہاوے (۱)
(۲) آنکھ لگے اچھوں نہ آوے ۔ جیوڑو اتی اکولاوے (۲)
(۳) تم درشن کی آس رمیّا ۔ نشدن چیتت جاوے (۳)
(۴) چرن کنول کی لگن لگی اتی ۔ بن درشن دکھ پاوے (۴)
(۵) میراں کو پربھو درشن دیجیو ۔ آنند برنیو نہ جاوے (۵)

۱۔ یاد ۲۔ چیت ۔ دِل ۳۔ گھبرائے ۴۔ رمن کرنے والے پریتم ۵۔ دن رات درمیان
تم ہیں رہتا ہے ۶۔ کہا بیان نہیں ہوسکتا

بھجن ۵۸

ملنا جات ہے گورو گیانی ! تمہاری صورت دیکھ لبھانی (ٹیک)
میرو نام بوجھ تم لیجیو ۔ میں ہوں برہ دِوانی
رات دِوس کل ناہیں پرت ہے جیسے مین بن پانی
درش بنا موہی کچھو نہ سہاوے تلف تلف مر جانی
میراں تو چرنن کی چیری ۔ سن لیجو سکھ دانی

۱ ملنے جاتی ہے ۔ ۲ تمہاری صورت دیکھ کر فریفتہ ہو گئی ۔ ۳ برہ کی پاگل ۴ مچھلی بنا پانی کے ۵ ۔ درس ۔ درشن ۶ سکھ کے دینے والے

بھجن ۵۹

میرے پریتم پیارے رام کوں ۔ لکھ بھیجوں ری پاتی (ٹیک)
شیام سندیسو کبھوں نہ دینو ۔ جان بوجھ گجھ باتی (۱)
اونچی چڑھ چڑھ پنتھ نہاروں ۔ روئے روئے انکھیاں راتی (۲)
تم دیکھیاں بن کل نہ پرت ہے ۔ ہیو پھٹت موری چھاتی
میراں کے پربھو کب رے ملوگے ۔ پورب جنم کے ساتھی

۱ گپت باتیں ۲ لال ہو گئی ہیں ۳ چین نہیں پڑتا ۴ جنم جنم کے ساتھی شیام سندر

بھجن ۶۰ ۔ اودا بائی کی شکشا

میراں ورج ورج میں ہاری ۔ بھابی مانو بات ہماری (ٹیک)
راما دو ردن ریہ تھان اوپر سادھوؤں میں مست جاری عقصہ

۲ تمہارے اوپر

کُل کو داغ لگے چھے بھابھی! نندا ہو رہی بھاری (۱)
(۲) سادھاں سے سنگ بن بن بھٹکے - لاج گنوائی ساری
بڑاں گھراں سے جنم لیا چھے ناچو دے دے تاری (۲)
(۳) ور پایو ہندوانے سُورج - تھے کائیں من دھاری
میراں گردھر سادھ سنگ تج چلو ہماری لاری (۳)

اُوداں بائی کہتی ہیں - ہے بھابھی! میں تم کو منع کر کے ہار چکی ہوں - ہماری بات مان لو - راناتم پر ناراض ہیں - تم سادھوؤں میں مت جاؤ - ہے بھابھی! اس طرح تیرے اونچے خاندان کو داغ لگتا ہے - اور بھاری نندا ہو رہی ہے (۱) سادھوؤں کے ساتھ بن بن بھٹک کر ساری لاج گنوا دی - تم نے بڑے گھر میں جنم لیا ہے - مگر تالی دے دے کے ناچتی ہو - ہندوؤں میں سُورج (سورج بنسی) ور (پتی) تو نے پایا ہے - تو نے یہ کیا من میں ٹھانا ہے؟ ہے میراں! سادھوؤں کا سنگ چھوڑ کر ہماری پیروی کر

بھجن ۶۱ میراں کا جواب

راگ

میری بات نہیں جگ چھانی - اُودا بائی سمجھ سگھڑ سیانی (ٹیک)
(۱) سادھو مات پتا کُل میرے - سجن سنیہی گیانی
سنت چرن کی سرن رین دن - ستیہ کہت ہوں بانی (۱)
(۲) رانا نے سمجھا دو جادو - میں تو بات نہ مانی
میراں کے پربھو گردھر ناگر سنتان ہاتھ بکانی (۲)

ہے بدھی متی سیانی اُودا! - میراں کی بات اب جگت میں چھپی ہوئی نہیں ہے میرے کُل (خاندان) ماتا پتا - سجن اور پریمی گیانی سادھو ہی تو ہیں - میں سچ کہتی ہوں - کہ مجھے دن رات سنتوں کے چرنوں کی شرن ہی اچھی لگتی ہے اور سنت

سنتوں کی چرن شرن میں ہی رہنا چاہتی ہوں۔ محلوں میں نہیں رہنا چاہتی۔ تم جا کر رانا کو سمجھا دو۔ میں ان کی بات نہیں مانونگی۔ میراں کے پربھو تو گردھاری لال جی ہیں۔ اور میراں سنتوں کے ہاتھ بک چکی ہے۔ ارتھات اپنا جیون سنتوں کے ارپن کر چکی ہے۔ اب راناجی سے میرا کچھ بھی سمبندھ نہیں ہے۔

بھجن ۶۲

اُودا بائی پھر کہتی ہے اور میراں جواب دیتی ہے

اُودا۔ بھابی! بولو بچن وچاری (ٹیک)
سادھواں کی سنگت دکھ بھاری۔ مانو بات ہماری
چھاپ تلک گل ہار اُتارو۔ پہرو ہار ہزاری (۱)
رتن جڑت پہرو آبھوشن۔ بھوگو بھوگ اپاری
میراں جی تم چلو محل میں۔ تمہاری سوگند ہماری (۲)
میراں۔ بھاؤ بھگت بھوشن سجے۔ شیل سنتوش سنگار
اوڑھی چونر پریم کی۔ گردھاری جی بھرتار (۳)
اُوداں بائی من سمجھ جاؤ اپنے دھام
راج پاٹ بھوگو تم ہیں ہمیں نہ تا سوں کام (۴)

بھابھی! سوچ سمجھ کر بات کرو۔ سادھوؤں کی سنگت میں بہت دکھ ہے۔ ہماری بات مانو۔ تلک چھاپ اور رودراکھش کی مالا اُتار دو۔ اور ہزاری ہار پہن لو۔ رتن جڑت زیورات پہنو۔ اور بے شمار شاہی بھوگ بھوگو (عیش و عشرت) کرو۔ ہے میراں جی! تمہیں میری قسم ہے۔ محل میں چلو۔ اس پر میراں جواب دیتی ہیں۔ کہ میں نے راجسی ٹھاٹھ۔ بھوگوں میں

شردھا اور رتن جڑت زیورات وغیرہ سب کو تیاگ دیا ہے - اور اس کے بدلے میں شیل (سداچار) اور سنتوش (صبوری) کا شرنگار کر لیا ہے - میں نے اب راجسی کپڑے اُتار کر پریم کی اوڑھنی اوڑھ لی ہے - یہی میرے سدھواپن کی نشانی ہے - دنیا مجھے ودھوا کہے - مگر میں تو سدھوا ہوں - سہاگنی ہوں - کیونکہ میرے سچے پتی تو گردھاری لال جی (شیام سندر) ہی ہیں - جو سدا امر ہیں - سے اُودا بائی ! اس بات کو من میں اچھی طرح سمجھ لو - اور اپنے گھر جاؤ - تمہیں سب راج پاٹ مبارک ہو ہمیں اس سے کچھ مطلب نہیں - مجھے تو میرے پتی گردھاری لال جی جیسے رکھیں گے - ویسی رہوں گی -

بھجن ۹۳

رمیا بن نیند نہ آوے

نیند نہ آوے برہ ستاوے - پریم کی آنچ ڈھلاوے (ٹیک)

بن پیا جوت مندر اندھیارو - دیپک دام نہ آوے
پیا بن میری سیج الونی - جاگت رین دہاوے
پیا کب رے گھر آوے - رمیا (۱)

دادُر مور پپیہا بولے - کوئل شبد سُناوے
گھمڑ گھٹا اُولر ہو آئی - دامن دمک ڈراوے
نین جھر لاوے - رمیا (۲)

کہا کروں کت جاؤں میری سجنی - ویدن کون بتاوے
برہ ناگن موری کایا ڈسی ہے - لہر لہر جیو جاوے
جڑی گھس لاوے - رمیا (۳)

کوہے سکھی سہیلی سجنی - پیا کو آن ملاوے

میراں کوئں پربھ کب رے ملوگے۔ من موہن ہیں بھاوے
گئے ہنس کر بتراوے۔ رمیا (۷)

ترجمہ۔ رمیا (شیام سندر) کے بنا نیند نہیں آتی۔ بِرہ ستاتی ہے۔ اور پریم کی آنچ بیاکل کرکے ادھر ادھر چکر لگواتی ہے۔ پریتم کے پرکاش کے بنا من روپی مندر میں اندھیرا ہی رہتا ہے۔ یہاں معمولی دیپک کا کام نہیں ہے۔ پریتم کے بنا میری سیج بھی بے سواد ہے ارتھات من کو نہیں بھاتی۔ اس لیئے جاگتے ہی رات گذرتی ہے۔ اور یہی چنتا رہتی ہے کہ پریتم (شیام سندر) کب گھر میں آوینگے۔ (۱) مینڈک مور اور پپیہا بولتے ہیں۔ اور کویل سندر راگ سناتی ہے۔ گہری گھٹا گھر آئی۔ اور برسنے ہی لگی ہے۔ بجلی چمک کر ڈراتی ہے۔ اور میری آنکھیں جھڑی لگاتی ہیں (۲) کیا کروں؟ ہے سکھی! کہاں جاؤں۔ ویدیہ (گورو دیو) کو میرا حال کون بتاوے گا۔ کہ برہ روپی کالی ناگن نے میرے من کو ڈس لیا ہے۔ لحظہ لحظہ میں جی ڈولتا ہے۔ پران نکلتے ہیں۔ ویدیہ جڑی (بوٹی) نس کر لگاوے۔ ارتھات شیام سندر سے ملا دیوے — (۳) ہے سکھی! کوئی ایسی پریم منترا ارتھات دل کا حال جاننے والی سکھی ہے۔ جو پیارے کو لاکر مجھ سے ملائے گی؟ ایسے ہی ویدیہ (گورو دیو) اور پریم منتر (سنت) کی ضرورت ہے۔ میرا کہتی ہیں۔ ہے پربھو! آپ مجھے کب ملوگے۔ آپ کی من موہنی صورت مجھے بھاتی ہے۔ کب ہنس کر مجھ سے باتیں کروگے

بھجن ۹۴

کن سنگ کھیلوں ہولی، پیا تج گئے ہیں اکیلی (ٹیک)
مانک موتی سب ہم چھوڑے۔ گل میں پہنی سیلی
بھوجن بھون بھلو نہیں لاگے۔ پیا کارن بھئی گیلی[۱]
مجھے دُوری کیوں نا ہیلی۔ کن (۱)

[۱] باؤلی
[۲] رنگی

اب تم پریت اور سے جوڑی۔ ہم سے کری کیوں پہیلی ۱
بہو دن بیتے ابھوں نہیں آئے۔ لگ رہی تالا بیلی ۲
رکن بلمائے ہیلی۔ رکن (۲)
شیام بنا جیوڑو مرجھاوے۔ جیسے جل بن بیلی
میراں کوں پربھو درشن دیجیو۔ جنم جنم کی چیلی
درشن بن کھڑی دوہیلی۔ رکن (۲)

۱۔ پہیلی ۲۔ بے چینی۔ بیکلی ۳۔ سکھی ۴۔ دیر لگا دی ۵۔ لتا۔ بیل ۶۔ دکھی

میں اکس کے ساتھ ہولی کھیلوں۔ پریتم تو اکیلی چھوڑ گئے۔ مانک موتی میں نے سب چھوڑ دئے۔ اور سادھوؤں کا لباس پہن لیا۔ اچھے کھانے اور محل اب مجھے نہیں بھاتے اب تو اپنے پریتم کے لئے باولی ہوئی پھرتی ہوں۔ انہوں نے مجھے دور کیوں رکھا ہے؟ (۱) اب تم نے دوسرے سے محبت لگا لی۔ تو پہلے ہم سے کیوں کی تھی؟ بہت دن گذر گئے۔ ابھی تک نہیں آئے۔ بڑی بے چینی ہو رہی ہے رہے سکھی! کس نے ان کو روک لیا۔ (۲) شیام کے بنا میرا جی پژمردہ رہتا ہے۔ جیسے پانی کے بغیر بیل۔ ہے پربھو! میراں تو تمہاری جنم جنم کی چیلی (سدا کی داسی) ہے۔ اسے درشن دو۔ یہ درشن کے بنا دکھی کھڑی ہے۔

۹۴ بھجن

باول دیکھ ڈری ہو سیام! میں باول دیکھ ڈری
کالی پیلی گھٹا امنگی ۱ برسیو ایک گھڑی
جت جاؤں تت پانی ہی پانی ہوئی سب بھوم ۲ ہری
جا کا پی پردیس بست ہے بھیجے بار کھڑی

۱۔ اٹھی ۲۔ زمین
۳۔ جس کا پریتم پردیس ۴۔ وہ باہر کھڑی بھیگتی ہے۔

میراں کے پربھو گردھر ناگر کیچڑ پریت کھری پنچ
میراں نے آنکھوں سے آنسوؤں کے گرنے کو برسات سے تشبیہ دی ہے۔ ایک اردو کا شاعر بھی کہتا ہے ؎

مزا برسات کا چاہو۔ تو آبیٹھو ان آنکھوں میں
سفیدی ہے سیاہی ہے شفق ہے ابر باراں ہے

۶۵ بھجن

چھانڈو لنگر! موری بہیاں گہو نہ (ٹیک)
میں تو نار پرائے گھر کی۔ میرے بھروسے گوپال رہو نہ
جو تم میری بہیاں گہت ہو۔ نینن جور میرے پران ہرو نہ
برندابن کی کنج گلی میں۔ ریت چھوڑ ان ریت کرو نہ
میراں کے پربھو گردھر ناگر۔ چرن کنول چت ٹالے ٹرو نہ

۱ لمپٹ - رسیا ۲ کلائی ۳ پکڑتے ہو ۴ آنکھوں سے آنکھیں ملا کر میرے پران نہ لو

۶۶ بھجن

رانا جی! تھارو دیسڑو رنگ رُوڑو
تھارے ملک میں بھگتی نہیں چھے۔ لوگ بسیں سب کوڑو
پاٹ پٹمبر سب ہی میں تیاگا۔ سر باندھ لی جوڑو (۲)
مانک موتی میں سب ہی تیاگا۔ تج دیو کر کے چوڑو (۳)
میوا مصری میں سب ہی تیاگا۔ تیاگو چھے شکر بورو (۴)
تن کی آس کب ہی نہیں کینی جیوں رن ماہیں سورو (۵)

میراں کے پربھو گردھر ناگر۔ ور پایو ہیں پورن

راناجی! تمہارے دیس کا رنگ پھیکا ہے۔ تمہارے ملک میں بھگتی نہیں ہے۔ اور سب جھوٹے دکھاوٹی بھگتی ہین لوگ بستے ہیں۔ میں نے تمہارے سب ریشمی کپڑے تیاگ دئے۔ اور سر کا جوڑا باندھ لیا۔ جٹا جوٹ کر لی۔ میں نے مانک موتی سب تیاگ دئے۔ اور چوڑا کر کے پہن کر دئے میوہ اور مصری اور شکر کے پوڑے سب چھوڑ دئے۔ میں نے اپنے شریر کی پرواہ کبھی نہیں کی۔ جیسے یدھ میں سورما اپنی جان ہتھیلی پر رکھ لیتا ہے۔ وہی حالت میری ہے۔ اس لئے میں نے پورا (کامل) ور (پتی) پایا ہے۔

بھجن ۶۷ — نام کی مہما

پیا تیرے نام لبھانی ہو (ٹیک)

نام لیت ترتا سُنیا۔ جیسے پاہن پانی ہو (۱)

(۱) سُکرت کوئی نہ کیو۔ بہو کرم کمائی ہو

گنکا کیر پڑھاوتاں۔ بیکنٹھ بسانی ہو (۲)

(۲) اردھ نام کُنجر لیو۔ واکی اودھ گھٹانی ہو

گرڑ چھانڈ ہری دھائیا۔ پشو جُون مٹانی ہو (۳)

(۳) اجامیل سے اُدھرے۔ جم تراس نسانی ہو

پُتر ہیتو پدوی دئی۔ جگ سارے جانی ہو (۴)

ہے پیارے! میں تیرے نام پر فریفتہ ہوں۔ موڑھ جن بھی تیرا نام لینے سے تر جاتے ہیں۔ جیسے رام نام لینے سے پانی میں پتھر ترنے لگ گئے تھے۔ گنکا ویشیا نے کوئی شبھ کرم نہیں کیا تھا۔ سب کھوٹے کرم ہی کئے تھے۔ مگر وہ طوطے کو رام نام پڑھانے سے ہی بیکنٹھ کو چلی گئی۔ [illegible] آدھا ہی نام لیا تھا۔

کہ آپ نے اس کا دکھ مٹا دیا۔ بھگوان گرڑ کو چھوڑ کر دوڑے اور اس کی پشو جونی مٹا دی۔ جس سے وہ ہاتھی سے پھر گندھرو بن گیا۔ (گج گراہ کی کتھا مشہور ہے (۳) نام کے پرتاپ سے اجامیل جیسے پاپی کا اُدھار ہو گیا اور یم کا خوف مٹ گیا۔ بیٹے کا نام (نارائن) لینے سے اسے اُونچی پدوی دے دی۔ یہ بات سارا جگت جانتا ہے (۴)

بھجن ۶۸

ہیلی! جہاں سُوں ہری بن رہیو نہ جائے (ٹیک)

(۱) ساس لڑے میری نند کھجاوے۔ رانو رہیو رسائے (۱)

(۲) پہرے بھی راکھیو چوکی بٹھائی۔ تالو دیو جڑائے (۲)

(۳) پُورب جنم کی پریت پُرانی۔ سو کیوں چھوڑی جائے (۳)

(۴) میراں کے پربھو گردھر ناگر اور نہ آوے مہاری دائے (۴)

یہ بھجن میراں کے اُس وقت کا ہے۔ جب کہ وہ سسرال میں تھی۔ اور اس کی سادھنا ابھی پوری نہیں ہوئی تھی۔ کہتی ہے۔ ہے سکھی! مجھ سے ہری (شیام سندر) کے بنا رہا نہیں جاتا۔ ساس لڑتی ہے۔ اور نند طعنے مارتی ہے۔ رانا بھی ناراض ہو بیٹھے ہیں (۱) میرے مکان پر چوکی پہرہ بٹھا رکھا ہے اور تالا لگا دیا ہے (۲) شیام سندر سے تو میری پُرانی (جنم جنم کی) پریت ہے۔ وہ بھلا کیسے چھوٹ سکتی ہے؟ میراں بائی کہتی ہیں کہ میرے سوامی تو گردھر لال جی ہیں۔ ان کے سوا مجھے اور کچھ نہیں بھاتا۔ (۴)

بھجن ۶۹

سکھی ری! میں تو گردھر کے رنگ راتی (ٹیک)

پچرنگ میرا چولا رنگا دے میں جھرمٹ کھیلن جاتی

جھرمٹ میں میرو سائیں ملینگے۔ کھول ادھمبر گاتی (۲)

(۱) چندا جائیگا۔ سورج جائیگا۔ جائیگا دھرن اکاسی
پون پانی دونو ہی جائینگے۔ اٹل رہے اوناسی (۲)

(۲) سُرت نرت کا دولا سنجولے۔ منسا کی کر باتی
پریم ہری کا تیل بنالے۔ جگا کرے دن راتی (۳)

(۳) جن کے پیا پردیس بست ہیں۔ لکھ لکھ بھیجیں پاتی
میرے پیا میرے ماہیں بست ہیں۔ کہیں نہ آتی جاتی (۴)

(۵) پیہر بسوں نہ بسوں ساس گھر۔ ستگورو شبد سنگاتی
نہ گھر میرا نہ گھر تیرا۔ میراں ہری رنگ راتی (۵)

ہے سکھی! میں تو گردھر کے رنگ میں رنگی گئی ہوں۔ میرا چیر رنگی چولا رنگ دے۔ میں کنج بن میں کھیلنے جاؤنگی۔ وہاں کنج میں مجھے میرے سوامی جی کھول کر ملیں گے۔ چاند سورج آکاش اور پرتھوی سب فنا ہو جائیں گے۔ آب و آتش دونو بھی نہیں رہیں گے۔ مگر میرے اوناشی سوامی (پرمیشر) سدا اوناشی رہینگے (۲) میں سُرت (دھیان) نرت (محویت - سمادھی) کا چراغ بنا کر اس میں من کی بتی ڈالونگی۔ اور ہری کا پریم کا تیل ڈال کر دن رات اسے روشن رکھونگی (۳) جن کے پتی پردیس میں بستے ہیں۔ وہی خط لکھ لکھ کر بھیجتی ہیں۔ میرے پتی تو میرے اندر ہی بستے ہیں کہیں آتے جاتے نہیں ہیں (۴) نہ میں پیکے رہنا چاہتی ہوں اور نہ سسرال میں۔ میں تو ستگورو کی آگیا کا پالن کرونگی۔ وہ مجھے جہاں رکھیں گے۔ وہیں رہونگی۔

بھجن ۶

پریم نی۔ پریم نی۔ پریم نی رے۔ من لاگی کٹاری پریم نی رے
جل جمنا ماں بھروا گیا تاں ہتی گگر ماتھے ہیم نی رے

کی ۔ میں ۔ گھڑا ۔ سونے کی

کاچے تانت عشق نے ہری جی باندھے۔ جیسے کھینچے تیم تی نے رے
میراں کے پربھو گردھر ناگر۔ سانولی صورت شبھ ایم تی نے رے

ٹ کچے دھاگے ۵ سے ۶ ایسی

من میں پریم کی کٹاری لگ گئی ہے۔ جب میں جمنا جی میں جل بھرنے گئی۔ میرے سر پر سونے کی گاگر تھی۔ اسی وقت ہری نے مجھے کچے دھاگے ارتھات پریم روپی ڈوری سے باندھ لیا۔ اور جہاں چاہتے ہیں۔ کھینچ کر لے جاتے ہیں۔ میراں بائی کہتی ہیں۔ کہ میرے پربھو گردھاری لال جی کی سانولی صورت ایسی ہی منوہر ہے۔ کہ جو دیکھتا ہے۔ وہی پریم کی پھانسی میں پھنس جاتا ہے۔

بھجن ۱ ۴

کوئی کچھ کہے من لاگا (ٹیک)

ایسی پریت لگی من موہن۔ جیوں سونے میں سہاگا (۱)
جنم جنم کو سویا منوا۔ ستگورو شبد سن جاگا (۲)
ماتا پتا ست کٹمب قبیلا۔ ٹوٹ گیا جیوں تاگا (۳)
میراں کے پربھو گردھر ناگر۔ بھاگ ہمارا جاگا

کوئی کچھ کہے۔ میرا من تو شیام سندر سے لگ گیا۔ من موہن سے ایسی پریت لگی ہے۔ جیسے سونے میں سہاگہ۔ جنم جنمانتر کا سویا ہوا من ستگورو کا اپدیش سن کر جاگ پڑا۔ ماں باپ۔ بیٹا۔ کٹمب۔ قبیلا سب کا موہ ایسے ٹوٹ گیا۔ جیسے کچا دھاگا ٹوٹ جاتا ہے۔ سچ مچ ست سنگ کی مہما اپار ہے۔ جیسی سنگت ویسی پنگت۔ جیسا ساتھ ہوگا۔ ویسا ہی چال چلن ہوگا۔ اور جیسا چال چلن ہوگا۔ ویسے ہی تم کہلاؤ گے ستگورو کی کرپا سے میراں کا بھاگ بھی جاگ اٹھا۔ گردھاری لال جی اُن کے

سوامی ہو گئے - (۴)

بھجن ۲۷ — نرگن کے دھیان کی ودھی

[illegible] نینن بنج بسائوں ری - چہ میں صاحب پاؤں (ٹیک)

ان نینن میرا صاحب بستا - ڈرتی پلک نہ نائوں (۱)

ترکٹی محل میں بنا ہے جھروکا - وہاں سے جھانکی لگاؤں (۲)

سُن محل میں سُرت جماؤں - سکھ کی سیج بچھاؤں (۳)

میراں کے پربھ گردھر ناگر - بار بار بلی جاؤں (۴)

ان آنکھوں میں میرا سوامی (پرماتما) بستا ہے - اس لئے ڈرتی پلک بند نہیں کرتی - بھرکٹی کے بیچ میں ناک کے اوپر یوگی لوگ دھیان لگاتے ہیں - وہ ترکٹی محل ہے سُن محل (دشم دوار برہمانڈ) میں سُرت جما کر سکھ کا سیج بچھاؤں - مطلب یہ کہ آنکھوں کی پلکوں کو نہ جھپکتے ہوئے ترکٹی میں دھیان کو جما کر برہمانڈ میں سے جانا چاہئے - اور دہاں برہمانند سکھ کا آنند لینا چاہئے - (۴)

بھجن ۳۷

تم آجئیو جی. راما ! آوت آسیاں ساما (ٹیک)

تم ملیاں میں بہو سکھ پاؤں - سرے منورتھ کاما

تم وِچ ہم وِچ انتر ناہیں - جیسے سورج گھاما

میراں کے من اور نہ مانے - چاہے سُندر شیاما

ہے رام ! ہے شیام ! تم آجاؤ - شام ہونے والی ہے - تمہارے ملنے سے میں بہت سکھ پاتی ہوں اور میرے منورتھ پورے ہوتے ہیں - تم میں اور مجھ میں کوئی انتر نہیں

ہے۔ جیسے سورج اور دھوپ ایک ہی ہے۔ ویسے ہی اندتم ایک ہی ہیں۔ ادتھات
جو سمبندھ سورج کا کرنوں سے۔ چاند کا چاندنی سے اور سمندر کا لہروں سے ہے۔ وہی
سمبندھ جیو کا پرمھ سے ہے۔ جیسے کرنوں کے ذریعے سورج کی ہستی جانی جاتی ہے
ویسے ہی جیو کی ہستی سے پرماتما کی ہستی جانی جاتی ہے۔ انگریزی میں کہاوت ہے
God exists because we exist. منش وغیرہ چراچر جیو اس انشی کے
انش ہیں۔ اس سے نہ تو جدا ہیں۔ اور نہ ان کی کوئی اپنی ہستی ہے۔ میراں اسی پورن
پرمھ کے ساتھ اپنا سمبندھ قائم کر رہی ہے۔ میراں کا شیام سرب ویاپک پرمھ ہے۔ میراں
اسی کو چاہتی ہے۔ دوسرے سے کچھ مطلب نہیں۔ (۳)

بھجن ۴۷

اب نہیں بسروں۔ تمہارے ہردے لکھیو ہری نام
مہارے ستگور دیو بتائے اب نہیں بسروں رے (ٹیک)
میراں بیٹھی محل ہیں رے۔ اُوٹھت بیٹھت رام
سیوا کریاں سادھ کی رے تمہارے اور نہ دوجو کام (۱)
رانو جی بتلائیا رے کیہی دیتو جواب — رد کر دیا
پن لاگی ہری نام سُنیں کے تمہارے دن دن دونو لابھ (۲)
سیپ بھریو پانی پپیہے رے۔ ٹانک بھر لیو آن کھائے
بتلایاں بولی نہیں رے۔ رانو جی گیا رسائے (۳)
وش را پیالہ رانا جی بھیجیا۔ دیجیو میرتنی کے ہاتھ
کر چرنامرت پی گئی۔ تمہارے سبل دھنی کو ساتھ (۴)
ہری کا نام میرے ہردے پرکھا جا چکا ہے اب نہیں بھول سکتی۔ ہمارے

سنگیہ رو نے رام نام کا منتر دے دیا ہے۔ میراں محل میں اُٹھتے - بیٹھتے اسی کا جپ اور سادھو سنتوں کی سیوا کرتی ہے - دوسرا (دنیوی) کوئی کام اُسے نہیں ہے (۱) اگر رانا جی پوچھیں۔ تو انہیں یہ جواب دینا کہ میراں کا ہری نام میں پریم لگ گیا ہے۔ اس سے اس کو سکھ اور آنند کا دن دوگنا بڑھ رہا ہے۔ اب وہ سیپ بھر پانی اور تچھ بھر کھانا کھاتی ہے۔ پوچھنے سے کچھ بتلاتی نہیں۔ اس پر راناجی ناراض ہو گئے۔ تو زہر کا پیالہ بھیجا۔ میراں کے ہاتھ میں دے دیا۔ وہ اسے چرنامرت کر کے پی گئی اور جیتی رہی کیونکہ اس کا سمبل دھنی (بھگوان) کے ساتھ سمبندھ ہو چکا ہے۔ اب اس کا کوئی بال بھی بانکا نہیں کر سکتا۔

بھجن ۵۵ء

رانا جی! میں تو گوبند کا گن گاسیاں　　دا مانجی

چرنامرت کو نیم ہمارے۔ نت اُٹھ درسن جاسیاں

ہری مندر میں نرت کراسیاں۔ گھونگریا دھمکاسیاں

رام نام کو جہاج چلاسیاں بھوساگر ترجاسیاں

یہ سنسار باڑ کا کانٹا۔ جیاں سنگت نہیں جاسیاں

میراں کہے پربھو گردھر ناگر۔ نرکھ پرکھ گن گاسیاں

۱ ناچ کروںگی۔ ۲ گھونگھرو۔ چھنچھناؤنگی ۳ جہاز ۴ ترجاؤنگی۔ ۵ یہ سنسار خار کا کانٹوں کی باڑ ہے ۶ اچھی طرح دیکھ بھال کر

بھجن ۵۶ء

بھگت ... بھول (...)

چار دناں کی کر لے خوشی - جیوں دارم را پھول
آیا تھا تُو لابھ کے کارن - مول گنوایا بھول (انار کا پھول)
میراں کے پربھو گردھر ناگر - رہنا آپ حضور

ہے بھگت، بھگوان کے آگے سر جھوکانا مت بھول - جیو اس جگت میں مہمان کی مانند ہے۔ یہ سمجھتے ہوئے بھی وہ دُنیوی بھوگوں میں اس طرح پھنس جاتا ہے کہ اپنے ستیہ سوروپ کو بھول جاتا ہے۔ جیو کی یہ بھرانتی ہی اسے پرماتما تک پہنچنے نہیں دیتی۔ آیا تو تھا وہ نفع کمانے ارتھات بھگوت پراپتی کے لئے مگر مول بھی گنوا بیٹھتا ہے ارتھات اپنے آپ کو بھی بھول جاتا ہے۔ چاہیئے یہ کہ بھگوان کو سرب ویاپک جان کر ہمیشہ اس کو حاضر ناظر دیکھے۔ (۳)

بھجن ۷۷

کوئی شیام منوہر لیوری - سر دھرے مٹکیا ڈولے (ٹیک)
دَدھی کا نام بسر گئی گوالن - ہری لیو ہری لیو بولے (۱)
کرشن رُوپ میں چھکی ہے گوالن اور ہی اور سے بولے (۲)
میراں کے پربھو گردھر ناگر - چیلو بھئی بن مول بولے (۳)

گوالن سر پر مٹکی رکھ کر دہی بیچنے کے بدلے ڈولتی ہوئی اس طرح بولی دیتی ہے۔ کوئی شیام منوہر لے لو ری۔" دہی کا نام بھول گئی۔ "ہری لیو ہری لیو" کہتی ہے۔ کرشن کے روپ میں ایسی مست ہے کہ اور کا اور ارتھات " دہی لو" کی بجائے "ہری لو" بولتی ہے۔ مطلب یہ کہ ہری کے سوائے اسے کچھ سوجھتا ہی نہیں۔ (۳)

بھجن ۷۸

جاگو موہن پیارے للنا - جاگو بنسی وارے (ٹیک)

(۱) رجنی بیتی بھور بھئی ہے - گھر گھر کھلے کِنوارے
گوپی دَدھی متھن کرت ہیں کنگن کے جھنکارے (۱)

(۲) اُٹھو لال جی بھور بھیو ہے سُر نر ٹھاڑے دوارے
گوال بال سب کرت کولاہل - جے جے شبد اُچارے (۲)

(۳) ماکھن روٹی ہاتھ میں لینی - گوؤں کے رکھوارے
میراں کے پربھو گردھر ناگر - شرن آئے کوں تارے (۳)

۱ رات ۲ صبح ۳ گھر گھر دروازے کھل گئے ہیں ۴ گوالنیں دہی متھنے لگی ہیں
۵ صبح ہوئی ہے ۶ دیوتا ۷ شرناگت کو تارنے والے

بھجن ۷۹

کوئی کہیو رے موہن آون کی - آون کی من بھاون کی (ٹیک)
آپ نہ آوے لکھ نہ بھیجے - بان پڑی للچاون کی (۱)
یہ دوئی نین کہیو نہیں مانے - ندیاں بہے جیسے ساون کی (۲)
کیا کروں کِت جاؤں ری سجنی - پانکھ نہیں اُڑ جاون کی (۳)
میراں کے پربھو گردھر ناگر - چیری بھئی تیرے پاؤن کی (۴)

۱ عادت ۲ للچانے کی ۳ یہ دونو آنکھیں کہا نہیں مانتیں، ساون کے دریاؤں کی طرح بہی جاتی ہیں ۴ ارتھات بے تحاشا آنسو بہہ رہے ہیں ۵ اُڑ جانے کے لئے پر نہیں ۶ تیرے چرنوں کی سیوک ہوں۔

بھجن ۸۰

پیا اتنی بنتی سنو موری - کوئی کہیو رے جائے (ٹیک)

اَور ن سوں تو بتیاں کرت ہو۔ ہم سُوں راہے چت چوری (۱)
تم بن میرے اور نہ کوئی۔ میں سرناگت توری (۲)
آون کہہ گئے اجہوں نہ آئے۔ دوس رہے اب تھوری (۳)
میراں کے پربھو کب رے ملوگے۔ عرض کروں کہہ جوری (۴)

کوئی جا کر کہہ دو۔ کہ ہے پریتم! میری اتنی عرض سُن لو۔ دوسروں سے تو باتیں کرتے ہو۔ اور ہم سے چت چرا رہے ہو۔ تمہارے بنا میرا کوئی نہیں ہے۔ میں تیری ہی شرناگت ہوں۔ آنے کو کہہ گئے تھے۔ مگر ابھی تک نہیں آئے۔ میراں ہاتھ باندھ کر عرض کرتی ہے۔ کہ اب تھوڑے ہی دن باقی ہیں۔ کب ملوگے؟

بھجن ۸۱

یدُو ور لاگت ہے موہیں[۲] پیارو (ٹیک)
(۱) متھرا میں ہری جنم لیو ہے۔ گوکل میں پگ دھارو
جنمت ہی پوتنا گتی دینی ادھم ادھارن ہارو (۱)
(۲) جمنا کے نیرے دھینو[۳] چرائے۔ اوڑھے کاملی کارو
سُندر بدن پدم دل لوچن پیتامبر پٹ دھارو (۲)
(۳) مور مکٹ مکرا کرت کنڈل۔ کر میں مرلی دھارو
شنکھ چکر گدا پدم براجت سنتن کو رکھوارو (۳)
(۴) جل ڈوبت برج راکھ لیو ہے۔ کر پر گوردھارو
میراں کے پربھو گردھر ناگر۔ جیون پران ہمارو (۴)

(۱) شری کرشن (۲) مجھے (۳) گائیں (۴) کالی کملی (۵) کنول نیتر (۶) ریشمی پیتامبر (۷) ہاتھ میں (۸) ہاتھ پر پہاڑ کو رکھ کر۔

بھجن ۸۲

کرم گتی ٹارے ناہیں ٹرے (ٹیک)

ست بادی ہری چندسے راجہ۔ نیچ گھر نیر بھرے
پانچ پانڈو اروکنتی دروپدی ہاڑ ہماے جرے (۱)
یگیہ کیا بلی لین اندراسن۔ سو پاتال دھرے
میراں کے پربھو گردھر ناگر۔ وِش سے امرت کرے

بھجن ۸۳

سُن لیجو بنتی موری۔ میں شرن گہی پربھو توری (ٹیک)

(۱) تم تو پتت انیک اُدھارے اروبھوساگر سے تارے
میں سب کا نام نہ جانوں۔ پر کوئی کوئی بھگت بکھانوں (۱)
(۲) امبریش سداماں ناماں۔ پربھو پہونچا ئے نج دھاما
دھرو پانچ برس کو بالک تم درش دیا گھنشیاما (۲)
(۳) دھنے بھگت کا کھیت جمایا۔ کبیرا کا بیل چرایا
شبری کے جھوٹھے پھل کھائے اروکاج کیا من بھایا (۳)
(۴) سدنا اروسینا نائی۔ تم اُن ہیں لیا اپنائی
کرما کی کھچڑی کھائی۔ گنکا کو پار لگائی (۴)

بھجن ۸۴ پرارتھنا

سوامی سب سنسار کے ہو سانچے شری بھگوان (ٹیک)

(۱) ستھاور جنگم پاوک پانی[۱] دھرتی بیچ سمان[۲]
سب ہی مہما تیری دیکھی قدرت کے قربان (۱)
(۲) بھگت سداماں کے دارِد کھوئے۔ باٹلے کی پہچان
دو مٹھی تنڈل کی چابی دینو دَردیہ مہان (۲)
(۳) بھارت میں ارجن کے آگے۔ آپ بھئے رتھ بان
اُس نے اپنے کل کو دیکھا۔ چھُوٹ گئے تیر کمان (۳)
(۴) نہ کوئی مارے نہ کوئی مرتا۔ تیرا یہ اگیان
چیتن جیو تو اجر امر ہے۔ یہ گیتا کو گیان (۴)
(۵) مجھ پہ تو پربھو کرپا کیجے۔ بندی اپنی جان
میراں گردھر شرن تمہاری۔ لگے چرن میں دھیان (۵)

[۱] جل۔ [۲] سب میں سمان بھاؤ سے دیا ایک ہو [۳] مفلسی [۴] کل کنبہ بکھرتا [۵] بے انداز دھن

بھجن ۸۵

ہری میرے جیون پران آدھار
اَور آسشرو نا ہیں تم بن۔ تینوں لوک منجھار (۱)
آپ بنا مَیں کچھو نہ سہائے۔ نرکھیو سب سنسار (۲)
میراں کہے میں داس راودی[۱]۔ دیجیو متاں[۲] بسار (۳)

[۱] آپ کی [۲] بسار مت دینا۔ بھول مت جانا۔

بھجن ۸۶

جا تن لاگی سوئی جانے کٹھن لگن دی پیڑ[۱]

[۱] درد

(۱) بپت پڑیاں کوئی نکٹ نہ آوے سکھ ہیں سب کو سیٹر [۱] حصہ دار
(۲) باہر گھاؤ کچھو نہیں دیسے روم روم دی پیٹر [۲] درد
(۳) جن میراں گردھر کے اوپر۔ صدقے کروں سر پیر [۳] واری

بھجن ۸۷

ہمارا [۱] اوڈگیا گھر آیا جی

تن کی تاپ مٹی سکھ پایا [۲] ہل مل [۳] منگل گایا جی
گھن کی دھن سن مور مگن بھیا میرے [۴] آنند آیا جی
مگن بھئی مل پربھو اپنے سوں بھو کا درد مٹایا جی
چند کو دیکھ کمودنی پھولے۔ ہرکھ بھیا میری کایا جی
رگ رگ شیتل بھئی میری سجنی ہری میرے محل سدھایا جی
سب بھگتن کا کارج کینا۔ سوئی پربھو میں پایا جی
میراں برہنی شیتل ہوئی۔ دکھ دند دور نسایا جی!

۱ پردیسی ۲ سکھیوں کے ساتھ مل کر ۳ پرسن۔ مست ۴ سنسار کا دکھ ۵ سکھ میرا شریر کھل گیا۔ ۶ انگ انگ شیتل ہوگیا ۷ آیا ۸ دوندو - درد

بھجن ۸۸

ہمارے جنم مرن کے ساتھی۔ تھانے [۱] نہیں بسروں دن راتی (ٹیک)
تم دیکھیاں بن کل [۲] نہ پڑت ہے۔ جانت میری چھاتی [۳]
اونچی چڑھ چڑھ پنتھ نہاروں۔ رو رو انکھیاں راتی [۴]

۱ تم کو ۲ چین نہیں پڑتا ۳ ہردہ۔ دل ۴ لال ہو گئی ہیں۔

یہ سنسار سکل جگ جھوٹھو۔ جھوٹا گل را ناتی
دو اُو کر بوڑے عرض کرت ہوں۔ سُن لیجو میری باتی
یہ من میرا بڑا کپالی۔ جیوں مد ماتو ہاتھی!
ست گورو ہاتھ دہر لیو سر اوپر آنکس دے سمجھاتی
پل پل تیرا رُوپ نہاروں نِرکھ نِرکھ سکھ پاتی
میراں کے پربھو گردھر ناگر۔ ہری چرناں چت راتی

۵ خاندان کا رشتہ ۶ عرض ۷ پار تھا ۸ جیسے مست ہاتھی ۹ دیکھ دیکھ کر سکھ پاتی ہوں

بھجن ۸۹

آؤ من موہنا جی۔ جو اُوں تھاری باٹ
کھان پان موہیں نیک نہ بھاوے۔ نین نہ لگے کپاٹ
تم آیاں بن سکھ نہیں مورے۔ دل ہے بہت اُچاٹ
میراں کہے میں بھئی راوری۔ چھانڈو نا ہیں نِرات

۱ دیکھوں ۲ راستہ ۳ ذرا بھی ۴ آنکھوں کے کپاٹ نہیں لگتے۔ اور تمام رات نیند نہیں آتی۔ ۵ تمہارے آئے بنا مجھے سکھ نہیں۔ دل بہت اُچاٹ ہے ۶ آپ کی (۷) ملے یا رو مددگار

بھجن ۹۰

چل من! گنگا جمنا تیر
گنگا جمنا نِرمل پانی۔ شیتل ہوت شریر
بنسی بجاوت گاوت، کانہو سنگ لیئے بلبیر

مور مکٹ پیتامبر سوہے کنڈل جھلکت ہیرا
میراں کے پربھو گردھر ناگر۔ چرن کنول پہ سیرا

بھجن ۹۱

جوگیا چھائی رہیا پردیس
جب کا بچھڑیا پھیر نہ ملیا۔ بہوڑ نہ دیو سندیس
یا تن اوپر بھسم رماؤں کھار کروں سر کیس
بھگوا بھیس دھروں تم کارن ڈھونڈوں چاروں دیس
میراں کے پربھو گردھر ناگر۔ جیون جنم انیس

۱ پھر کوئی سندیسا نہیں بھیجا ۲ انیک

بھجن ۹۲

نہیں ایسو جنم بارمبار
کا جانوں کچھ پنیہ پرگٹے مانوشا اوتار
بڑھت چھن چھن گھٹت پل پل جات نہ لاگے بار
برچھ کے جیوں پات ٹوٹے بہوڑ نہ لاگے ڈار

بھجن ۹۳

(۱) بھو ساگر اتی زور کہئے انت اوڈی دھار
رام نام کا باندھ بیڑا۔ اتر پر لے پار (۲)
(۲) گیان چوسر منڈ چوپٹے سُرت پاسا سار
یا دنیا میں رچی بازی۔ جیت بھاویں ہار (۲)

(۴) سادھو سنت مہنت گیانی۔ چلت کرت پکار
داس میراں لال گردھر جیتا دن چار (۴)

ایسا جنم بار بار نہیں ملتا۔ کیا معلوم کون سے پنیوں کے پرتاپ سے منش کا پوتر چولا ملا ہے۔ یہ منش شریر ایسا ہے۔ کہ کشن کشن پڑھتا ہے۔ اور پل پل گھٹتا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں۔ کہ عمر بڑھ رہی ہے۔ مگر اصل میں گھٹ رہی ہے۔ ایسا سمجھنا چاہیئے۔ اس منش شریر کو جاتے ذرا دیر نہیں لگتی۔ جیسے درخت کے پتے ٹوٹ کر پھر ڈالی میں نہیں لگتے۔ ویسے ہی عمر کا یہ لمحہ گذر گیا۔ وہ واپس نہیں آسکتا۔ یہ سنسار ساگر بڑا زبردست ہے۔ اور اس کی دھار بڑی گہری یا تیز ہے۔ رام نام کی چپی جہاز ہو تبھی منش اس سے پار ہو سکتا ہے۔ سر بانار گیان روپی چوسر بچھی ہے۔ جس میں شریت (وچار) کے پانسے پڑتے ہیں۔ یہ دنیا میں (وچار) کی بازی رچی گئی ہے۔ تمہارا اختیار ہے۔ خواہ بازی جیت لو۔ خواہ ہار جاؤ۔ اگر تم اپنے وچاروں کو پوتر کر کے گیان روپی پانسہ ڈالو گے۔ تو مکتی روپی جیت پراپت کرو گے۔ اور اگر اپنے وچاروں کو برائی کی طرف جھکا کر اگیان کے پانسے ڈالو گے۔ تو ہار جاؤ گے۔ اور تمام جیون ساگر میں غوطے کھاتے رہو گے۔ سادھو سنت اور مہنت سب یہی پکارتے ہیں۔ کہ زندگی چار دن کی ہے۔ اور تمام بہت تھوڑی ہے۔ اس لئے بھگوان کا بھجن کرنے میں ہی بھلائی ہے۔

بھجن ۹۴

جسی دارے کی چیتن سالت ہے
مور مکٹ پکرا کرت کنڈل۔ تا پر کلگی نالت ہے
ہیں تو چھلی تری چھب اوپر جو نہ جھکے تیہی نالت ہے
میراں کے پربھو گردھر ناگر۔ چرن کنول چیت لاگت ہے

۱ چبھتی ہے　۲ ہلتی ہے　۳ لٹکتی ہے　۴ لگتی ہے

بنسی والے (شیام سندر) کی چتون دل میں چبھتی ہے۔ سر پر مور مکٹ ہے۔ اور کانوں میں مکراکرت (کنڈل) شوبھا دیتے ہیں۔ اور سندر کلغی ہلتی ہوئی بڑی شوبھا دیتی ہے۔ ہے شیام سندر! میں تو تمہاری سندرتا پر مگدھ (فریفتہ) ہوں۔ جو فریفتہ نہ ہو۔ اسے لعنت ہے۔ ارتھات جس میں شری کرشن پریم نہیں ہے۔ اسے لعنت ہے۔ ہے میراں کے پربھو! میری تم سے یہی پرارتھنا ہے۔ کہ تمہارے چرن، کنول میں سدا چت لگا رہے۔

چتاونی!

سگل رین سووت بھئی۔ آگیا چاہے بھان
اب بھی بھج بھگوان کو۔ جو چاہت کلیان
من مغروری تیاگ کر۔ رٹئے کرشن مرار
نوکا بیچ سمندر کے ہوئے بھجن سے پار

ساری رات سوتے گذر گئی۔ اب بھانو (سورج نارائن) نکلنا چاہتے ہیں۔ اگر بھلائی چاہتے ہو۔ تو اب بھی بھگوان کا بھجن کر لو۔ من میں سے اہم بھاو کو تیاگ کر شری کرشن کی رٹ لگانی چاہیئے۔ کیونکہ بھو ساگر کے بیچ میں پڑی ہوئی ناؤ بھگوت بھجن سے ہی پار ہو سکتی ہے۔

اوم

رحیمن شتک

ارشادات

کوی رحیم جی کے دوہے معہ ترجمہ

دوہا
اُنّت چِت اُچِت رحیم لگھو۔ کرہیں بڑن کے زور
جیوں ششی کے سنجوگ تیں پچون آگ، چکور (۱)

رحیم جی کہتے ہیں۔ کہ چھوٹے لوگ بڑے لوگوں کے بل پر نامناسب کام کر ڈالتے ہیں۔ جیسے چندرما کے متر ہونے کے باعث چکور آگ کو بھی ہضم کر ڈالتا ہے۔ چندرما ٹھنڈا ہوتا ہے، اس کی مترتا سے چکور میں بھی ٹھنڈک آ جاتی ہے، کہ وہ آگ کو کھاتا اور ہضم کر لیتا ہے۔

اب رحیم مشکل پڑی گاڑھے دوؤ کام
سانچے سے تو جگ نہیں۔ جھوٹے ملیں نہ رام (۲)

رحیم جی کہتے ہیں کہ اب اس زمانہ میں بڑی مشکل آ پڑی ہے۔ دین اور دنیا دونو

کا پاپا مشکل ہو گیا ہے۔ اگر انسان سچا بیوہار کرے۔ تو دھن نہیں ملتا۔ اور جھوٹا بیوہار کرے۔ تو ایشور نہیں ملتا۔ ایسی صورت میں انسان کو کیا کرنا چاہئے یہی مشکل ہے

امر بیل بن مُول کی پرتی پالت ہے تاہی
(۳) رحمن ایسے پربھو ہیں تج۔ کھوجت پھرئے کاہی؟

دیکھو۔ آکاش بیل (جو اکثر بیری وغیرہ درختوں پر پھیلتی رہتی ہے) بنا جڑ کے ہوتی ہے۔ مگر اُسے بھی پرماتما پالتا ہے۔ رحیم جی کہتے ہیں۔ کہ ایسے مالک کو چھوڑ کر کس کو کھوجتے پھریں؟ مطلب یہ کہ جو ایشور ایسی بے جڑ چیز کی بھی پرورش کرتا ہے۔ اسی کا بھجن کرنا چاہیئے۔ اور اسی پر بھروسہ رکھنا چاہیئے۔ وہی تم کو روزی دے گا۔

امرت ایسے بچن میں رحمن رس کی گانس
(۴) جیسے مصری ہُو میں ملی ہُو رس بانس کی پھانس

رحیم کہتے ہیں۔ کہ کبھی کبھی بہت میٹھے بچن میں بھی کردوھ (یا دھوکے) کی گانٹھ رہتی ہے۔ جیسے کوزے کی مصری میں رس ہین بانس کی تیلیاں ضرور ہوتی ہیں۔ مطلب یہ کہ کسی کے بہت میٹھے بچنوں میں آکر دھوکا نہ کھا جانا۔ جو میٹھے بچن بولتا ہے۔ وہ اکثر اپنی مطلب گانٹھنا چاہتا ہے۔ (۵)

آپ نہ کاہُو کام کے۔ چھاہہ پات پھل پھول
اَوروں کو روکت پھرت رحمن پیڑ ببُول

ہے ببول کے درخت! تم خود اپنے سایہ پتوں پھول اور پھل سے کسی کے کام نہیں آتے ہو اور دوسروں کو بھی روکتے پھرتے ہو (پودوں یا کھیتی کی حفاظت کے لئے خاردار ببول کی باڑ لگائی جاتی ہے۔ جس سے مویشی وغیرہ اسے کھا نہیں سکتے۔ اس پر رحیم کہتے ہیں۔ کہ بہت سے لوگ ببول کی طرح ہوتے ہیں۔ جو خود کسی طرح سے کسی کام نہیں آتے۔ مگر دوسروں کو بھی ... کسی کے کام نہیں آنے دیتے

اونچھے کام بڑھو کرے۔ تو نہ بڑائی ہوئے
رحیموں رحیم ہنو منت کو گردھر کہے نہ کوئے (۶)

رحیم کہتے ہیں۔ کہ اگر کوئی چھوٹا آدمی بڑا کام کرے۔ تو بھی اُس کی بڑائی نہیں ہوتی جیسے ہنومان جی کو کوئی گردھر نہیں کہتا (مطلب یہ کہ شری کرشن جی نے ایک بار گووردھن اُٹھایا۔ اس لئے دنیا اس کو گردھر کہتی ہے۔ مگر ہنومان جی نے کئی بار پہاڑ اُٹھائے مگر ان کو گردھر کوئی نہیں کہتا۔ بات یہ ہے۔ کہ بڑے کی ہی بڑائی ہوتی ہے۔ (۶)

کملا تھر نہ رحیم یہ سانچ کہت سب کوئے
پُرش پُراتن کی بدھو کیوں نہ چنچلا ہوئے؟ (۷)

یہ بات سب کوئی بہت سچ کہتے ہیں۔ کہ کملا ارتھات لکشمی ستھر (دیرپا) نہیں رہتی۔ کیونکہ پُراتن پُرش ارتھات بڈھے کی نوجوان استری بھلا کیسے چنچل نہ ہووے۔ وہ کیسے ایک جگہ ٹھہر سکتی ہے؟ (۷)

کملا تھیر نہ رحیم کہہ۔ لکھت ادھم جے کوئے
پربھو کی سی اپنی کہے کیوں نہ فضیحت ہوئے (۸)

رحیم کہتے ہیں۔ کہ لکشمی ستھر (پائدار) نہیں ہے۔ سدا کسی کے پاس نہیں رہتی۔ وہ لوگ بہت نیچ (اگیانی) ہیں۔ جو اُسے سدا اپنے پاس رکھنا چاہتے ہیں۔ وہ مورکھ مالک (بھگوان وشنو) کی استری کو اپنی کہتے ہیں۔ پھر ان کی فضیحت کیوں نہ ہو۔ ارتھات ایسے نادانوں کی فضیحت ہونی ہی چاہئے۔

کرت پنیتا گُن بنا رحمن نپُن تشور
مانو ٹیرت پیڑ چڑھ۔ مہی پیکار ہم گور (۹)

جو گُن ہین پُرش سب گُنوں میں ماہر پُرش کے سامنے اپنے آپ کو نپُن ارتھات ماہر دکھلانے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ گویا درخت پر چڑھ کر ارتھات ڈھنڈورہ پیٹ کر

کہتا ہے کہ میں ایسا نیچ ہوں (۹)

کہہ رحیم اک دیپ تے پرگٹ سبئے دُتی ہوئے
تو سنیہہ کیسے دُرے درگ دیپک جرُو دوئے

دیا۔ دوتی۔ پرکاش۔ تیل یا پریم

رحیم کہتے ہیں۔ کہ ایک دیپک کے پرکاش سے سب چیزیں پرگٹ دکھائی دیتی ہیں۔ تب پریمی کا پریم کیسے چھپ سکتا ہے۔ جہاں دو نیتر روپی دیپک جل رہے ہیں۔ ارتھات پریمی کا پریم آنکھوں سے پرگٹ ہو ہی جاتا ہے۔ جیسے جلتے ہوئے دیپک سے یہ پرگٹ ہو جاتا ہے۔ کہ اس میں سنیہہ ارتھات تیل ہے۔ ویسے ہی پریمی کی آنکھوں سے پرگٹ ہو جاتا ہے۔ کہ اس میں سنیہہ ارتھات پریم ہے (۱۰)

کہہ رحیم دھن بڑھ گھٹے جات دھنن کی بات
گھٹے بڑھے ان کو کہا۔ گھاس بیچ جو کھات (۱۱)

رحیم جی کہتے ہیں۔ کہ پہلے بڑھ کر پھر دھن کے گھٹ جانے سے دھنی (دولتمند) کی ساکھ ماری جاتی ہے۔ ارتھات پہلے کی طرح ان کی بات کا کوئی وشواس نہیں کرتا۔ مگر جو لوگ گھاس بیچ کر کھاتے ارتھات روز کی مزدوری پر ہی گذارہ کرتے ہیں۔ ان کا کیا گھٹ بڑھ سکتا ہے۔ ارتھات کچھ بھی نہیں۔ دو چار پیسے زیادہ ملے تو کیا اور کم ملے تو کیا؟ (۱۱)

کہہ رحیم سمپتی سگے بنت بہت بہو ریت
بپت کسوٹی جے کسے تے ہی سانچے میت (۱۲)

رحیم جی کہتے ہیں۔ کہ خوشحالی کے وقت تو بہت سے لوگ بہت طرح سے سگے (اپنے) بنتے ہیں۔ ارتھات نزدیکی رشتہ داری بنا کر لابھ اٹھاتے ہیں۔ مگر حقیقت میں سچے متر (رشتہ دار) تو وہی لوگ ہیں۔ جو مصیبت کی کسوٹی پر کسے جانے پر ٹھیک اُتر سکتے ہیں۔ ارتھات مصیبت کے وقت بھی کام آتے ہیں (۱۲)

کہہ رحیم کیسے نبھے کیر بیر کو سنگ　　۱؎ کیلا

یہ رس ڈولت آپنے ان کے پھاٹت انگ (۱۳)

رحیم جی کہتے ہیں کہ کیلے اور بیر کے درخت کا ساتھ کیسے نبھ سکتا ہے؟ کیونکہ جب بیر کا درخت ہوا سے آنند میں مست ہو کر جھولتا ہے۔ تب کیلے کے پتے اس کے کانٹوں سے پھٹ جاتے ہیں۔ مطلب یہ کہ دو متضاد سوبھاؤ والوں (بُرے اور بھلے) کا ایک ساتھ نباہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ بُرے آدمی کا سوبھاؤ بھلے کیلئے دُکھدائی ہوتا ہے (۱۳)

کا کی مہما نہیں گھٹی پر گھر گئے رحیم　　۱؎ سمندر

دھلے سمائی اُدّھی ہیں گنگ نام بھیو دھیم (۱۴)　۲؎ نشٹ

پرائے گھر جاتے (پرائے گھر جا کر اس سے مل کر رہنے سے) کسی کی بڑائی نہیں گھٹ جاتی۔ ارتھات سب کی بڑائی نشٹ جاتی ہے۔ دیکھو جب گنگا جا کر سمندر میں سما جاتی ہے۔ تب اس کا نام مٹ جاتا ہے۔ سمندر میں گرے ہوئے گنگا جل کو پھر کوئی گنگا جل نہیں کہتا نہ وہ پینے کے قابل ہی رہتا ہے۔ (۱۴)

کام کچھ آوے نہیں۔ مول نہ کواو لے ای

باز و ٹوٹے باز کو صاحب چارہ دے ای (۱۵)

جس باز کے پر ٹوٹ جاتے ہیں۔ نہ وہ کسی کام نہیں آتا۔ اور نہ اُسے کوئی مول لیتا ہے۔ ایسے نکمے باز کو بھی پرماتما خوراک دیتے ہیں۔ مطلب یہ کہ روزی پرماتما کی طرف سے ہر کسی کو ملتی ہے (۱۵)

کاگد کو سو پُتلا۔ سہج ہی ہیں گھل جائے　　۱؎

رحمن یہ اچرج لکھو۔ سوا او کھینچت بائے　　ہوا ارتھات سانس

رحیم جی کہتے ہیں۔ کہ یہ فانی جسم کاغذ کے پتلے کی مانند ہے۔ جو سہج میں ہی گھل جاتا ہے۔ مگر یہ تعجب تو دیکھو۔ کہ ایسا فانی جسم بھی سانس کھینچتا ارتھات اہنکار کرتا ہے۔ کہ

میں یہ کر سکتا ہوں۔ وہ کر سکتا ہوں۔ میں نے یہ کیا۔ میں نے وہ کیا وغیرہ۔ (۱۶)

کو رحیم پر دوار پئے جات نہ جیبا سکوچات
سمپتی کے سب جات ہیں بپت سبھے لے جات (۱۷)

رحیم جی کہتے ہیں۔ کہ مانگنے کے لئے پرائے دوار پر جاتے کون نہیں جھجکتا؟ مگر کیا کیا جائے۔ مصیبت پڑنے پر مجبور ہو کر ایسا کرنا ہی پڑتا ہے۔ اور دھنی یا خوشحالی کے پاس ہی سب جاتے ہیں۔ اس لئے دھنوانوں کو چاہیئے۔ کہ اُن کا انادر نہ کریں اگر ان کے پاس لکشمی نہ ہوتی۔ تو کوئی نہ آتا۔

मलियत کھیرا کو منہ کاٹ کے ملیئت لون لگا
चाहियत رحمن کڑوے مکھن کی چاہیئت یہی سزا (۱۸)

کھیرے کا منہ کاٹ کر اور اس میں نمک لگا کر منہ مل کر اس کا کڑواپن دور کیا جاتا ہے۔ رحیم کہتے ہیں۔ کہ کڑوے مکھ والوں (تلخ زبانوں) کی یہی سزا ٹھیک بھی ہے۔

बहरि گگن چڑھے پھر کیوں پھرے رحمن بہری باج
پھیر آئے بندھن پرے پیٹ ادھم کے کاج (۱۹)

بہری باز آکاش میں بہت ہی اونچا چڑھ جاتا ہے۔ اور شکار کرنے کے بعد جب پالنے والا اسے پھر پکڑنا چاہتا ہے۔ تب پھڑک پھڑک کر دور جا کر بیٹھتا ہے۔ مگر نیچ پیٹ کی وجہ سے پھر آکر قید میں پڑ جاتا ہے۔ مطلب یہ کہ بہت اونچی یوگیتا والے (قابل اور دودان) لوگ بھی پیٹ کے لئے نوکری یا سیوا کو سویکار کرتے ہیں۔ سچ ہے پیٹ جو نہ کرائے سو تھوڑا

گتی رحیم بڑے نرن کی۔ جیون تُرنگ بیوہار
داغ دواوت آپ تن صحیح ہوت انسوار (۲۰)

جب کوئی سوار فوج میں نوکر رکھا جاتا ہے تب اس کے گھوڑے کو داغ دیا جاتا ہے گھوڑے کا داغا جانا ہی اس کے نوکر ہو جانے کا نشان ہوتا ہے۔ اس پر رحیم کو یہ خیال سوجھا کہ

بڑے لوگوں کا سوبھاؤ ٹھیک گھوڑے کی مانند ہوتا ہے جو اپنے جسم پر داغ لگواتا ہے (جلنے کا دکھ سہتا ہے) اگر نوکری پر بحال ہوتا ہے۔ اس کا سوار۔ مطلب یہ کہ بڑے لوگ دوسروں کے لئے خود کشٹ اٹھاتے ہیں۔

گہہ شرناگتی رام کی ۔ بھوساگر کی ناو
رحمن بھگت ادھار کر اور نہ کچھو اپاو (۲۱)

رحیم جی کہتے ہیں۔ کہ رام جی کی شرن لو۔ جو سنسار روپی سمندر کے ترنے کے لئے جہاز روپ ہیں۔ کیونکہ سنسار بندھن سے چھوٹنے کے لئے اور کوئی دوسرا اپائے نہیں ہے

گن تے لیت رحیم جن سلل کوپ تے کاڑھ
کوپ ہوں تے کہیں ہوت ہے من کاہو کو باڑھ (۲۲)

رحیم جی کہتے ہیں۔ کہ گن ارتھات رسی سے تو لوگ گہرے کنوئیں سے پانی نکال لیتے ہیں۔ کیا کسی آدمی کا من کنوئیں سے بھی زیادہ گہرا ہوتا ہے۔ کہ گن (صفات) کے ذریعے اس کے من کی بات۔ اس کی منتا ہرنہ نکالی جا سکے ۂ مطلب یہ کہ گنی لوگ ڈھنگ سے انسان کے من کی بات نکلوا لیتے ہیں (۲۲)

گرو تا پھبے رحیم کہہ پھب آئی ہے جاہی
ار پر کچ نیکے لگیں انت بتوری آہی (۲۳)

بڑپن سب جگہ نہیں پھبتا۔ جہاں اچھا لگتا آتا ہے وہیں اچھا لگتا ارتھات پھبتا ہے۔ کچوں کا ابھار چھاتی پر ہی اچھا لگتا ہے۔ کیونکہ سدا سے ایسا ہی نیم چلا آیا ہے اور جگہ تو ایسا مانس پنڈ بتوڑا ہی ہے ارتھات قابل قدر نہیں۔ (۲۳)

چھوٹن سوں رنجھ ہیں بڑے۔ کہہ رحیم یہ لیکھ
سہسن کو ہے باندھیت لے دمڑی کی میخ

رحیم جی کہتے ہیں کہ بڑوں کا ادبار چھوٹوں سے طرح ہوتا ہے جیسے ہزاروں کے

مول کا گھوڑا ایک دمڑی کی میخ سے کر ہی باندھا جاتا ہے۔ مطلب یہ کہ جیسے دمڑی
کی میخ سے گھوڑا بندھ جاتا ہے۔ ویسے ہی بڑے لوگ چھوٹوں کے بندھن میں پڑ جاتے ہیں

جال پرے جل جات بہی تج مینن کو موہ
رحمن مچھری نیر کو۔ تؤ نہ چھاندت چھوہ (۲۵)

رحیم جی کہتے ہیں۔ کہ جال میں پھنس جانے پر اگرچہ پانی مچھلیوں کا پریم چھوڑ کر سوراخوں
کے ذریعے نکل جاتا ہے۔ ارتھات مصیبت میں پریمی کو چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے۔ تو بھی
مچھلی پریم کو نہیں چھوڑتی۔ ارتھات انت تک پریم کو نبھاتی ہے۔ (۲۵)

جو غریب سوں ہت کریں۔ دھنّ رحیم وہ لوگ ۱؎ دھنیہ
کہا سداماں باپڑو۔ کرشن متائی جوگ (۲۶) ۲؎ بیچارہ

بہت آسان ہے

ارتھات ہے

جیہی رحیم تن من دیو۔ کیو ہیئے وچ بھون ۱؎
تاسوں دکھ سکھ کہن کی رہی کتھا اب کون (۲۷) ۱؎ گھر

رحیم جی کہتے ہیں۔ کہ جس پیارے کو اپنا تن اور من ارپن کر دیا۔ اور جس نے ہردے
میں اپنا گھر بنا لیا ہے۔ اس پیارے سے دکھ سکھ کی کون سی بات اب چھپی ہوئی ہے جو
کہی جائے۔ ارتھات انتریامی ہونے سے وہ سب جانتا ہے۔ کہنے کی ضرورت نہیں۔
جو کچھ مناسب ہوگا۔ وہ خود کر لے گا۔ (۲۷)

جیسی پرے سو سہی رہے کہہ رحیم یہ دیہہ
دھرتی ہی پر پرت ہے شیت گھام اور میہہ (۲۸)

رحیم جی کہتے ہیں۔ کہ اس جسم پر سردی گرمی جیسی پڑے۔ سب برداشت کر لینی
چاہیئے۔ کیونکہ جسم مٹی کا بنا ہوا ہے۔ سردی گرمی اور برسات زمین پر ہی تو پڑتی ہیں
ارتھات یہ جسم مٹی کا پتلا ہے اور مٹی (زمین) سب کچھ (سہتی) ہے۔ اس لئے جسم کو بھی

زمین کی طرح سب کچھ سہہ لینا چاہیئے۔

جو رحیم رسو چہو۔ کہو دہی کہ دان
رات بجھو نرپ پاُ مُرلِش کہے۔ تو کچھ پچھی دکھاو

اسکی ہاں میں ہاں ملاؤ
کر لکا نکشتر

رحیم جی کہتے ہیں۔ کہ اگر تم کسی راجہ یا دھنی پرش کے پاس رہنا چاہتے ہو۔ اس کے منظورِ نظر بننا چاہتے ہو۔ تو اس کی ہاں میں ہاں ملاؤ۔ اگر وہ دن کو رات کہے۔ تو تم کہہ دیا کرو۔ کہ ہاں مہاراج! یہ دیکھئے۔ کرلکا نکشتر کے گھنے تارے کیسے چمک رہے ہیں۔

جیسا کہ شیخ سعدی صاحب بھی کہتے ہیں۔ کہ

اگر شہ روز را گوید شب است ایں۔ بباید گفت اینک ماہ و پروین

جو پُرشارتھ تے کہوں سمپتی ملت رحیم
پیٹ لاگ ویراٹ گھر تپت رسوئی بھیم؟

رحیم کہتے ہیں۔ کہ اگر پرشارتھ (کوشش اور دانش) سے دولت ملتی۔ تو کیں پیٹ پالنے کے لئے بھیم سین راجہ ویراٹ کے ہاں رسوئیے کا کام کرتے؟

جو بڑین کو لگھو کہو۔ نہیں رحیم گھٹ جاہیں
گردھر مُرلی دھر کہے کچھ دُکھ مانت ناہیں (۴۱)

رحیم جی کہتے ہیں۔ کہ اگر بڑے لوگوں کو تم چھوٹا بھی کہو۔ تو اُن کی بڑائی کچھ گھٹ نہیں جائے گی۔ دیکھو شری کرشن گردھر (پہاڑ کے اُٹھانے والے ہو کر بھی صرف مُرلی دھر کہنے سے کچھ بُرا نہیں مانتے (کہ ہم تو گردھر ہیں۔ ہمیں مرلی دھر کیوں کہتے ہو؟)

جو رحیم اُتم پرکرتی کا کر سکت کُسنگ
چندن وِش ویاپت نہیں لپٹے رہت بھجنگ (۴۲)

رحیم جی کہتے ہیں۔ کہ اگر کسی کی اصلیت اچھی ہو۔ تو اس کا بُری صحبت کیا کر سکتی ہے۔ دیکھو چندن سے کتنے سانپ لپٹے رہتے ہیں۔ تو بھی چندن پر زہر اثر نہیں کرتا (۴۲)

جو رحیم اوچھو بڑھے تو ستی تنو اتراے
پیادے سے فرجی بھیو۔ ٹیڑھو ٹیڑھو جاے (۴۳)

رحیم جی کہتے ہیں۔ کہ رینچ جتنا بڑھتا ہے۔ اتنا ہی زیادہ اِتراتا ارتھات گھمنڈ کرتا ہے۔ دیکھو۔ شطرنج کا پیادہ جب فرجی (وزیر) بن جاتا ہے۔ تب ہی ٹیڑھی ٹیڑھی چال چلنے لگتا ہے (۴۳)

جو رحیم کر بو ہتو۔ برج کو یہی حال
تو کت ہاتھہ ہیں دکھ دیو گردھر گردھر لال (۴۴)

دکوتی گوپی اودھو جی کو سندیش دیتی ہے کہ ہے اودھو! شری کرشن سے جا کر کہہ دینا کہ) کرپالو کرشن! اگر تمہیں برج کی یہ دشا کرنی منظور تھی (ارتھات اپنے پرہ میں موت جیسا کشٹ دینا تھا۔ تو ہے گردھر لال! (اندر کے کوپ کے وقت) گوبردھن پربت کو اُٹھا کر آپ نے اپنے ہاتھوں کو کیوں کشٹ دیا تھا؟ (اسی وقت سارے برج کو نشٹ ہو جانے دیتے) مطلب یہ کہ پہلے بچا کر اب اپنے پرہ کا دکھ دینا آپ کے لئے مناسب نہیں۔ (۴۴)

جو رحیم گتی دیپ کی۔ کل کپوت گتی سوئے
بارے اُجیارو لگے بڑھے اندھیرا ہوئے (۴۵)

بچپن میں یا جلانے میں بڑے ہونے پر یا بجھ جانے پر

رحیم جی کہتے ہیں۔ کہ کل کے کپوت کی اور دیپک کی ایک جیسی حالت ہوتی ہے ارتھات جیسے دیپک جلانے سے سارا گھر روشن اور بجھانے پر سارا گھر اندھیرا ہو جاتا ہے۔ ویسے ہی بچپن میں تو وہ خوبصورت لگتا ہے اور ونس چلنے اور لیش پھیلانے کی آشا بھی ہو جاتی ہے۔ مگر بڑے ہونے پر (کپوت ہونے کے باعث) اس سے اندھیرے اور ایک پاپیوں کے کام ہوتے ہیں یا اس کے بڑے ہو جانے پر (مر جانے پر) کل اندھیرا

ہو جاتا ہے۔ ارتھات بس میں کوئی دیا جلانے والا نہیں رہ جاتا (۲۵)

چھپا ۱ استریاں ۲

جو رحیم دیپک دسا ۔ تیہ راکھت پٹ اوٹ
سمے پرے پرے ہوت ہے واہی پٹ تے چوٹ (۲۶)

رحیم جی کہتے ہیں۔ کہ استریاں جس آنچل پٹ سے چراغ کو چھپا رکھتی ہیں۔ مصیبت کا وقت آنے پر اسی آنچل سے دیپک کو بجھاتی ہیں۔ مطلب یہ کہ جب مصیبت کا وقت آجاتا ہے۔ تو دوست بھی دشمن ہو جاتا ہے ؎

مصیبت میں کہاں کوئی کسی کا ساتھ دیتا ہے
کہ تاریکی میں سایہ بھی جدا ہوتا ہے انسان سے

جو رحیم ودھی بڑ کئے۔ کو کہی دوشن کاڈھ
چند دوبرو کوبرو۔ تؤ نکھت تے باڈھ

تاروں سے ۱

رحیم کہتے ہیں۔ کہ برہما نے جنہیں بڑا بنایا ہے۔ ان کے عیب نکال کر انہیں بڑوں کی قطار سے کون باہر نکال سکتا ہے؟ دیکھو۔ دوج کا چاند اگرچہ کمزور اور یا ٹیڑھا ہوتا ہے۔ تو بھی تاروں سے بڑھ کر ہی ہوتا ہے ارتھات سب اُسے نمسکار کرتے ہیں

جو رحیم من ہاتھ ہے۔ تو تن کہوں کن جاہیں
جیوں جل میں چھایا پرے۔ کایا بھیجت ناہیں (۲۸)

رحیم جی کہتے ہیں۔ کہ اگر من قابو میں ہو۔ تو تن چاہے جہاں جائے (کوئی حرج نہیں جیسے کسی کے جسم کا سایہ اگر پانی میں پڑتا ہو۔ تو اس سے ہی سے جسم نہیں بھیگ جاتا۔ مطلب یہ کہ من کو قابو کر لینے سے جسم سے کوئی پاپ کرم نہیں ہو سکتا۔) (۲۹)

جو رحیم بھاوی کت ہوں۔ ہوت آپنے ہاتھ
رام نہ جانے ہرن سنگ۔ سیا نہ راون ساتھ (۲۹)

رحیم جی کہتے ہیں۔ کہ اگر ہونہار پر اپنا ادھکار (بس) چلتا۔ تو رام جی مایا مرگ کے شکار کو نہ جاتے۔ اور نہ راون ہی سیتا کو اپنے ساتھ لے جاتے۔ (مطلب یہ کہ شری رام جیسے گیانی اور راون جیسے بلی اور چھلی بھی ہونہار (شدنی) کو نہیں روک سکتے۔ جو کچھ ہونا ہوتا ہے۔ وہ ہو کر ہی رہتا ہے (۳۹)

تن رحیم ہے کرم بس۔ من راکھو تہی اور
جل میں الٹی ناو جیوں کھینچت گن کے زور (۴۰)

رحیم جی کہتے ہیں۔ کہ جسم تو کرم کے بس میں ہوتا ہے (ارتھات کرموں کے مطابق ہی سکھ دکھ بھوگنا پڑے گا) اس لئے تم من کو ایشور کی طرف لگائے رکھو۔ جیسے زبردستی ندی کے بہاؤ کے خلاف اسی کے زور سے ناو کو کھینچ لے جاتے ہیں۔ (۴۰)

تب ہی لگ جیبو بھلو دیبو پرے نہ دھیم[۱]
رن دیبو جیبو جگت ہم ہیں نہ رچت رحیم[۲]

[۱] جینا [۲] دان دینا [۳] گھٹے

رحیم جی کہتے ہیں۔ کہ تبھی تک جینا اچھا ہے۔ کہ جب تک دان دینے کی شکتی نہ گھٹے۔ بنا دان دے جینا ہمیں تو اچھا نہیں لگتا (۴۱)

ترور پھل نہیں کھات ہے سرور پیت نہ پان
کہہ رحیم پر کاج ہت سمپتی سنچ ہیں سجان (۴۲)

رحیم کہتے ہیں۔ کہ سجان (گیانی) لوگ دوسروں کے بھلے کے لئے دھن اکٹھا کیا کرتے ہیں۔ دیکھو۔ درخت اپنے پھل خود نہیں کھاتے۔ اور نہ تالاب اپنا پانی آپ پیتے ہیں (بلکہ درخت پھلوں کو اور تالاب پانی کو دوسروں کے لئے ہی ذخیرہ کرتے ہیں)

تیہی پرمان چلیو بھلو۔ جو سب دن ٹھہرائے
امنڈ چلے جل پار تے۔ جو رحیم بڑھ جائے (۴۳)

رحیم کہتے ہیں۔ کہ اپنا کرن اسی حد کے اندر ...

سکے۔ کیونکہ پانی اگر بڑھ جاتا ہے تو باندھ کو توڑ کر بہ نکلتا ہے۔ اس لئے اپنی حیثیت سے بڑھ کر کام نہیں کرنا چاہیئے۔ چادر کو دیکھ کر ہی پاؤں پھیلانا چاہیئے۔ (۴۳)

دادُر مور کسان من لگیو رہے گھن ماہیں
پئے رحیم چاتک رٹن سر وری کو کوؤ ناہیں (۴۴)

رحیم جی کہتے ہیں۔ کہ اگرچہ مینڈک مور اور کسان کا من بھی بادل کی طرف ہی لگا رہتا ہے (یہ سب بادل کے پیارے ہیں) مگر پپیہا کی رٹنا کی برابری کوئی بھی نہیں کر سکتا۔ ارتھات بادل کا سچا پریمی تو پپیہا ہی ہے (۴۴)

دین سبھن کو لکھت ہے۔ دین ہیں لکھے نہ کوئے
جو رحیم دین ہی لکھے۔ دین بندھو سم ہوئے (۴۵)

غریب۔ دکھی

رحیم جی کہتے ہیں۔ کہ اناتھ (غریب یا دکھی) پرش سب کو دیکھتا ہے۔ مگر اناتھ کو کوئی نہیں دیکھتا۔ جو سجن پرش اناتھ کو دیکھتا ہے۔ ارتھات اس پر دیا کر کے اسے آشرے دیتا ہے۔ وہ دین بندھو ارتھات ایشور کی مانند ہو جاتا ہے اور آدر کے یوگیہ ہو جاتے

در دن پرے رحیم کہی درتھل جائیے بھاگ
ٹھاڑے ہوت گھور پر۔ جب گھر لاگت آگ

رحیم جی کہتے ہیں۔ کہ برا وقت آنے پر بری جگہ میں بھی لوگ بھاگ جاتے ہیں ارتھات ایسا کرنا برا نہیں۔ جیسے گھر میں آگ لگ جاتی ہے۔ تو لوگ گھور (کوڑے) پر بھی کھڑے ہوتے ہیں اور اپنی جان بچاتے ہیں (۴۶)

در دن پرے رحیم کہی بھولت سب پہچان
سوچ نہیں وت ہانی کو۔ جو نہ ہوئے ہت ہان

رحیم جی کہتے ہیں۔ کہ برے دن آنے پر سب لوگ جان پہچان بھی بھول جاتے ہیں مگر ایسا ہونے پر بھی دھیرج وان پرش دھن ہانی (نقصان زر) کی کچھ پروا نہیں کرتا

اگر پریم کی ہانی نہ ہو۔ (۴۷)

دھن دارا ارُو سُتن میں رہت لگائے چِتّ
کیوں رحیم کھوجت نہیں گاڑھے دن کو مِتّ (۴۸)

دھن ۔ استری اور بیٹوں میں سدا من کو لگائے رہتا ہے۔ لیکن یہ گاڑھے دن (موت کے وقت) کام نہیں آئینگے ۔ رحیم کہتے ہیں۔ کہ ایسے متر (دھرم یا پرماتما) کی کھوج کیوں نہیں کرتا۔ جو کہ موت کے دن بھی کام آوے۔ مطلب یہ کہ بدھیمان آدمی دنیوی بھوگوں میں زیادہ من کو نہ پھنسا کر پرماتما کا بھجن اور دھرم کے کام کرتے ہیں۔ جو کہ آخری وقت میں اُن کے کام آتے ہیں۔ (۴۸)

غذا کمل بن — دھن رحیم گتی مین کی جل بچھرت جیا جائے
بھنورا — جیئت کنج تج انت بس کہا بھَور کو بھائے (۴۹)

رحیم جی کہتے ہیں۔ کہ دھنیہ ہے مچھلی کی حالت۔ کہ جل سے الگ ہوتے ہی اس کے پران نکل جاتے ہیں (ایسا ہی سچا پریم ہونا چاہیے) اور ایک ریچ پریمی بھنورا ہے۔ جو کنول کو چھوڑ کر دوسری جگہ رہ کر بھی جیتا ہے۔ اور اس کی کچھ بھی پرواہ نہیں کرتا۔ (ارتھات وہ پریمی بہت ہی نیچ ہے۔ جو اپنے پریمی کی پرواہ نہ کرے)

کیچڑ — دھن رحیم جل پنک کو لگھو جیا پیئت اگھائے
دلدل — اُودھی بڑائی کون ہے جگت پیاسو جائے (۵۰)

رحیم جی کہتے ہیں۔ کہ وہ کیچڑ کا جل دھن (مبارک) ہے۔ جسے چھوٹے چھوٹے جیو جنتو پی کر ترپت ہوتے ہیں۔ سمندر کی بڑائی کس کام کی؟ جب کہ اس کا پانی پینے لائق نہ ہونے کے باعث اس کے کنارے سے سنسار پیاسا ہی لوٹ آتا ہے۔ مطلب یہ کہ کنجوس دھنی جس سے کسی کو فیض نہیں پہنچتا۔ اس کی نسبت وہ معمولی گرہستی زیادہ اچھا ہے۔ کہ جو حسب حیثیت دوسروں کی امداد کرتا ہے (۵۰)

دھور دھرت نت سیس پہ کہو رحیم کیہی کاج
جیہی رج منی پتنی تری سو ڈھونڈھت گج راج (۵۱)

ہے رحیم! بتلاؤ تو کہ ہاتھی اپنے مستک پر دھول کیوں ڈالا کرتا ہے؟ (اس کا جواب یہ ہے کہ) ہاتھی اُسی رج کو ڈھونڈھا کرتا ہے۔ جس کے لگنے سے گوتم پتنی اہلیا تر گئی تھیں۔ (اس وچار سے کہ اگر وہ رج کہیں میرے مستک پر بھی لگ جائے۔ تو میں بھی بھوساگر سے تر جاؤں (۵۱)

نہیں رحیم کچھ روپ گن۔ نہیں مرگیا انوراگ
دیسی سوان جو راکھئے بھرت بھوک ہی لاگ (۵۲)

[۱] شکار [۲] کتا

رحیم جی کہتے ہیں۔ کہ دیسی کُتے کو پالنے سے کیا فائدہ؟ وہ تو اپنی بھوک مٹانے کے لئے در در گھومتا پھرتا ہے۔ نہ اس میں روپ ہوتا ہے نہ گن۔ اور نہ شکار کا شوق ہی

ناتت نہیہ دوری بھلو۔ جو رحیم جیہ جان
نکٹے ہوت نرادر ہے جیوں گڑھائی کو پان (۵۲)

[۱] چھوٹا تالاب پوکھر [۲] پانی

رحیم جی کہتے ہیں۔ کہ اگر سچ سمجھو۔ تو رشتہ داروں کا سنیہہ دوری کا ہی بھلا ہوتا ہے۔ پاس رہنے سے نرادر ہوتا ہے۔ (۵۳)

نادر ریجھ تن دیت مرگ نر دھن ہیت سمیت
تے رحیمن پشو تے ادھک ریجھے ہو کچھ نہ دیت (۵۴)

راگ پر ریجھ کر مرگ (ہرن) اپنا تن دے ڈالتا ہے (شکار بنتا ہے) اور انسان بھی ریجھ کر پریم سے دھن دیتا ہے۔ مگر جو ریجھنے پر بھی کچھ نہیں دیتے۔ وہ تو پشو سے بھی زیادہ گئے گذرے ہیں (۵۴)

تن سادھے ادھر مدھر کہو رحیم گھٹ کون:
میٹھو بھاتے لون پہ اور میٹھے پر لون (۵۵)

شیام سندر کے نینتر تو سلونے (نمکین) ہیں۔ اور ہونٹ میٹھے ہیں۔ ان میں سے کوئی گھٹ کر نہیں ہے دلپس کبھی اس کا اور کبھی اس کا دونو کا باری باری سے رس لینا چاہیئے۔ دونو کا دھیان کرنا چاہیئے) کیونکہ نمکین کے بعد میٹھا اور میٹھے کے بعد نمکین (بھوجن) اچھا لگتا ہے۔ دونو ہی ضروری ہیں۔

پڑے رہبو مرلیہ بھلو۔ سہبو کٹھن کلیش
وامن ہوئے بلی کو چھلیو۔ دیو بھلو اپدیش (۵۶)

بھوکے پڑے رہنا۔ بھوکوں مرجانا اور کٹھن کلیش سہنا اچھا ہے رمگر مانگنا اچھا نہیں) وامن بھگوان نے راجہ بلی کو چھل کر بھی اپدیش دیا ہے۔ مطلب یہ کہ مانگنے کے لئے ایشور کو بھی چھوٹا بننا پڑا۔ اور دوار پال ہو کر سیوا کرنی پڑی (۵۶ آ)

پریتم چھب نینن بسی پر چھب کہاں سمائے [۱] داشیہ بیا
بھری سرائے رحیم لکھ آپ پتھک پھر جائے [۲] دوسرے کی [۳] مسافر

مشہور دوہا ہے۔ مطلب صاف ہے۔

بڑ بایا کو دوش یہ جو کب ہوں گھٹ جائے
تو رحیم مرلبو بھلو دکھ سہہ جئے بلائے (۵۸)

زیادہ دھنی ہونے میں یہی دوش ہے۔ کہ وہ دھن نشٹ ہونے پر دکھ دیتا ہے۔ اس لئے سودھانت یہ رکھنا چاہیئے۔ گر جب کبھی دھن نشٹ ہو جائے۔ تب مرنا ہی اچھا۔ دکھ سہہ کر جیتے رہنا اچھا نہیں۔ اصل مطلب یہ کہ کشادہ دل سخی آدمی کی دولت جب جاتی رہتی ہے۔ تب وہ حسب مرضی خیرات نہیں دے سکتا۔ اس مجبوری کی وجہ سے اُسے مرنے کے برابر کشٹ ہوتا ہے۔ یہاں دکھ کے معنی ہیں۔ دان یا خیرات نہ دے سکنے کا دکھ

بڑھت رحیم دھناڈ دھن۔ دھنی ہی کو دھن جائے
گھٹے بڑھے تن کو کہا بھیک مانگ تو کھائے (۵۹)

رحیم جی کہتے ہیں کہ دھنی (دولت مند) ہی کا دھن بڑھتا ہے۔ اور دھنی ہی کا دھن نشٹ بھی ہوتا ہے۔ جو بھیک مانگ کر کھاتے ہیں۔ ان کا کیا گھٹ بڑھ سکتا ہے۔ مطلب یہ کہ دھن کے گھٹنے بڑھنے کی چنتا یا خوشی دھنی ہی کو ہوتی ہے۔ مفلس ان دونو باتوں سے آزاد ہے

بڑے بڑے چھوٹن سوں بندھے رحمن یہ مشرقی لیکھ گھوڑا
ہزار کو باندھی ہیں لے چھدام کی میکھ (۶۰)

رحیم جی کہتے ہیں۔ کہ بڑے لوگ چھوٹوں کے بندھن (آسرے) میں رہتے ہیں۔ جیسے ہزاروں روپے کی قیمت کا گھوڑا ایک چھدام کی میخ میں بندھا رہتا ہے۔ مطلب یہ کہ جب تم بڑے آدمیوں کو چھوٹوں کے آسرے میں یا ان کی نوکری کرتے دیکھو تو تعجب مت کرو۔ کیونکہ ایسا ہونا ممکنات میں سے ہے (۶۰)

بڑے پیٹ کے بھرن کو ہے رحیم دکھ باڑھ
یاتے ہاتھی ہہر کے دیے دانت دوئی کاڑھ

بڑے پیٹ کو بھرنے کے لئے بڑا دکھ سہنا پڑتا ہے۔ رحیم جی کہتے ہیں۔ اسی سے ہار کر یا گھبرا کر ہاتھی اپنے دو دانت باہر نکال لیتے ہیں۔ گویا دانت نکال کر عاجزی کا اظہار کر رہا ہے (۶۱)

بڑے دین کو دکھ سنے لیت دیا اُر آن
ہری ہاتھی سوں کب ہتی کہو رحیم پہچان (۶۲)

بڑے لوگ دین (دکھی) کا دکھ سن کر دیالو ہو جاتے ہیں۔ رحیم جی کہتے ہیں کہ دیکھو۔ بھگوان کی ہاتھی سے کب کی جان پہچان تھی۔ کہ ہاتھی کی پکار سن کر دوڑے آئے۔ کچھ بھی جان پہچان نہ تھی۔ صرف دیا کے واسطے ہی بھگوان ہاتھی کا دکھ مٹانے کے لئے دوڑے آئے۔ (۶۲)

بگری بات بنے نہیں لاکھ کرو کن کوئے
رحمن بگرے دودھ کو متھے نہ ماکھن ہوئے (۶۳)

بڑا آسان دوہا ہے۔ مطلب صاف ہے

مدعا واضح ہے

برہ روپ گھن تم بھئے۔ اودھی آس اُدیوت
جیوں رحیم بھادوں نشا چمک جات کھدیوت (۶۴)

پریمی کا برہ (جدائی کا دکھ) جب گھنا اندھیرا بن کر گھیر لیتا ہے، تب ملنے کے وعدے کی امید کچھ کچھ روشنی کا کام دیتی ہے۔ جیسے بھادوں کی رات میں جگنو چمک کر کچھ روشنی کر جاتے ہیں (۶۴)

متھت متھت ماکھن رہے۔ دہی مہی بلگائے
رحمن سوئی میت ہے۔ بھیر پڑے ٹھیرائے

متھتے متھتے مکھن دہی یا چھاچھ سے الگ ہو جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مکھن دہی یا چھاچھ کا سچا متر نہیں ہے۔ کیونکہ سچا متر تو وہی ہے، جو مصیبت پڑے پر ساتھ رہے (۶۵)

مانگے گھٹت رحیم پد۔ کیتو کرو بڑھ کام
تین پگے وسودھا کری۔ تؤ باونے نام (۶۶)

رحیم جی کہتے ہیں۔ خواہ کتنا ہی بڑا یا بڑھ کر کام کیا جاوے۔ مگر مانگنے سے قدر گھٹ جاتی ہے۔ جیسے بھگوان نے تین قدموں میں ساری پرتھوی ناپ لی۔ تو بھی ان کا نام وامن (چھوٹا یا چھوٹا) ہی رہا (۶۶)

مان سرووری ہی ملے۔ ہنسن مکتا بھوگ
سفرن بھرے رحیم سر بک بالک ہن جوگ (۶۷)

مان سرووری ہی میں ہنس (آتما) کو موتی (گیان) کا بھوجن مل سکتا ہے اور کسی جگہ نہیں) رحیم کہتے

ہیں۔ کہ مچھلیوں سے بھرے تالاب تو بگلوں کے بچاؤ ہی کے لئے ہوتے ہیں (۶۷)

مان سہت وش کھائیکے ۔ شمبھو بھئے جگدیش
بنا آدر امرت چکھیو راہو کٹایو شیش (۶۸)

مان ارتھات قدر یا عزت کے ساتھ زہر کھا کر شوجی سنسار کے سوامی بن گئے۔ مگر بنا آدر یا عزت کے امرت چکھ کر بھی راہو نے اپنا سر کٹا لیا۔ مطلب یہ کہ پریم یا آدر سے زہر کھا لینا بھی اچھا۔ مگر بنا آدر کے امرت پینا بھی ٹھیک نہیں۔ (۶۸)

مکتا کرے ۔ کرپور کرے ۔ چاتک جیون جوئے
ایتو بڑو رحیم جل ۔ ویال بدن وش ہوئے (۶۹)

جو جل موتی اور کپور پیدا کرتا ہے اور چاتک (پپیہے) کا تو جیون ہی ہے۔ اتنا بڑا ہونے پر بھی جب وہی پانی سانپ کے منہ میں پڑتا ہے۔ تب زہر ہی بن جاتا ہے (۶۹)

یدیپی اودنی انیک ہیں تو ئے ونت سرتال
رحمن ایکے مان سر ۔ منساکرت مرال

اگرچہ زمین پر پانی سے بھرپور انیک چھوٹے بڑے پانی کے ستھان ہیں۔ مگر رحیم کہتے ہیں۔ کہ ہنس تو صرف مانسرور کو ہی چاہتا ہے۔ (۷۰)

یہ نہ رحیم سراہیے لین دین کی پریت
پرانن باجی راکھیے ہار ہوئے یا جیت (۷۱)

رحیم جی کہتے ہیں۔ کہ لینے دینے کی پریتی قابل تعریف نہیں ہے۔ پریتی یا محبت تو ہی قابل تعریف ہے۔ جو پرانوں کی بازی لگا کر کی جائے۔ دوست کے اپکار کے لئے پران تک دینے کو تیار رہے۔ پھر اس میں خواہ ہار ہو یا جیت ارتھات خواہ جان چلی جائے۔ اس کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے (۷۱)

یاتے جانیو من بھئیو جر بر بھسم بنائے

رحمن جا ہی لگائیے ۔ سنی ٹوکھے ہتے جائے

رحیم کہتے ہیں ۔ کہ میں نے اسی سے جان لیا ۔ کہ میرا من (دل) جل بھن کر راکھ ہو گیا ہے ۔ کیونکہ میں اسے جس سے لگاتا ہوں وہی دُکھا ہوا ہوتا ہے ۔ ارتھات جس سے پریم کرتا ہوں ۔ وہی بے رُخی سے پیش آتا ہے (۷۲)

یہ رحیم نج سنگ لے ۔ جنمت جگت نہ کوئے

ویر ۔ پریت ابھیاس یش ۔ ہوت ہوت ہی ہوئے

رحیم کہتے ہیں ۔ کہ یہ چار چیزیں کوئی ساتھ لے کر پیدا نہیں ہوتا (۱) دشمنی (۲) پریم (۳) ابھیاس (۴) ناموری ۔ یہ چاروں آہستہ آہستہ ہی پراپت ہوتی ہیں (۷۳)

یوں رحیم سکھ دکھ سہت ۔ بڑے لوگ سہہ سانت[۱]

[۱] شانتی

اُدوت[۲] چند جیہی بھانت سوں اتھوت[۳] واہی بھانت

[۲] بڑھتا ہے [۳] گھٹتا ہے

رحیم کہتے ہیں ۔ کہ بڑے لوگ اس طرح شانتی پورک سکھ اور دکھ کو برداشت کر لیتے ہیں ۔ جیسے چاند جس شانتی کے ساتھ طلوع ہوتا (بڑھتا) ہے ۔ اسی شانتی کے ساتھ غروب ہوتا (گھٹتا) بھی ہے ۔ ارتھات عروج و زوال میں یکساں رہتا ہے ۔ بڑے لوگ بھی سکھ دکھ میں یکساں بھاو رکھتے ہیں (۷۴)

یوں رحیم سکھ ہوت ہے بڑھت دیکھ نج گوت

جیوں بڑی انکھیاں نرکھ ۔ آنکھین کو سکھ ہوت (۷۵)

اپنے گوتر والے کو بڑھتے دیکھ کر لوگوں کو اس طرح سکھ ہوتا ہے ۔ جیسے بڑی بڑی آنکھیں دیکھ کر آنکھوں کو سکھ ہوتا ہے ۔

رحمن انسوا ۔ نیئن ڈھر ۔ جیا دکھ پرگٹ کرے ای

جاہی نکا سو ۔ گیہہ تیں ۔ کس نہ بھید کہہ دے ای (۷۶)

رحیم کہتے [illegible] (درد) کو

پرگٹ کر دیتے ہیں۔ سو ٹھیک ہی ہے۔ جس کو گھر سے نکالو گے۔ وہ گھر کا گپت بھید کیوں نہ پرگٹ کر دے گا؟ ارتھات مزید پرگٹ کرے گا۔ ذرا لحاظ نہ رکھے گا۔

رحمن ات نہ کیجیئے۔ گہی رہیئے نج کان
سیمن اتی پھولے تبے۔ ڈار پات کوہان (۷۷)

رحیم کہتے ہیں۔ کہ کسی کام میں اتی (حد سے زیادتی) نہ کرو۔ اپنی مریادا میں رہو کیونکہ جب سوہانجنا زیادہ پھولتا ہے۔ تبھی اس کی ڈالیاں پتوں سمیت کاٹ دی جاتی ہیں

رحمن اب وہ برچھ کانہہ جن کی چھانہہ گھمبیر
باگن ورچ ورچ دیکھیت سیہنڈ کنج۔ کریر

اے رحیم! اب وہ درخت کہاں ہیں؟ جن کا سایہ گھنا ہوتا تھا (سب لوگ اُن سے آرام پاتے تھے) اب تو باغوں میں تھوہر۔ کنجا اور کریل ہی دکھائی دیتے ہیں مطلب صاف ہے۔ (۷۸)

رحمن آلس بھجن میں وشے سکھہ میں لپٹائے
گھاس چرے پشو سواد تیں گورو گلپائے کھائے

رحیم کہتے ہیں۔ کہ انسان بھگوان کا بھجن کرنے میں تو آلس کرتا ہے۔ اور وشے سکھوں میں خوشی سے لپٹا رہتا ہے۔ یہ ٹھیک ویسی ہی بات ہے۔ جیسے پشو گھاس تو خوشی سے چرتا ہے۔ مگر گڑ کو زبردستی منہ میں ٹھیلنے سے مشکل سے کھاتا ہے

رحمن اوچھہ پرسنگ تیں نت پرتی لابھ وکار
نیر چرا دے سمپٹی۔ مارہ سہے گھڑیار (۸۰)

رحیم کہتے ہیں۔ کہ نیچوں کی صحبت سے سدا ہی نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ دیکھئے۔ پانی تو چرائی ہے۔ جل کی گھڑی۔ مگر مار سہنی پڑتی ہے۔ بچارے گھڑیال (گھنٹہ) کو۔ (پرانے زمانے میں وقت دیکھنے کیلئے جل گھڑی ہوتی تھی۔ جس کو دیکھ کر گھنٹہ بجاتے تھے)

رحمن کب ہوں بڑین کے جاہیں گرب کو بیش
بھار دہرے سنسار کو تئوؤ کہاوت شیش (۸۱)

رحیم کہتے ہیں۔ کہ بڑے لوگوں کو اپنے کارناموں کا ذرا بھی گھمنڈ نہیں ہوتا۔ دیکھو ساری پرتھوی کا بوجھ انتت بھگوان اپنے سر پر سنبھالے ہوئے ہیں۔ تو بھی لوگ انہیں شیش (ارتھات کچھ نہیں) ہی کہتے ہیں۔ مگر وہ ناراض نہیں ہوتے۔ بُرا نہیں مناتے (۸۱)

رحمن کہت سُو پیٹ سوں۔ کیوں نہ بھیو توں پیٹھ
ریتے اَن ریتے کرے۔ بھرے بگاڑے ڈیٹھ (۸۲)

رحیم اپنے پیٹ سے کہتے ہیں۔ کہ ہے پیٹ! تو پیٹھ کیوں نہ ہوا۔ اگر تو پیٹھ ہوتا۔ تو اچھا ہوتا۔ تو بوجھا ڈھوتا اور قصور کرنے پر پیٹا جاتا۔ مگر تو پیٹ ہو کر ایسی دُشٹتا کرتا ہے۔ کہ جب خالی رہتا ہے۔ تب تو چوری بے ایمانی کراتا ہے۔ اور جب بھرا رہتا ہے۔ ارتھات کھانے کو اچھی طرح ملتا ہے۔ تب نگاہ کو بگاڑ دیتا ہے ارتھات وکبھچار یا گھمنڈ پیدا کر دیتا ہے (۸۲)

رحمن کھو جو اُکھ میں۔ جہاں سُو رس کی کھان
جہاں گانٹھ تہاں رس نہیں یہی پریت کی بان

رحیم کہتے ہیں۔ کہ دیکھو گنّے میں جہاں گانٹھ نہیں ہوتی۔ وہیں میٹھا رس ہوتا ہے اور جہاں گانٹھ ہوتی ہے۔ وہاں رس نہیں ہوتا۔ یہی تو پریت (پریم یا محبت) کی بات ہے۔ جہاں دل میں گانٹھ پڑی۔ وہیں محبت رفوچکر ہو گئی (۸۳)

رحمن کھوٹی بان کو۔ سوتی پر پنام لکھائے
جیوں دیپک تم کو بھکھے کجل دمن کرائے (۸۴)

رحیم کہتے ہیں۔ کہ بُری عادت کا نتیجہ بھی ویسا ہی بُرا ہوتا ہے۔ جیسے دیپک اندھیرے کو کھاتا ہے۔ تو کاجل ویسا ہی اگلتا بھی ہے (۸۴)

بھکاری پن

رحمن جانچکتا گہے بڑے چھوٹ ہوئے جات
نارائن ہوں کو بھیو باون آنگر گات (۸۵)

رحیم کہتے ہیں۔ کہ بھک منگے پن کی عادت اختیار کرنے سے بڑے لوگ بھی چھوٹے ہو جاتے ہیں۔ دیکھو۔ لکشمی پتی نارائن کو بھی (جب وہ راجہ بلی سے ملنے گئے تھے) باون انگل کا جسم دھارن کرنا پڑا تھا (۸۵)

رحمن چپکے ہو بیٹھئے دیکھ دنوں کا پھیر
جب نیکے دن آئے ہے بنت نہ لاگے دیر

مطلب بہت ہی آسان ہے۔ جب اچھے دن آتے ہیں۔ تو کام بنتے دیر نہیں لگتی

رحمن دانی دردر تر تئو جانچت لوگ
جیوں سرتن سوکھے پرے کنوآں کھناوت لوگ (۸۶)

رحیم کہتے ہیں۔ کہ دانی پرش اگر زیادہ غریب بھی ہو۔ تو بھی وہ جانچنے یوگیہ ہے تب بھی لوگ اس سے مانگتے ہیں۔ جیسے جب ندیاں سوکھ جاتی ہیں۔ تب لوگ کنوآں ہی کھود لیتے ہیں۔ ارتھات زمین انہیں پانی دیتی ہی ہے۔ (۸۶)

رحمن دیکھ بڑین کو لگھو نہ دیجئے ڈار
جہاں کام آوے سوئی کہا کرے تردار (۸۸)

رحیم کہتے ہیں۔ کہ بڑوں کو دیکھ کر (بڑے سیوکوں کو پا کر) چھوٹوں کو پھینک نہ دینا چاہیئے۔ کیونکہ جہاں سوئی کام دیتی ہے۔ وہاں تلوار کیا کام کر سکیگی؟ (۸۸)

رحمن دھاگا پریم کو مت توڑو چٹکائے
ٹوٹے تیں پھر نہ جڑے۔ جڑے گانٹھ پڑ جائے (۸۹)

رحیم کہتے ہیں۔ کہ پریم کا سمبندھ (رشتہ) اتنا زور لگا کر مت توڑو۔ ارتھات اگر کسی سے پریم [illegible] کیونکہ ٹوٹنے پر پھر نہیں جڑیگا

اگر جڑ بھی گیا۔ تو گانٹھ پڑ جائیگی۔ مطلب یہ کہ پھر پریم سمبندھ نہ ہو سکیگا۔ اگر ہوگا بھی۔ تو بھی یکسانیت نہیں رہیگی۔ کچھ نہ کچھ من مٹاؤ رہے گا ہی۔

رحمن نج من کی بتھا۔ من ہی راکھو گوئے
سن اٹھلے ہیں لوگ سب بانٹ نہ لیہے کوئے

رحیم کہتے ہیں۔ کہ اپنے من کا دکھ من ہی میں چھپا کر رکھنا چاہیئے۔ کسی سے نہ کہنا چاہیئے۔ کیونکہ سن کر لوگ ہنسیں گے۔ کوئی مددگار نہ ہوگا۔ اور ہمدردی نہ کریگا۔

رحمن نیچن سنگ بس۔ لگت کلنک نہ کاہی
دودھ کلالن ہاتھ لکھ مد سمجھیں سب تاہی

رحیم کہتے ہیں۔ کہ نیچوں کے ساتھ میں رہنے سے کسے کلنک نہیں لگتا (سب کو لگتا ہے) دیکھو۔ کلالن خواہ دودھ ہی لئے ہو۔ مگر سب لوگ اُسے شراب ہی سمجھیں گے (۹۱)

رحمن پانی راکھیئے۔ بن پانی سب سون
پانی گئے نہ اوبرے موتی مانش چون

رحیم کہتے ہیں۔ کہ سب کو اپنی پرتشٹھا (مریادا) کی رکھشا کرنی چاہیئے۔ کیونکہ بنا پرتشٹھا کے سب سکھ نہیں کے برابر ہیں۔ دیکھو پانی (آب یا آبرو) نشٹ ہونے سے موتی انسان اور چونا" نہیں بچتے۔ ارتھات نشٹ ہو جاتے ہیں

رحمن پینڈا پریم کو۔ نپٹ سلسلی گیل
بچھلت پاؤں پپیلکو۔ لوگ لداوت بیل (۹۲)

رحیم جی کہتے ہیں۔ کہ پریم کا مارگ بڑا ہی پھسلنا (چکنا) ہے۔ وہاں چیونٹی کا پاؤں بھی پھسلتا ہے۔ ارتھات بڑی ہوشیاری رکھنے پر بھی گراوٹ ممکن ہے مگر لوگ ایسے مورکھ ہیں۔ کہ اسی راستے پر بیل لاد کرکے جانا چاہتے ہیں (بڑے آڈمبر کے ساتھ پریم کا نباہ کرنا چاہتے ہیں۔ جو بالکل ناممکن ہے) (۹۲)

رحمن پریت سراہیئے ۔ ملے ہوت رنگ دُون
جیوں ہردی زردی تجے ۔ تجے سپیدی چُون

رحیم جی کہتے ہیں ۔ کہ پریت (محبت) وہی قابل تعریف ہے ۔ جس میں ملنے سے دُوگنا
رنگ ہو جاتے ۔ ارتھات محبت دوگنی ہو جائے ۔ جیسے ہلدی اور چونا ملانے سے
(دونوں چیزیں ملنے پر) ہلدی اپنا پیلاپن اور چونا اپنا سفیدی پن چھوڑ کر ایک دوسرا ہی چٹکیلا دُوسرا
رنگ دھارن کرتے ہیں ۔ (۹۴)

رحمن بات اگمیہ کی کہن سُنن کو ناہی
جو جانت سو کہت نہیں ۔ کہت سو جانت ناہیں (۹۵)

رحیم کہتے ہیں ۔ کہ نرگن برہم کی بات کوئی کیسے کہے ؟ جو جانتا ہے ۔ وہ کہہ نہیں سکتا ۔ کیونکہ
نرگن کو کیسے کہے اور جو کہتا ہے وہ جانتا نہیں ۔ کیونکہ نرگن کہنے میں نہیں آتا ۔ کہنے سے سگن ہو
جائیگا ۔ رحمن وپدا ہو بھلی ۔ جو تھوڑے دِن ہوئے ! ۱ مصیبت
ہت ان ہت یا جگت میں جان پرے سب کوئے (۹۶)

آسان دوہا ہے ۔ مطلب صاف ہے ۔

رحمن من ہیں لگائیکے ۔ دیکھ لیہو کن کوئے
نر کو بس کر بو کہا ؟ نارائن بس ہوئے (۹۷)

رحیم کہتے ہیں ۔ کہ من لگا کر ارتھات پریم کر کے دیکھ لو ۔ پریم سے منش کو بس میں
کرلینے کی تو بات ہی کیا ہے ۔ نارائن بھی بس میں ہو جاتے ہیں (۹۷)

۱ بنا آرٹا
رحمن یہی سنسار میں سب دُکھ ملت اوٹ
۲ چوپٹ کی گوٹ
جیسے بہوتے نردکے پرت دُوسا ہن سر چوٹ

رحیم کہتے ہیں ۔ کہ سنسار میں آڑ ۔ رہت ہونے پر ہی سب طرح کے دکھ ملتے
ہیں ۔ جیسے جب چوپٹ پر ہی دو گوٹی کے سر پر چوٹ کی بانسکی تب ہے ا چوپڑ

کے کھیل میں یہ نیم ہوتا ہے ۔ کہ بندھے جگ کی گوٹ نہیں ماری جا سکتی ۔ اس لئے بھگوان کی آڑ ارتھات آشرہ لینا ہی چاہیئے ۔ (۹۸)

رحمن رہلا کی بھلی جو پرسے من لائے چنے کی
پرسمت من میلا کرے ۔ وا میدا بھی جائے (۹۹)

رحیم کہتے ہیں ۔ اگر کوئی پریم سے کھلا دے تو چنے کی روٹی بھی اچھی ہے ۔ لیکن اگر برا در سے یا نفرت سے کھلا دے تو وہ میدا (مٹھائی) بھی نشٹ ہو جائے ۔ مطلب یہ کہ آدر کی چنے کی روٹی خوشی سے کھانی چاہیئے ۔ اور نرادر کی مٹھائی بھی تیاگ دینی چاہیئے ۔ جیسے بھگوان نے بدر کے گھر ساگ کھایا ۔ مگر دریودھن کی مٹھائی تیاگ دی ۔ (۹۹)

رحمن راج سراہیئے سسی سم سکھد جو ہوئے
کہا با پرو بھانو جو تپیو ترین کھوئے تاروں کو

رحیم کہتے ہیں ۔ وہی راجہ قابل تعریف ہے ۔ جو چاند کی مانند سب کو سکھدائی ہو ۔ اُنکے سورج کی کیا تعریف کی جائے ۔ جو تاروں (آشرت جنوں) کی جیوتی (روشنی) کو مٹا کر تپتا ہے (۱۰۰)

رحمن لاکھ بھلو کرو ۔ اگنی اگن نہ جائے
راگ سنت پئے پیت ہو سانپ سہج دھر کھائے (۱۰۱)

رحیم کہتے ہیں ۔ لاکھ طرح سے بھلائی کرو ۔ مگر دشٹوں کی دشٹتا نہیں جاتی ۔ دیکھو گانا سنتے اور دودھ پیتے بھی راگ سنانے والے اور دودھ پلانے والے کو سانپ سوبھاو سے کاٹتا ہی ہے ۔

رحمن وہ نر مر چکے جو کہوں مانگن جاہیں
اُن تے پہلے وہ مرے جن مکھ نکست ناہیں (۱۰۲)

دوہا آسان ہے۔ مطلب یہ کہ مانگن مرن سمان ہے۔ مت کوئی مانگے بھیک مگر جو لوگ چیز ہوتے ہوئے بھی مانگنے والے کے سامنے انکار کر دیتے ہیں۔ وہ اُن مانگنے والوں سے بھی پہلے مرے ہوتے ہیں۔ (۱۰۲)

رحمن سیدھی چال تے پیادے ہوت وزیر
فرجی شاہ نہ ہو سکے ٹیڑھے کی تاثیر (۱۰۳)

رحیم کہتے ہیں۔ کہ شطرنج میں اپنی سیدھی چال سے پیادہ بھی وزیر بن جاتا ہے مگر اپنی ٹیڑھی چال کے اثر سے فرضی (مہرا) بادشاہ نہیں ہوسکتا۔ (۱۰۳)

ریت پریت سب سوں بھلی۔ بیر نہ ہت مِت گوت
رحمن یا ہی جنم کی بہوُر نہ سنگتی ہوت (۱۰۴)

رحیم کہتے ہیں۔ کہ رشتہ دار۔ متر اور برادری سب سے برابر پریم کا سلوک رکھنا ہی اچھی بات ہے۔ دشمنی رکھنا اچھا نہیں۔ کیونکہ اسی زندگی بھر کا ساتھ ہے۔ پھر مرنے کے بعد تو کبھی بھینٹ نہ ہوگی۔ (۱۰۴)

رُوپ کتھا۔ پد۔ چارو۔ پٹ۔ کنچن۔ دوہا۔ لال
جیوں جیوں نرکھت الپ تیوں مول رحیم وشال (۱۰۵)

روپ۔ پد (مہاتماؤں کے بچن) کیسر۔ کپڑا۔ سونا۔ دوہا اور پتھر ان کو جوں جوں دیکھیں۔ اربھات وچار کریں۔ توں توں ان کا مول بڑھتا ہے۔ یا یہ جتنے باریک یا چھوٹے یا حلیم ہوں۔ اتنا ہی ان کا زیادہ قدر ہوتا ہے

سنتتی سمپتی دیکھ کے سب کو اُو سب کا نہہ دے ای
دین بندھو بن دین کی۔ کو رحیم سُدھ لیہی (۱۰۶)

اولاد اور دھن دیکھ کر سب لوگ سب لوگوں کو قرض یا دان دیتے ہیں۔ مگر سوائے دین بندھو اشور کے دین جنوں (دکھیوں) کی کون سُدھ لیتا ہے؟

سب کو آؤ سب شمل کریں رحیم جوہار سلام
بات رحیم تب جانئے - جا دن اٹکے کام (۱۰۷)

رحیم کہتے ہیں ۔ کہ یوں تو سبھی لوگ سب کو کورنش یا سلام کیا ہی کرتے ہیں ۔ مگر سچا پریم تب جانا جائے گا ۔ جب کام اٹکنے پر (مشکل پڑنے پر) کوئی کام آوے ۔ (۱۰۷)

سبھی کہاویں لسکری - سب لسکر کا نہہ جائیں سپاہی
سیل سرڑا کے سہے تے ای جگیری کھائیں (۱۰۸) تلوار کا زخم

رحیم کہتے ہیں کہ یوں تو سبھی لوگ سپاہی کہلاتے ہیں ۔ اور سب فوج میں شریک ہو کر لڑائی پر جاتے ہی ہیں ۔ مگر جاگیریں انہیں کو ملتی ہیں ۔ جو برچھی یا بھالے کے گھاو سہتے ہیں (۱۰۸)

سمے دشا کل دیکھ کے لوگ کریں سنمان
رحمن دین اناتھ کو تم بن کو بھگوان (۱۰۹)

آسان دوہا ہے ۔ مطلب صاف ہے ۔ (۱۰۹)

سرور کو کھگ ایک سے باڑھت پریت نہ دھیم
پے مرال کو مان سر - ایکے ٹھور رحیم (۱۱۰)

رحیم کہتے ہیں ۔ کہ تالاب کے خیال میں تو سبھی پرندے ایک جیسے ہیں ۔ ارتھات وہ سب سے ایک جیسی پریتی رکھتا ہے (کیونکہ سب پکش بھی اس سے ویسا ہی سلوک کرتے ہیں) مگر ہنس کے لئے تو صرف ایک مان سرودر ہی آشرہ ہے ۔ اس کو چھوڑ کر وہ کہیں نہیں جاتا ۔ اس لئے مان سرودر کو بھی چاہیئے ۔ کہ ہنس کا زیادہ آدر ستکار کرے ۔

سر سوکھے پنچھی اڑیں اورے سرن سمائیں
دین [illegible] بن پنکھ کے کہ رحیم کانہہ جائیں (۱۱۱)

ایک تالاب کے سوکھ جانے پر وہاں کے پرندے اُڑ کر دوسرے تالابوں میں جاکر اپنا نرباہ کرتے ہیں۔ مگر رحیم کہتے ہیں۔ کہ بیچاری بے پر مچھلیاں کہاں جا سکتی ہیں (کہیں نہیں) (۱۱۱)

ششی کی شیتل چاندنی۔ سندر سب ہیں سہائے بُری
لگت چور چیت کو لٹی۔ گھٹ رحیم من آئے

چاند کی سندرتا اور شیتل چاندنی سب کو اچھی لگتی ہے۔ مگر چور کو بُری لگتی ہے۔ کیونکہ اس کی نیت خراب ہوتی ہے۔ اسی طرح بدنیت آدمی کو اچھے آدمی بُرے جان پڑتے ہیں (۱۱۲)

سسی۔ سکوچ۔ ساہس۔ سلل۔ مان۔ سنیہ رحیم
بڑھت بڑھت بڑھ جات ہیں گھٹت گھٹت گھٹ سیم

چاند۔ لجا۔ ہمت۔ پانی۔ آدر اور پریم یہ سب۔ بڑھتے بڑھتے بڑھ جاتے ہیں۔ اور آہستہ آہستہ گھٹ بھی جاتے ہیں

شیت ہرت تم ہرت نت۔ بھون بھرت نہیں چوک
رحمن تیہی رَوی کو کہا۔ جو گھٹ لکھے الوک (۱۱۴)

رحیم کہتے ہیں۔ کہ جو سردی اور تاریکی کو ہرتا ہے۔ اور سب سنسار کو پشٹ کرتے ہیں چوک نہیں کرتا۔ اس سورج کو اگر الو اچھا نہیں سمجھتا۔ تو اس سے سورج کا کیا بگڑ جاتا ہے (کچھ بھی نہیں)

ہری رحیم ایسی کری۔ جیوں کمان سر پور
کھینچ آپنی اور کو۔ ڈار دیو پُن دُور (۱۱۵)

رحیم کہتے ہیں۔ کہ ایشور نے میرے ساتھ ٹھیک ویسا ہی کیا ہے۔ جیسا کوئی دھنش دھاری تیر کے ساتھ کرتا ہے۔ کہ پہلے تو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ اور پھر

ڈور پھینک دیتا ہے (۱۱۵)

ہوئے نہ جا کی چھانہہ ڈھنگ۔ پھل رحیم اتی ڈور
بار ھے ہو سو بن کاج ہی جیسے تاڑ کھجور (۱۱۶)

رحیم کہتے ہیں۔ کہ جس درخت کا سایہ پاس نہ ہو۔ اور جس کا پھل بھی بہت دور ہو۔ وہ بڑا ہونے پر بھی عبث ہے جیسے تاڑ اور کھجور کا درخت (۱۱۶)

شری کنول نیتر ستوتر

شری کنول نیتر کٹی پیتامبر۔ آدھر مرلی گردھرم
مکٹ کنڈل کر لکٹیا سانورے رادھے ورم (۱)
کول جمنا دھینو آگے سکل گوپی جن من ہرم
پیت وستر گرڑ واہن چرن سکھ نت ساگرم (۲)
کرت کیلی کلول نش دن کنج بھون اجاگرم
اجیر۔ امر۔ اڈول۔ نشچل پرشوتم اپرا پرم (۳)
دیناناتھ دیال گردھر کنش ہر ناکس ہرم

گُل پھُول مال وِشال ہوچن اَدِھک سُندر کیشوم (۴)
بنسی دھر وسُودیو چھیّا ۔ بلی چھلیو شری وامنم
جل بوڑتے گج راکھ لینو ۔ لنکا چھیدیو راونم (۵)
سپت دویپ نو کھنڈ چودہ بھون کینو (رام جی) ایک پدم
دروپدی جی کی لاج راکھی کہاں لوں اُپما کرم (۶)
دینا ناتھ دیال پُورن کرُونا مئے کرُونا کرم
کوی دتّ داس وِلاس نِش دِن ۔ نام جپ پات ناگرم (۷)

پرتھم گورو جی کے چرن بندوں ۔ یسیہ گیان پرکاشکم
آدی وِشنو جگادی برہما سیو تے شِو شنکرم (۸)
شری کرشن کیشو ۔ کرشن کیشو ۔ کرشن کیشو کیشوم
شری رام رگھوبر ۔ رام رگھوبر ۔ رام رگھوبر راگھوم (۹)
نِجھ کچھ براہ نرسنگھ پاہی رگھوپتی پاوَنم
متھرا میں کیشو رائے براجے گوکل بالمکند جی
شری برندابن میں مدن موہن گوپی ناتھ گوبند جی (۱۰)
دھنیہ متھرا دھنیہ گوکل جہاں شری پتی اوترے

دھنیہ جمنا نیر نرمل گوال بال سکھا ورے (۱۱)
نرنیت ناگر کرت نرتت شیو وِرنچ من موہتم
کالندی تٹ پرکرت کریڑا - بال ادبھت سُندرم (۱۲)
گوال بال سب سکھا براجیں سنگ رادھے بھامنی
بنسی وٹ تٹ نکٹ جمنا مُرلی کی ٹیر سُہاونی (۱۳)
بھج رادھے ور رگھوبنس اُتم پرم راجکمار جی
سیتا پتی بھگتن گتی ارو جگت پران آدھار جی (۱۴)
جنک راجہ پنک راکھو دھنش بان چڑھاویں
ستی سیتا نام جاکے شری رام چندر پرنام اہیں (۱۵)
جنم متھرا کھیل گوکل نند کے ہردی نندنم
بال لیلا پتت پاون دیوکی وسُدیو وندنم (۱۶)
شری کرشن کلی مل ہرن تاکے جو بھجے ہری چرن کو
بھگتی اپنی دیو مادھو بھو ساگر کے ترن کو (۱۷)
جگن ناتھ جگدیش سوامی شری بدری ناتھ وشوم بھرم
دوارکا کے ناتھ شری پتی کیشوم پرن امی ہم
شری کرشن اشٹ پدی پڑھت نندن وشنو لوکم گچھتی
شری گورو رامانند سوامی - کوی دت داس سماپتے

(اِتی شری کمل نیتر ستوتر سماپتم)

فائلہائے مارتنڈ

مکمل فائل مارتنڈ ۱۹۳۶ء

اس میں مہا پرش نمبر۔ پرانا یام نمبر۔ پچی پرتا نمبر اور جیج صاحب نمبر مکمل۔ پنچی کرن۔ کرشن نمبر اور راماین بال کانڈ وغیرہ کے علاوہ اور بھی بہت سے روحانی مضامین۔ کتھائیں اور بھجن درج ہیں۔ قیمت اصلی ۱۲ روپے۔ رعایتی صرف ۳ روپے۔ علاوہ محصولڈاک

مکمل فائل مارتنڈ ۱۹۳۵ء

اس میں شری دشنو پوران۔ نیتی سار سنگرہ۔ گیان کتھا ساگر۔ یوگ واسشٹ ہر دو جلد مکمل۔ بھگت نمبر۔ سور سدھا نمبر۔ گایتری میمانسا اور تحفہ سرما نمبر شامل ہیں۔ مکمل بارہ پرچہ حجم ۱۲۰۰ صفحہ کی قیمت رعایتی صرف پانچ روپے۔ علاوہ محصولڈاک۔

مکمل فائل ۱۹۳۴ء

اس میں مہابھارت کے اشومیدھ وغیرہ پانچ آخری پرب مکمل دئے ہیں۔ اس کے علاوہ کرشن نمبر۔ ادھیاتم راماین (مکمل) سندھیا آپاسنا۔ یوگ اور حفظ صحت و ورزش نمبر بھی شامل ہیں۔ مکمل فائل ۱۲ کاپی کی قیمت رعایتی ۱۲/

مکمل فائل مارتنڈ ۱۹۳۳ء۔ اس میں چل چکیتا۔ گیان کتھا ساگر و دیگر اچھے اچھے مضامین و بھجن درج ہیں قیمت رعایتی ۸/

" " " ۱۹۳۲ء ۱۲ پرچے ۔ ۱۲ روپے ۔ رعایتی ۸/ اس میں گیان کتھا ساگر کی کتھائیں درج ہیں۔

" " " ۱۹۳۱ء۔ ۱۲ پرچے اس میں گیان کتھا ساگر۔ دلچسپ ناول۔ آدرش تپسی اور اسکے علاوہ روحانی و اخلاقی کتھائیں درج ہیں قیمت صرف ۸/

فائل مارتنڈ ۱۹۳۰ء ۱۲ پرچہ قیمت ۱۲ روپے رعایتی ۸/	فائل مارتنڈ ۱۹۲۹ء ۶ پرچہ سب خاص نمبر ہیں ۸/
" ۱۹۲۸ء اس میں ہولی نمبر اور دیگر خاص پرچہ قیمت ۸/	" " ۱۹۲۶ء ۱۶ پرچہ قیمت اصلی ۱۰/ رعایتی ۸/
" ۱۹۲۵ء ۲۰ پرچہ قیمت اصلی ۱۰/ رعایتی ۸/	" " ۱۹۲۴ء ۸/

ملنے کا پتہ:- مینیجر مارتنڈ ... لاہور

اگر بھگوان شری کرشن جی مہاراج کی پوری مہما جاننا چاہو

تو

مہرشی ویدویاس کرت مکمل سنسکرت گرنتھ

مہابھارت کا پاٹھ کرو

جو کہ سوا سال کی سخت محنت اور صرف کثیر سے پانچ جلدوں میں مکمل ہوا ہے۔ ان جلدوں کی قیمت علاوہ محصول ڈاک کے درج کی جاتی ہے

مہابھارت کی جلد وار قیمت

جلد اول۔ اس میں آدی پرب، بن پرب، سبھا پرب اور وراٹ پرب شامل ہیں۔ حجم ۱۵۸ صفحات قیمت مجلد آٹھ روپے
جلد دوم۔ اس میں ادیوگ پرب اور بھیشم پرب شامل ہیں اور شرح گیتا بھی درج ہے حجم ۸۸۱ صفحات قیمت مجلد چھ روپے
جلد سوم۔ اس میں درون پرب، کرن پرب، شلیہ پرب، استری پرب اور سوپتک پرب شامل ہیں۔ حجم ۸۷۲ صفحے قیمت مجلد چھ روپے
جلد چہارم۔ اس میں صرف ایک شانتی پرب شامل ہے۔ حجم ۸۸۶ صفحات قیمت مجلد للعہ
جلد پنجم۔ اس میں انوشاسن پرب، اشومیدھ پرب، آشرم واسک پرب، موسل پرب، مہا پرستھانک اور سورگ روہن پرب شامل ہے۔ قیمت مجلد چار روپے
مہابھارت مکمل پانچوں جلد... کل صفحات ... قیمت رعایتی صرف پچیس ۲۵ روپیہ علاوہ محصول ڈاک

رام لال ورما منیجر مارتنڈ پستکالیہ، چوبرجی، پونچھ روڈ۔ لاہور

14002/SR